بعون اللہ تعالی

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

حصہ ثانی جلد اول

جسمیں

جناب نوح علیہ السلام [illegible] علیہ السلام تک کے انبیاء وملوک کے حالات معہ

انساب عالم کمال تحقیق سے لکھے گئے ہیں

بترجمہ

عالیجناب مولوی حکیم احمد حسین صاحب الہ آبادی

مؤلف

سوانح عمری سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس وحیات سلطان نور الدین محمود زنگی

باہتمام منشی محمد [illegible] صاحب

مطبع انوار احمدی میں چھپکا [illegible] اسلام الہ آباد سے شایع ہوا

[illegible]

الاسلام

الہ آباد

اپنے رنگ کا ایک نرالا اچھوتا رسالہ ہے اسکو کل رسائل اور میگزینوں سے جو اسوقت ہندوستان کے مختلف شہروں اور مقامات سے شایع ہو رہے ہین یہ خاص امتیاز حاصل ہے کہ اسمین عربی کی مشہور و معتمد و معتبر تاریخ معروف بہ **ابن خلدون** کا ترجمہ کتابی صورتمین ماہ جنوری ۱۹۱۵ء سے شایع ہو رہا ہے چنانچہ بعنایت الٰہی ترجمہ کی گیارہ جلدین چھپکر شایع ہو گئی ہین اور اب بارھوین جلد زیر اشاعت ہے جو عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ تمام و شایع ہوگی۔

علامہ **ابن خلدون** آٹھوین صدی ہجری مین گذرا ہے اسکی تاریخ نہایت بسیط اور تحقیقات سے مالامال ہے حضرت نوح علیہ السلام سے زمانہ مبارک حضرت رسول اللہ صلعم تک کے انبیاء کرام و سلاطین عظام اور عرب کے کل قبائل کے انساب و ذکر [illegible] اور [illegible] آٹھوین صدی ہجری تک کے خلفاء و سلاطین کے حالات محققانہ مورخانہ تحریر کئے گئے ہین اس تاریخ کے معتبر و مقبول ہونیکی نسبت صرف اسقدر لکھدینا کافی ہوگا کہ اس تاریخ کا ترجمہ مختلف زبانو فرنچ، جرمن، ترکی، اور غالباً انگریزی مین بھی ہو گیا ہے۔ فارسی مین امیر کابل نے ترجمہ کرانا شروع کیا [illegible] کی مادری زبان ہو رہی ہے اس قابل قدر تاریخ سے محروم تھی خوش قسمتی سے جناب [illegible] حسین صاحب دامت برکاتہم اس ضرورت کا احساس فرما کر اردو زبان مین تاریخ [illegible] فرما رہے ہین۔ اللّٰھم تممہ بالخیر۔

الاسلام ہر انگریزی مہینہ [illegible] تاریخ کو شایع ہوتا ہے اسکے ۲۰۰ صفحات مین ترجمہ تاریخ ہوتا ہے اور چار صفحات مین مختلف [illegible] صفحات مین اسلامی خبرین درج کیجاتی ہین قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک عام شائقین سے [illegible] ہے۔

المشتہر حامد حسین [illegible] الاسلام الہ آباد

فہرست ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون جلد اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ ترجمہ جو آپ لوگون کے باریک بین نظرون کے روبرو پیش کیئے جانیکی عزت حاصل کر رہا ہے علامہ **عبدالرحمن ابن خلدون** مغربی کی معتبر تاریخ کتاب العبر و دیوان المبتداء و الخبر فی ایام العرب و العجم و البربر و من عاصرہم من ذوی السلطان الاکبر کی کتاب ثانی کا ترجمہ ہے جو ماہ جنوری ۱۸۹۷ء سے اکتوبر ۱۸۹۸ء تک رسالہ الاسلام الہ آباد مین شایع ہوا ہے۔ مقدمہ کا ترجمہ مین نے بالفعل قصداً ترک کر دیا ہے اگر اللہ جلشانہ نے اس ترجمہ کو پورا کر دیا تو وہ بھی بعد اختتام ترجمہ تاریخ ہدیۂ ناظرین کیا جائیگا۔

مین نے اکثر مقامات مین جہان علامہ نے کسی واقعہ کو بنظر شہرت مختصراً بیان کیا ہے وہان تاریخی مضامین اور معتبر تواریخ سے اخذ کر کے اکثر حاشیہ مین اور کم نفس کتاب مین بڑھا دیئے ہین تاہم مختصر کا اختصار کہین جائز نہین رکھا۔ البتہ بعض مقامات مین اختلاف آرا سے قطع نظر کر کے صرف علامہ کی تحقیق لکھ دی ہے۔

اس مین حضرت نوح علیہ السلام کے وقت سے جناب عیسی ابن مریم علیہم السلام کے بعد تقریباً چھٹی صدی عیسوی تک کے حالات اور انساب لکھے ہوئے ہین۔ انبیاء بنی اسرائیل و عرب علیہم السلام اور ملوک یمن۔ بابل، نینوے، موصل، فراعنہ مصر، عمالقہ وغیرہ وغیرہ کے انساب و حکومت اور ان کے سچے سچے واقعات بیان کیئے گئے ہین۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

احمد حسین غفر اللہ ذنوبہ
الہ آباد

۲۰ ماہ اکتوبر ۱۸۹۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام تاریخ علامہ ابن خلدونؒ کی مختصر سوانح عمری

علامہ نے اپنی سوانح عمری تاریخ کے آخر مین تحریر کیا ہے لیکن ہم ترجمہ تاریخ سے پہلے اسکو ہدیہ ناظرین کیا چاہتے ہین اس مناسبت سے کہ جسکی تاریخ کا ترجمہ قدر افزایون کی خدمات مین پیش کیے جانے کی عزت حاصل کر رہا ہو اوسکی سوانح عمری سے آگاہی پیدا کر لینی محققانہ طور پر کیون نہو بظاہر ضروری معلوم ہوتی ہے۔ لہذا ہم بحکم مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ بہت ہی اختصار کے ساتھ علامہ موصوف کی سوانح عمری دائرۃ المعارف اور نیز علامہ کی تاریخ سے اخذ کر کے تحریر کرتے ہین۔ آئے کسی قدر حصہ اپنے قیمتی وقت کا صرف کر کے اوس باغ کی بھی سیر کر لیجیے جہانکہ علامہ سا ہونہار نونہال نشو و نما پاکر ایک ایسا خوشنما سایہ دار درخت ہوا ہے کہ جسکے سایہ مین حشر تک دینار تاریخ کی آیندہ نسلین آرام سے بیٹھکر مستفید ہونگی۔

نام و نسب و ولادت | مشہور مورخ ابن خلدون کی کنیت ابو زید نام عبدالرحمن بن محمد بن محمد بن محمد بن حسن بن محمد بن جابر بن محمد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن خلدون الاشبیلی المغربی الحضرمی ہے اور حضرموت (بلاد یمن) کے رہنے والے وائل بن حجر کی نسل سے تھے جو بلاد عرب مین معروف اور جسکو جناب رسول مقبول صلعم کی صحبت نصیب ہوئی تھی

ابو محمد بن حزم۔ کتاب الجمہرہ سے وائل کا نسب اسطرح پر نقل کرتا ہے۔

،، وائل بن حجر بن سعد بن مسروق بن وائل بن النعمان بن ربیعہ بن حرث بن عوف بن عدی ،،
،، بن مالک بن شرحبیل بن حرث بن مالک بن مرہ بن حمیر بن زید بن الحضرمی بن عمرو بن عبد اللہ ،،
،، بن عوف بن جرذم بن جرشم بن عبد شمس بن زید بن لوی بن ثبیت بن قدامہ ،،
،، بن اعجب بن مالک بن لوی بن قحطان ،،

ابو عمر بن عبد البر نے استیعاب مین ذکر کیا ہے کہ وائل جناب رسول مقبول صلعم کی خدمت مین وفد ہو کر آئے تھے جناب موصوف نے وائل کے بیٹھنے کو اپنی چادر بچھا دی تھی اور نوبت اونکو بٹھایا تھا اور یہہ دعا فرمائی تھی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَوَلَدِهٖ وَوَلَدِ وَلَدِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (ای خدا برکت دے وائل بن حجر مین اولاد سکے لڑکے اور لڑکے کے لڑکے مین روز حشر تک)

تیسری صدی کی اخیر مین جسوقت امیر عبد اللہ مروانی کے اقبال کا پھریرا کامیابی کی ہوا مین اڑ رہا تھا اسوقت اس مورخ کا جد اعلیٰ خلدون ابن عثمان حضر موت (بلاد یمن) سے اندلس مین آیا اور قریہ قرمونہ مین جہان پر اوسکے ہم قوم مقیم تھے چندے قیام کر کے اشبیلیہ کیطرف چلا آیا ابن حیان اور ابن حزم وغیرہما تحریر کرتے ہین کہ خلدون کا خاندان اشبیلیہ مین نہایت عزت اور احترام سے ریاست و حکومت کے ساتھ کل زمانہ حکومت بنو امیہ مین زمان الطوائف تک مقیم رہا آخر اخیر اس خاندان سے امارت و شوکت جاتی رہی تھی لیکن جب ابن عباد کا اشبیلیہ پر تسلط ہوا تو پھر بنو خلدون رتبہ وزارت سے مشرف کئے گئے ساتوین صدی کے وسط مین جسوقت جلالقہ ابن اذفونش کے قوی حملون سے اشبیلیہ پائمال ہونے لگا اور اکثر قبائل عرب مضمحل اور فنا ہو چلے تو اسوقت بنو خلدون اشبیلیہ سے جلاوطن ہو کر سبتہ مین چلے آئے پھر بعد چندے یہان سے بھی برداشتہ خاطر ہو کر تونس مین آ بسے۔ ابو یحیے

سلطان تونس بنو خلدون کی اس درجہ عزت کرتا تھا کہ جب کبھی وہ تونس سے باہر جاتا تھا تو بنو خلدون کو اپنا قایم مقام کر جاتا تھا لیکن اس خدمت سے علامہ کے والد محمد بن ابوبکر محمد نے کنارہ کشی کی اور برخلاف اسلاف کے علم و فضل میں اعلیٰ درجہ کا کمال پیدا کر کے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ غرہ رمضان ۷۳۲ھ میں علامہ پیدا ہوا اور ۷۴۹ھ میں اسکے والد کا انتقال ہوا۔

تعلیم و سفر

ابن خلدون علامہ ابو عبد اللہ محمد بن نزال انصاری سے قرآن شریف افراداً و جمعاً بقرات سبعہ اور کتاب التفسیر لاحادیث الموطا۔ کتاب التمہید۔ کتاب التسہیل مختصر ابن خطیب وغیرہا پڑھا اسی اثنا میں علوم عربیہ اپنے والد سے اور اساتذہ کرام شیخ ابو عبد اللہ محمد عربی۔ ابو عبد اللہ شواش۔ ابو العباس احمد وغیرہم سے کتب درسیہ۔ اصول اور فقہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الجیانی اور ابو القاسم محمد سے معانی۔ تفسیر۔ فلسفہ۔ منطق۔ ریاضی۔ حساب۔ اور علوم لسانیہ و ادبیہ ابو عبد اللہ محمد بن بحر سے حاصل کیا۔ کتب اشعار ستہ اور حماسہ اور کچھ اشعار متنبی کے اور چیدہ چیدہ اشعار کتاب الاغانی کے حفظ کئے اور احادیث شریف کی اجازت امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن جابر سے حاصل کی اور انہیں سے علامہ کو اجازہ عامہ حاصل ہوا۔ ۷۵۳ھ ہجری میں ابو محمد بن تافراکین کے ساتھ تونس سے بلاد ہوارہ میں چلا آیا اس مقام پر ہواریوں سے لڑائی ہوئی کل مال و اسباب لٹ گیا علامہ جان بچا کر کمال بے سروسامانی سے محمد ابن عبدون مالک سبتہ کے پاس چلا گیا۔ ابن عبدون نے پورا سامان سفر درست کر کے ایک قافلہ کے ساتھ مغرب کیطرف روانہ کر دیا۔ مقام قفصہ میں پہونچکر فقیہ محمد ابن مرزنی کے انتظار میں چند روز ٹھہرا رہا۔ جب محمد ابن مرزنی قفصہ میں آگیا تو اسکے دوسرے روز یہ دونوں رفیق زاب کیطرف روانہ ہوئے مقام بسکرہ تک دونوں کا ساتھ رہا ایام سرما کا زیادہ حصہ یہیں منقضی ہوا سردی پورے طور سے ختم نہوئی تھی ہنوز گلابی جاڑا باقی تھا کہ بسکرہ سے علامہ تلمسان میں چلا آیا اور یہیں علم

ابن ابو عمرو سے شرف ملازمت حاصل کرکے تحصیل و تکمیل علوم باطنی مین مصروف ہوا ۷۵۵ھ مین سلطان ابو عنان المرینی جسوقت فاس مین آیا تو اُسنے علامہ کی خداداد قابلیت کی بیحد قدر افزائی کی اسکو زاویہ گمنامی سے نکالکر توقع سے زیادہ تکریم و احترام کیا اور اپنے دیوان انشاء و توقیع کا اسکو سردفتر مقرر کرلیا علامہ نے اسکی تعریف مین ایک قصیدہ بھی بوقت ملازمت پیشکش کیا تھا یہان بھی اس نے باوجود اس عہدہ کے تعلیم و تعلم سے اپنے کو غافل و عاطل نہین رکھا مشائخین علم ابو عبداللہ محمد ابن الصفار المراکشی۔ ابو عبداللہ المغربی التلمسانی۔ ابو عبداللہ محمد ابن احمد شریف العلوی۔ ابو القاسم محمد ابن یحییٰ بریجی۔ ابو عبداللہ محمد ابن عبدالرزاق رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کی خدمات مین بغرض استفادہ حاضر ہوتا رہا۔

قید اور رہائی اوائل ۷۵۸ھ سے حاسدین کی آنکھون مین علامہ کا یہ رتبہ کانٹا سا کھٹکنے لگا سلطان سے وقتاً فوقتاً برائیان و غیبت کرتے رہے لیکن سلطان کو اسکی طرف سے سوء ظنی نہ پیدا ہوئی اتفاق سے انہین واقعات کے اثنا مین علامہ کے رسمی تعلقات امیر محمد والی بجایہ سے بڑھ گئے اسوجہ سے کہ زمانہ حکومت موحدین مین علامہ کے خاندان کو اُسکے خاندان سے بڑا تعلق تھا حاسدین نے مناسب موقع پاکر سلطان سے یہ جڑ دیا کہ "امیر محمد صاحب بجایہ بھاگنے والا ہے اور ابن خلدون اوسکا مشیر و معین ہے" سلطان نے بلاتحقیق واقعہ دونون کو قید کردیا۔ بعد چندے امیر محمد تو آزاد کردیا گیا لیکن یہ ناکردہ گناہ بدستور پابہ زنجیر رہا تاآنکہ بعد انتقال سلطان وزیر حسن بن عمر و نے اخیر ۷۵۹ھ ہجری مین قید سے رہا کیا۔ علامہ نے اپنے وطن کا قصد کیا لیکن وزیر موصوف نے روک لیا اور اوسکے عہدہ پر اوسکو بحال کردیا بعد اسکے ۷۶۰ھ مین سلطان ابو سالم مرینی بغرض ملک گیری اندلس سے تلمسان مین آیا اور علامہ کو اپنے ہمراہ تلمسان سے فاس مین لایا۔ اتفاق زمانہ اسکو کہتے ہین کہ چند روز بھی آزادی سے بسر نہ کرنے پایا تھا کہ

خطیب ابن مرزوق۔ سلطان پر غالب آیا اور اس بیچارہ کو پھر قید کی سیر کرنی پڑی۔ بعد چندے وزیر عمرو بن عبد اللہ نے بوجہ مراسم قدیمہ پھر اسکو قید سے آزاد کر کے اسکے عہدہ پر اوسکو قایم رکھا۔

سفر و سیاحت پھر اوائل ۷۶۴ ہجری مین اسکے دل نے اندلس کے پر فضا میدان کے سیر کیطرف کھینچا باوجودیکہ وزیر عمر اس عزیمت سے مخالفت کر رہا تھا لیکن اسکے مشتاق دل نے چین سے نرہنے دیا۔ جبل الفتح (جبل الطارق) کی خوشنما و پر فضا صورتین دکھلاتے ہوئے ۸ ربیع الاول سنہ مذکور کو غرناطہ مین پہونچا دیا۔ سلطان ابو عبد اللہ المخلوع نے اسکے تشریف آوری کو مغتنمات سے شمار کر کے بکمال بشاشت و مسرت سے استقبال کیا اور اپنے خاص محل مین ٹھہرایا۔ بظاہر اسکی بود و باش تو اسی امر کی شہادت دے رہی تھی کہ اب علامہ غرناطہ ہی مین پیوند زمین ہوگا۔ لیکن کسی غیر ضروری۔ خلاف متوقع وجہ سے برداشتہ خاطر ہو کر غرناطہ سے رخصت ہوا اور فاس ہوتا ہوا ۷۷۶ھ مین وارد تلمسان ہوا۔ ان کل مقامات مین علامہ کی بڑی آو بھگت ہوئی بڑے بڑے معزز عہدون سے ممتاز کیا گیا حکام بلاد نے مقبولیت اور اعزاز کی آنکھون سے دیکھا در حقیقت وہ اسی امر کا مستحق تھا کہ وہ سلاطین اور عام خلایق کے مابین ایک دوسرے سے تعلق اور محبت پیدا کرنے کا واسطہ ہوتا امیر ابو عبد اللہ کا اسکو اپنا حاجب (وکیل) بنانا نہایت صحیح اور درست اور امرا کا اسکو اپنا سفیر مقرر کرنا بجا و موزون تھا

تاریخ کی تالیف تلمسان ہی کو یہ شرف حاصل ہونا لکھا تھا کہ علامہ نے بعد سفر و سیاحت کے اس مقام پر جم کر چار برس تک قیام کیا اور یہین اوسنے اپنی معتبر معتمد مشہور تاریخ کو لکھنا شروع کیا۔ مقدمہ تاریخ خاطر خواہ مرتب کر کے بوجہ شدت علالت باجازت سلطان ابن حمو ۷۸۰ ہجری مین ٹونس کیطرف اس غرض سے چلا آیا کہ مقابر اجداد مین بعد انتقال کے دفن کیا جاوے ٹونس کی آب و ہوا بوجہ مولد و مسکن قدیم ہونے کی اسکے رگ و ریشہ مین

ایسی سرایت کئے ہوئے تھی کہ تھوڑے ہی دنون مین صحیح وتندرست ہوکر حسب معمول درس وتدریس وتالیف مین مشغول ہوگیا اخبار بربر زناتہ دولتین عباسیہ وامویہ یا قبل الاسلام مین تجربہ

سفر اسکندریہ وحج کعبہ شعبان ۷۸۴ھ ہجری کے کسی تاریخ مین جسوقت کہ سلطان تونس دوسرے سفر کی تیاری کررہا تھا علامہ بھی بخیال حسد حاسدین برداشتہ خاطر ہوکر باجازت سلطان اسکندریہ کیطرف روانہ ہوا۔ بعد چالیس یوم کے اسکندریہ پہنچا ایک مہینہ کامل بقصد حج بیت اللہ ٹھہرا رہا۔ لیکن اتفاق زمانہ نے حج سے روک کر اسکو قاہرہ مین پہونچا دیا ابتدائی دار العلوم جامع ازہریہ مین جسکی شہرت آجتک آپلوگون کے کانونکو محظوظ کررہی ہے درس وتدریس مین مصروف ہوا بعد چندے سلطان مصر نے طلب کرکے ۷۸۶ھ ہجری مین مذہب مالکیہ کا قاضی مقرر کیا اسی زمانہ مین اسکے اہل وعیال مغرب سے براہ دریا مصر کو آرہے تھے لیکن مصر کے قریب پہونچکر ہوائے مخالف سے کل اہل سفینہ غرق ہوگئے علامہ کو اس حادثہ غیر متوقع نے کچھ ایسا پریشان کردیا کہ اسنے قاہرہ سے چلے جانیکا قصد کرلیا لیکن تاہم تین برس تک بخیال سلطان اور احباب واصدقا کے کہنے سننے سے قاہرہ مین ٹھہرا رہا۔ رمضان ۷۸۹ھ ہجری مین حج کرنیکو گیا ۷۹۰ھ ماہ جمادی الاول یا ثانی مین حج کرکے مصر واپس آیا اور اپنے معتبر ومستند تالیف یعنی تاریخ کو ۷۹۷ھ مین ختم کرکے سلطان ابو فارس عبد العزیز ابن السلطان ابو الحسن المرینی کی خدمت مین پیش کیا اسکے بعد اہل اندلس اور مغرب نے بہت ہاتھ پاؤن مارے سیکڑون خطوط لکھے لیکن اسنے مصر سے سفر کا کیا ذکر ہے بقصد اندلس حرکت تک نہ کی تا آنکہ ۸۰۸ھ ہجری مین رحمت الٰہی سے جا ملا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رح

کتاب ثانی جلد اول

نحمدہ علی آلائہ ونصلی علی سید انبیائہ وعلی آلہ واصحابہ

انساب عالم

یہہ بات باتفاق علماء نسب ثابت ہوچکی ہے کہ ابوالبشر (آدمیون کے باپ) آدم علیہ السلام ہین۔ اور انہین کی اولاد و احفاد کی نسل سے نوح علیہ السلام تک تعمیر عالم و عمران ارض ہوتی رہی۔ اور حسب ضرورت و اقتضاء وقت انبیاء مثل شیث و ادریس اور ملوک ہوتے رہے جب انلوگون مین بت پرستی، شرک، کفر، الحاد حد سے بڑھ گیا تو نوح علیہ السلام کی دعا، رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا (ترجمہ اے پروردگار زمین پر کسی کافر کے شہر کو نچھوڑ) سے عالمگیر طوفان آیا اور سواے اہل کشتی کے بعد کوئی متنفس اوس عذاب جانکاہ سے جان بر نہوا۔ چونکہ اہل سفینہ نے نہ تو اپنے بعد کوئی اولاد چھوڑی اور نہ اونسے توالد و تناسل کا سلسلہ چلا بنا برآن علیہ کل اہل عالم نوح علیہ السلام کے

نسل سے ہین اور جناب موصوف ابو البشر ثانی عالم کے ہین انکا نسب حسب توریت مقدس و اتفاق نسابین نوح ابن لامک (یا لمک) ابن متوشلخ ابن خنوخ (یا اخنوخ یا اشنخ یا اخنخ) ابن یرد (یا یارد) ابن مہلائیل (یا مابلائل) ابن قاین (یا قینن) ابن انوش ابن شیث بن آدم علیہ و علی نبینا الصلوۃ والسلام ہے۔ شیث کے معنی عطیۃ اللہ کے ہین ابن اسحاق کہتا ہے کہ ادریس نبی کا نام خنوخ تھا لیکن اور نسابین اسکے مخالف ہین اور حکماء قدیم کا زعم یہہ ہے کہ ادریس نبی وہی ہین جو فن حکمت مین ہرمس حکیم کے نام سے مشہور ہین واللہ اعلم ان اسماء مین اختلاف اسوجہ سے ہوا ہے کہ اہل عرب نے اسماء مذکورہ کو اہل توریت سے لیا ہے اور یہہ امر بدیہی ہے کہ مخارج حروف لغات اہل توریت مباین و مخالف مخارج حروف لغات اہل عرب ہین۔

ژندخوانان فارس اور بیدانان ہند ماجرائے طوفان سے انکار کرتے ہین لیکن بعض علماء فارس یہہ کہتے ہین کہ طوفان صرف بابل کی زمین مین آیا تھا حالانکہ کتب سماویہ اس طوفان عالمگیر کی پوری طور سے شہادت دے رہی ہین نوح علیہ السلام کے صرف تین لڑکون سام، حام و یافث سے تمام امم عالم پیدا ہوئے۔ یافث بڑے حام چھوٹے سام منجھلے تھے۔

طبری نے باب احادیث مرفوعہ مین ایسا ہی تخریج کیا ہے اور یہہ کہ سام ابو العرب (پدر عرب) اور یافث ابو الروم (پدر روم) اور حام ابو الحبش والزنج (پدر حبش و زنگ) ہے اور بعض مین یون مذکور ہے کہ سام ابو العرب والفارس والروم (پدر عرب و فارس و روم) اور یافث ابو الترک والصقالبہ و یاجوج و ماجوج (پدر ترک و صقالبہ یاجوج و ماجوج) اور حام ابو القبط والسودان والبربر (پدر قبط و سودان و بربر) ہے اسیطرح ابن مسیب

اور وہب ابن منبہ سے روایت کیجاتی ہے۔ بہرحال اگر یہہ احادیث صحیح مان لیجائین تو یہہ اجمالی انساب ہین محققین نسابین نے جو انساب کی تفریعات ذکر کی ہین اونکے لیے کوئی صحیح نقل ہونی چاہیے طبری نے لکھا ہے کہ نوح کا ایک لڑکا کنعان جسکو عرب یام کہتے ہین طوفان مین ہلاک ہوا اور دوسرا لڑکا عابر نامی قبل طوفان انتقال کر چکا تھا۔ ہشام نے لکھا ہے کہ نوح سے ایک لڑکا اور تھا جسکا نام بوناطر تھا لیکن جسپر تمام علمار تاریخ نے اتفاق کیا ہے وہ یہہ ہے کہ سلسلہ توالد و تناسل انہین تین لڑکے حام، سام اور یافث سے چلا اور یہی بعد ابوالبشر ثانی نوح علیہ و علی نبینا الصلوٰۃ والسلام تمام عالم کے مورث اعلیٰ ہین۔ ○

سام کی اولاد

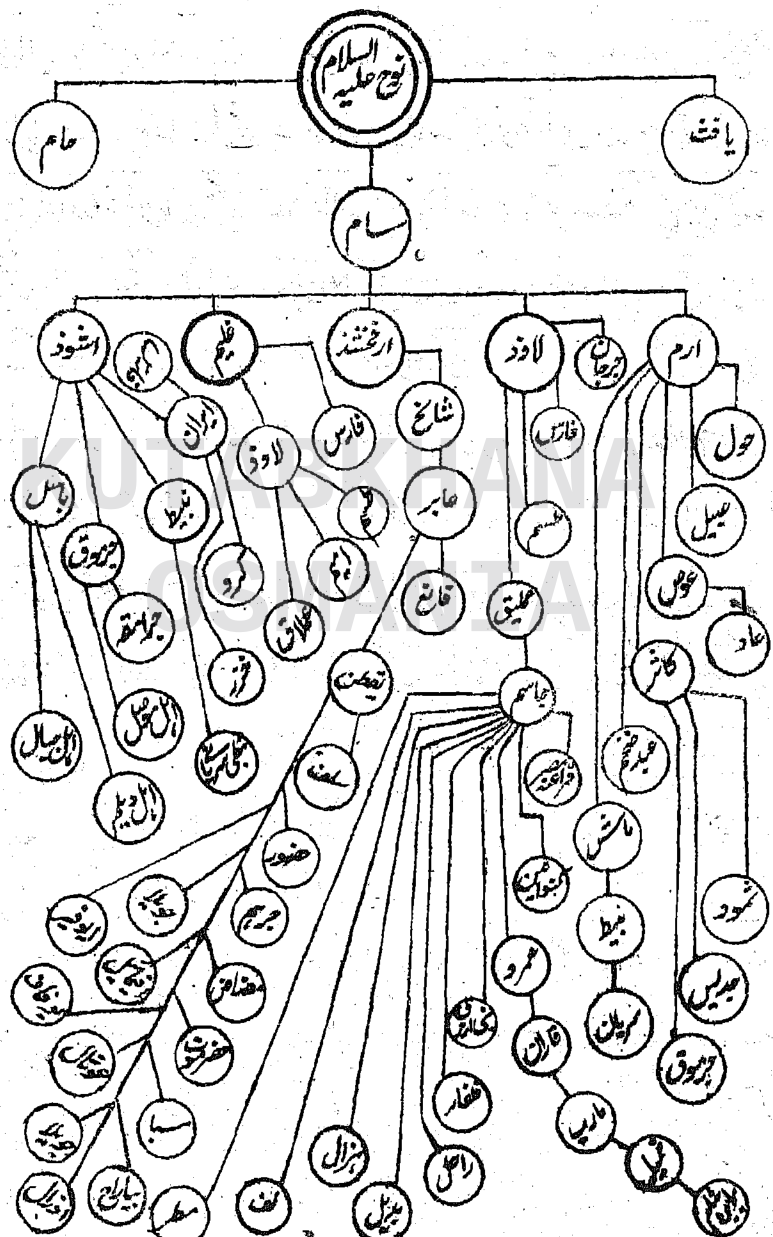
سام ابن نوح کی اولاد سے عرب اور ابراہیم اور اونکے لڑکے ہین ابن اسحاق نے نقل کیا ہے کہ اسکے پانچ لڑکے ارفخشذ، لاوذ، ارم، اشوذ اور غلیم تھے گو اولاد لاوذ ابن سام کا توریت مین کچھہ ذکر و مذکور نہین ہے لیکن ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ لاوذ سے طسم۔ عملیق۔ جرجان۔ فارس چار لڑکے پیدا ہوئے عملیق سے جاسم کا گروہ ہے جنمین سے فراعنہ مصر۔ کنعانین۔ بربرہ شام بنی لف۔ بنی ہزال۔ بنی مطر بنی ارزق۔ بدیل۔ راحل۔ ظفار ہین۔ ارم ابن سام کے چھہ لڑکے عبیل۔ عبد ضخم عوص۔ کاثر۔ ماشش (یا مشیخ) حول ہوئے عاد بن عوص زمین احقاف حضر موت کے گرد و نواح مین رہتا تھا اور اولاد کاثر سے ثمود۔ جدیس۔ جرموق ہین ثمود کا مسکن شام و حجاز کے مابین مقام حجر مین تھا

نوٹ کنعان کا ذکر توریت مین بھی آیا ہے اور قرآن مین اسکا نام تو نہین آیا ہے لیکن اسکے واقعات جو نوح کے ساتھہ پیش آئے تھے وہ مذکور ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہی کنعان ہے کیونکہ کنعان کے سوا نوح کا کوئی لڑکا غرق طوفان نہین ہوا اور لیکا صلبی لڑکا تھا قرآن مین اسپر ابن کا لفظ اطلاق کیا گیا ہے اور عرب ابن صلبی لڑکے کو کہتے ہین نہ کہ نبیرہ کو۔

طبری روایت کرتا ہے کہ عاد۔ ثمود۔ عبیل۔ طسم۔ جدیس۔ امیم۔ عملیق کو اللہ تعالے نے زبان عربی سکھلائی تھی یہی لوگ عرب عاربہ کہلاتے ہین۔ اور کبھی یقطن بھی عرب عاربہ شمار کیا جاتا ہے اور عرب عاربہ کو عرب بادیہ بھی کہتے ہین۔ انکا وجود اب کہین نہین پایا جاتا سب کے سب ہلاک ہوگئے۔ ہشام ابن محمد کا یہہ خیال ہے کہ نبطی۔ اولاد نبط ابن ماشش بن ارم سے اور سریان بنی سریان بن نبط سے ہین۔ اشوذ ابن سام کے چار لڑکے ایران۔ نبیط۔ جرموق۔ باسل ہین۔ ایران سے فارس، کرد اور خزر۔ نبیط سے نبط اور سریان جرموق سے جرامقہ اور اہل موصل۔ باسل سے اہل دیلم اور اہل جیال ہین۔ ہکذا رواہ ابن سعید علیم ابن سام سے لڑکے فارس اور لاوذ ہین۔ اور لاوذ کے تین لڑکے طسم۔ امیم۔ عملاق مشہور ہین۔ ارفخشذ ابن سام یہ وہی بزرگ ہے جسکو عالم مین یہ شرف حاصل ہوا کہ اسکی نسل سے انبیاء کرام و رسل عظام ہوئے اسکے خاندان مین جسطرح نبوت کا سلسلہ نسلاً بعد نسلاً چلتا نظر آتا ہے اوسیطرح سلطنت نے بھی اسکا ساتھ دیا ہے۔ اس کے صلب سے شالخ اور شالخ کے صلب سے عابر پیدا ہوا عابر کے دو لڑکے تھے ایک فالغ اور دوسرا یقطن محققین نسابہ کے نزدیک اسیکو قحطان کہتے ہین کیونکہ عرب نے یقطن کو معرب کرکے قحطان بنا لیا ہے۔ فالغ سے ابراہیم اور انکی نسلین ہین جیسا کہ آیندہ بیان جائیگا۔ اور یقطن سے بہت سی شاخین نکلی ہین توریت مین انہین سے تین مرداد۔ معربہ۔ مضاض کا ذکر ہے حالانکہ جرہم حضورا سالف سبا۔ حضرموت۔ یاراح۔ اوزال۔ دقلا۔ عوبال۔ ابیمائیل۔ ایوفیر۔ حویلا۔ یوقاف۔ انسی یقطن ابن سام کی نسل سے ہین حضورا اور سالف اہل سلفات سے

مورث اعلیٰ یمن اور سبا یمن، حمیر اور تبابعہ کا- ابو فیر ہند اور سندھ کا جد اعلیٰ ہے۔

شجرۃ النسب بنی سام



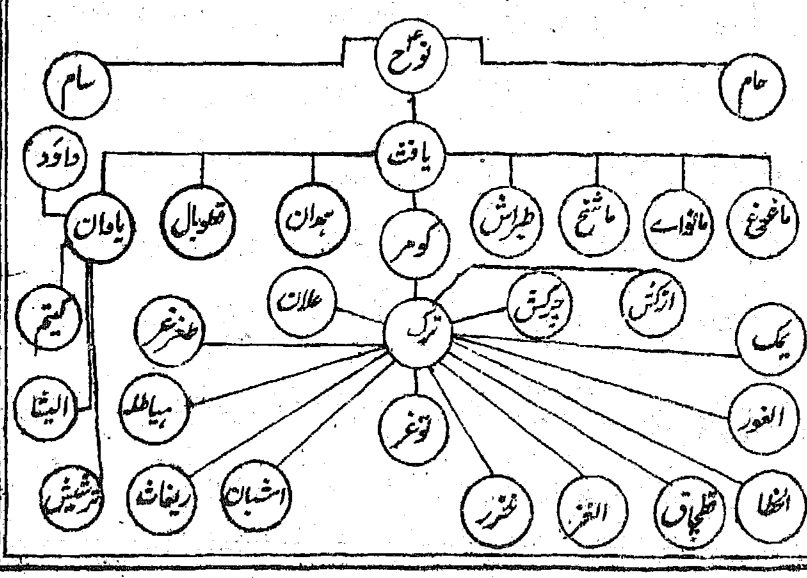
یافث کی اولاد یافث ابن نوحؑ کی اولاد سے باتفاق نسابہ اہالیان ترک
چین، صقالبہ، یاجوج، و ماجوج ہین اور ان دو پچھلون (یاجوج و ماجوج) مین کچھ اختلاف ہے جیساکہ بیان کیا جاتا ہے یافث کے سات لڑکے کومر، یادان، ماغوغ، قطوبال، ماشخ، ماذاے اور طیراش تھا۔ جیساکہ توریت مین ہے اور ابن اسحاق نے شمار کیا ہے اسرائیلیات کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ توغرما ابن ترک ابن کومر سے اہل خزر۔ اور اشبان ابن ترک سے صقالبہ۔ اور ریغاث ابن ترک سے فرنج ہین ترک کی کل شاخین کوتر کی اولاد سے ہین علامہ ابن سعید ترک کو عامور ابن سویل ابن یافث کی طرف منسوب کرتا ہے حالانکہ عامور اور کومر دو شخص نہین ہین۔ کومر ہی کو عامور بھی کہا کرتے تھے۔ ہمارے خیال مین پھر بھی ان دونون روایتون مین اختلاف باقی رہا کیونکہ علامہ ابن سعید کی تحریر صاف طور سے شہادت دے رہی کہ عامور یافث کا پوتا ہے اور توریت سے یہ مفہوم ہو رہا ہے کہ کومر یافث کا لڑکا ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال کومر ابن یافث سے ترک پیدا ہوا اور ترک کے اخباس سے غوز، خزر، قفچاق۔ (یا خفشاخ) یمک۔ علان جسکو آز بھی کہتے ہین۔ شرکس (یا چرکس) ازکش۔ طغرغز (جسکو تر بھی کہتے ہین اور ارض طمغاج مین رہتے تھے) خطا۔ الغز۔ توغرما۔ اشبان۔ ریغاث اور ہیاطلہ۔ ہین۔

طغرغز تاتاریون کا۔ اور الغز سلجوقیون کا اور ہیاطلہ ہلجیون کا اور ریغاث فرنج کا۔ اور خزر ترکمان کا مورث اعلیٰ ہے۔ لیکن بعض علماء نسب کی تحریر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ترکمان اولاد توغرما سے ہین یادان ابن یافث کے (جسکو یونان بھی کہتے ہین) چار لڑکے داؤد الیشا، کیتم، ترشیش پیدا ہوئے۔ کیتم کو

علمار نسب ابو الروم (پدر روم) اور ترشیش کو اہل طرسوس کا مورث اعلےٰ بتلاتے ہین اور ماغوغ ابن یافث کی نسبت عام طور سے یون مشہور ہو رہا ہی کہ یاجوج اسیکے صلب سے ہین - اہرو شیوش مورخ روم نے قوطا اور لطین کو بھی ماغوغ کی اولاد سے شمار کیا ہے - قطوبال ابن یافث کی اولاد نے بھی خوب خوب نسلی ترقیان حاصل کین اسکی نسل سے مشرق مین اہل چین اور مغرب مین المان (جرمن) والے ہین بعض لوگون نے افریقیہ مین بربریہ یونان اور فرنج کو بھی طوبال ہی کی نسل سے شمار کیا ہے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اہل اندلس بھی اسکی نسل سے اور انسے قدیم ہین

ماشخ ابن یافث کیطرف اہل خراسان منسوب کیے جاتے ہین اور مادا سے ابن یافث سے صرف ایک لڑکا دیلم جسکو زبان عبرانی مین راہان کہتے ہین پیدا ہوا اور طیراش ابن یافث سے ایک لڑکا فارس پیدا ہوا بخیال اسرائیلین طیراش کی اولاد خراسان مین صاحب دولت وحکومت تھی لیکن اب اونکے قبضۂ اقتدار مین زمام حکومت وسلطنت نرہی -

شجرۃ النسب بنی یافث



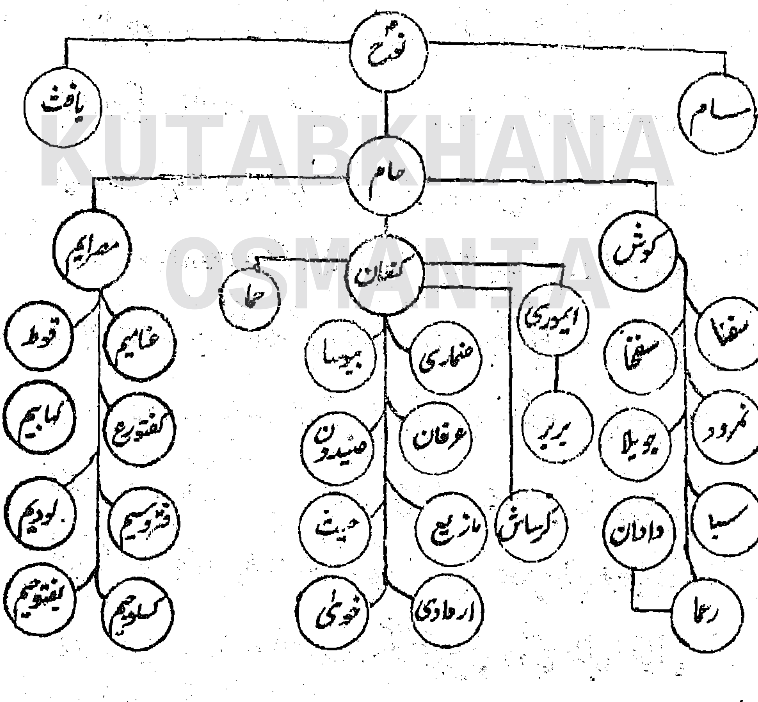
حام کی اولاد

حام ابن نوح کی اولاد سے سودان، ہند، سند، حبشہ اور کنعان بالاتفاق ہین لیکن پچھلے دو مین اختلاف ہے جیساکہ توریت مین ہے۔ انکے چار لڑکے مصر (یا مصرایم) کنعان ۔ کوش ۔ قوط تھے ۔

مصر ابن حام کے سات لڑکون مین سے لہابیم ۔ یفتوحیم ۔ لودیم کا کچھ حال نہ تو کتب تواریخ سے معلوم ہوتا ہے اور نہ انکا کچھ ذکر توریت مین ہے باقی رہے کسلوحیم ۔ فتروسیم ۔ کفتورع ۔ عنامیم یہ سب اسکندریہ اور اطراف اسکندریہ مین آباد و سکونت پذیر ہوئے کنعان ابن حام کے بارہ لڑکے (۱) صیدون (اطراف صیدا مین اسکی نسل پھیلی) (۲) امیوری (۳) کرساش (ان دونون کی اولادین شام مین رہتی تھین لیکن بعد غلبہ یوشع افریقہ کیطرف چلی گئین) (۴) یبوسا یہ بیت المقدس مین رہا اور یہین اسکی نسل نے ترقی کی بعد غلبہ داؤد اسکی اولاد افریقہ و مغرب کیطرف بھاگ گئی ظاہر قیاس یہ شہادت دیتا ہے کہ بربری انہین مفرورین کی اولاد سے ہون ۔ گو محققین علمار نسب نے انکو مازیغ ابن کنعان کی اولاد سے بتلایا ہے ممکن ہے کہ مازیغ انہین لوگون مین سے ہو (۵) مازیغ (۶) حیث (عوج بن عناق یا عنق اسکی نسل کا مشہور پادشاہ ہے) (۷) عرقان (۸) اروادی (۹) خوی (ان لوگون نے اپنا قیام گاہ نابلس کو قرار دیا) (۱۰) سیا (یہ طرابلس مین رہا) (۱۱) صمارا (اسنے حمص کو جائے سکونت ٹھیرایا) (۱۲) حما (اسکا فرودگاہ انطاکیہ تھا) مشہور اور کتب تواریخ مین مذکور ہین کوش ابن حام کے پانچ لڑکون سفنا ۔ سبا ۔ جویلا ۔ (یہی اہل برقہ کا مورث اعلی ہے) رعما ۔ سفتخا ۔ کا ذکر توریت مین ہے لیکن ہشام ابن محمد کی روایت شہادت دیتی ہے کہ ثمود کوش ابن حام کا چھٹا لڑکا ہے ۔

قوط ابن حام سے ایک لڑکا قبط پیدا ہوا اور یہی بخیال بعض علماء انساب قبطیوں کا جدا اعلی ہے۔ سوڈانیوں اور حبشیوں کی نسبت طبری کی روایت کافی طور سے شہادت دے رہی ہے کہ یہہ دونون ایک ہی جنس اور ایک ہی نخل کے شاخ یعنی حام ابن نوحؑ کی اولاد سے ہین۔ ہشام ابن محمد تحریر کرتا ہے کہ کنعان ابن حام کا ایک لڑکا اور علاوہ اون بارہ لڑکون کے کوش نامی تہا جسکے صلب سے نمرود پیدا ہوا تہا۔

شجرۃ النسب بنی حام



نوحؑ کا حلیہ مورخ علامہ ابن خلدون نے شاید بوجہ شہرت نوحؑ کے حالات سے بالکل تعرض نہین کیا لیکن ہم یہ نہین چاہتے کہ شائقین فن تاریخ جنکو زمانہ نے اپنے اسلاف کے حالات سے واقفیت پیدا کرنیکی مہلت نہین دی وہ اس سے محروم رہجائین

اسوجہ سے ہم نوحؑ کے اون حالات سے جوکہ مشہور و معروف ہین اعراض کرکے ضروری ضروری باتین عرض کرنے کی جرات کرتے ہین۔ عجیب نہین کہ ہمارے مشتاق ناظرین اپنے عزیز اور قیمتی وقت کو کسیقدر ان حالات کے دیکھنے مین بھی صرف کردین سب سے پہلے نوحؑ علیہ وعلی انبیا الصلوٰة والسلام کو یہ شرف حاصل ہوا ہے کہ بعد ادریسؑ کے نبوت سے سرفراز کئے گئے۔ یہہ پہلے نبی ہین کہ انکی شریعت نے آدمؑ کی شریعت کی تجدید کی انکی دعا سے کفار و ملحدین عذاب الہی مین گرفتار ہوئے سب سے پہلے آپ ہی نے نماز کے اوقات حسب مشیت ایزدی مقرر فرمائیے۔

نوحؑ کا چہرہ نرم اور سر بڑا طول کیجانب مائل تھا آنکھین بڑی بازو پر گوشت۔ پنڈلیان پتلی۔ رانین موٹی تھین۔ ماشاءاللہ جیسی آپ کی ڈاڑہی بڑی تھی ویسا ہی قد و قامت بھی موزون اور مزاج مین غصہ تھا پچاس برس کے عمر مین نبی ہوئے۔ چہہ سو برس تک وعظ و پند کرتے رہے۔ لیکن بدنصیب قوم نے گمراہی و کفر والحاد سے منہہ نہ پہیرا آخرالامر آپکی دعائے بد سے جسوقت آپکی عمر چہہ سو برس سے متجاوز ہوکر دوسرے مہینہ کے سترہ دن کی ہوچکی تھی ایک عالمگیر طوفان آیا جس سے کفار ہلاک ہوئے اور مومنین نے نجات پائی طوفان کے واقعات کو ہم بوجہ شہرت نہین ذکر کیا چاہتے ہان البتہ اسقدر لکہدینا مناسب سمجھتے ہین کہ یہہ طوفانی پانی زمین پر ایکسو پچاس دن تک رہا دسوین رجب کو کشتی جسپر جناب نوحؑ معہ اہل و عیال اور چالیس آدمیونکے سوار تھے جبل جودی (جودی کے پہاڑ) پر جوکہ سرزمین جزیرہ مین ہے ٹہری اور دسوین محرم کو کشتی سے اوترکر قریہ قردی مین فروکش ہوئے اور اُسکا نام سوق ثمانین رکہا اسوجہ سے کہ اوسوقت وہ تسریا نہین اسی

گروہ سے آباد کیا گیا تھا۔ جو اسوقت تک اوسی نام سے موسوم ہے
الغرض کشتی سے اوتر کر قیام پذیر ہو چکے بعد آپ اور اہل کشتی نے حسب حکم ربی تعالیٰ
قربانی کی اور جب رمضان کا مہینہ آیا تو آپ نے روزے رکھے اور بعد طوفان کے
تین سو پچاس برس زندہ رہے۔ اس حساب سے آپکی عمر پورے ایکہزار سال کی ہوئی
جیسا کہ کلام مجید فرقان حمید کی اس آیہ کریمہ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ
عَامًا سے (اپنے قوم مین نوح ایکہزار سال رہے باستثنا پچاس برس یعنی نوسو
پچاس ۹۵۰ برس بعد نبوت اور پچاس برس قبل نبوت کے) مفہوم ہوتا ہے۔ آدم علیٰ
نبینا الصلوٰۃ والسلام کے انتقال کے وقت سے غرق ارض (یعنی طوفان)
تک دو ہزار دو سو بیالیس برس ہوتے ہین۔ واللہ اعلم۔

طبقات عرب یہ تو ہم پہلے ہی لکھ چکے ہین کہ لفظی ترجمہ ہم نہ کرین گے
اور اختلافات سے چندان بحث کرین گے مطلب کی بات ہاتھ سے نہ جانے
دینگے اور نہ کوئی تاریخی واقعہ فروگذاشت کرین گے اکثر مقامات پر ہم اپنے مشہور
مورخ ابن خلدون سے بھی علیحدہ ہو کر گذر جائین گے لیکن نہ ایسا کہ مطلب خبط
اور عبارت بے ربط ہو جائے اور قدردانان فن تاریخ کو دلچسپی نہو۔ آئیے!
ہم آپکو کل اون اسباب سے قطع نظر کرکے جتا دیں کہ فن تاریخ سے کچھ تعلق نہین اور نہ
اون سے آپ کو دلچسپی ہو سکتی ہے عرب کی جو کہ ہم لوگون کے آبا و اجداد کا اصلی
مسکن ہے جس کے نام پر ہر مسلمان جان فدا کرنے کو ہر وقت مستعد رہتا ہے۔
جہان ہمارا ہادی برحق سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوا تھا۔ دلخواہ
اوسی طریق سے سیر کرائین جس صورت سے ہمارے مشہور مورخ نے کتاب ہذا مین

اوس سے خیال کا نقشہ کھینچکر دکھلایا ہے۔

عرب[۱] کے حدود اربعہ (چار وحدین) جہان کہ بنی سام - بنی حام سے لڑ بھڑ کر بابل
سے آنیوالے ہین یون بیان کی جاتی ہین کہ اس جزیرہ نما عرب کو پچھم کی طرف سے ابنائے
باب المندب و بحر احمر (جس کے دوسرے طرف افریقہ ہے) اور پورب سے خلیج فارس اور
اوتر سے فلسطین و ملک شام اور دکن سے بحر عرب گھیرے ہوئے ہے۔

یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ عرب چار طبقون پر اس طور سے تقسیم کیا گیا ہے
کہ پہلے گروہ کو عرب عاربہ کہتے ہین بمعنی رساخۃ فی العربیۃ کما یقال لیل الیل صوم صایم
او بمعنی الفاعلۃ للعروبیۃ والمبتدعۃ لہا (یعنی اس گروہ کو عرب عاربہ اسوجہ سے کہتے ہین
کہ اس گروہ کو عربیت مین بہت دخل تہا جیسا کہ عرب تمثیلاً کہتا ہے لیل الیل صوم صایم
یا اسوجہ سے اس گروہ پر عرب عاربہ کا اطلاق ہوا کہ یہی گروہ عربیت کے فاعل و مبتدع
اور کبھی اس گروہ کو عرب بادیہ (بمعنی ہالکہ) سے بھی موسوم کرتے ہین اسوجہ سے کہ کوئی
شخص ان کی نسل سے جہان مین باقی نہین رہا - اب باقی رہی یہ بات کہ عرب کو عرب
کیون کہتے ہین بجائے عرب کے اسکو دوسرے نام سے مشہور کرتے تو کیا ہرج تہا
اوسکی وجہ علامہ اور نیز اور مورخین نے یہہ ظاہر کی ہے کہ یہہ گروہ اپنے معاصرین
مین بیان و فصاحت و بلاغت کلام و طلاقت لسان مین مشاہیر عالم سے تھے

[۱] پہلے یہہ ملک بوسیلہ خاکنائے سویز گوشہ شمال و مغرب مین براعظم افریقہ سے ملا ہوا تہا
لیکن نہر سویز کے کہد جانے سے یہہ اس سے علیحدہ ہو گیا ہے لمبائی اسکی ستر وسو میل
اور رقبہ دس لاکھہ میل مربع ہے - اب باشندونکی تعداد ایک کرور بیس لاکھہ بتائی جاتی ہے
جس سے فی مربع میل ۱۲ - آدمیون کی آبادی ہوئی۔

او ظاہرا قیاس بھی اسی امر کا مقتضی ہے کہ ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہہ نکتہ بعد الوقوع ہی
بہرکیف یہہ گروہ جسکو عرب عاربہ کہتے ہین انکی بہت سی شاخین ہین از انجملہ جسل
جدیس - عبد ضخم - حضور - عاد اولی - ثمود - عمالقہ - طسم - امیم - جرہم حضرموت ہین یہہ
اور جو لوگ کہ عرب عاربہ سے انکی طرف منسوب ہوتے ہین وہ سب کے سب
لاوذ ابن سام ابن نوح کی اولاد سے ہین -

اس گروہ نے نہ تو اپنے رہنے کے لئے کوئی مکان بنایا تھا اور نہ بارہون
مہینے ایک مقام پر کبھی اپنا قیام رکھا تھا اگر آج اون کا باقتضاے مصلحت وقت
کسی صاف چٹان میدان مین قیام ہے تو کل بکریون - اونٹون کے خیال سے ہرے
بھرے بیابانون مین ہوگا - کھانے پینے کے بھی چندان محتاج نہ تھے کہ خواہ مخواہ
رزق کی جستجو مین اپنے کو ہلکان کر دیتے - وہ ہمیشہ اونٹون - بکریون کے دودہ و گوشت
سے اپنی سیری کر لیتے تھے کبھی کبھی جنگلی میوون اور صحرائی حبوب سے بھی اپنے وسیع
دسترخوان کو زینت دیتے تھے غرضکہ مصلحت وقت اور اونکی ضرورتون نے اونکا اقلیم
ثالث مین مابین بحر محیط مغرب سے اقصاے یمن تک اور مشرق مین حدود ہند تک
رکھا اس گروہ مین بھی حسب ضرورت و مشیت ایزدی انبیاء کرام مبعوث ہوئے تھے
جیساکہ تھوڑی دور آگے چلکر مفصل بیان کرینگے

دوسرا گروہ عرب مستعربہ کہلاتا ہے یہہ گروہ جیساکہ عرب عاربہ سے نسبًا قریب ہے
ویسا ہی زمانا بھی اسکو اوس سے قرب حاصل ہے اس گروہ نے بھی خوب خوب ترقیان
کین - دولت، حکومت، عزت نے بھی مدتون اس گروہ کا ساتھ دیا - حمیر اور کہلان
اسی گروہ کے نامی خاندانون مین سے ہین - یہہ وہی گروہ ہے جس نے کہ عرب کے

پہلے طبقہ (یعنی عرب عاربہ) پر غالب آکر انکی حکومت اور دولت کا نام عالم ہستی کے صفحہ
سے ایسا مٹا دیا کہ بجز تک نام کے سوا اون کا نشان کہین ڈہونڈہنے سے بھی نہ مل سکیگا۔

جرہم[1] اسی دوسرے طبقہ مین شمار کیا جاتا ہے جس مین کہ آنے والے طبقۂ ثالثہ
کے مورث اعلیٰ حضرت اسماعیل پرورش پائین گے اور انہین سے عربی زبان سیکھین گے
اور انہین حجازیون کیطرف مبعوث بھی ہونگے۔ انکا مسکن وماوا سرزمین یمن تہا۔ یمن
کچہ حدود جزیرہ نماے عرب سے باہر نہین ہے بلکہ اوسی جزیرہ نما کا یہہ بھی ایک ٹکڑا اور
حجاز سے جانب جنوب واقع ہے۔ یہہ لوگ اپنے ہر بادشاہ کو تبع کہتے تھے کلام پاک[2]
ربانی مین بھی اسکا ذکر آگیا ہے۔ قحطان وغیرہ اور کل وہ لوگ جو کہ عرب تابعہ سے انکی

۱؎ جرہم جو کہ نسل عرب عاربہ سے تہا وہ زمانہ عاد اولیٰ مین تہا اور یہ جرہم قحطان ابن عابر کا لڑکا ہے۔ علما ر نے اسکو یمن کے عربون سے شمار کیا ہے۔ یعرب ابن قحطان نے اوسکو والی حجاز مقرر کیا تہا۔

۲؎ کلام مجید کے چھبیسوین پارہ سورہ قاف کے پہلے رکوع کی اس آیت مین اون کا ذکر ہے کَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ، وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ط كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝ یعنی تمہاری قوم سے پہلے اسنے جھٹلا چکے ہین نوح کی قوم نوح کو اور اہل رس اپنے نبی حنظلہ بن صفوان یا کسی اور نبی کو اور ثمود یعنی صالح کی قوم صالح کو اور عاد ہود کو اور فرعون موسیٰ کو اور لوط کے بھائیون یعنی قوم لوط لوط کو اور اہل ایکہ یعنی بن کے رہنے والے شعیب کو اور تبع کی قوم تبع کو ان سب نے جھٹلایا رسولون کو جیسا کہ جھٹلایا تمکو تمہاری قوم قریش نے تکلیف واجب ہوا و نیز نزول عذاب۔ مفسرین رحمہم اللہ نے تحریر کیا ہے کہ تبع یمن مین ایک بادشاہ حمیری تہا جسکا نام اسعد بن ملکی کرب تہا اور کنیت اوسکی ابوکرب تہی یہہ ایمان لایا اور اپنی قوم کو خدا کیطرف بلایا لیکن قوم نے اسکو بھی جھٹلایا تہا۔

طرف منسوب ہوتے ہین سبا کے سب عابر ابن شالخ ابن ارفخشد ابن سام ابن
نوح علیہ علی نبینا الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سے شمار کئے جاتے ہین

تیسرے طبقہ کا نام عربیہ تابعہ عرب ہے اس کے مورث اعلیٰ اسمٰعیل نہ تو
جزیرہ نما عرب کے رہنے والے تھے اور نہ انکی زبان عربی تھی انکو معہ انکی مان
ہاجرہ علیہا السلام کے ابراہیم بالہام ربانی واستدعار سارہ علیہا السلام سرزمین
مکہ مقام حجر مین چھوڑ آئے بنی جرہم مین آپ نے جنکا ذکر ابھی عرب مستعربہ مین ہوچکا ہے
پرورش پائی اور اونہین سے زبان عربی سیکھی اوسی خاندان مین آپکی شادی ہوئی
اوسی سرزمین مین آپ کی آیندہ نسلون نے نمایان ترقیان حاصل کین - یہہ تیسرا طبقہ
جسکو فالخ ابن عابر ابن شالخ ابن ارفخشد ابن سام ابن نوح سے نسبًا تعلق ہے طبقہ ثانیہ یعنی
عرب مستعربہ سے زمانًا اور نسبًا بہت ہی قریب ہے کیونکہ طبقہ ثانیہ والے عابر ابن شالخ کی
اولاد سے ہین اور طبقہ ثالثہ والے فالخ ابن عابر ابن شالخ کی نسل سے ہین۔

چوتھا طبقہ جو کہ درحقیقت طبقہ ثالثہ کی اولاد واحفاد سے ہے عرب مستعجمہ
کہلاتا ہے اور وجہ اسکی یہہ ظاہر کیجاتی ہے کہ جب اسلام کی عالمگیر روشنی نے عرب کو
شرک والحاد کی تاریکی سے نکالکر ایک نئے طرز کی دولت وحکومت کی بنا ڈالی اور
اس طبقہ رابعہ کی ترقی کرنے والی نسلون نے مشرق سے مغرب تک پھیل کر اپنی
کامیابی کے پھریرے بڑے بڑے شاندار ممالک کے بلند میناروں پر اوڑائے
اور عجمیون کی مخالطت ومجالست نے انکی اُس زبان کو جو کہ اصلی مادری زبان کے
قایم مقام ہورہی تھی ایسا کچھہ متغیر ومتبدل کردیا کہ بظاہر بالکل مخالف ہوگئی۔ اسوقت
اس چوتھے طبقہ کی موجودہ اور آیندہ نسلون کو عرب مستعجمہ سے تعبیر کیا یہہ ایک بات

قابل یاد رکھنے کے ہے کہ (اولاً) عرب ابتک علی العلوم ہر اوس شخص کو جو کہ جزیرۃ العرب کا رہنے والا ہو عجمی کہتا ہے اور (ثانیاً) عرب تاریخی حالات کے اعتبار سے چار طبقوں پر تقسیم کیا گیا ہے ورنہ بلحاظ زبان عرب کے دو ہی طبقے مشہور ہین ایک عرب عاربہ دوسرا عرب مستعربہ

ترتیب کتاب پہلے ہم طبقہ اولی یعنی عرب عاربہ کے انساب اور اونکی دولت وحکومت کے حالات بیان کرینگے بعد ازان طبقہ ثانیہ یعنی عرب مستعربہ بنی حمیر بن سبا کے انساب اور ان سے ملوک تبابعہ کی حکومت و دولت کے تذکرے لکھکر انکے معاصرین ملوک بابل سریانین وملوک موصل ونینوئے۔ وقبط ملوک مصر و بنی اسرائیل وصابئیہ و فارس و دولت یونان واسکندریہ وقیاصرہ روم کے حالات وانساب لکھین گے پھر طبقہ ثالثہ عرب تابعہ یعنی قضاعہ وقحطان وعدنان اور انکی دونون شاخین ربیعہ ومضر کے حالات لکھنے کیطرف متوجہ ہون گے پس پہلے قضاعہ کے انساب اور اونکی حکومت جو کہ آل نعمان کی حیرہ وعراق مین تھی اور اسکے مزاحمین ملوک کندہ بنی حجر آکل المرار کی شام مین و بنی جفنہ کی بلقا مین واوس وخزرج کی مدینہ نبویہ مین تھی لکھین گے بعد اسکے بنو عدنان کے انساب اور انکی حکومت کا حال جو کہ مکہ مین قریش کے قبضہ مین تھی تحریر کرینگے اور اس کے ہم اس شرافت وکرامت کو بیان کرینگے جو اللہ تعالے نے قریش کو از قسم نبوت وہجرت وسیر نبویہ مرحمت فرمایا ہے اس قدر لکھنے کے بعد خلفاء اربعہ کے حالات اور انکے زمانہ کی ردت وفتوحات وفتن کے تذکرہ ارقام کرین گے پھر خلفاء اسلام بنی امیہ عباسیہ علویہ پھر دولت عبیدیہ اسماعیلیہ کا جو کہ قیروان ومصر مین تھی پھر قرامطہ کا جو کہ بحرین مین تھی پھر دعات طبرستان و دیلم پھر علویہ کی اس حکومت کا

بیان ہوگا جوکہ حجاز مین تھی۔ پھر اُن بنی امیہ کو لکھین گے جو بنی عباس سے اندلس
مین منازعت کرتے تھے پھر مستبدین دعوت عباسیہ یعنی بنی اغلب کو جوکہ
افریقہ مین تھے اور بنی حمدان کو جوکہ شام مین تھے اور بنی مقلد کو جوکہ موصل
مین تھے اور بنی صالح بن کلاب کو جوکہ حلب مین تھے اور بنی مروان کو جوکہ
دیار بکر مین تھے اور بنی اسد کو جوکہ حلہ مین تھے اور بنی ترباد کو جوکہ یمن
مین تھے اور بنی ہود کو جوکہ اندلس مین تھے لکھین گے اور اسقدر لکھنے کے
بعد ہم قائمین دعوت عبیدیہ یعنی شیعیون کو جوکہ یمن مین تھے اور بنی ابی الحسن
کلبی کو جوکہ صقلیہ اور اطراف مغرب مین تھے لکھکر پھر انلوگون کے حالات لکھین گے
جو دولت عباسیہ کی دعوت عجم مین کررہے تھے یعنی بنو طولون مصر مین اور بنی طغج
و بنی صفار فارس و سجستان مین بنی سامان ماوراء النہر اور بنی سبکتگین غزنہ و خراسان
مین اور غوریہ غزنہ و ہند مین اور کردسے بنی حسنویہ خراسان مین۔ اس کے بعد ان دو
اسلامی حکومتون کا حال ضبط تحریر مین لائینگے جو بعد دولت عرب بڑی سلطنتون
مین سے شمار کیجاتی ہین یعنی دیلم سے بنی بویہ اور ترک سے سلجوقیہ۔ ملوک سلجوقیہ کے تبعین
بنی طغتکین شام مین اور قطلمش بلاد روم مین اور بنی خوارزم شاہ بلاد عجم و ماوراء النہر مین
اور بنی سقمان خلاط و ارمینہ مین اور ارتق ماردین مین اور بنی زنگی شام مین اور بنی ایوب
مصر مین تھے۔ پھر ان ترک کے حالات لکھے جائین گے جو ان کے ممالک کے وارث
ہوئے اور دولت اسلام کو خلافت عباسیہ سے لیلیا پھر انکی اسلام مین داخل ہونیکی
کیفیت بیان کیجائیگی اور یہ بنی ہلاکو عراق مین اور بنو دشیمان شمال مین اور
بنی ارتنا بلاد روم مین اور بعد بنی ہلاکو کے بنی شیخ حسن بغداد مین اور

بنی مظفر اصفہان و شیراز ذکر یان ہین اور بعد بنی ارتنا کے ملوک بنی عثمان ترکمان
سے بلاد روم وغیرہ ہین ہین بعد ازان طبقہ رابعہ یعنی عرب مستعجمہ کے حالات لکھینگے
جنکی دولت وحکومت کچھ مغرب و مشرق مین تھی جب ان کے حالات ہم
لکھ چکین گے تو بربر کا تذکرہ تحریر کرین جنکی حکومت مغرب مین تھی اور وہین ان کی
حکومت و دولت کی فہرست بھی لکھین گے انشاء اللہ العزیز۔

عرب عاربہ نوح کے بعد عرب کا یہ گروہ سب سے زیادہ قوی اور عظیم الشان
اور مقدم تسلیم کیا جاتا ہے لیکن انکا زمانہ اسقدر بعید گزرا ہے کہ انکے حالات واخبار
سے اطمینان کلی نہین ہوسکتا اگرچہ طبری کی کتاب یاقوتیہ اور کسائی کی کتاب البدء سے
عرب عاربہ کے حالات پورے پورے معلوم ہوسکتے ہین لیکن ان دونون بزرگون
نے نہ تو تاریخ کے پیرایہ مین لکھا ہے اور نہ صحت کا چندان التزام کیا ہے نظر برین اس سے
تو ہم قطع نظر کرتے ہین باقی رہی توریت۔ اوس مین ہی اگرچہ عرب کے اس گروہ کا
کہین ذکر و تذکرہ نہین ہے۔ لیکن چونکہ بنی اسرائیل کا زمانہ عرب عاربہ کے زمانہ سے
بہت ہی قریب تہا۔ اسوجہ سے بنی اسرائیل اور علماء توریت کی روایتون کو ہم قابل
اطمینان واعتبار سمجھکر اس گروہ کی کیفیات معاشرت وحکومت اور اخبار منازعت
کو ان لوگون سے نقل کرنا چاہتے ہین جو اپنا قدیمی مذہب چھوڑ کر اسلام مین آگئے
ہین اور اسلیے ہم معتبر سمجھتے ہین۔

عرب عاربہ جزیرۃ العرب کے رہنے والے نہ تھے اور نہ ان کے آبا
و اجداد کا یہ مسکن و ماوا سے تھا۔ یہ لوگ سرزمین بابل مین رہتے تھے۔
معلوم نہین کہ کب اور کیون بنی سام اور بنی حام سے کسی قدر

ناصافی ہوئی اور کچھ تھوڑی بہت چل بھی گئی۔ بنی سام بابل سے جزیرۃ العرب مین چلے آئے اور یہین اُن لوگون نے بود و باش اختیار کی اس گروہ مین ہر قبیلے اور ہر فرقے کے جداجدا بادشاہ یا امیر ہوتے تھے تاآن کہ انپر بنی یعرب بن قحطان غالب آئے اور جسطرح باعتبار انتظام دنیا ان مین امیر یا بادشاہ یکے بعد دیگرے ہوتے رہے اُسیطرح بنظر صلاح دین و آخرت انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے۔

قوم عاد سب سے پہلے عرب کا جو بادشاہ ہوا وہ عاد[۱] ابن عوص ابن ارم ابن سام تھا۔ اسکی قوم ارض احقاف مین مابین یمن وعمان حضرموت تک مین رہتی تھی اسکی ایکہزار بیبیان تھین اور چار ہزار لڑکے تھے بارہ سو برس کی عمر پائی بیہقی روایت کرتا ہے کہ اسکی عمر صرف تین سو برس کی ہوئی۔ بعد عاد ابن عوص کے اسکے تین لڑکے شداد۔ شدید۔ ارم یکے بعد دیگرے سلطنت و حکومت کرتے رہے۔

مسعودی کا بھی یہی خیال ہے کہ شداد بعد عاد کے بادشاہ ہوا اور ممالک شام و ہند و عراق کو اس نے فتح کیا۔ علامہ زمخشری اسی شداد ابن عاد کی نسبت تحریر کرتا ہے کہ اس نے صحراے عدن مین مدینہ ارم بنوایا تھا جسمین سونے چاندی کی اینٹین اور یاقوت وزبرجد کے دروازے تھے۔ اور قصہ اسکا اس طرح پر بیان کیا ہے کہ شداد بن عاد سے ایک روز اُسکے زمانہ کے نبی نے جنت کی تعریف کرکے کہا کہ اگر تو بُت پرستی چھوڑکر حق پرستی کریگا تو اُس کے عوض اللہ تعالےٰ تجھے جنت دیگا شداد نے کہا کہ مین خود ویسی جنت بنوا سکتا ہون مجھے تیرے اللہ کی جنت کی

[۱] مسعودی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب مین سب سے پہلے عوص ابن ارم نے تین سو سال تک حکومت کی تھی بعدہ اسکا لڑکا عاد تخت نشین ہوا تھا واللہ اعلم۔

ضرورت نہین ہے،، شداد نے یہہ کہکر با وصاف معلومہ صحراے عدن مین ارم بنوادیا۔ علامہ ابن سعید بیہقی سے روایت کرتا ہے کہ باغ ارم کا بانی ارم ابن شداد ابن عاد اکبر ہے لیکن صحیح یہہ ہے کہ صحراے عدن مین نہ تو کوئی مدینہ ہے اور نہ ارم نام کا کوئی باغ ہے یہہ سب بے اصل و خرافات قصے ہین اور قصہ خوان مفسرین کی من مانی دل بہلاؤ کہانیان ہین۔ اور ارم جو کہ قول باری تعالے ارم ذات العماد مین مذکور ہے اس سے قبیلہ مراد ہے نہ کہ شہر و باغ

باغ ارم (مترجم) ہمارا حافظہ اور محدود علم اگر صحیح بتا رہا ہے تو ہم یقین سے ساتھ کہہ سکتے ہین کہ امام المفسرین قدوۃ المحققین قاضی ناصر الدین ابو الخیر شیرازی بیضاوی کا بھی خیال اسی کے قریب قریب ہے اس نے اپنی تفسیر موسومہ انوار التنزیل و اسرار التاویل مین صاف طور سے لکھ دیا ہے کہ آیہ کریمہ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ مین ارم سے اولاد یا قبیلہ ارم مقصود ہے نہ کہ جنت جیسا کہ اوسکا یہہ بیان کہ (اِرَمَ) عطف بیان لعاد علی تقدیر مضاف ای سبط ارم (لفظ ارم عاد کا عطف بیان ہے بہ تقدیر مضاف یعنی سبط ارم) اس تفسیر کے موافق آیہ موصوفہ کے یہہ معنی ہوئے کہ آیا تو نے نہین دیکھا کہ کیا کیا تیرے رب نے عاد کے ساتھ جو کہ سبط اولاد ارم سے تھا گو انوار التنزیل ہی مین ارم والا مشہور قصہ بھی مذکور ہے لیکن علامہ مفسر نے قیل کر کے اوس قصہ کو بیان کیا ہے جو کہ ضعف قول پر دلالت کرتا ہے اور علامہ جلال الدین محمد ابن احمد محلی شافعی کی تفسیر سے بھی یہی مفہوم ہو رہا ہے کہ آیہ کریمہ مذکورہ مین ارم سے مقصود اولاد ارم ہے چنانچہ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ کی تفسیر مین فی بطشہم و قوتہم

تحریر کرتا ہے۔ اگر علامہ موصوف کے خیال مین یہہ بات پیدا ہوگئی ہوتی کہ ارم سے
مقصود باغ یا جنت ارم ہے تو ہرگز ہرگز فی بطشہم وقوتہم نہ تحریر کرتا کیونکہ بطش
(غصہ) اور قوت کی صفتین انسان مین ہوتی ہین نہ کہ جنت اور باغ یا کہ شہر مین الحاصل
ان دونون تفسیرون سے ارم (جنت مصنوعی) کا تو کچھہ پتہ نہ چلا باقی رہا کلام
جاہلیت۔ ہان کہین کہین یہہ دیکھا گیا ہے کہ شعراے جاہلیت تشبیہاً کانہ ارامی
کہا کرتے تھے جس سے معنی یہہ ہوسکتے ہین کہ ارم کوئی ایسا شخص یا قبیلہ تھا کہ جس سے
عظمت وہیبت وقوت مین تشبیہہ دیجاتی ہے مورخین کا یہہ حال ہے کہ علامہ ابن اثیر
نے تاریخ کامل مین اس سے کچھہ تعرض نہین کیا اور طبری ہمارے ہاتھہ مین نہین ہے۔ اب
اس مقام پر یہہ ایک سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ یہہ کوئی ضروری بات نہین ہے کہ
اگر کسی واقعہ کو مورخین نے ذکر نہ کیا ہو تو وہ سرے سے جھوٹا سمجھا جاے۔
ممکن ہے کہ شداد ابن عاد یا کسی اور نے کوئی جنت بنوائی ہو اور زمانہ بعید گزرنے
کی وجہ سے مورخین تک یہہ خبر نہ پہونچی ہو اس سوال کا صرف اسیقدر جواب دینا
ہم کافی سمجھتے ہین کہ اس آیت سے جسپر ارم کے قصہ کی بنیاد رکھی گئی ہے جنت کا
بنانا تو نہین ثابت ہوتا اور نہ اس آیت سے یہہ مفہوم ہوسکتا ہے کہ اس ارم سے
وہی ارم مقصود ہے جسکا قصہ عوام مین مشہور ہو رہا ہے۔ باقی رہا باغ ارم کا وجود
اس سے ہم انکار نہین کرتے لیکن ارم بمعنی جنت کلام عرب مین اسوقت تک ہمارے
نظر سے گذرا نہین۔ انتہی کلام المترجم

مسعودی نے لکھا ہے کہ عوص کی حکومت تین سو برس تک رہی بعدہٗ عاد
ابن عوص حکمران ہوا اور جیرون ابن سعد ابن عاد انہین مین کا ایک بادشاہ تھا

جس نے شہر دمشق کو تاخت و تاراج کیا اور سنگِ مرمر اور قیمتی پتھرون سے ایک مکان بنوایا تھا جسکا نام اُس نے ارم رکھا تھا۔ دمشق کے دروازون مین اسکا ابتک وجود پایا جاتا ہے اسکو باب جیرون کہتے ہین کتاب الاغانی کے صوت اول کے کسی بیت مین اسکا ذکر آگیا ہے ابن عساکر نے بھی تاریخ دمشق مین جیرون کا تذکرہ کیا ہے اور یہہ بھی تحریر کیا ہے کہ جیرون کا ایک بھائی یزید تھا جس کے نام سے نہر یزید مشہور ہے۔ یزید اور جیرون دونون بیٹے سعد ابن لقمان ابن عاد کے ہین انہین دونون کے سبب سے باب جیرون اور نہر یزید مشہور ہوئی ہے اور صحیح یہہ ہے کہ باب جیرون سلیمان علیہ السلام کے غلامون مین سے ایک کے نام پر موسوم ہوا ہے زمانہ بنی اسرائیل مین جو کہ ان کے زمانہ حکومت مین کاربرداز تھا واللہ اعلم۔

علامہ ابن سعید نے قبطیون کے حالات مین تحریر کیا ہے کہ شداد بن بداد بن ہداد بن شداد بن عاد نے قبطیون سے خوب خوب لڑائیان کین اور مصر۔ اسکندریہ وغیرہ اُن کے مقبوضات کو لیلیا اور ایک شہراون نامی آباد کیا جسکا ذکر توریت مین بھی آیا ہے پھر جب وہ انہین لڑائیون مین ہلاک ہو گیا تو قبطیون نے اپنے بھائی بربرون اور سودانیون کو مجمع کر کے عرب کو مصر سے نکالدیا اور مصر کو بدستور اپنے مقبوضات مین داخل کر لیا۔

ہوُد | پھر بعد چندے شامت اعمال سے جب اس گروہ کے اقبال نے ان سے منہہ پھیرنا چاہا تو ان مین بت پرستی پھیلنے لگی رفتہ رفتہ اسقدر اسکا شیوع ہوا کہ ہر کوہ مہ لکڑی اور پتھرون کے بتون کی پرستش کرنے لگے معبود حقیقی کو بالکل بھلادیا۔ اپنی قوت اور توانائی پر ایسے نازان ہوئے کہ سمجھانے سے سمجھنے کی امیداون سے کم کیجاتی تھی۔ اللہ جلشانہ نے

انہین مین سے ہود ابن عبداللہ بن رباح بن خلود بن عاد کو نبوت عطا فرمائی بعض نسابین نے ہود کا سلسلہ نسب اس طرح پر بیان کیا ہے کہ ہود عابر کے بیٹے تھے اور عابر۔ شالخ کے اور شالخ ارفخشذ ابن سام کے لڑکے تھے۔

(مترجم) ہود بہت ہی مشابہ حضرت آدم علیہ السلام سے تھے۔ سر بڑا تھا اور گھونگھر والے بال حسین بلند قامت تھے۔ ہمیشہ تجارت کرتے تھے۔ یہہ معلوم نہین کہ کس سن مین جناب ہود کو نبوت دیگئی لیکن اسقدر البتہ ہم کہہ سکتے ہین کہ خلجان اور لقمان بن عاد بن عاد یا بن سدابن عاد کی عہد حکومت مین ہود علیہ السلام قوم عاد کیطرف مبعوث ہوئے تھے جو کہ تیرہ قبیلہ تھے اور ان کے ممالک بہت سرسبز و آباد تھے ہود پچاس برس تک وعظ و پند کرتے تھے اور وہ قوم یہی کہتی ہی مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ بِمُؤْمِنِينَ (ترجمہ تم ہمارے پاس کوئی دلیل تو لائے نہین ہم تمہارے کہنے سے اپنے خداؤن کو نہ چھوڑین گے اور نہ تم پر ایمان لائین گے) قوم لقمان تو ہود پر ایمان لائی اور خلجان کی قوم بدستور اپنے کفر و الحاد پر رہی اور یہہ کہنے لگی اِنْ نَقُولُ اِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ (ترجمہ ہم تو یہہ کہتے ہین کہ تمکو ہمارے بعض خداؤن نے جنکی تم پرستش نہین کرتے ہو دیوانہ کر دیا ہے) ہود نے جب انکے کفر و الحاد کو حد سے متجاوز ہوتے دیکھا تو مجبوری جناب باری مین دعا کی تین برس ایک لخت پانی نہ برسا۔ سارے چشمے خشک ہو گئے بھیڑ بکریان کل چوپائے مرگئے۔ قحط نے سبھون کا حال پتلا کر دیا لیکن بایں ہمہ ہود کے اس کہنے پر استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدرارا ویزدکم قوۃ الی قوتکم (ترجمہ اپنے خدا سے برحق سے معافی چاہو اور اس سے رجوع کرو وہ تم پر آسمان سے

پانی برسائیگا اور تمہاری قوتون کو اور توانائی دیگا) بدنصیب قوم نے نہ خیال کیا اور نہ بت پرستی سے باز آئی - یہہ عجیب قدرتی مضمون ہے کہ بدو خلقت سے جو لوگ ارض حجاز مین رہتے تھے جب اون مین سے کسیکو کوئی حاجت پیش آتی تھی تو وہ زمین مکہ مین جاتا - دعا کرتا - قربانی کرتا اللہ جلشانہ اوسکی حاجت برلاتا تھا حالانکہ اوسوقت تک نہ تو حرم شریف ہی کا کچھہ وجود تھا اور نہ یہہ لوگ ایمان والون مین سے تھے - چنانچہ قوم ہود نے اپنی قوم سے چند لوگون کو بطور وفد یعنی نعیم ابن ہزال ابن ہزیل ابن عبیل ابن صدا ابن عاد اور علقمہ بن الخبری اور مرثد بن سعد اور لقمان بن لقیم ان مین سے دو مسلمان اور باقی سب کافر و بت پرست تھے مکہ کیطرف روانہ کیا - تیسرے روز یہہ لوگ مکہ پہونچ گئے اور معاویہ بن بکر کے مکان پر مقیم ہوے - معاویہ بن بکر انہین کی قوم سے تھا اس نے مہمانداری کے خیال سے کہا کہ تین روز ٹھہر کر آرام کر لو جب سفر کا تکان رفع ہو جاے اوسوقت اطمینان کے ساتھہ بحضور قلب دعا کرنا انلوگون نے شامت اعمال سے اسکو قبول کر لیا - اتفاق کچھہ ایسا ہوا کہ یہہ لوگ دعوت ورقص و مینوشی مین ایسے ڈوبے کہ اپنی پیاسی قحط زدہ قوم کو بھلا دیا - تین دن کا کیا ذکر ہے مہینون گذر گئے - معاویہ بن بکر نے (جب انلوگونکو عیش و عشرت مین اسقدر منہمک دیکھا اور یہہ سمجھہ لیا کہ یہہ جس کام سے لئے آئے تھے اوسکو انہون نے بالکل بھلا دیا ہے) اپنی لونڈیون کو ایسے چند اشعار[ل] سکھلا دئے کہ جس سے وفود تنبہ

[ل] وہ اشعار جو معاویہ بن بکر کی لونڈیون نے مجلس غنا مین گاے تھے - منجملہ اون کے یہہ چار شعر ہین جو درج ذیل ہین -

الا یا قیل ویحک قم فہینم ... لعل اللہ یصبحنا غماما

باقی صفحہ ۳۱ پر

اور اپنی غفلت اور فراموشی پر سخت نادم ہوئے۔

مرثد ابن سعد نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ بھائیو مناسب یہ ہے کہ واپس چلو اور ہودؑ پر ایمان لاوٴ تاکہ تم اور تمہاری قوم سختی اور مصیبت سے نجات پائے۔ مرثد کے ساتھیوں نے یہہ سمجھا کہ یہہ کافر (یعنی مومن) ہو گیا ہے ہمکو گمراہ کرتا ہے اسوجہ سے مرثد سے علٰحدہ ہوکر دعا کرنے لگے بعد چند ساعت کے ابر کے تین ٹکڑے ایک سرخ دوسرا سفید تیسرا سیاہ کنارہ آسمان سے ظاہر ہوئے اور یہہ ندا آئی کہ ان میں سے جسکو چاہو اختیار کرلو وفود نے یہہ سمجھا کہ سفید ابر تو یقینی پانی سے خالی ہے سرخ ابر کا حال کچھ معلوم نہیں باقی رہا سیاہ اوس میں پانی کا ہونا ضروریات سے ہے اسی خیال سے ان لوگوں نے سیاہ ابر کی خواہش کی اور ہنستے ہوئے مرثد کے طرف آئے اور کہا کہ لو وہ دیکھو سیاہ ابر خدا نے ہماری دعا سے بھیجدیا ہے اب قحط اور خشک سالی کی تکلیف جاتی رہیگی۔

یہہ ابر جسوقت قوم عاد کے قریب پہونچا ہودؑ تو سمجھ گئے کہ یہہ عذاب اور قہر الٰہی ہے اور قوم عاد یہہ سمجھی کہ یہہ ابر پانی سے بھرا ہوا ہے خوشی خوشی اوسکی طرف دوڑی ہودؑ نے ان لوگوں سے کہا بل ھو ما استعجلتم بہ ریح فیھا عذاب

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۰) فیسقی ارض عاد ان عادا + قد امسوا لا یبینون الکلاما
وان الوحش یاتیھم جہارا + ولا یخشی لعادی سہاما
وانکم ھنا فیما اشتھیتم + نہارکم ولیلکم تماما

اسے قیل تجھپر تف ہو ٹہر نرمی سے باتیں کر شاید خدا پانی برسائے تاکہ زمین عاد سیراب ہو کیونکہ عاد خشک سالی کیوجہ سے ایسے ہو گئے ہیں کہ بات تک نہیں کر سکتے۔ وحشی جانور بے تکلف اون لوگوں کے پاس چلے آتے ہیں اور عادیوں کے تیر سے نہیں ڈرتے اور تم یہاں عیش و آرام میں شبانہ روز گذران رہے ہو۔

الیمؑ (بلکہ جسکی طرف تم عجلت سے جاتے ہو اُسمین ہوا ہے اور وہی عذاب رنج کا دینے والا ہے) قوم عاد نے پہلے ہودؑ کے اس قول کو بالکل لایعنی سمجھا تھا لیکن جب پے در پے ہوا کے جھونکے آتے دیکھے تو یہہ کہنے لگے کہ قاعدہ یہی ہے کہ آندہی پہلے آتی اوسکے پیچھے پانی آتا ہے۔ ہودؑ کا یہہ کہنا کسی قدر صحیح ضرور ہے کہ یہہ ہوا ہے اسکے بعد پانی ضرور آئیگا مگر کہ وہ گھروں سے پانی کی امید مین باہر آئے ہودؑ یہہ سمجھے کہ یہہ قوم منکر شاید اب اپنے اعمال سے توبہ کرے اور اللہ تعالے پر ایمان لائے لیکن جناب موصوف کا یہہ خیال ہی خیال تہا اون کے دلوں پر تو مہرین لگا دیگئی تہین آنکھوں پر پردے پڑے تھے کیسے وہ دیکھتے سمجھتے ہوا نے سبھوں کو زمین پر اوٹھا اوٹھا کر ایسی پٹکنیان دین کہ اونکی ہڈیان ٹوٹ ٹوٹ کر خاک و برباد ہوگئین جیسا کہ کلام ربانی کے آیہ کریمہ

وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ مَا تَذَرُ مِن شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ (اور قوم عاد مین جبکہ ہمنے بہیجا اون پر ہوا بے منفعت کہ نہ چھوڑتی تھی کوئی چیز جسپر کہ یہہ گذرتی مگر یہہ کہ کرڈالتی تھی چور چور) سے مستفاد ہوتا ہے اس بادصرصر سے جو کہ عذاب الہی کا ایک نمونہ تھی سات شب اور آٹھہ دنون مین عاد جیسی عظیم الشان اور قوی قوم کو نیست و نابود کردیا۔ سوائے ہودؑ اور اون لوگون کے جو کہ جناب موصوف پر ایمان لائے تھے کوئی بھی جانبر نہوا۔ یہہ وحشت افزا خبر جسوقت مکہ مین پہونچی مرثد نے اپنے ہمراہیون سے ایمان لانے کو کہا لیکن شامتی ہمراہیون نے ایک زبان ہوکر یہہ جواب دیا کہ اگر یہہ خبر صحیح ہے تو بعد ہلاکی قوم زندگی کس کام آئیگی یہہ باتین ہنوز تمام نہ ہونے پائی تہین کہ ہوا کے ایک سخت جھونکے نے ان لوگونکو بھی پہاڑ کے نیچے ڈالدیا۔

ہود اپنے اوس گروہ مین جو کہ اونپر ایمان لایا تھا پچاس برس تک اور زندہ رہے
بعد ان کے صالح علیہ السلام کے زمانہ تک کوئی نبی نہین ہوا طبری کی بعض روایتون سے
یہہ مفہوم ہوتا ہے کہ ہود علیہ السلام نے ڈیڑھ سو برس کی عمر پائی۔ اسطرح سے کہ پچاس
برس کی عمر مین نبوت عطا ہوئی پچاس برس تک وعظ و پند کرتے رہے اور بعد اس
واقعہ کے پچاس برس اور زندہ رہے واللہ اعلم۔

عاد کے اس گروہ نافرجام کے بعد دولت و حکومت بنی لقمان مین رہی۔ ہزار برس
یا اس سے زیادہ لقمان کی آیندہ نسلون نے حکومت کی بخاری نے اپنی تاریخ مین تحریر کیا ہے
کہ غضب و ظلم سے کشتیون کا لینے والا ہدد بن بدد بن لقمان بن عاد بن رقیم بن عابر بن
عاد اکبر تھا انتہی

ایک مدت تک یہی قوم علی الاتصال تخت نشین حکومت و سلطنت رہی تا آنکہ
اونپر یعرب بن قحطان غالب آیا اور یہہ قوم حضر موت کے پہاڑون مین چلی گئی
اور انکا زمانہ منقرض ہو گیا۔ صاحب زنجار نے لکھا ہے کہ انکا بادشاہ عاد بن رقیم
بن عاد اکبر وہی ہے جو یعرب بن قحطان سے لڑا تھا وہ کافر و آفتاب پرستی کرتا تھا اور
زمانہ نوح مین تھا لیکن یہہ روایت بعید از قیاس ہے کیونکہ ہود قوم عاد کے زمانہ آخر ہی
یا ابتدا عہد حکومت مین مبعوث ہوئے تھے اور یعرب قوم عاد کے زمانہ انقراض حکومت
مین غالب آیا تھا عبد العزیز جرجانی نے لکھا ہے کہ ملوک عاد سے یعمر بن شداد و عبد یعمر
بن معد یکرب بن شمر بن شداد بن عاد و عاد بن میاد بن شمر بن شداد اور علاوہ ان کے
اور بادشاہ بھی تھے جو فنا ہو گئے والبقاء للہ وحدہ۔

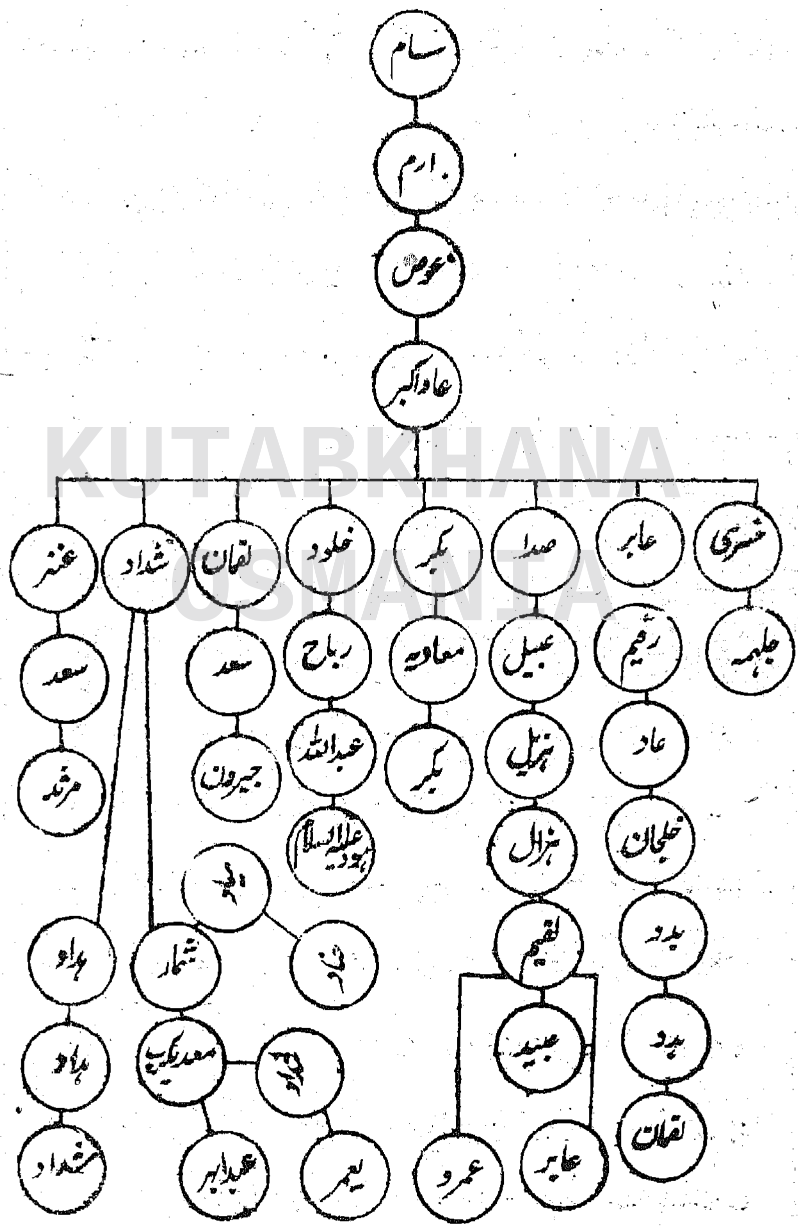
عبیل بروایت کلبی۔ عاد بن عوص بن ارم بن سام کا بیٹا اور عوص جو

ارم کا بھائی تہا جیسا کہ طبری نے لکھا ہے اور یہہ مقام جحفہ مابین مکہ و مدینہ مین جو کہ آجکل میقات احرام ہے رہتا تھا اسکا بہت بڑا خاندان تہا اس کے لڑکے اسی کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ عرب عاربہ سے ایک قبیلہ کا یہہ مورث اعلیٰ تھا اس قبیلہ کو بھی سیل نے تباہ اور نیست و نابود کیا ہے اور جس نے یثرب کو آباد کیا ہے وہ انہین مین سے تہا جیسا کہ مسعودی نے لکھا ہے کہ یثرب بن بائلہ بن مہلہل بن عقیل تہا اور سہیلی کہتا ہے کہ یثرب کا آباد کرنے والا عمالیق سے یثرب بن مہلائیل بن عوص بن عملیق تہا واللہ اعلم

عبد ضخم ارض طایف مین رہتا تھا یہہ بھی انہین لوگون کے ساتھ ہلاک ہوئے چونکہ کفر و الحاد مین ڈوبے ہوئے تھے ان لوگون کی عمرین بہت بڑی ہوتی تہین قوت اور جسامت مین بے مثل تھے۔ سب سے پہلے جس نے عربی خط لکھا وہ بھی عبد ضخم ابن ارم ابن سام تھا۔

(مترجم) اس قوم مین زیادہ تر بتون کی جہوٹی جہوٹی خدائی پھیلی ہوئی تھی اور عام طور سے انہین کی پرستش کھلم کھلا ہو رہی تھی ان مین سے ایک کا نام صُدا تھا دوسرے کو صمود سمجھتے تھے تیسرا انسیا کے نام سے مشہور تھا سبحان ربک رب العزت عما یصفون

قوم عاد اور حضرت ہود کا شجرۃ النسب



قوم ثمود ثمود ابن کاثر (یا جاثر) ابن ارم مقام حجر اور وادی القریٰ میں مابین حجاز وشام رہتا تھا یہ بھی عرب عاربہ کے ایک بہت بڑے قبیلہ کا مورث اعلیٰ ہے۔ اس کا قبیلہ اسی کے نام سے مشہور ہے۔ صالحؑ اسی گروہ کیطرف مبعوث ہوئے تھے چونکہ یہہ لوگ بھی اپنے معاصرین کی طرح طویل القامت (بڑے قد) کثیر الاعمار (بڑی عمر والے) تھے پہاڑوں میں بڑے بڑے عالیشان مکانات بناکر رہتے تھے اٹھارہ میل مربع میں یہہ خاندان آباد تھا دولت۔ ثروت۔ قوت اور حکمت۔ سب کچھ تھی لیکن پانی کی ایسی کمی تھی کہ وادی القریٰ میں سوائے ایک چشمہ کے اور دوسرا کوئی چشمہ نہ تھا سب سے پہلے اس قوم میں جس نے اپنے کو بادشاہ کے لقب سے مشہور کیا وہ عابر ابن ارم ابن ثمود تھا۔ اس نے اپنی قوم میں دو صدیوں تک برابر حکومت کی۔ بعد اس کے جندع ابن عمرو ابن دبیل ابن ارم بن ثمود بادشاہ ہوا اور تین سو برس تک سلطنت کرتا رہا۔ اسی کے عہد حکومت میں صالح ابن عبیل ابن اسف ابن شالخ ابن عبیل ابن کاثر ابن ثمود مبعوث ہوئے تھے

صالحؑ (مترجم) صالحؑ نہایت حلیم منکسر المزاج تھے رنگ آپ کا سرخ سفیدی کیطرف مائل بال سیدھے باریک بالکل سیاہ نہ تھے بلکہ خفیف سا بھورا پن ظاہر ہوتا تھا۔ برہنہ پا ہمیشہ پھرتے تھے۔ مکان کبھی نہیں بنوایا۔ عمر بھر مسجد ہی میں رہے اور وہیں شب کو سوتے تھے۔ جب آپ سن شعور کو پہونچے اور خلعت نبوت سے سرفراز فرمائے گئے اور اپنی قوم کو غیر اللہ کی پرستش سے ممانعت کرنے لگے اور توحید اور اللہ کی عبادت کیطرف راہ نمائی کرنا چاہی تو عوام کا کیا ذکر ہے خواص بھی کہنے لگے وَاِنَّنَا لَفِیْ شَکٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَا اِلَیْهِ مُرِیْبٍ (اور بہ تحقیق ہمکو شک ہے جس چیز کا تم دعویٰ کرتے ہو ہم تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں

(بتون) پرستش نہ چھوڑین گے) ایک زمانہ تک وعظ وپند کرتے رہے لیکن سوائے رابعہ جندع بن عمرو اور چند آدمیون کے جو اوسی قوم سے تھے اور کوئی ایمان نہ لایا سب کے سب بدستور اپنے کفر والحاد پر قایم رہے اور باتفاق یہہ کہنے لگے کہ اگر تم نبی برحق ہو تو کوئی معجزہ دکھلاؤ صالحؑ نے فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو قوم ثمود نے کہا "بالفعل اس پہاڑ سے ایک ناقہ (اونٹنی) پیدا ہو اور اوس کے ساتھ اوسکا بچہ بھی ہو جس کے بال سرخ ہون تاکہ اوس کے دودہ کو ہم لوگ اپنے استعمال مین لائین" جناب موصوف نے دعا کی اوسیوقت پہاڑ سے ایک آواز آئی بعد ازان ایک پتھر کا ٹکڑا درمیان سے شق ہوگیا اور ایک ناقہ نکل آیا۔ بدنصیب تباہ ہونیوالی قوم نے بیتامل کہنا شروع کردیا کہ پتھر سے ناقہ کا پیدا ہونا بالکل خلاف عقل ہے صالحؑ پیغمبر نہین ہین بلکہ بہت بڑے ساحر ہین۔ کفار آپسمین یہہ باتین کررہے تھے کہ ناقہ دوبارہ بولا اور معہ بچہ کے چرنے لگا ملحدین یہہ تعجب خیز معاملہ دیکھکر کہنے لگے کہ صالحؑ کا اس سے زیادہ کیا سحر ہوسکتا ہے کہ ناقہ کو پہاڑ سے پیدا کیا اور پھر اسکا بچہ چرنے بھی لگا صالحؑ نے ہماری آنکھون پر سحر کردیا ہے ان لوگون کی یہہ باتین ہنوز ختم نہونے پائی تھین کہ ناقہ معہ بچہ کے اوس چشمہ پر آیا جو ملحدین کے تصرف مین تہا اور سارا پانی پی گیا اوس دن تو یہہ لوگ خاموش رہے دوسرے روز صالحؑ سے اسکی شکایت کی صالحؑ نے فرمایا کہ ایک روز اس چشمہ سے تم پانی پیا کرو دوسرے روز یہہ ناقہ پئے گا۔ لیکن دیکھنا کبھی بھولکر بھی اس ناقہ کے مارنے کا قصد نہ کرنا جب تک یہہ ناقہ تم مین رہے گا تم لوگ عذاب الٰہی سے محفوظ رہوگے۔ لیکن بحکم ابن آدم حَرِیْصٌ عَلٰی مَا مُنِعَ (ابن آدم جس چیز کی ممانعت ہوتی ہے اوسی کا حریص ہوتا ہے)

عام طور سے اشیاء ممنوعہ کیطرف سبکو رغبت پیدا ہوجاتی ہے اگر کتب تواریخ کی ورق گردانی کیجائے یا کسیقدر غور و تامل سے کام لیا جائے تو بیسون ہی کیا سیکڑون انکی نظیرین نظر آئینگی ہمارے ابوالبشر آدم علیہ السلام کو گیہون یا کسی اور دانے کے کہانے کی ممانعت کی گئی تہی قابیل سے کہا گیا تہا کہ ہابیل کو کسی قسم کی تکلیف نہ دینا یوسف سے یعقوب نے کہا تہا کہ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى اِخْوَتِكَ (اپنے خواب کا حال اپنے بہائیون سے نہ کہنا) اور یوسف کے بہائیون سے کہا گیا تہا اِنِّي اَخَافُ اَنْ يَاكُلَهُ الذِّئْبُ (مین ڈرتا ہون کہین انکو (یوسف) بہیڑیا نہ کہا جائے) لیکن ان لوگون نے جس چیز کی ممانعت کی گئی تہی اوسی کی مخالفت کی۔ علی ہذا القیاس قوم ثمود نے بہی اپنے نبی صالح کے کہنے پر خیال نہ کیا اور ناقہ کے قتل پر تل گئے۔ اسوجہ سے کہ صالح نے ایک زمانہ مین پیشین گوئی کی تہی کہ تم مین سے ایک شخص اس ناقہ کو قتل کریگا اور یہی باعث نزول عذاب ہوگا۔ لوگون نے کہا کہ آپ اوسکا نام بتلایئے اوسکو قبل اسکے کہ وہ ناقہ پر قتل کے غرض سے ہاتہہ بڑہاسکے ہم ضرور مار ڈالینگے صالح نے کہا "ہنوز وہ پیدا نہین ہوا اوسکا چہرہ سرخ ہوگا اور آنکہین بلی کی سی ہونگی" سبہون نے یہہ سنتے ہی اوسوقت تو اس امر پر اتفاق کر لیا کہ جو لڑکا اس حلیہ کا پیدا ہو مار ڈالا جائے چنانچہ نو لڑکے یکے بعد دیگرے مارے گئے لیکن آپسمین سرگوشیان شروع ہوگئین بعض یہہ کہنے لگے کہ صالح کی بات بالکل لایعنی ہے اون کے کہنے پر عمل نہ کرو اور بعضون نے یہہ خیال ظاہر کیا کہ صالح تمہارے قوم کا دشمن ہے وہ اسی بہانہ سے ترقی نسل کو روکنا چاہتا ہے غرض ہر ایک اپنے سمجھ کے موافق طرح طرح کے خیالات ظاہر کر رہا تہا کہ وہ لڑکا جسکی نسبت جناب ممدوح نے

پیشین گوئی کی تھی پیدا ہوا اور قوم ثمود نے اوس لڑکے کو قتل نہ کیا بعد چندے وہ
لڑکا جسوقت سن شعور کو پہونچا اون نو آدمیون کی جنکے لڑکے مارے گئے تھے
آنکھین چلتے پھرتے اس لڑکے پر پڑتی تو یہی کہا اوٹھتے تھے کہ اگر ہمارے لڑکون کو صالح
قتل نہ کراتا تو وہ آج اس سے بھی بڑے ہوتے صالح نے ہمارے ساتھ بہت بڑی دشمنی
کی اوس نے ہماری نسلی ترقی کی ریڑھ ماردی۔ رفتہ رفتہ اس سرگوشی کا یہانتک پیدا ہوا
کہ ان لوگون نے صالح کے قتل کرنے کی آپسمین سازش کرلی اور باہم عہد و پیمان کیکے
سفر کے بہانہ سے گھر سے نکلے اور شہر کے باہر ایک پہاڑ کے درہ مین اس غرض سے
چھپ رہے کہ جسوقت رات کو صالح شہر مین آنے لگین فوراً قتل کر ڈالے جائین۔ ○
مثل ہے کہ چاہ کندہ را چاہ درپیش + اللہ جلشانہ نے اونپر پہاڑ سے ایسا پتھر گرادیا
کہ سب کے سب دبکر مر گئے جیسا کہ کلام ربانی کی اس آیۂ کریمہ فَانظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ (دیکھا اون کے
مکر و فریب کا کیا نتیجہ ہوا ہم نے اونکو اور اونکی کل قوم کو تباہ کردیا) سے مفہوم ہوتا ہے،
بعد چند روز کے دو چار آدمی اوس راہ سے ہو کر گذرے اور ان لوگون کو مردہ ایک
پتھر کے نیچے دبا ہوا دیکھ کر شہر کیطرف واپس گئے اور اپنی قوم سے یہہ حال
بیان کیا سب متفق ہو کر صالح کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ تمنے پہلے ان بیچارون
کے لڑکون کو قتل کرایا اور بعدہٗ انکو بھی زندہ نہ دیکھ سکے اور شہر کے باہر لیجا کر مار ڈالا
یہہ سب واقعے اس ناقہ کے بدولت ہوئے۔ ہم اسکو اب زندہ نچھوڑین گے۔ صالح نے
ہر چند سمجھایا لیکن ان لوگون نے کچھ خیال نہ کیا۔ آخر الامر اُسے نوجوان گربہ چشم نے
جس کی نسبت جناب موصوف نے پیشین گوئی کی تھی ناقہ کے مارنے کا بیڑہ اُٹھالیا

اور چشمہ سے قریب تلوار کھینچکر ناقہ کے انتظار مین بیٹھ رہا ناقہ معہ اپنے بچہ کے جیسی ہی
چشمہ کے قریب آیا اس نے دوڑ کر ایسا وار کیا کہ ناقہ کا پاؤن کٹ گیا۔ ناقہ تو اوسی جگہ
تڑپنے لگا اور بچہ جان بچا کر اوس پہاڑ پر بھاگ گیا جہان سے ناقہ معہ بچہ کے پیدا ہوا تھا۔
صالحؑ یہہ واقعہ سُنکر شہر سے باہر آئے اور قوم ثمود کو نزول عذاب الہی سے آگاہ کیا
بعض تو اپنے اوسی خیال مین مست رہے لیکن اکثر گبہرا کر گلو خلاصی کی تدبیر پوچھنے لگے۔
صالحؑ نے فرمایا جاؤ دیکھو اگر وہ بچہ بھی تمکو ملجائیگا تو عجب نہین کہ عذاب و قہر الہی سے
تم بچ جاؤ لوگ یہہ سنتے ہی پہاڑ کیطرف دوڑے بچہ نے آسمان کیطرف دیکھا اور
تین آوازین دیکر غایب ہوگیا اوسوقت صالحؑ نے فرمایا کہ تین روز تک تم لوگ دنیا مین
اور رہوگے چوتھے روز عذاب الہی نازل ہوگا اور ان تین دنون مین تمہارے چہرون
سے یہہ تغیرات ظاہر ہونگے پہلے روز تم لوگون کا چہرہ زرد ہوجائیگا دوسرے روز سُرخ
اور تیسرے دن سیاہ ہوکر چوتھے روز عذاب خداوندی مین گرفتار ہوجاؤگے اور
تم مین سے کوئی شخص سوائے اُن لوگون کے جو ایمان لاچکے ہین اوس عذاب سے
جانبر نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ کلام مجید مین مذکور ہے فلمّا جاء امرنا نجّینا
صالحا والذین امنوا معہ برحمۃ منّا (جبکہ آیا ہمارا امر (یعنی عذاب) بچالیا ہمنے
صالحؑ کو اور اُن لوگون کو جو کہ اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے) اس عذاب
و قہر الہی سے کوئی کافر نہ بچا مگر ایک شخص جسکی کنیت ابو رغال تھی اوس وقت وہ حرم شریف
مین تھا جسوقت یہہ خبر اوسکے کانون تک پہونچی فوراً وہ بھی مرگیا۔ اس قوم نے
ایکہزار سات سو شہر آباد کیے تھے جو ایک سرسبزی شادابی مین اپنا آپ نظیر ہو رہا تھا
یہہ سب اوسی عذاب و قہر کے نذر ہوگیا۔ نہ کوئی شہر بچا اور نہ کوئی قریہ۔

بعد اس واقعہ کے صالح شام کیطرف چلے گئے اور فلسطین مین مقیم رہے پہر مکہ مین واپس آئے اور یہین انتقال کیا تیس برس تک وعظ و پند کرتے رہے پچاسی برس کی عمر پائی چارشنبہ کو ناقہ مارا گیا اور یکشنبہ کو قوم ثمود ہلاک کی گئی۔

ناقہ کے قتل کے اسباب مختلف بیان کئے گئے ہین بعض مورخین یہہ تحریر کرتے ہین کہ قدار بن سالف ایکروز کسی جلسہ مین اپنے یاران طریقت کے ساتہہ بیٹہا ہوا شراب پی رہا تہا اتفاقات سے وہ دن ناقہ کے پینے کا تہا ان لوگون کو مجبوری سے خالی شراب پینا پڑا اسیوجہ سے جہلا کر باہم مشورہ کرکے قتل ناقہ پر مستعد ہوگئے اور بعض ارباب تواریخ نے یہ بیان کیا ہے کہ قوم ثمود مین دو عورتین ایک قطام دوسرے قبال نامی تہین قطام پر تو قدار فریفتہ تہا اور قبال پر مصدع شیدا ہو گیا لیکن قطام اور قبال دونون کو اپنے اپنے عاشق سے کچہہ دلچسپی نہوئی۔ قدار اور مصدع نے اپنے اپنے معشوقون سے ملنے کی تمنائین ظاہر کین۔ چونکہ ان دونون کو ملنا نہ تہا غیر ممکن امر سمجہہ کر کہہ اوٹہین کہ اگر تم دونون آدمیون کو ہم سے مواصلت کرنا منظور ہے تو ناقہ کو قتل کر ڈالو۔ قدار اور مصدع یہہ سنتے ہی اوٹہہ کہڑے ہوئے اور اپنی قوم کی ہلاکت کے باعث ہوئے۔

قوم ثمود کے نامی بادشاہون مین دوبان بن یمنع بہی تہا اوس نے اپنی حکومت کو اسکندریہ تک بڑہا لیا تہا۔ بلکہ یون کہنا شاید نازیبا نہ ہوگا کہ دوبان نے اسکندریہ ہی کو اپنا دارالحکومت قرار دیا تہا اور موہب بن مرہ بن رحیب اور اوسکا بہائی ہویل بن مرہ ثمودیون کے اولوالعزم بادشاہون مین شمار کیا جاتا ہے۔ بعض مورخین کا یہہ خیال کہ اصحاب الرس جنکے نبی حنظلہ بن صفوان تہے اسی قوم سے ہین بالکل غیر صحیح اور ناقابل الاعتبار ہے کیونکہ اصحاب الرس حضور کی اولاد سے ہین جیساکہ ہم بنی قانع ابن عابر کے حالات مین

بیان کرینگے علی ہذالقیاس بعض علماء نسب نے ثقیف کو اسی بقیہ ثمود کی نسلون سے شمار کیا ہے حالانکہ یہہ قول محض بے اصل ہے۔ حجاج ابن یوسف کے روبرو جب یہہ تذکرہ آجاتا تہا تو وہ اسکی تکذیب کرتا تہا اور اکثر اوقات عزمن قال وثمود فما ابقیٰ (بڑا ہی محترم وہ ہے جس نے کہا ہے کہ ثمود نہین باقی رہے یعنی ہلاک کر دیئے گئے) کہہ اوٹہتا تہا اہل توریت نہ عاد اور ثمود اور نہ ہود اور صالح علیہما السلام اور نہ کسی عرب عاربہ کے حالات سے واقف ہین بظاہر اسکی وجہ یہہ معلوم ہوتی ہے کہ توریت مین انہین لوگون کا تذکرہ ہے جو کہ آدم اور موسیٰ علیہما السلام کے درمیان مین عمود نسب واقع ہوئے ہین اوران مین سے کوئی شخص موسیٰ و آدم کے عمود نسب مین نہین واقع ہوا۔

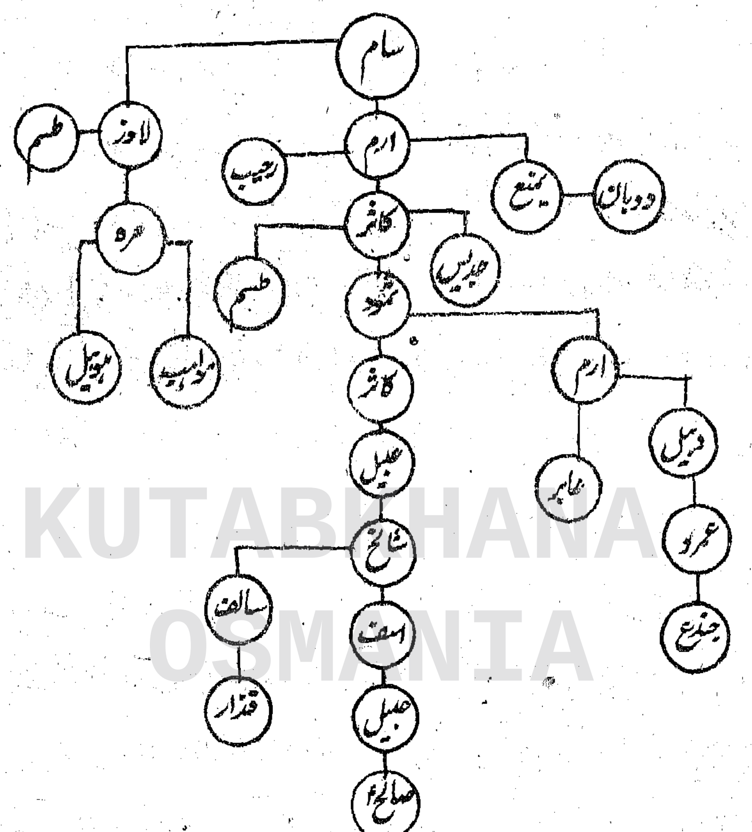
جدیس کی نسبت جسطرح ابن کلبی کی روایت اس امر کی شہادت دے رہی ہے کہ یہہ ارم ابن سام کا لڑکا تہا اور یمامہ مین رہتا تہا اور ثمود ابن کاثر کے بہائیون مین شمار کیا جاتا ہے اسی طرح طسم کے بارے مین اوسکا بیان تبلا رہا ہے کہ یہہ لاوذ ابن سام کی اولاد سے تہا اور مقام بحرین مین سکونت پذیر تہا لیکن طبری کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ دونون (جدیس اور طسم) لاوذ ابن سام کی نسل سے ہین اور یہہ دونون یمامہ مین رہتے تہے۔ طبری بروایت ہشام بن محمد کلبی بسند صحیح ابن اسحاق اور نیز علماء عرب سے بیان کرتا ہے کہ طسم اور جدیس دونون یمامہ مین رہتے تہے یمامہ بہت سرسبز اور شاداب شہرون مین شمار کیا جاتا تہا بنی طسم مین ایک بادشاہ عملوق نامی تہا اور اوسی کو عملوق بہی کہتے تہے وہ بنی جدیس کو بہت ذلیل و خوار سمجھتا تہا پہوٹی آنکہون بہی عزت کی نظر سے نہ دیکھتا تہا اوس کے ظلم اور تشدد کی کچہہ انتہا نہ تہی اوس نے ان کو اس قدر ذلیل و خوار کر رکہا تہا

کہ بنی جدیس کی کوئی باکرہ عورت اپنے شوہر کے پاس اوسوقت تک نہ جاسکتی
تھی جب تک عملوق اوس سے خلوت نہ کر لیتا تہا ایک مدت تک یہی دستور
جاری رہا بعد چندے عفیرہ بنت غفار بن جدیس کی شادی ہوئی عملوق نے
حسب دستور سابق عملدرآمد کیا اس کا بھائی اسود بن غفار اس امر سے بہت
بھڑکایا اور رؤسار جدیس کو ایک خاص جلسہ مین جمع کرکے کہنے لگا کہ تملوگون کو کچھہ
شرم نہین آتی ہے اس قدر مذلت اور رسوائی کُتّے بھی پسند نہ کرینگے تم میرا
کہنا مانو تو مین تمکو اس ذلت سے نکالکر عزت کے خوشنما باغ کی سیر کراؤن حاضرین
نے کہا کہ اسکی کیا صورت ہوگی اسود نے کہا کہ عملوق کی معہ اوس کی قوم کے
دعوت کرو اور جب وہ کہانے مین مصروف ہون تو ان کو نیست ونابود کردو سبہون
نے اس امر پر اتفاق کر لیا چنانچہ عملوق معہ اپنے قوم کے جس وقت کہانے مین مصروف ہوا
اسود نے حملہ کرکے عملوق کو قتل کرڈالا اور باقی سبہون کو رؤسار بنی جدیس نے
نیست ونابود کردیا۔ ان مین سے صرف رباح بن مرہ بن طسم خدا جانے کس طرح
اس واقعہ سے بچکر حسان بن تبع کے پاس چلا گیا اوس نے اسکا کمال خوشی سے
استقبال کیا اور اسکی اعانت کی غرض سے بنی حمیر کو لیکر یمامہ کی طرف روانہ ہوا
اثنار راہ مین رباح بن مرہ نے کہا کہ میری ایک بہن یمامہ نامی بنی جدیس مین
بیاہی ہے اوس سے زیادہ دور تک دنیا مین کوئی نہین دیکھہ سکتا وہ تین مرحلہ سے
سوار کو دیکھتی ہے مجکو اس امر کا اندیشہ ہے کہ تملوگون کو کہین وہ دیکھہ نہ لے مناسب ہے
کہ ہر شخص ایک ایک درخت کاٹکر اپنے اپنے ہاتھون مین لیکر یمامہ کیطرف چلے لیکن
باین ہمہ یمامہ نے دیکھہ لیا اور بنی جدیس سے کہنے لگی کہ دیکھو تمہاری طرف حمیری

آرہے ہین مین دیکھ رہی ہون کہ بہت سے آدمی اپنے اپنے ہاتھون مین درخت لئے ہوئے اُس کے پیچھے پیچھے آرہے ہین بنی جدیس نے اس امر کو خلاف عقل سمجھکر نہ تو اپنے حفاظت کا کچھ انتظام کیا اور نہ مقابلہ کی تیاری کی اسکے دوسرے روز صبحکو حسان ابن تبع مع اپنے لشکر کے بنی جدیس کے سر پر پہونچگیا اور بہت سخت خونریزی کے ساتھ اوسکو نیست و نابود کر کے اُنکے قلعون اور مکانات کو بھی ویران کردیا بنی جدیس سے صرف اسود بن غفار طے کے پہاڑون کے طرف بھاگ کر چلا گیا لڑائی ختم ہونے کے بعد تبع نے یمامہ کو بلوا کر اُسکی آنکھین نکلوالین۔ اس شہر کا نام پہلے "جو" تھا اس واقعہ کے بعد سے یمامہ کے نام سے مشہور ہوا۔ طبری نے اور مورخین سے روایت کی ہے کہ جس تبع نے بنی جدیس سے مقابلہ کیا تھا وہ اس حسان کا باپ یعنی تبان اسعد ابو کرب بن ملکی کرب تھا ہم اسکے حالات ملوک یمن کے سلسلہ مین بیان کرینگے انشاء اللہ تعالی۔

بعضون نے یہ بیان کیا ہے کہ جسوقت حسان بن معدی حمیر کے یمامہ کیطرف روانہ ہوا تو اُسنے مقدمۃ الجیش کا افسر عبد کلال بن منوب بن حجر بن ذی رعین کو مقرر کیا۔ رباح ابن مرہ نے اپنی بہن کا قصہ اسی عبد کلال سے بیان کیا تھا اور اس کی بہن کا اصلی نام زرقار تھا اوسی کو عنزہ اور یمامہ بھی کہا کرتے تھے۔

قوم ثمود اور صالحؑ کا شجرۃ النسب



عمالقہ | عمالقہ عملیق بن لاوذ کی اولاد سے تھے بلند قامتی اور جسامت مین یہہ لوگ تمثیلاً ذکر کیے جاتے ہین طبری نے لکھا ہے کہ عملیق پدر عمالقہ ہے اسکے قبائل مختلف ممالک مین پھیلے ہوئے تھے چنانچہ اہالیان مشرق، عمان، بحرین، حجاز اور مصر مین فراعنہ اور شام مین جبابرہ جنکو کنعانین کہتے ہین انھیین مین سے ہین بحرین اور عمان اور مدینہ مین جو لوگ ان مین سے رہتے تھے ان کے مورث اعلی کو جاسم کہتے تھے بنی جاسم سے مدینہ مین بنی لف - بنی سعد بن ہزال بنی مطر بنی ازرق

ہین اور نجد مین انھین مین سے بدیل۔ راحل۔ غفار اور حجاز مین بنی ارقم اسی گروہ سے شمار کئے جاتے ہین یہہ سب نجد مین رہتے تھے اور ان کے بادشاہ کا نام ارقم تھا اور طایف مین بنی عبد ضخم ابن عاد اولی رہتا تھا۔ انتہی۔

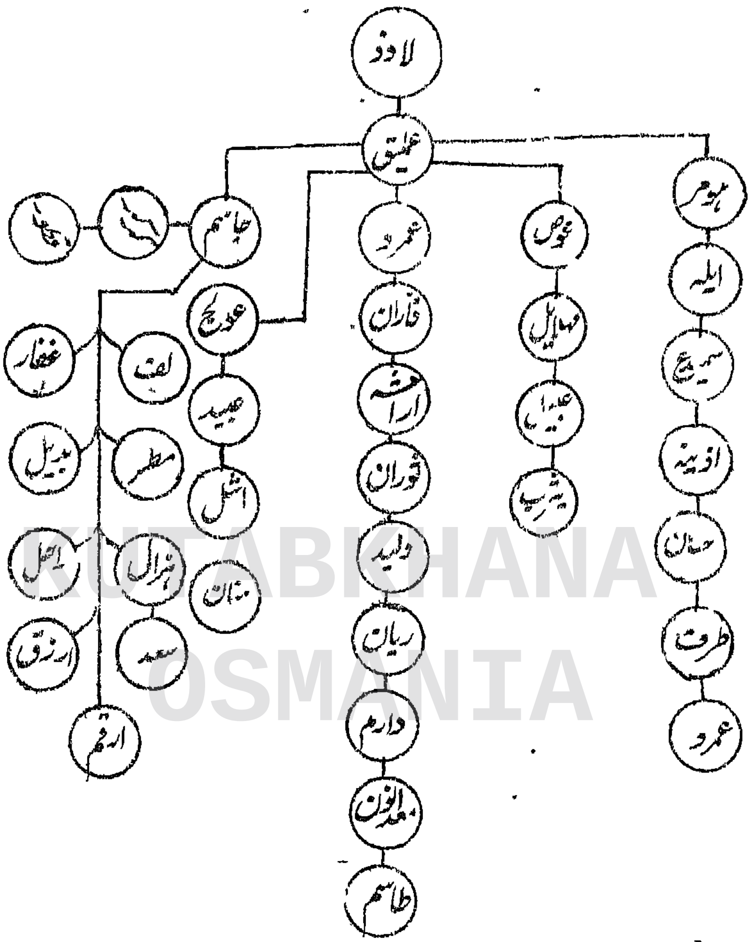
علامہ ابن سعید کہتا ہے کہ مین نے دار الخلافت بغداد کے کتب خانہ مین تواریخ کی کتابین دیکھی ہین جن سے یہہ امر معلوم ہوتا ہے کہ عمالقہ کا مقام تہامہ (ارض حجاز) مین قیام رہا اوسوقت سے جبکہ یہہ بنی حام کے ہاتھون تنگ آکر بابل سے چلے آئے تھے تاآنکہ اسماعیل ارض حجاز مین آئے اور اس گروہ مین سے اکثر جنکی قسمت مین دولت ایمان تھی جناب موصوف پر ایمان لائے اور حکومت و دولت کے ساتھہ گزران کرتے رہے یہان تک کہ سمیدع بن لاوذ بن عملیق بادشاہ ہوا اور اسی کے زمانہ مین عمالقہ کو حرم سے جرہم نے جو کہ قحطان کے قبیلہ سے تہا نکال دیا پس اُن لوگون مین سے بنی عبیل بن مہلائیل بن عوص بن عملیق مدینہ مین جا بسے اور ارض ایلہ مین ابن ہومر بن عملیق قیام پذیر ہوئے اور یہان کی حکومت اسی کی اولاد مین رہی یہہ لوگ اپنے ہر بادشاہ کو سمیدع کہتے تھے آخری سمیدع ابن ہومر تہا جسکو یوشع نے قتل کیا تہا جبکہ بنی اسرائیل نے بعد موسیٰ کے ممالک شام پر حملہ کیا تہا عمالقہ اور بنی اسرائیل سے اس مقام پر بہت بڑی لڑائیان ہوئین تاآنکہ عمالقہ پر یوشع غالب آئے اور اریحا پر قبضہ کر لیا جو کہ بیت المقدس کے قریب ہے بعد اسکے بنی اسرائیل نے ممالک حجاز پر حملہ کرکے اسکو بھی عمالقہ سے چھین لیا یثرب اوسکے بلاد اور خیبر وغیرہ پر قبضہ کر لیا یہود قریظہ و بنی نضیر و بنی قینقاع اور کل یہود حجاز انھین مین سے ہین پھر بعد اسکے انکی حکومت دولت روم مین ہوئی اور اذینہ ابن السمیدع بلاد شام اور جزیرہ کا حکمران ہوا بعد اس کے یہان

ابن اقینہ اور حسان بن بدیاہ اور عمرو ابن طرف یکے بعد دیگرے حکومت کرتے
رہے عمرو ابن طرف اور جذیمۃ الابرش سے مدتوں سخت معرکہ آرائیاں رہیں تاآنکہ
جذیمۃ الابرش فتح نصیب ہوا اور عمرو ابن طرف کو گرفتار کرکے بار حیات سے سبکدوش
کردیا اور انہیں عمالقہ سے جیسا کہ لوگ گمان کرتے ہیں عمالقہ مصر ہیں۔ مصر پر
عمالقہ اوسوقت سے قابض ہوئے ہیں جبکہ کسی قبطی بادشاہ نے عمالقہ کے
کسی بادشاہ سے جو کہ اون دنوں شام میں رہتا تھا (اوسکا نام ولید بن
دومع تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ اسکا نام ثوران ابن اراشہ بن فادان بن عمرو بن
عملاق تھا) کسی کام میں مدد کا خواستگار ہوا اور وہ بنظر اعانت مصر میں آکر رہگیا
اور خود قبط کو مصر سے نکالدیا۔ جرجانی کہتا ہے کہ عمالقہ اسیوقت سے مصر کے
مالک ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ انہیں میں سے ابراہیمؑ کا فرعون سنان ابن اشل
ابن عبید ابن عولج ابن عملیق اور یوسفؑ کا فرعون ریان ابن ولید ابن ثوران اور
موسیٰ کا فرعون ولید ابن مصعب ابن ابی اہون ابن ہلوان تھا اور بعضے کہتے
ہیں کہ فرعون موسیٰ قابوس بن مصعب بن معاویہ بن نمیر بن سلواس ابن قاران
تھا اور عمالقہ سے جو کہ بعد ریان ابن ولید کے تخت نشین ہوا وہ طاشم ابن معدان تھا
انتہی کلام الجرجانی (جرجانی کا کلام تمام ہوا)۔ اور اہل اثر ولید ابن مصعب کی نسبت
جو کہ زمانہ موسیٰؑ میں فرعون مصر تھا یہ شہادت دیتے ہیں کہ یہ نجار تھا خاندان سلطنت
سے نہ تھا رفتہ رفتہ فرعون مصر کے دستہ فوج جان نثاران کا سردار ہوگیا
بعدازاں خوبی قسمت یا انقلاب زمانہ سے خاندان سلطنت پر غالب آگیا اور اسی نے
عمالقہ کے خاندان کا خاتمہ کردیا اور پھر جب اس نے موسیٰ کا تعاقب کیا اور نیل میں ڈوب گیا

تو ملک پھر قبطیون کے قبضہ مین آگیا اور اہل ملک نے خاندان سلطنت سے ولوکہ کو والی ملک مقرر کیا جیسا کہ ہم آگے چلکر قبط کے حالات مین بیان کرین گے لیکن بنی اسرائیل عمالقہ حجاز سے واقف نہین ہین البتہ عمالقہ شام کی نسبت انکا یہہ بیان ہے کہ عملاق ابن الیفاذ ابن عیصو (یا عیصاب یا عیص) ابن اسحاق ابن ابراہیم کی اولاد سے ہین اور فراعنہ مصر بھی انہین سے ہین اور جن کنعانیون کو طبری نے عمالقہ مین ذکر کیا ہے اسرائیلین کے نزدیک وہ کنعان ابن حام سے ہین اور بلاد شام مین پہیل کر اسکے مالک ہوگئے اور انہین لوگون سے بیاتھہ بنو عیصو بھی تھے۔ بنی اسرائیل نے زمانہ یوشع بن نون مین انکے ہاتھہ سے حکومت چھین لی تھی ان واقعات سے یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ زناتہ مغرب انہین عمالقہ سے ہین مگر یہہ صحیح نہین ہے۔

امیم وہ شخص ہے کہ جس نے سب سے پہلے پتھرون کے ٹکڑون سے مکان بنوایا تھا اور اسکی چھت لکڑیون سے تیار کرائی تھی عملاق بن لاوذ کا نسبی بھائی ہے اور زمین فارس مین رہتا تھا اسی وجہ سے فارس کے بعض علمار نسب یہہ خیال کرتے ہین کہ اہل فارس امیم کی اولاد سے ہین اور کیومرث جو منتہار سلسلہ نسب ہے وہ امیم ابن لاوذ کا لڑکا ہے لیکن یہہ قول بالکل ناقابل اعتبار اور غیر صحیح ہے اور انہین کے نسل سے ویار ابن امیم بھی تھا جو کہ ماین یحاسہ اور شحر کے قیام پذیر ہوا تھا جسکی نسل کو باد صرصر نے ہلاک کیا واللہ اعلم۔

شجرۃ النسب عمالقہ



شعیب۔ عرب بائدہ بنی ارفخشد یقطن بن عابر بن فالخ بن ارفخشد سے نسبًا تعلق رکھتے ہین ان کے نامی قبایل جرہم۔ حضور۔ حضرموت۔ سلف تھے۔ حضور دیار رس مین رہتے اور اہل کفر و بت پرست تھے ان کے طرف شعیب نبی بن ذی مہرع مبعوث ہوئے ان کو ان لوگون نے شامت اعمال سے جھٹلایا اور پھر ایمان نہ لائے انجام یہہ ہوا کہ اور گروہون کیطرح یہہ بھی ہلاک ہوگئے۔

(مترجم) شعیبؑ کا نام یثرون تھا صیفون بن عنقا بن ثابت بن مدین بن ابراہیمؑ کے لڑکے تھے بعضوں نے جناب موصوف کے باپ کا نام میکیل لکھا ہے جو کہ اولاد مدین بن ابراہیمؑ سے تھا اور بعض کتابوں میں یہہ بھی دیکھا گیا ہے کہ شعیبؑ ان لوگون مین سے کسی کی اولاد سے ہین جو ابراہیمؑ پر ایمان لائے تھے اور اون کے ہمراہ سرزمین شام مین ہجرت کرکے چلے آئے تھے علامہ ابن اثیر تاریخ کامل مین تحریر کرتا ہے کہ شعیبؑ کی مان لوط بن ہاران بن تارح کی بیٹی تھین اس روایت کے اعتبار سے شعیبؑ وابراہیمؑ ننھیال ددھیال دونوں طرف سے ایک ہی خاندان سے ہوسکے لیکن ہم اپنے حافظہ پر بھروسہ کرکے کہہ سکتے ہین کہ شعیب۔ ابراہیمؑ کی اولاد سے ہین جیسا کہ علامہ ابن خلدون نے آگے چلکر ایک مقام پر صراحتہً شعیبؑ کے نسبت وہو ابن نویل بن رعویل بن عیا بن مدین (وہ یعنی شعیب بیٹے تھے رعویل بن رعویل ابن عیا بن مدین کے) تحریر کرتا ہے۔

شعیبؑ حاضر جواب لطیفہ گو حق باتون کے کہنے مین بالکل بے جھجک تھے۔ کسیکو سوائے آپکے باوجود نابینائی کے نبوت نہین دیگئی۔ چنانچہ اللہ جل شانہ نے انکی قوم کا یہہ فقرہ " وانا لنراک فینا ضعیفا " اے شعیب ہم بیشک تجھکو اپنے مین ضعیف یعنی بے بصر دیکھتے ہین) حکایۃً کلام پاک مین ذکر کیا ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم شعیب کے عند التذکرہ بلیغ ہونیکے وجہ سے اکثر فرمایا کرتے تھے ذاک خطیب الانبیاء یعنی یہہ نبیون کے خطیب ہین کتب تواریخ کی ورق گردانی سے یہہ امر معلوم ہوتا ہے کہ شعیبؑ اہل مدین اور اصحاب ایکہ اور اہل الرس کیطرف مبعوث ہوئے تھے پہلے دو یعنی اہل مدین اور اصحاب ایکہ کا ذکر کلام مجید مین بصراحت

سے آگیا ہے کہ آپ اسکے طرف مبعوث ہوے تھے باقی رہے اصحاب الرس انکا ذکر قرآن
پاک مین موجود ہے لیکن اس سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ جناب موصوف انکے طرف مبعوث
ہوے تھے ہان کتب تواریخ کے دیکھنے سے یہہ امر ثابت ہوتا ہے کہ شعیب اصحاب الرس کے
طرف بھی بھیجے گئے تھے چنانچہ خود علامہ ابن خلدون نے اپنی معتبر تاریخ مین ایک مقام
پر لکھا ہے وبعث الیھم نبی اسمہ شعیب (اور بھیجا اونکی طرف یعنی
اہل رس کی طرف ایک نبی جو کہ شعیب نامی اونہین مین سے تھے) اہل مدین اور اصحاب
ایکہ بد دیانتی کی طرف زیادہ مائل تھے دغا باز تھے اور دو وزن رکھتے تھے لیتے وقت
زیادہ لیتے اور دیتے ہوے کم دیتے تھے علاوہ اسکے بت پرستی بھی کرتے تھے راستون
پر بیٹھے رہتے تھے لوگون کو شعیب کے پاس آنے جانے سے روکتے تھے اور جو لوگ
ایمان لاتے تھے انکو تنگ کرتے تھے جب ان لوگون کی شرارت سے شعیب نے اپنا وعظ
و پند نہ بند کیا اور کچھہ لوگ آپکی طرف مائل بھی ہو چلے تو ایک روز دو چار سردار انکے شعیب کے
پاس آے اور یہہ دھمکی دی لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ
قَرْيَتِنَا اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا (بے شک ہم نکالینگے اے شعیب اور ان لوگون کے
جو کہ تمہارے ساتھہ ایمان لاے ہوے ہین اپنے گانون سے نکالدینگے یا تو تم ہمارے
مذہب مین پھر لوٹ آو) شعیب انکی اس دھمکی کا خیال کچھہ نہ کرکے برابر وعظ و پند کرتے
رہے اسوقت مجبور ہوکر ان لوگون نے یہہ کہنا اور اسطرح ڈرانا شروع کردیا وَلَوْ
لَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ (اگر تمہارے اعزہ اقارب زیادہ نہوتے تو تجھکو ہم سنگسار
کرڈالتے) وَمَا عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ (اور یہہ امر ہم کو کچھہ دشوار نہین ہے)
اس بحث و تکرار اور بت پرستی و کفر کا انجام یہہ ہوا کہ اللہ جل و علی ذکرہ نے اوس

قوم پر عذاب یوم الظلہ نازل فرمایا جس سے سواے شعیبؑ اور اُن لوگون کے جو آپ پر ایمان لائے تھے کوئی جانبر نہوا۔ عبد اللہ ابن عباسؓ آیۂ کریمہ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ کی تفسیر مین فرماتے ہین کہ اللہ جلشانہ نے گرمی اور تمازت آفتاب اس قدر بڑہادی کہ سب کے سب اپنے اپنے گہرون سے گہبراکر باہر نکلے دوڑ ہائی میل کے فاصلہ پر ایک ابر دکہلائی دیا وہ جا آدمی اوسکی طرف دوڑ کر گئے جب اوس ابر کیوجہ سے آفتاب کی تمازت سے انکو نجات ملی اور خنکی محسوس ہونے لگی تو ان لوگون نے اپنے قوم کو بلایا جب کل قوم اس ابر کے نیچے آکر مجتمع ہوگئی تو اللہ جلشانہ نے اونپر اوس ابر سے آگ برسادیا سب کے سب جلکر خاک ہوگئے اور اہل مدین (جو کہ مدین ابن ابراہیمؑ کی اولاد سے تہے) اونپر بوجہ بت پرستی و بد دیانتی اللہ جلشانہ نے رجفہ (زلزلہ) کا عذاب نازل کیا تہا جس سے باستثنا مومنین اور شعیبؑ کے سب کے سب ہلاک ہوگئے اور اہل رس بت پرستی کرتے تہے کفر و الحاد مین ڈوبے ہوئے تہے شعیب نے مدتون انکو سمجہایا۔ آئیوالے عذاب سے ڈرایا لیکن چونکہ انکی قسمت مین ہلاکت لکہی تہی شعیبؑ کے کہنے پر کچہہ خیال نہ کیا اللہ جلشانہ نے اون کو بہی اسی طرح ہلاک و تباہ کردیا جس طرح سے پہلا گروہ برباد کردیا گیا (انتہی کلام المترجم)

جرہم یمن مین رہتا تہا اسکی زبان عربی تہی۔ یعرب ابن قحطان کا جسوقت دور دورہ ہوا اوسوقت جرہم تو بلاد حجاز کا والی مقرر کیا گیا اور عاد بن قحطان شحر وغیرہ کا حاکم ہوا اور عمان کی ولایت یقطن بن قحطان کے سپرد کی گئی بعضون کا یہہ خیال ہے کہ پہلے ہی جرہم بعد اس کے اولاد قطور

بن کرکر بن عملاق قحط کی وجہ سے یمن سے مکہ مین یکے بعد دیگرے چلے آئے تھے اور وہین مقیم رہے یہان تک کہ اسمٰعیل مکہ مین آئے اور جناب موصوف کو نبوت مرحمت فرمائی گئی بنی جرہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کے بعد بیت اللہ کے وہ متولی رہے تاآنکہ اونپر بنی خزاعہ غالب آئے بنی جرہم مکہ سے نکلکر یمن مین آگئے اور وہین ہلاک ہوئے۔

حضرموت زمانہ قریب ہونے کی وجہ سے عرب عاربہ مین شمار کیے جاتے ہین حالانکہ یہہ عرب بایدہ سے نہین ہین کیونکہ اونکی نسلین آیندہ گروہ مین پائی جاتی ہین۔ اس گروہ مین سے سب سے پہلے جس نے حکومت کی بناڈالی جسکا ذکر آجتک صفحہ تاریخ مین موجود ہے وہ عمرو الاشنب بن ربیعہ بن یرام بن حضرموت تہا اس نے مدتون سلطنت کی اپنے مقبوضہ ممالک کے حدود بڑہائے اس کے بعد اس کا لڑکا نمر الازج تخت حکومت پر بیٹہا عمالقہ سے ایک زمانہ دراز تک لڑتا رہا اس نے سو برس تک پادشاہی کی اس کے بعد کریب ذوکراب بادشاہ ہوا اس کے زمانہ حکومت کا حال کچہ معلوم نہین ہوا پہر نمر الازج ثانی کریب ذوکراب کے بعد بادشاہ ہوا اور ایک سو تیس برس تک حکمران رہا چونکہ اسکی حالت حیات مین اس کے بہائیون اور لڑکون کا انتقال ہو گیا تہا اسوجہ سے اسکے بعد مرثد ذومروان بن کریب بادشاہ ہوا اور ایک سو چالیس سال تک حکومت کرتا رہا یہہ پہلے مقام مارب مین رہتا تہا بعدہ حضرموت مین آگیا تہا بعد اسکے علقمہ ذوقیعان بن مرثد ذی مروان تیس برس اور ذوعیل بن ذی قیعان دس برس یکے بعد دیگرے حکومت کرتے رہے۔ ذوعیل بن ذوقیعان حضرموت کو چہوڑکر صنعاء مین چلا آیا تہا اس نے فغفور چین پر فوجکشی کی اور اوسکو گرفتار کرکے قتل کیا بعدہ ذوعیل بن ذوعیل حضرموت کا حکمران ہوا

ملوک یمن سے یہہ پہلا وہ شخص ہے جو رومیون سے لڑا اسی نے یمن مین حریر
اور دیبا کو رائج کیا تہا بعد اس کے بدعات بن ذوعیل نے چار برس حکومت
کی اس نے کوئی امر جدید ایجاد نہین کیا اور نہ اسکو توسیع ملک کا خیال کبھی
پیدا ہوا بعد اس کے بدعیل بن بدعات تخت پر بیٹھا یہہ ایک قلعہ بنوا کر اور
چند عمارتین ناتمام چھوڑ کر مر گیا حماد بن بدعیل نے اس کے بعد اسّی سال تک
حکومت کی اس نے فارس پر سابور ذوالاکتاف کے عہد حکومت مین حملہ کیا اور اسکو
ایسا پامال کیا کہ مدتون حماد کی زیادتیون کے آثار فارس کے کھنڈرات
سے نمایان رہے بعد اس کے یشرح ذوالملک بن ودب بن ذو حماد بن
عاد بلاد حضر موت پر ایک سو برس تک حکومت کرتا رہا یہہ پہلا وہ شخص ہے
جس نے فوج مین جان نثارون کا ایک خاص دستہ مقرر کیا اور آداب شاہی مرتب
کیے۔ بعد اس کے منعم ابن ذوالملک و ثار بن جذیمہ بن منعم او یشرح بن جذیمہ بن منعم
اور نمر بن یشرح بعدہٗ ساجن معروف بہ نمر یکے بعد دیگرے حسب ترتیب مذکور حکومت
کرتے رہے اور ساجن کے زمانہ حکومت مین حبشہ یمن پر غالب آ گئے۔

جرہم کے نسبت علامہ ابن سعید کی روایت یہہ شہادت دے رہی ہے کہ جرہم
کا ایک گروہ عاد کے زمانہ مین گزرا ہے جسکو علمائے نسب عرب عاربہ سے شمار کرتے
ہین اور یہہ جرہم جو یمن مین رہتا اور قحطان ابن عابر کا لڑکا تہا اسکو یعرب بن قحطان
نے اپنے زمانہ حکومت مین حجاز کا حاکم مقرر کیا اس کے بعد عبد یالیل اسکا لڑکا
بعدہٗ عبد المدان بن جرہم اور نفیلہ اور مضاض ابن عبد المسیح اور حرث یکے بعد
دیگرے حسب ترتیب مذکور والی حجاز ہوتے رہے بعد ان لوگون کے جرہم بن

عبد یا لیل بعدہ اُسکا لڑکا عمرو ابن الحرث بعد اس کے بشیر ابن الحرث اس کا بھائی اور مضاض بن عمرو بن مضاض حاکم حجاز ہوئے اسمٰعیل علیہ السلام نے جو کہ عرب کے تیسرے گروہ کے مورث اعلیٰ ہین جرہم ثانی مین نشود ونما پائی تہی اور انہین کے طرف مبعوث ہوئے تہے اسی قبیلہ مین آپ کی شادی ہوئی تہی۔

اولاد سبا قبایل سابق کی طرح فنا نہین ہوئے اور اونکی یادگار نسلین یمن مین پائی جاتی ہین اور وہی دوسرے طبقہ کی بولتی چالتی چلتی پھرتی تصویرین ہین۔ کسی نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سبا کی نسبت دریافت کیا تہا کہ وہ مرد تہا یا کہ عورت یا زمین کے ٹکڑے کا نام ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ سبا ایک شخص تہا جس کے دس لڑکے ہوئے تہے منجملہ اون کے چھ یعنی مذحج۔ کندہ۔ ازد۔ اشعر۔ انمار۔ حمیر۔ یمن مین سکونت پذیر رہے اور چار یعنی لخم۔ جذام۔ عاملہ۔ غسان شام مین مقیم ہوئے۔

ابراہیم اس سے پیشتر ہم تحریر کر چکے ہین کہ قحطان سے پہلے زمانہ نوح تک اس گروہ کے آباؤاجداد لغات عربیہ سے واقفیت نرکہتے تہے جیسا کہ بذاتہ قحطان نے جو عرب کے دوسرے طبقہ کا مورث اعلیٰ ہے گروہ سابق سے عربی زبان سیکہی اور رفتہ رفتہ وہی عربی لغت اسکی آیندہ نسلون کی کی مادری زبان کے قایم مقام مانی گئی اسیطرح اسکا بہائی فالغ ابن عابر اور اسکی اولاد ابراہیم تک عجمی زبان بولتے تہے تا آنکہ اسمٰعیل کا زمانہ آیا جو عرب کے تیسرے طبقہ کے جد اکبر قرار دیے جاتے ہین اور انہون نے جرہم سے زبان عربی کی

تعلیم پائی اور وہی بنی اسماعیل کی مادری زبان سمجھی گئی۔ اقتضای مقام اور مناسبت کلام کے خیال سے عرب کے اس تیسرے طبقہ کا بھی نسب اسی مقام پر بیان کئے دیتے ہین تاکہ گروہ سابق اور لاحق مین ایک انتظامی سلسلہ قائم ہو جائے اور انساب عالم پورا پورا احاطہ بیان مین آجائے۔

ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے آباء و اجداد عجمی تھے اور عجمی زبان بولتے تھے لیکن چونکہ عالم مین آپ کا نسب کامل طریقہ سے محفوظ رہا اور بخیال بعض مورخین بنی آدم کی آیندہ نسلین آپ کے اعقاب و اخلاف سے شمار کیجاتی ہین اور علاوہ برین آپ کے اسلاف عرب کے اس طبقہ کے معاصر بھی تھے پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جناب ابراہیم کا نسب اور ان کی اولاد کے حالات حسب قرارداد شرط کتاب تحریر کیا جائے لہذا ہم سب سے پہلے اسماعیل کا نسبی سلسلہ چھیڑا چاہتے ہین اور اوسکے امور متعلقہ ضروریہ کا اظہار کرتے ہوئے جناب ابراہیم کے اخبار و حالات لکھین گے۔

اسماعیل علیہ السلام۔ ابراہیم کے خلف اکبر تھے اور یہہ آزر (جسکو تارح یا تارخ کہتے ہین اور آزر ایک بت کا نام تہا جس کے نام سے یہہ ملقب ہوئے تھے) ابن ناحور بن ساروغ (یا شاروخ یا شاروغ یا اشرغ) بن ارغو ابن فالغ (یا فالخ) بن عامر (یا عیبر) بن شالخ (یا شلیخ) ابن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام کے لڑکے تھے علامہ ابو محمد کا یہہ بیان ہے کہ مین نے اس نسب کو توریت مین دیکہا ہے ہوبہو ایسا ہی پایا ہے صرف اسقدر فرق ہے کہ بجائے ساروغ (اشرغ) کے شاروغ لکہا ہوا دیکہا ہے طبری لکہتا ہے کہ شالخ اور ارفخشد کے درمیان ایک پشت اور گذری ہے جسکا نام قینن تہا۔ توریت مین اسکا ذکر اسوجہ سے نہین کیا گیا کہ یہہ ساحر تہا اس نے الوہیت کا

دعویٰ کیا تھا۔ ابن خرم کہتا ہے کہ فالغ اور عابر کے درمیان بھی ایک نام ترک ہوگیا
جو ملکیصدق کے نام سے مشہور تھا اور وہ عابر کا لڑکا فالغ کا باپ تھا واللہ اعلم۔

توریت میں یہہ ایک عجیب بات لکھی ہوئی ہے کہ نوح کے انتقال کے وقت ابراہیم ترپن برس کے تھے کیونکہ ارفخشذ صلب سام سے طوفان کے دو برس کے بعد پیدا ہوئے اور جب ارفخشذ کی عمر پینتیس سال کی ہوئی تو شالخ پیدا ہوا شالخ کی تیس برس کی عمر تھی کہ عابر پیدا ہوا اور پینتالیسویں برس عابر سے فالغ اور فالغ کی تیس برس کی عمر میں ارغو اور ارغو کی بتیس برس کی عمر میں شاروغ اور شاروغ کی تیس برس کی عمر میں ناحور اور ناحور کی انتیس برس کی عمر میں تارح پیدا ہوا اور جس وقت تارح کی عمر پچہتر برس کی ہوئی جناب ابراہیم پیدا ہوئے اس حساب سے زمانہ طوفان سے ولادت ابراہیم تک دو سو ستانوے ۲۹۷ برس ہوتے ہیں اور نوح بعد طوفان تین سو پچاس برس زندہ رہے پس وقت انتقال نوح ابراہیم ترپن برس کے تھے اور آپ نے اپنے جد اعلیٰ کا زمانہ پایا ہے۔ بعض مورخین کی یہہ رائے ہے کہ ابراہیم کل بنی آدم کے جو اون کے بعد ہوئے ہیں جد اعلیٰ ہیں اس اعتبار سے جناب موصوف تیسرے جد اعلیٰ بعد نوح و آدم علیہما السلام کے قرار پائے۔

علامہ ابن سعید کتاب البدء سے نقل کرتا ہے کہ پہلے جس نے اولاد حام ابن نوح سے بادشاہت کی اور حکومت و سلطنت کی بنا ڈالی وہ کنعان بن کوش بن حام بن نوح تھا۔ یہہ معلوم نہیں کہ کنعان کس وجہ سے کس زمانہ میں اپنے مرزبوم شام سے زمین کے اوس حد کیطرف چلا آیا جسکو اب سرزمین

بابل کہتے ہین اور ایک شہر اشارہ کوش عر بج مین بابل نامی آباد کیا اس کے
بعد نمرود نامی اسکا لڑکا تخت حکومت پر بیٹھا یہہ بہت بڑا عظیم الشان بادشاہ
ہوا اس نے اکثر معمورات عالم پر قبضہ کرلیا اسکی عمر نسبتہً دوسرون سے زیادہ ہوئی۔
بنی حام سے یہہ پہلا وہ شخص ہے کہ جس نے دین صابیہ اختیار کرلیا تہا اسی کی دیکہا
دیکہی تہوڑے دنون بعد اولاد سام بہی اس مذہب کی طرف مایل ہوگئی تہی۔

سام ابن نوح دجلہ کے شرقی جانب مقیم ہوا۔ یہہ اپنے باپ کا وصی اور
جانشین تہا۔ بعد اس کے ارفخشد ابن سام اس کی املاک کا وارث ہوا ارفخشد
روشن چراغ کو کہتے ہین۔ یہہ بہت بڑا عابد پرہیزگار متقی تہا۔ اس کے بعد شالخ
ابن ارفخشد اسکا جانشین ہوا اور ایک مدت دراز تک زندہ رہا۔ بعدہٗ عابر ابن
شالخ اسکی قایم مقامی پر مامور ہوا۔ یہی کلدانیو نکو لیکر نمرود سے مقابل ہوا تہا لیکن
نمرود اسپر غالب آیا اور اسکو وتنا سے نکالدیا۔ عابر معہ اون لوگون کے جو
اوس کے ساتھہ تہے مجدل کیطرف جو فرات اور دجلہ کے درمیان مین واقع ہے
چلا آیا۔ عابر عبرانیون کا جد اعلی ہے۔ اسکی صولت و حکومت مجدل مین قایم ہوئی اس کے
بعد فالغ ابن عابر اسکا وارث و جانشین ہوا یہہ وہی ہے جس نے اولاد نوح پر ملک
کو تقسیم کیا تہا۔ اسی کے زمانہ مین نمرود نے بابل مین ایک بڑا محل بنوایا تہا جسکا ذکر
مصحف پاک مین آگیا ہے۔ فالغ کے بعد بخیال اکثر مورخین اسکا لڑکا ملکان جانشین ہوا
اسی کے زمانہ مین نبطی اور حرامقہ اس خاندان پر غالب آگئے اور مجدل مین
اپنے رعب و صولت کا سکہ چلایا۔ ملکان اسی حالت مین ایک لڑکا
اتیا نامی (جو خضر کہے جاتے ہین) چہوڑکر انتقال کرگیا۔ باقی رہا ارغو ابن

فارغ وہ اس واقعہ کے بعد کلواذا کیطرف چلا آیا اور یہین اس نے اپنے پیچھے دین کو
خیر آباد کہکر دین نبطی یعنی صابیہ مذہب اختیار کیا اور ان مین اپنا نکاح کرلیا اسکی
نبطی بیوی سے اسکا لڑکا شاروغ - اور شاروغ سے ناحور اور ناحور سے تارح
پیدا ہوا - تارح ابن ناحور ہی کو آزر کہتے تھے نمرود نے اسکو کمال اخلاص سے اپنے
بیت الاصنام (بتخانہ) کا داروغہ مقرر کیا اور نمرود وہ ملوک حیرا مقر سے ہے اسکا نام ہامد
کوش ابن حام کا لڑکا تھا - انتہیٰ کلام ابن سعید (کلام ابن سعید کا تمام ہوا -)

تارح جسکو آزر کہتے ہین بروایت توریت اس کے تین لڑکے ابراہیم علیہ السلام - ناحور
ہاران تھے ہاران اپنے باپ کی حالت حیات مین اپنے لڑکے لوط کو چھوڑکر مرگیا -
لوط اس روایت کے مطابق ابراہیم کے بھتیجے ہین - مورخین ابراہیم کے مولد (جائے
پیدایش) مین اختلاف کرتے ہین طبری کہتا ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ ابراہیم اطراف کوثا
(سرزمین سواد) مین پیدا ہوئے اور یہہ قول ابن اسحاق کا ہے اور کوئی یہ کہتا ہے
کہ حران مین پیدا ہوئے تھے اور کسی کا یہ خیال ہے کہ یہہ بابل مین پیدا ہوئے اور
اور عامہ سلف اسکے قایل ہین کہ ابراہیم نمرود بن کنعان بن کوش بن سام کے
زمانہ مین پیدا ہوئے اس زمانے کے کاہنان (جمع کاہن) بتلا رہے تھے کہ ایک ایسا شخص
پیدا ہونے والا ہے جو دین شاہی کے مخالف ہوگا اور بتون کو توڑ ڈالے گا
نمرود نے یہ سنکر لڑکون کے قتل کا حکم دیدیا - آپ کی ماں نے ایک گڑھے
مین جاکر وضع حمل کیا تا آنکہ آپ بڑے ہوئے اور عنفوان شباب مین
پہونچے اور ستارون کو دیکھا اور ان سے ذات باری کو پہچانا اور نبوت حاصل ہوئی
پس آپ اپنے باپ کے پاس آئے اور توحید کی طرف بلایا اس نے انکار کیا

اور آپ نے بتون کو توڑ ڈالا۔ اس جرم مین نمرود کے سامنے پکڑ لائے گئے اور اس کے حکم سے آگ مین ڈالے گئے اللہ تعالیٰ نے اسکو ایسا ٹھنڈا کر دیا کہ جس سے انکو مطلق اذیت نہ پہونچی جیساکہ قرآن مین موجود ہے نمرود نے یہہ واقعہ عجیب دیکھکر قربانی کرنے کو کہا ابراہیم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو قبول نہ کرے گا جب تک کہ تو ایمان نہ لائے گا نمرود نے کہا یہی ایک امر مجھ سے نہو سکے گا۔

(مترجم) اکثر مورخین کا یہہ خیال ہے کہ ابراہیم کے والد آذر نے اپنی بی بی سے وضع حمل کا حال دریافت کیا تھا اور انہون نے بے پروائی سے یہہ کہہ دیا تھا کہ "ہان میرے لڑکا پیدا ہوا تھا لیکن اوسیوقت مرگیا" آزر کو چونکہ بی بی پر زیادہ اعتماد تھا اسوجہ سے اس واقعہ کی اوس نے زیادہ تفتیش نہ کی اور بعضے یہ کہتے ہین کہ آزر کو ابراہیم کی پیدایش کا حال معلوم تھا لیکن اوس نے نمرود کے خوف سے اس واقعہ کو چھپایا۔ ابراہیم جب تک گڑھے مین رہے اوسوقت تک آپ کی والدہ ہمیشہ آپ کو دیکھنے جایا کرتی اور دودھ پلا آیا کرتی تھین۔ جناب موصوف ایکدن مین اس قدر بڑھتے تھے جس قدر اور لڑکے ایک مہینہ مین نشوونما پاتے ہین۔ تھوڑے دنون مین آپ جوانی کے قریب پہونچگئے اور اپنے باپ آزر کے ہمراہ شام کیوقت گڑھے سے نکلکو ویرانہ سے مکان کو روانہ ہوئے راستہ مین جو جانور ملتا تھا اوسکو آپ دریافت کرتے تھے تو آزر کہہ دیا کرتا تھا کہ یہ بکری ہے وہ اونٹ ہے اور یہہ گائے ہے ابراہیم یہہ سُنکر دل مین کہتے تھے کہ ان مخلوقات کا کوئی پیدا پرورش کرنیوالا ضرور ہے جب رات ہوئی اور آسمان کیطرف آپ نے سر اُٹھاکر دیکھا تو ایک ستارہ[1]

---

[1] علامہ ابن اثیر تحریر کرتا ہے کہ وہ ستارہ مشتری تھا

نظر آیا آپ بے ساختہ کہہ اوٹھے "ھذا ربی (یہ میرا رب ہے) جب وہ نظرون سے غایب ہوگیا تو آپ فرمانے لگے لا احب الافلین (مین چھپ جانے والون کو دوست نہین رکھتا) پھر تھوڑی دیر کے بعد جب ماہتاب کا نور نظر آیا اور اوسکو ستارہ سے زیادہ روشن پایا تو پھر بول اوٹھے ھذا ربی جب وہ بھی غایب ہوگیا تو فرمانے لگے لئن لم یھدنی ربی لاکونن من القوم الضالین (یعنی اگر مجھکو میرا رب ہدایت نکرتا تو تو بے شک مین بھی گمراہ قومون مین شامل ہوجاتا) غرضکہ یہہ پہلی رات جو کہ حضرت ابراہیم کو آبادی مین ہوئی تھی گذر گئی اور صبح کو آفتاب کی تیز روشنی نظر آئی تو آفتاب کو دیکھہ کر ھذا ربی ھذا اکبر کہا جب شام ہوئی اور آفتاب بھی غروب ہوگیا تو آپ کے ذہن مبارک مین یہہ خیال گذرا کہ جو متغیر ہے وہ ضرور ہے کہ حادث ہوگا اور جو حادث ہوگا وہ ہرگز قابل ربوبیت کے نہوگا علاوہ اس کے یہہ سب چیزین ظاہر و غائب ہوتی رہتی ہین تو بالضرور انکا ظاہر و غایب کرنے والا کوئی اور ہوگا اور وہی قابل پرستش اور لایق خدائی کے ہوگا اسی وجہ سے آپ نے اپنی قوم سے مخاطب ہوکر فرمایا "یا قوم انی بریٔ مما تشرکون" (اے قوم مین بیزار ہون اون سے جنکو تم شریک کرتے ہو) "اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ" (مین نے ان سبھون کی طرف سے منھہ پھیر لیا اور اوس کی طرف رخ کیا جس نے کہ زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے ایک طرف کا ہوکر اور مین اون لوگون مین نہین ہون جو کہ اوس کے ساتھہ شریک کرتے ہین) ابراہیم کا ستارہ ماہتاب و آفتاب دیکھہ کر بار بار "ھذا ربی" کہنا اور پھر اوس سے گریز کرنا اسوجہ سے نہ تھا کہ آپ اپنے خالق بیچون کو نجانتے تھے

یا کہ مشکوک حالت مین تھے جیسا کہ ہمارے اس دعوی کی شہادت کلام پاک کی یہ آیہ کریمہ دے رہی ہے وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عَالِمِينَ (اور بے شک ہم نے ابراہیم کو دیا علم و فہم اس سے پہلے کہ وہ بالغ ہوتے اور ہم اس بات کو جانتے تھے کہ وہ اسکا اہل ہے) ہان یہہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ جب آپ کو علم و فہم پہلے سے دیدیا گیا تھا تو پھر کیا وجہ تھی کہ آپ ستارہ یا ماہتاب و آفتاب کو دیکھ کر بار بار ھذا ربی کہہ اوٹھتے تھے لیکن ساتوین پارہ کی اس آیہ کریمہ پر غور کرنے سے یہہ شبہہ پیدا نہین ہوسکتا وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ (اور اسی طرح دکہانے لگے ابراہیم کو سلطنت آسمانون اور زمینون کی تاکہ اوسکو یقین ہوجائے (یعنی خطرات بشریہ رفع ہوکر اُسکو یقین ہوجائے کہ اللہ جل شانہ واحد اور خالق ہے)

ابراہیم نے مدتون اپنے اس خیال کو کسی پر ظاہر نہ کیا اور برابر جب آذر بت بناکر آپ کو فروخت کرنے کے لئے دیتا تھا بے تامل بازار مین بتون کو بیچنے کیواسطے لیجاتے تھے اور آواز بلند سے فرماتے تھے مَن يَشْتَرِي مَا لَا يَضُرُّهُ وَلَا يَنفَعُهُ (کون شخص ایسی چیز کو خرید کرے گا جو کہ نہ نقصان پہونچا سکتی ہے اور نہ نفع) لوگ یہ سنکر متعجب ہوتے تھے اور اون کے پاس نہ جاتے تھے اور نہ اون سے بتون کو خرید کرتے تھے جب شام ہوتی تو آپ نہر کیطرف جاتے اور بتونکی گردنین پکڑ پکڑ کے پانی مین ڈبوتے اور مذاقاً اشربی (پی لے پی لے) کہتے تھے رفتہ رفتہ لوگون مین یہ باتین مشہور ہوگیئن کچھ زمانہ تو اسمین منقضی ہوا کہ لوگ ان باتون کو اُن کے بھولے پن اور لہو لعب پر محمول کرتے رہے لیکن جب یہ خلعت نبوت سے سرفراز

فرمانے لگے اور علانیہ توحید اور اللہ کی عبادت اور اوسکے سچے دین کی تعلیم و دعوت
کرنے لگے اوسوقت لوگون کے کان کھڑے ہوئے اور آپسمین اکثر جلسون مین
ان کے خلاف مشورہ کرنے لگے سب سے پہلے جسکو ابراہیم نے خدا کے سچے دین کی
طرف بلایا وہ آپ کا باپ آزر تھا لیکن اوسکی قسمت مین دولت ایمان نہین تھی اُس نے
آپ کے کہنے پر خیال نہ کیا اللہ جل شانہ نے اون سوالات اور جوابات کو جو ابراہیم
اور اون کے قوم مین ہوئے تھے سترھوین پارہ سورۂ انبیا مین اس طرح بیان
فرمایا ہے اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْۤ اَنْتُمْ لَهَا
عٰكِفُوْنَ (جسوقت ابراہیم نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم یا نمرود بن کنعان
اور اوس کے ساتھیون سے کہا کہ یہہ کیا صورتین ہین جنکی تم مجاورت کرتے ہو؟)
قَالُوْا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِیْنَ (اون لوگون سے ابراہیم کا وہ اعتراض تو
اٹھہ نہ سکا تو کھلا کر کہنے لگے کہ ہم نے اپنے باپ دادون کو انہین کو پوجتے پایا ہے
اسیوجہ سے ہم بھی تقلیداً انکو پوجتے ہین) قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ
فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ (ابراہیم یہہ اون کا لاطایل جواب سُنکر بولے کہ جب تم لوگ ان بتون
کو تقلیداً پوجتے ہو تو بیشک تم اور تمہارے آبا و اجداد کھلم کھلا گمراہی مین تھے)
قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ (اون بت پرستون کو ابراہیم
کے اس کہنے سے کہ "تم اور تمہارے آبا و اجداد کھلم کھلا گمراہی مین تھے"
یہہ شبہہ پیدا ہوا کہ شاید مذاقیہ نہ کہتے ہون چنانچہ اس خطرہ کو اون
لوگون نے ظاہر کر دیا اور گھبرا کر کہنے لگے کہ تم ہمارے پاس یہہ سچی بات لیکر
آئے ہو یا مذاقاً کہہ رہے ہو) قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ

(ابراہیمؑ چونکہ تعلیم و ہدایت کے لیے آئے تھے اسوجہ سے اون لوگون کے خیال کو کہ آپ نے مذاقاً نہین کہا سطرح رفع فرمایا کہ جنکی تم پرستش کرتے ہو وہ رب نہین ہے بلکہ تمہارا رب وہی ہے جس نے آسمانون اور زمین کو بنایا ہے اور مین اسی بات کا قایل ہون)۔ اس تقریر کے بعد ظاہرا وہ لوگ خاموش تو ضرور ہو گئے لیکن ادہر ان لوگون کو یہہ فکر ہوئی کہ ابراہیمؑ کو اپنے خداون (بتون) کی عظمت دکھلانی چاہیے تاکہ اوس کے خیالات اور خطرات رفع ہوجایئن اور ادہر ابراہیمؑ کو یہہ خیال پیدا ہورہا تھا کہ ان بتون کی بیکسی اور بےبسی ان اندہون پر ثابت کردینا چاہیے تاکہ یہہ خدا کو بہولے ہوئے گمراہ اپنے بیہودہ خیال سے باز آئین چنانچہ جب ان لوگون کے عیدؔ کا دن آیا تو یہہ لوگ ابراہیمؑ کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ ابراہیمؑ تم ہمارے خداون (بتون) کو برا اور ذلیل کہا کرتے ہو چلو آج ہم تمکو اپنے خداون (بتون) کا جاہ و جلال دکھلائین ابراہیمؑ نے انلوگون کو اِنِّیْ سَقِیْمٌ (مین بیمار ہون) کہہ کر ٹال دیا اور جب یہہ لوگ ابراہیمؑ کے پاس سے ناامید ہوکر جارہے تھے جناب موصوف نے دبی زبان سے فرمایا وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ (اور اللہ کی قسم ہے کہ مین تمہارے بتون کا علاج کرون گا جبکہ تم پیٹھہ پہیر کر جا چکو گے) ان کلمات کو دو ایک آدمیون نے ان مین سے

لہ سال مین ایک دن یہہ لوگ بتون کو نہلاتے تھے اور اچہے کپڑے پہنا کر اون کے سامنے اچہے اچہے کہانے رکہتے تھے اور تکلف کا لباس پہنکر عیدگاہ مین جاتے تھے اور جب لوٹ کر آتے تو بتون کو سجدہ کرکے تبرکاً کہاتے تھے۔

سن لیا تھا۔

ابراہیم ان لوگون کے چلے جانے کے بعد بتخانہ مین گئے بہت بڑی زینت اور آرایش نظر آئی ایک بڑا بت ایک پرتکلف تخت پر رکھا ہوا تھا اور اسکے چارونطرف چھوٹے چھوٹے بت مناسب طریقہ سے رکھے ہوئے تھے اور بتون کے سامنے عمدہ عمدہ کھانے چنے ہوئے تھے پہلے تو آپ نے ان بتون سے تمسخراً فرمایا اَلَا تَاْکُلُوْنَ (تم لوگ کیون نہین کھاتے ہو) جب اسکا جواب کچھ نہ ملا تو پھر دوبارہ آپنے کہا مَا لَکُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ (تمکو کیا ہوگیا ہے کہ تم بولتے نہین ہو) جب اسکا بھی کچھ جواب نہ ملا تو آپ ان بتون کے توڑنے مین مصروف ہوئے جیسا کہ آیۂ کریمہ "فَرَاغَ عَلَیْهِمْ ضَرْبًا بِالْیَمِیْنِ" (پھر متوجہ ہوا اوپر مارتا داہنے ہاتھ سے یا بقوت تمام) سے مفہوم ہوتا ہے۔ اس بتخانہ مین جس قدر بت تھے سب کو توڑ ڈالا سوائے اس ایک بت کے کہ جس کے کندھے پر آپ اپنا تیشہ رکھکر چلے آئے تھے جس وقت وہ لوگ عیدگاہ سے واپس آئے بتون کو اس خراب حالت مین دیکھا بول اُٹھے مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ (کس نے یہ کام ہمارے بتون کے ساتھ کیا بیشک وہ ظالمون مین سے ہے) ایک نے ان مین سے کہا کہ ایک جوان جسکو لوگ ابراہیم کہتے ہین ان کی برائیان کر رہا تھا عجب نہین کہ یہ فعل اسی کا ہو۔ لوگون نے اس واقعہ سے نمرود کو مطلع کیا اسنے ابراہیم کو بغیر کسی حجت و دلیل کے دفعۃً گرفتار کرلینا صحیح سمجھکر کہا "اچھا اسکو ہمارے سامنے لاؤ شاید کچھ آدمی اسکی شہادت دیسکین" یہ سنتے ہی سب لوگ ابراہیم کے پاس گئے اور انکو نمرود کے دربار مین گرفتار کرلائے نمرود نے دریافت کیا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا یٰۤاِبْرٰهِیْمُ (اے ابراہیم کیا تونے ہمارے خداؤن (بتون) کے ساتھ یہ کام کیا ہے) ابراہیم نے اسکے جواب مین

مر شیخا انکار نہ کیا بلکہ ایسا نا فرمایا بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَاسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ (بلکہ کیا ہے یہ کام ان سے اس بڑے نے سو ان سے پوچھ لو اگر وہ بولتے ہوں) ابراہیمؑ کے اس خیال کے ظاہر کرنے سے بعض لوگوں کے چہروں پر فکر وتشویش کے آثار کسی قدر نمایاں ہو گئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ (بے شک تم ہی بے انصاف والوں میں ہو) پھر بعد چند لمحہ کے چونکہ شیطان نے اُنکی عقل کی آنکھوں پر ناحق شناسی کے پردے ڈالدئے تھے ابراہیمؑ سے مخاطب ہوکر کہا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ (بیشک تجکو معلوم ہے کہ یہہ بولتے نہیں) اسیوجہ سے ان بتوں سے دریافت کرنے کو کہتے ہو دیکھو ابراہیمؑ سچ سچ بتلاؤ کہ یہہ کسکا کام تھا ابراہیمؑ اُن لوگوں کی اس جہالت آمیز تقریر کو سُنکر بولے اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّلَا يَضُرُّكُمْ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (پھر تم سوائے اللہ کے کسی اور ایسے کو پوجتے ہو جو کہ تمکو نہ نفع پہونچا سکتا ہے اور نہ نقصان نفت ہے تم پر اور اُسپر جسکی تم عبادت کرتے ہو سوائے اللہ کے۔ کیا تم نہیں سمجھ سکتے ہو)

پھر نمرود ابراہیمؑ سے مخاطب ہو کر بولا "کیا تم نے اپنے اُس رب کو دیکھا ہے جسکی عبادت کرتے ہو؟ اور وہ رب تمہارا کون ہے جسکی طرف تم لوگوں کو بلاتے ہو؟

ابراہیمؑ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ (میرا وہ رب ہے جو کہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔

نمرود یہ کام تو مین بھی کر سکتا ہون" ابراہیم یہ سنکر خاموش ہو گئے اور نمرود نے اُن
دو شخصون کو طلب کیا جو واجب القتل ہو چکے تھے اُن دونون مین سے ایک کے قتل[1] کا حکم دیا
اور دوسرے کی خطا معاف کر کے ابراہیم سے متوجہ ہو کر کہا" ابراہیم تُم نے دیکھا کہ مینے کیسے
ایک کو مارا اور ایک کو زندہ کیا اس اعتبار سے مین بھی مارنے اور زندہ کرنیوالا ہون تمہارے
رب مین مجھ سے زاید کوئی صفت نہین ہے وہ بات بتلادو جو تمہارے رب مین ہو اور مجھ مین نہو"
ابراہیم نے کہا اِنَّ اللّٰہَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِھَا مِنَ الْمَغْرِبِ (بیشک
اللہ تعالی آفتاب کو مشرق سے طلوع کرتا ہے پس تو مغرب سے اوسکو نکال) نمرود سے اس
سوال کا جواب کچھ بن نہ آیا اپنا سا منہ لیکر خاموش ہو گیا اور ابراہیم نمرود کے دربار سے اٹھکر
چلے آئے تب اون لوگون مین مشورہ ہونے لگا بعضون نے قتل کرنے کو کہا اور کسی نے شہر
بدر کرنے کیطرف اشارہ کیا اور اکثر لوگ اس راے پر متفق ہوے کہ جناب موصوف جلا دیے
جائین چنانچہ نمرود نے بھی اس راے سے اتفاق ظاہر کیا اور لکڑی جمع کئے جانیکا حکم عام صادر کیا
ہمارے خیال ناقص مین نمرود کی سلطنت مین شاید ایسا کوئی شخص نہ تھا جس نے کم و بیش اس حکم کی
تعمیل نہ کی ہو اسوجہ سے نہایت قلیل مدت مین بے انتہا لکڑیان جمع ہو گئین اور آگ مشتعل کی گئی
جسوقت ابراہیم منجنیق مین رکھکر اُس آگ مین جسکو ایک عالم کے بت پرستون نے مشتعل کیا تھا ڈالے
گئے اسوقت عجیب کیفیت تھی سواے ثقلین (یعنی جن وانس) کے تمام عالم زبان حال سے
جناب باری مین کہہ رہا تھا اگر ابراہیم آج جلا دیے گئے تو کوئی شخص دنیا مین تیرا نام لینے والا
نہ رہ جائیگا تو اگر اجازت دے تو ہم ابراہیم کی مدد کریں" جناب باری سے حکم ہوا ان استغاث

[1] بعض روایتون سے ثابت ہوتا ہے کہ ہیزن نامی ایک شخص ابراہیم کے قتل پر مامور کیا گیا تھا لیکن
ہیزن جسوقت ابراہیم کے قتل کو روانہ ہوا بقضاے الٰہی زمین مین دھنس گیا واللہ اعلم۔

شَيْءٍ مِنْكُمْ فَلْيَنْصُرْهُ وَاِنْ لَّمْ يَدْعُ عَلَيْرِيْ فَاَنَا لَهُ (اگر وہ تم میں سے کسی سے مدد چاہے تو اجازت ہے کہ اوسکی مدد کرو اور اگر اس نے میرے سوا کسی دوسرے کو نہ بلایا تو ہم اسکی مدد کو موجود ہی ہیں) اس اجازت کے بعد بعض نے ابراہیم سے کہا الک حاجۃٌ (کیا تمکو کچھ ضرورت ہے) لیکن ابراہیم نے صاف یہی جواب دیا اما الیک فلا (وہاں ہے مگر تجھ سے نہیں) وایک ایسا جواب تھا جو درحقیقت لاجواب اور اُن کی شان کے موافق تھا کارنایت سوا سے جن وانس کے تماشا حسرت وافسوس کی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے جس وقت ابراہیم انبار آتش کے قریب پہونچے آسمان کیطرف سراوٹھاکر جناب احدیت میں عرض کی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْوَاحِدُ فِي السَّمَاءِ وَاَنْتَ الْوَاحِدُ فِي الْاَرْضِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (اے خدا تو اکیلا ہے آسمان میں اور تو اکیلا ہے زمین میں کافی ہے مجھکو اللہ اور بہت ہی اچھا وکیل ہے) ہنوز آگ کے شعلوں کا آپ کے مبارک بدن پر اثر بھی نہ پہونچنے پایا تھا کہ "يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ" (اے آگ سرد ہوجا اور سلامت رہ ابراہیم کے لیے) کے خطاب نے اُس نار کو گلزار بنادیا عز جلالہٗ کیا شان ہے۔

مفسرین رحمہم اللہ اس امر پر اپنا اتفاق ظاہر کرتے ہیں کہ اگر حق جلالہٗ عم نوالہٗ "سَلٰمًا" کا لفظ بَرْدًا کے بعد نہ فرماتا تو ابراہیم کو شدت برد (سردی سے) روحی صدمہ پہونچتا اور وہی باعث جدائی روح وتن ہوتا اور اسیطرح اگر یہ حکم بارتی مطلق چھوڑ دیا جاتا اور علی ابراہیم کے ساتھ مقید نہ کر دیا جاتا تو بیشک دنیا بھر کی آگ ٹھنڈی ہوجاتی اور آج آگ کا کہیں نام ونشان نہ ملتا واللہ اعلم

نمرود کے چراغ میں مدتوں یہ خیال یقینی صورت میں مرتسم رہا کہ آگ نے ابراہیم کا کام تمام کردیا ہوگا لیکن ایک روز اتفاقاً اس نے نظر اوٹھا کر دیکھا تو جناب ممدوح کو بیٹھا ہوا دیکھ کر تعجب

ہوا اور اُس نے اُسیوقت اپنی قوم کو طلب کر کے کہا "مجھ کو شبہہ سا پیدا ہو گیا ہے کہ ابراہیم زندہ ہے اسوجہ سے مین چاہتا ہون کہ تم لوگ میرے لیئے ایک ایسا اونچا مکان بناؤ کہ جس سے مین ابراہیم کو دیکھ سکون"، نمرود کے زبان سے یہ فقرہ تمام ہونے بھی نہ پایا تھا کہ لوگ دوڑ پڑے اور مکان کے بنانے مین مصروف ہو گئے زیادہ مدت نہ گذری تھی کہ وہ مکان بنکر تیار ہو گیا اور نمرود اس مکان سے چڑہکر آگ کیطرف دیکھنے لگا اسکو اس مرتبہ پہلے سے زیادہ تعجب اسوجہ سے ہوا کہ اُس نے ابراہیم کے پہلو مین ابراہیم کیصورت و شکل کا ایک آدمی بیٹھا ہوا دیکھا تھوڑی دیر تک خاموشی کے عالم مین دیکھتا رہا جب صبر نہ ہو سکا تو چلاکر کہنے لگا "اے ابراہیم تیرا خدا بہت ہی بڑا ہے اُسکی قدرت و عظمت اس درجہ بڑہ گئی ہے کہ مین دیکھ رہا ہون اُسکو جو تجھ مین اور آگ مین حایل ہو گئی ہے کیا تجھکو اس قدر استطاعت ہے کہ اس آگ سے تو صحیح و سالم نکل آئے" ابراہیم نے جوابدیا کہ ہان ممکن ہے جس خدا نے مجھکو یہان صحیح و سالم رکھا ہے اُسکی قوت و مدد سے مین باہر بھی آسکتا ہون" ابراہیم یہ کہکر اُٹھا اور بہت اطمینان سے خراماں خراماں آگ کے ڈھیر سے باہر آئے نمرود نے دریافت کیا کہ ابراہیم تمہارے پاس تمہاری ہی ہمشکل کون شخص بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ وہ ملک الظل تھا اللہ جلشانہ نے اُسکو میرے پاس اس غرض سے بھیجا تھا کہ وہ مجھ سے باتین کرے تاکہ تنہائی کی تکلیف مجھکو نہ پہونچے (انتہی کلام المترجم)

اس واقعہ کے بعد نمرود نے ابراہیم سے کہا "مین بعوض اُسکے جسکی طرف تم مجھکو بلاتے ہو تمہارے رب کے لیئے قربانی کیا چاہتا ہون ابراہیم نے جوابدیا کہ جب تک تو اُس ذات واحد پر ایمان نہ لائیگا اللہ جل شانہ تیری کسی عبادت کو قبول نہ کریگا۔ نمرود نے کہا" مین ایک یہی امر تو نہین کر سکتا کیونکہ میری شان کے خلاف ہے بعد اسکے اس نے چار ہزار

گایون کی قربانی کی اور جناب موصوف کو کسی قسم کی تکلیف ندی پھر اللہ جلشانہ نے ابراہیم کو ہجرت کا حکم دیا چنانچہ آپ معہ اپنے باپ تارح اور ناحور بن تارح اور انکی بیوی ملکا بنت ہاران (تارح کے بھائی) اور لوط بن ہاران اور سارہ زوجہ ابراہیم ارض کلدانیین سے ہجرت کرکے حران[1] مین چلے آئے لوگون نے کہا ہے کہ سارہ ملکا بنت ہاران کی بہن تہین اور اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہ شاہ حران کی بیٹی تہین جب دین ابراہیمی قبول کرنیکی وجہ سے ان کی قوم نے ان پر طعنہ زنی شروع کی تو ابراہیم نے ان سے اس شرط پر عقد کرلیا کہ انکو کوئی کسی قسم کا آزار نہ دیگا لیکن توریت مین ہے کہ سارہ ارض کلدانیین سے ابراہیم کے ساتھ حران مین آئین اور یہان پر ابراہیم سے انکا عقد ہوا سہیلی نے لکھا ہے کہ سارہ ہاران ابن ناحور کی بیٹی تہین جو ابراہیم کے چچا تھے اور جس ہاران کے لوط لڑکے ہین وہ تارح ابن ناحور کا لڑکا ہے اور زمانہ قیام حران مین تارح (آزر) کا دو سو پچاس برس کی عمر مین انتقال ہوگیا پھر ابراہیم نے اللہ تعالے کے حکم سے ارض کنعان کی طرف ہجرت کی جہان ہر ان کی نسلی ترقی اور ملک کے دینے کا اللہ تعالے نے وعدہ کیا تہا پچھتر برس کی عمر مین آپ نے وہان آکے قیام کیا جہان آپ بیت المقدس کے پھر تھوڑے دنون بعد جب ارض کنعانین مین قحط پڑا تو آپ معہ اپنے اہلبیت کے مصر مین چلے آئے۔

اگرچہ ابراہیم معہ اپنے اہلبیت کے مصر مین ایسے مقام پر سکونت پذیر ہوئے تھے جہان پر کوئی آپکو جانتا پہچانتا نہ تہا لیکن سارہ کا حسن و جمال کچھ ایسا ویسا معمولی تو تہا نہین رفتہ رفتہ اسکی خبر فرعون مصر کو پہونچی اُسنے ابراہیم کو طلب کرکے سارہ کے بارے

[1] طوفان نوح کے بعد سب سے پہلے یہی شہر آباد کیا گیا تہا قدیم شہرون مین یہ شمار کیا جاتا ہے۔

استفسار کیا ابراہیمؑ نے اس خیال سے کہ شاید یہہ مجھکو قتل کرکے سارہ کو بہ جبر نہ لیلے یہہ کہہ دیا کہ میری بہن ہے لیکن فرعون نے اسپر کچھہ خیال نہ کیا اور سارہ کو اپنے آدمیون سے اپنی خلوت خاص مین گرفتار کرکے منگوالیا پس جب اُس نے ایکبار یا بروایت بعض مورخین تین بار سارہ کا قصد کیا اور اوسکے ہاتھہ ہر بار خشک ہوگئے یا کہ اُسپر صرعی (مرگی والی) کیفیت طاری ہوگئی اور ہر مرتبہ سارہ کی دعا سے اپنی اصلی حالت پر آگئے تب چوتھے یا دوسرے بار اُس نے سارہ سے اپنی اس بیجا دلیری کی معافی چاہی اور ہاجرہؑ[1] کو آپ کے نذر کرکے حضرت ابراہیمؑ کے پاس بھجدیا۔ ○

حریت ہاجرہ [1] ہاجرہ مادر اسماعیلؑ کا نام زبان عبرانی مین "ہاغار" ہے رقیون بادشاہ مصر کی بیٹی تھین یہ رقیون شہر بابل کا رہنے والا تھا جو افلاس و تنگدستی کیوجہہ سے بابل چھوڑکر مصر چلا آیا تھا اور اپنی ذاتی لیاقت و دانشمندی سے اراکین سلطنت مین داخل ہوا پھر رفتہ رفتہ مصر کا بادشاہ بن بیٹھا تھا اسی سے جسکا لقب فرعون ہوا وہی شخص ہے اسی کے عہد حکومت مین ابراہیمؑ فلسطین سے بوجہہ قحط مصر مین معہ اپنے اہل بیت کے چلے آئے تھے ہکذا فی سفر الیشار (سفر الیشار مین ایساہی ہے)

عام طور سے اکثر لوگ بے سمجھے بوجھے کہا کرتے ہین "ہاجرہ لونڈی تھین" لیکن وہ یہ خیال نہین کرتے کہ ہاغار و رقیون دونون الفاظ عبرانی زبان کے ہین اور عجب نہین ہے کہ یہہ اُسی قبیلہ سے ہو جس قبیلہ سے ابراہیمؑ ہین گو اسکی شہادت کافی نہین ملسکتی ہے اور بظاہر زمانہ قحط مین شاید اسی خیال سے کہ بادشاہ مصر اندنون آپکی قوم و ملک کا ہے ابراہیمؑ نے مصر جانیکا قصد کیا ہو جیساکہ اکثر ہر شخص کو ایسے مواقع پر اس قسم کے خیالات پیدا ہوجایا کرتے ہین۔

طبری نے لکھا ہے کہ جس فرعون نے سارہ کا ارادہ کیا تھا وہ سنان بن علوان برادر ضحاک تھا ظاہر یہ ہے کہ سنان ۔ ملوک قبط سے ہے بعد اس واقعہ کے

مفسرین توریت نے ہاجرہ کو بادشاہ مصر کی بیٹی تحریر کیا ہے چنانچہ ربی شلومو اسحاق نامی مفسر توریت مقدس کتاب پیدایش کے سولوین باب کی پہلی آیت کی تفسیر مین لکھتا ہے جس کا اردو ترجمہ یہ ہے " وہ فرعون کی بیٹی تھی جب دیکھا ان کرامات کو جو بوجہ سارہ واقع ہوئین تب کہا بہتر ہے کہ میری بیٹی رہے خادمہ ہوکر انکے گھر مین اس سے کہ رہے دوسرے گھر مین ملکہ ہوکر "

علاوہ اسکے اُس زمانہ کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسوقت مین لونڈی و غلام دو طرح پر ہوتے تھے ایک تو خرید کرنے سے جسکو عبرانی مین "مقنت کسف" کہتے ہین دوسرے غنیمت جنگ سے اور وہ "تشیبوث حرب" کہلاتے تھے تیسری صورت یہ تھی کہ ان کی اولاد لونڈی غلام کہے جاتے تھے جو درحقیقت تیسری قسم نہیں ہے بلکہ انہین پہلی دونون قسمون مین یہ داخل ہے اور اس قسم کے لونڈی غلام کو ولید بایت یعنی خانہ زاد کہا کرتے تھے لیکن ہاجرہ ان کل باتون سے پاک تھین اور اسوقت تک ان دونون باتون مین سے ایک بھی نہین ثابت ہوئی پھر ان کو لونڈی کہنا زیادتی نہین ہے تو کیا ہے ؟

اب باقی رہا یہ امر کہ سارہ نے ان کو لونڈی کیون کہا اسکی وجہ ظاہر ہے کہ جب دو عورتون علی الخصوص دو سوکنون مین تکرار ہوتی ہے تو جسکی زبان زیادہ چلتی ہے وہ دوسرے کو ہتیارت سے کیا کچھ نہین کہتی ہے لیکن کہنے سے وہ درحقیقت وہی نہین ہوجاتی جو دوسری کہتی ہے اور اگر درحقیقت ہاجرہ لونڈی ہوتین اور اسماعیل لونڈی زادہ ہوتے تو سارہ ان دونون ماں [illegible] کو نکال دینے یعنی طلاق دینے کی درخواست نہ کرتین کیونکہ انکی شریعت [illegible]

ابراہیم معہ اپنے اہلبیت کے شام کو ارض کنعان کیطرف چلے گئے بعضون نے لکھا ہے کہ جس نے سارا کا قصد کیا تھا اور جس کے ہاتھ خشک ہو گئے یا وہ صرع مین مبتلا ہو گیا تھا وہ شاہ اردن تھا اور اوس نے بعد افاقہ ہاجرہ کو آپ کی خدمت کے لئے آپکو دیکر رخصت کیا جو بعض ملوک قبط کی لونڈی تھین۔

پھر ابراہیم مصر سے نکلکر معہ اپنے متعلقین کے ارض کنعان کیطرف روانہ ہوئے اور مقام حیبرون مین (جس کو اب مقام خلیل کہتے ہین) پہونچکر قیام کیا یہہ وہی مقام ہے جس کو صابیہ ہیکل مشتری وزہرہ کہتے تھے اور متبرک سمجھ کر عود وغیرہ جلاتے تھے عبرانیون نے اسی کا نام ایلیا (اللہ کا گھر) رکھا لوط یہان تک تو ابراہیم کے ساتھ ساتھ رہے لیکن اب یہہ مویشیون کی کثرت اور سبزہ زارون کی قلت کی وجہ سے ابراہیم سے علحدہ ہوکر فلسطین کیطرف چلے گئے ہین اگرچہ ہمارے مورخ نے اونکی سرگذشت اسی مقام پر تحریر کی ہے لیکن ہم انکا حال مستقل طور سے آئندہ لکھینگے اس موقع پر اوس دلچسپی کو جو کہ ابوالانبیاء ابراہیم علیہم السلام کے حال سے پیدا ہو رہی ہے ہاتھ سے نہین دیا چاہتے

لونڈی اور لونڈی زادہ کو بیوی اور بیوی کے لڑکے کے ہوتے ہوئے میراث نہین ملتی تھی سوائے اسکے کہ اوسکا باپ حالت حیات مین کچھ دے گیا ہو اور اسی طرح زن مطلقہ اور اس کے لڑکے کو میراث پدر نہ ملتی تھی پس اگر ہاجرہ لونڈی ہوتین اور اسمٰعیل لونڈی زادہ ہوتے تو اسحاق کے پیدا ہونیکے بعد سارہ اس قدر ہاجرہ سے برہم نہ ہوتین یہہ فطرتی بات تھی کہ آپ کو یہہ خیال پیدا ہوا کہ املاک ابراہیم کے مالک باوجود اسحاق کے اسمٰعیل بھی ہون گے اور اسی وجہ سے انکے نکالدینے کی درخواست کی تھی پھر جب ابراہیم کو اس سے کچھ پس و پیش پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے جنیا کہ سارہ نے ہاجرہ کو لونڈی کہا تھا حکایۃً فرمایا اور تسلی دی ۱۲

اسماعیلؑ مراجعت مصر کے بعد دسوین برس سارہ نے ابراہیم کو ہاجرہ سے نکاح کرنیکی اجازت دی۔ اس خیال سے کہ شاید اللہ جلشانہ انھین سے کوئی لڑکا مرحمت فرمائے کیونکہ جناب موصوفؑ نے لڑکے ہونے کی دعا کی تھی اور اللہ تعالی نے وعدہ کیا تھا اور سارہ کی عمر زیادہ ہوگئی تھی وہ لڑکا ہونیسے نا امید ہوچکی تھین پس جب ابراہیمؑ نے ہاجرہ سے عقد کیا تو آپ کی چھیاسی برس کی عمر مین اسماعیل ذبیح اللہ بطن ہاجرہ سے پیدا ہوئے جناب باری سے یہہ وحی نازل ہوئی کہ اس لڑکے کی بارہ[12] اولادین ہونگی اور ہر ایک بڑے سلسلہ کے رئیس ہونگے سارہ کو بعد اسکے غیرت نے اس امر پر مجبور کیا کہ انھون نے ابراہیم پر ہاجرہ کے نکالنے پر دباو ڈالا۔ ابراہیم کو سخت تردد کا سامنا ہوا اللہ جل شانہ نے تسلی دی اور ارشاد کیا کہ[ص] سارہ کی اس بارے مین اطاعت کر" پس ابراہیم سارہ کے کہنے سے ہاجرہ اور اسماعیل کو ایک خچر پر سوار کرکے کچھ تھوڑا سا زادراہ لیکر روانہ ہوئے اور جناب باری کے حکم سے سرزمین مکہ مقام زمزم مین ٹھہرا کر واپس ہوئے مراجعت کرنے پر ہاجرہ نے گھبرا کر ابراہیم سے کہا "من امرك ان تتركنا بارض ليس فيها زرع ولا ماء" کس نے تمکو

ص اس لونڈی اور بچہ کی طرف سے رنج مت کر تو انکو نکال دے مین اس لونڈی کے بچہ سے ایک قوم پیدا کرونگا" کتاب مقدس اور اسکی تفسیرون سے ہاجرہ کا لونڈی ہونا ثابت نہین ہوتا کما سبق (جیسا کہ بیان ہوا)

ط کامل ابن اثیر مین لکھا ہے کہ ولادت اسماعیلؑ کے بعد سارہ کو بہت بڑا صدمہ ہوا اس کے بعد اللہ جل شانہ نے انکے بطن سے اسحاقؑ کو پیدا کیا جب یہ دونون بھائی کسی قدر بڑے ہوئے تو آپس مین ایکروز کچھ جھگڑا ہوا جسکی وجہ سے سارہ نے غصہ مین آکر ان ماں بیٹون کے نکالنے کا دباو ابراہیم پر ڈالا اور یہہ کہا کہ انکو کسی شہر یا آباد قریہ مین نہ ٹھہرانا اللہ جلشانہ نے مکہ کیطرف لیجانے کا حکم صادر فرمایا۔

یہ حکم دیا ہے کہ تم ہمکو ایسی زمین مین چھوڑ جاؤ جہان نہ کوئی درخت ہے اور نہ پانی ہے) ابراہیم نے کہا "ربی امرنی" (میرے خدا نے یہ حکم دیا ہے) ہاجرہ نے جواب دیا "فانہ لن یضیعنا" (وہ بیشک ہمکو ضایع نہ کریگا) اور خاموش ہوکر بیٹھ گئین ابراہیم نے بوقت مراجعت تقاضاے بشریت یا الفت پدری سے مضطربانہ یہ دعا کی رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ (اے رب مین نے اپنی ایک اولاد بسائی ہے ایسے میدان مین جہان کھیتی نہین ہے ترے محترم گھر کے پاس اے رب ہمارے تاکہ قایم رکھین نماز کو پس لوگون سے دلونکو انکی طرف مائل رکھ اور انکو روزی دے میوون سے تاکہ وہ شکر کرین) اللہ جل شانہ نے آپکی یہ دعا قبول فرمالی۔ ابراہیم کے چلے جانے کے بعد بی بی ہاجرہ اور اسمٰعیل دونون مان بیٹے تنہا رہ گئے ایک شب در روز مین یا اُسی دن وہ پانی ختم ہوگیا جس کو روانگی کیوقت جناب ابراہیم اپنے ہمراہ لاے تھے اور اسمٰعیل کو غلبہ تشنگی نے بیتاب کیا ہاجرہ بیتاب پریشان کبھی تو پانی کی تلاش مین کوہ صفا پر چڑھ جاتی تھین جب وہان پانی کا کچھ نشان نہ ملتا تھا تو اُسی پریشانی کی حالت مین مروہ کی چوٹی پر پہونچ جاتی تھین تاآنکہ سات مرتبہ صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا کی چوٹیون پر آئین گئین۔ آٹھوان بار شروع نہونے پایا تھا کہ اپنے پیارے شیرخوار بچے کی رونے کی آواز سُنکر دوڑ آئین اسمٰعیل اُسوقت رو رہے تھے اور زمین پر پاؤن مار رہے تھے جس سے بعنایت الٰہی چشمہ زمزم اوبل پڑا۔ سدی سے روایت کیجاتی ہے کہ اسمٰعیل کو ہاجرہ مقام حجر مین چھوڑ گئین تھین اور انکے لئے ایک عریش بنا دیا تھا اور جبرئیل نے آکر ہاجرہ کے بعد چشمہ کھول دیا تھا۔ اور انھون ہی نے جاکر ہاجرہ کو اس سے آگاہ کیا

اور یہ بتلایا کہ اسی چشمہ سے اللہ کے مہمان سیراب ہونگے اور تھوڑے دنون بعد اس لڑکے کا باپ آئیگا اور دونون ملکر اللہ تعالی کا گھر بنائین گے پھر جرہم کا ایک گروہ یا انکے اہل بیت اس طرف سے گذرے نشیبی مکہ مین قیام کیا چڑیون کو اڑتے ہوئے دیکھکر تعجب سے کہنے لگے اس وادی مین تو پانی نہین ہے چڑیان کیون اُڑرہی ہین، چند لوگ اس جستجو مین نکلکر چلے اور مقام حجر مین پہونچکر ایک عورت اور ایک بچہ اور ایک چشمہ کو دیکھا اور وہین اُن سبھون نے قیام کیا واللہ اعلم الغرض ہاجرہ نے دوڑکر اپنے بچے کو چھپ کرایا۔ اور اُس اُبلتے ہوئے پانی کے چارون طرف مٹی کی ایک مینڈسی باندہ دی رسول اللہ صلعم اکثر بوقت تذکرہ فرماتے تھے یرحمہا اللہ لو ترکتہا لکانت عینا ساٸحۃ (اللہ ہاجرہ پر رحم کرے۔ اگر وہ اس چشمہ کو بحالہ چھوڑدیتین تو وہ ایک چشمہ جاری ہوجاتا) پھر بنی جرہم جو پانی نہ ملنے سے اس غیر ذی زرع سرزمین مین حیران پریشان پھررہے تھے پرندون کو اُڑتے ہوئے دیکھکر اُس طرف آئے جہان بی ہاجرہ معہ اپنے بیٹے اسماعیل کے بیٹھی ہوئی تھین بنی جرہم نے پہلے تو چشمہ کو تعجب بھری نگاہون سے دیکھا بعد اُسکے جب انکی نظر بی بی ہاجرہ پر پڑی تو اور زیادہ متعجب ہوئے تھوڑی دیر سکوت کے عالم مین رہے بعد ازان یہ لوگ باجازت ہاجرہ اسی مقام پر قیام اختیار کیا اور ظاہراً یہی گروہ فی الحال انکی تنہائی کے رفع کرنیکا باعث ہوا اسماعیل نے اسی گروہ مین پرورش پائی۔ جوان ہوئے اور انھین لوگون سے زبان عربی سیکھی انلوگون نے اپنے خاندان مین سے ایک عورت کے ساتھ آپکا عقد کردیا پھر ہاجرہ کا انتقال ہوگیا اسماعیل نے انکو مقام حجر مین دفن کردیا۔

اسحاقؑ جسوقت ابراہیمؑ بی بی ہاجرہ کو مکہ مین پہونچاکر شام کو واپس آئے۔ اور بیت المقدس مین مقیم ہوئے اہل موتفکہ جہان کہ لوطؑ اپنے چچا ابراہیم سے علحدہ ہوکر چلے گئے تھے ارتکاب

خواہش مین حد سے بڑہ گئے لوط نے اونکو سمجہایا اللہ کیطرف بُلایا انلوگون نے جھٹلانا شروع کیا تب اونکے ہلاک کرنے کو اللہ جل شانہٗ نے ملائکہ کو بھیجا۔ اور یہ سب ابراہیم کیطرف ہوکر گذرے ابراہیم نے اُنکی دعوت کی تعظیم و خدمت مین بجان و دل مصروف ہوئے سارہ نے مستفیض ہونے ملائکہ کی بشارتِ ولادتِ اسحاق و یعقوب کے واقعات پیش آئے جیسا کہ قرآن مین مذکور ہے۔

ولادت اسحاق کی بشارت ملائکہ نے ابراہیم کو اسوقت دی تھی جب انکی عمر سو برس کی ہوچکی تھی۔ اور سارہ نو سے برس کی تھین۔

لہ قرآن شریف کے پارہ ۱۲ سورہ ہود مین یہ واقعہ اس طرح پر مذکور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کے ہلاک کرنیکو ملائکہ کو بھیجا اور وہ ابراہیم کی طرف سے ہوکر گذرے ابراہیم نے ان کی دعوت کی عمدہ فربہ دنبہ ذبح کیا دسترخوان پر بیٹھے تو انلوگون نے ہاتھ کھانے سے کھینچ لیا ابراہیم کو اس سے خوف پیدا ہوا اسوجہ سے کہ اس زمانہ کا دستور تھا کہ جس سے دشمنی ہوتی یا دشمنی کرنا مقصود ہوتا تو اُس کا کھانا نہ کھاتے تھے ملائکہ نے انکو خائف دیکھکر کہا کہ "تم نڈرو ہم اللہ کے بھیجے ہوئے قوم لوط پر جارہے ہین" سارہ کھڑی ہوئی تھین ہنس پڑین تب ملائکہ نے ولادت اسحاق اور بعد اسحاق کے یعقوب کے ولادت کی بشارت دی سارہ کا سن اُسوقت تک نوّے برس کا ہوچکا تھا بایں لحاظ کمال تعجب یا جوش مسرت سے استعجاباً بول اوٹھین یَا وَیْلَتٰیٓ ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّھٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ (کیا مجھ سے لڑکا پیدا ہوگا اور درآنحالیکہ مین بوڑھی ہون! اور میرا شوہر بوڑہا ہوگیا ہے بیشک یہ ایک بات تعجب کی ہے) جبرئیل یا اور کسی فرشتے نے جواب دیا۔ اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ (کیا تو اللہ کے حکم سے تعجب کرتی ہے) اور دوسرے مقام پر اس کے جواب مین ملائکہ نے کہا کَذٰلِکِ قَالَ رَبُّکِ (ایسا ہی تیرے رب نے کہا ہے) پھر ابراہیم سے مخاطب ہوکر اس شبہہ و استعجاب کو جو کہ سارہ کو پیدا ہوگیا تھا اس قول سے رفع کردیا۔

اور اسحاق کی ولادت سے بعد اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ بنانیکا حکم دیا اس سے
پیشتر جب اسماعیلؑ پندرہ برس کے ہوئے ہاجرہ کا انتقال ہوگیا تجہیز و تکفین کے بعد
اسماعیلؑ کا دل مکہ سے اُچٹ گیا۔ اور اُنھون نے شام کیطرف چلے جانیکا قصد کیا لیکن
بنی جرہم نے آپس مین صلاح و مشورہ کرکے اسماعیل کو اس ارادہ سے روکا اور انکا نکاح
عمارہ بنت سعید بن اسامہ بن ایکل سے خاندان عمالقہ مین کر دیا اس کے بعد ابراہیم اپنی
بیوی سارہؑ سے حسب دستور سابق اجازت لیکر مکہ کو آئے اُسوقت ہاجرہؑ انتقال کر چکی تھین
اور اسماعیل شکار کھیلنے کو تشریف لے گئے تھے صرف عمارہ بنت سعید اسماعیل کی بی بی
گھر مین موجود تھین ابراہیم نے عمارہ سے چند باتین دریافت فرمائین کہ "تم کون ہو
اسماعیلؑ کہان گیا؟ ہاجرہ کا کب انتقال ہوا" عمارہ نے کچھ ایسی ترشروئی سے جواب دیا کہ ابراہیم
انکی کج خلقی سے پریشان ہوگئے اور روانگی کیوقت کہہ گئے "اسماعیل آئین تو کہدینا کہ اپنے
گھر کا دروازہ تبدیل کر دو" ابراہیم کے چلے جانیکے بعد جسوقت اسماعیل شکار گاہ سے واپس
آئے اور عمارہ نے کل واقعات بیان کئے اور یہ ظاہر کیا کہ اُس پیر مرد نے یہ کہا ہے کہ
"تم اپنے گھر کا دروازہ بدل دو" اسماعیل نے عمارہ سے کہا" وہ میرے باپ تھے وہ مجکو ہدایت
کر گئے ہین کہ مین تمکو طلاق دیدون۔ اسوجہ سے اب مین تمسے علٰحدگی اختیار کرتا ہون"
عمارہ سے طلاق کے بعد اسماعیل نے سیدہ بنت مضاض بن عمرو جرہمی سے عقد کیا۔ ایک
عرصہ کے بعد پھر ابراہیم تیسرے بار سارہؑ سے اجازت لیکر اسماعیل کے دیکھنے کو آئے
اسماعیل اتفاقات سے اس دن بھی موجود نہ تھے سیدہ بنت مضاض نے بہت خوشی سے

ص بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْقَانِطِينَ (ہمنے تمکو سچی بشارت دی ہے تو خدا کے فضل سے
نا امید نہو)۔ اس کے بعد ملائکہ اہل موتفکہ کی طرف چلے گئے۔

استقبال کیا پانی گرم کرکے وضو کرایا دودھ گوشت جو کچھ اسوقت موجود تھا طیب خاطر سے پیش کش کیا اور معذرت کی "یہان گیہون وغیرہ نہین پیدا ہوتا ہم لوگ بھی دودھ اور خرما اور شکاری گوشت کھاکر گذران کرتے ہین" ابراہیم بہت خوش ہوئے اور دعائے برکت کی سیدہ نے ہرچند روکا لیکن وہ کب رک سکتے تھے بی بی سارہ کی ٹھہرنے کی تو اجازت ہی نہ تھی خواہ مخواہ سیدہ سے رخصت ہوکر شام کیطرف روانہ ہوئے اور وقت روانگی فرما گئے کہ جب تمہارا شوہر آوے تو میرا سلام کہنا اور یہ کہدینا کہ اب تمہارے مکان کا دروازہ اچھا ہے مین نے پسند کیا اب اس کو کبھی تبدیل نہ کرنا" اسمٰعیل جسوقت شکار کھیل کر واپس آئے سیدہ نے کمال تعظیم سے ابراہیم کا نام بتلایا اور کل ماجرا لفظ بلفظ کہہ سنایا اسمٰعیل نے شکر فرمایا "وہ میرے باپ تھے مجکو ہدایت کر گئے ہین کہ مین تمکو اپنے سے کبھی نہ جدا کرون۔

تعمیر کعبہ ان واقعات کے بعد خانہ کعبہ بنانیکا حکم ہوا ابراہیم شام سے جبرئیل کے ساتھ مکہ مین آئے اور دونون باپ بیٹون یعنی ابراہیم و اسمٰعیل نے خانہ کعبہ اس طرح سے بنانا شروع کیا کہ ابراہیم تو جوڑائی کا کام کرتے تھے اور اسمٰعیل گارہ اور پتھر اُٹھا اُٹھاکر دیتے تھے یہ دونون بزرگ بناتے وقت اپنے رب سے یہ دعا کرتے جاتے تھے"

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (اے ہمارے رب یہ کام ہمارا قبول کر

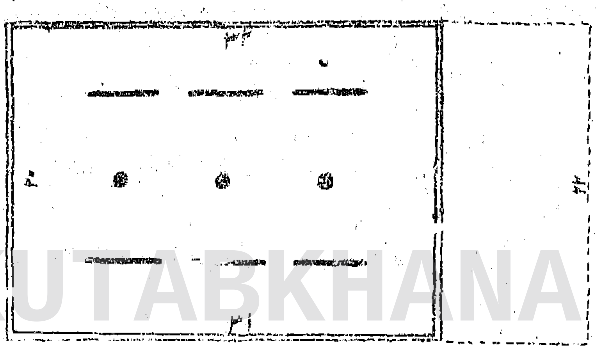
سلہ آپ لوگون کو جہان یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اسمٰعیل پہلے وہ شخص ہین کہ جنہون نے اپنے باپ کے کہنے سے اپنی بی بی کو طلاق دیدیا وہان یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ اسوقت اسمٰعیل صاحب وحی نہ تھے لیکن ابراہیم پیغمبر اور صاحب وحی تھے ممکن ہے کہ ابراہیم کو بذریعہ الہام و القاء اس امر کی ہدایت کی گئی ہو اور اسمٰعیل نے محض اس خیال سے کہ یہ صاحب وحی و پیغمبر کا ارشاد ہے تعمیل کیا ہو بہر کیف جو کچھ ہوا اسمٰعیل کو ضرور اس امر مین سبقت کا اعزاز حاصل ہے۔

بیشک تو سمیع و علیم ہے۔ جسوقت دیوار کسی قدر بلند ہوئی اور ابراہیمؑ چوڑائی سے مجبور ہوئے
تو ایک پتھر پر کھڑے ہوکر کام کرنے لگے یہ وہی مقام ہے جس کو مقام ابراہیمؑ کہتے ہین۔ خانہ کعبہ
قریب تیاری کے تھا کہ ابراہیمؑ نے اسمٰعیلؑ سے کہا کہ کسی اچھے پتھر کا ٹکڑا لاؤ تاکہ مقام رکن پر
رکھدون جس سے لوگون کو امتیاز باقی رہے علماء کہتے ہین کہ بوقبیس سے آواز دی تھی
کہ میرے پاس تمہاری امانت رکھی ہے یہ لو" اور بعض یہ کہتے ہین کہ جبرئیلؑ نے حجر اسود کا پتہ
بتلایا تھا غرض جو کچھ ہو اسمٰعیلؑ اس پتھر کو اوٹھا لائے اور ابراہیمؑ نے اوسکو اوٹھاکر مقام رکن
پر رکھدیا یہی حجر اسود ہے جس کا طواف کیوقت بوسہ لیا جاتا ہے۔ بیت اللہ کے بننے
کے بعد ابراہیمؑ حسب حکم باری تعالیٰ مکہ مکرمہ کے نورانی پہاڑ کے بلند چوٹی پر چڑھ گئے اور باواز
بلند فرمایا یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ بَنَا لَکُمْ بَیْتًا وَدَعَاکُمْ اِلَی الْحَجِّ فَاَجِیْبُوْا (اے
لوگو بیشک اللہ نے تمہارے لئے گھر بنا دیا ہے اور تمکو اوسکے حج و زیارت کو بلایا ہے

نوٹ لہ علامہ ارزقی فاضل ابن اسحاق سے روایت کرتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کو
نو گز بلند بنایا تھا جانب پیش دروازہ حجر اسود سے رکن شامی تک اوسکا طول بتیس ۳۲ گز کا تھا اور عرض
میزاب کیطرف سے رکن شامی سے رکن غربی تک جس کو اب رکن عراقی کہتے ہین بائیس ۲۲ گز کا تھا جانب
پشت اوس کا طول رکن غربی سے رکن یمانی تک اکتیس ۳۱ گز اور عرض رکن یمانی سے حجر اسود تک
بیس گز تھا دروازہ اوسکا بالکل زمین سے ملا ہوا تھا کیواڑ اور بازو نہین لگائے گئے تھے اوس
مقدس مکان کے اندر جاتے ہوئے دائین جانب ایک کنوان بنا دیا تھا اس غرض سے کہ بیت اللہ کے
تحائف جو اطراف و جوانب سے آئین اوس مین رکھے جائین۔ اس پیمایش کے مطابق جس کا اوپر ذکر کیا گیا
ہم خانہ کعبہ کا نقشہ اس مقام پر ثبت کئے دیتے ہین جس سے اسکی قطع بخوبی سمجھ مین آجائے گی۔ دائین
طرف کا حصہ جو نقطون سے گھرا ہوا ہے وہ ابراہیمؑ کے وقت مین کعبہ مین داخل تھا۔ لیکن قریش نے تعمیر کے وقت

پس تم لوگ آؤ اس کے بعد یہ دونون بزرگ معہ ان لوگون کے جو آپ پر ایمان لا چکے تھے مقامات منا و عرفات کی طرف گئے قربانی کی۔ خانہ کعبہ کا طواف کیا بعد ازان ابراہیم شام کیطرف چلے گئے۔ اور تاحیات ہر سال خانہ کعبہ کی زیارت و حج کو آتے رہے

ص اسکو چھوڑ دیا تھا اور اندر کعبہ جو چھ نقطہ مستطیل ہین وہ لکڑی کے ستون ہین جنکو قریش نے قایم کئے تھے اور یہ اب نہین ہین بعد جو تین نقطہ مدور ہین وہ ستون عبداللہ بن زبیر کے بنائے ہوئے ہین۔ اور اب بھی موجود ہین



اسماعیل کے انتقال کے بعد بنی جرہم اس خانہ خدا کے متولی ہوئے انکے زمانہ مین ایک پہاڑی نالہ آیا اور کعبہ مین پانی چڑھ گیا کعبہ منہدم ہوگیا تب بنی جرہم نے اسی بنیاد پر کعبہ بنایا جس پر ابراہیم نے تیار کیا تھا اسکے بعد جب عمالقہ نے بنی جرہم کو مغلوب کر دیا اور خانہ کعبہ کے مختار ہوگئے تو غالباً سیلاب ہی کیوجہ سے پھر انھون نے خانہ کعبہ بنایا۔ یہ عمالقہ۔ عمالقہ اولی نہین ہین جو عرب البائدہ مین تھے انکی طرف تعمیر کعبہ کی نسبت کرنی نہایت نادانی ہے اسوقت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام پیدا تک نہین ہوئے تھے اسی وجہ سے بعض مورخین نے غلطی سے لکھدیا ہے کہ بنی جرہم سے پہلے عمالیق نے خانہ کعبہ بنایا ہے حالانکہ یہ روایت بالکل بے اصل ہے اور یہ تعمیر غالباً حضرت عیسوی سے ایک صدی پیشتر واقع ہوئی تھی پھر انکے بعد قصی ابن کلاب نے کچھ بنایا غالباً اس تعمیر کی وجہ سیلاب ہی ہوگی۔ یہ تعمیر جیسا کہ قیاس کیا جاتا ہے دو سو برس قبل از ولادت رسول اللہ صلعم ہوئی ہے۔ کیونکہ قصی رسول اللہ (صلعم) کے چھٹی پشت مین پڑتا ہے ص

حکم قربانی خانہ کعبہ بنانے کے بعد ابراہیم کو بذریعہ خواب جو کہ درحقیقت وحی تھی لڑکے کے ذبح کرنیکا حکم ہوا چنانچہ ابراہیم نے اسکی تعمیل کی اور جنت سے اوسکا فدیہ آیا اور لڑکا بفضلہ بچ گیا جیسا کہ کلام پاک کے نص صریح سے معلوم ہوتا ہے علمارنے

۴۔ اور ستون کو قایم کرکے کعبہ کو مسقف (چھت دار) بنایا تھا اس کے بعد قریش نے کعبہ کو تعمیر کیا اس وقت رسول اللہ (صلعم) پیدا ہو چکے تھے اور تعمیر ڈھونے مین آپ شریک تھے لیکن انھون نے کعبہ کو بہ نسبت سابق کے دو چند مرتفع کیا اور چھ درع ایک بالشت کی کرسی بھی دیدی اور اسپر دروازہ قایم کیا تاکہ سیلاب کا پانی اندر نہ جانے پائے اور شاید لکڑی کی کمی کیوجہ سے حجر اسود کی طرف چھ درع ایک بالشت زمین چھوڑ دی اور اس طرف عرض مین ایک جدید بنیاد کھود کر دیوار چن لی پھر اسلام مین سب سے پہلے عبد اللہ بن زبیر نے اسکی تعمیر ویسی ہی کی جیسا ابراہیم نے کی تھی لیکن انھون نے ایک دروازہ جدید جانب غرب قایم کیا اور بلندی قریش کے بلندی سے بھی بڑھا دی یعنے ستائیس درعہ کردی اور تین ستون چھت پاٹنے کے لئے بنائے پھر انکے بعد حجاج بن یوسف نے کعبہ کو بنوایا جیسا کہ کتب تواریخ مین ان دونون کے بنانے کے اسباب و واقعات مذکور ہین۔

۵ تفصیل اس واقعہ کی یہ ہے کہ جناب ابراہیم کے نزدیک جب یہ امر متحقق ہو گیا کہ حکم ذبح حکم الٰہی ہے وسوسہ شیطانی نہین ہے تو آپ نے اپنے لڑکے اسمٰعیل سے کہا کہ رسی اور تبر لیکر ہمارے ساتھ اس پہاڑی کیطرف آؤ تاکہ لکڑیان کاٹ لائین اسمٰعیل یہ سنتے ہی رسی اور تبر لیکر ابراہیم کے پیچھے پیچھے چلے شیطان کو یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ کسی طرح ان مین سے کسیکو اس راہ سے پھیر دینا چاہئے اور اسی خیال سے پہلے اسمٰعیل کے پاس ایک بوڑھے آدمی کی شکل مین متشکل ہو کر آیا اور کہنے لگا "تم جانتے ہو کہ تمکو تمہارا باپ کہان اور کس لئے لئے جا رہا ہے" اسمٰعیل نے فرمایا "ہان اس پہاڑی پر لکڑی کے لئے مجھکو لئے جا رہے ہین" شیطان افسوس اور حسرت آمیز نگاہون سے دیکھکر بولا "واللہ تم کس قدر بھولے ہو

اس مین اختلاف کیا ہے۔ بعض کا یہ خیال ہے کہ اسماعیل ذبیح اللہ تھے اور بعض کا یہ گمان ہے کہ اسحاقؑ سے ذبح کرنیکا حکم ہوا تھا یہ اختلاف صرف علماء کرام تک محدود نہین رہا بلکہ صحابہ عظام اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اس مین شریک ہین ابن عباس۔ ابن عمر و

ہمارے صاحبزادے یہ تمکو ذبح کرنے کو لئے جاتے ہین" اسماعیلؑ نے دریافت کیا "وہ مجھکو کیون ذبح کرنے کو لئے جاتے ہین۔ حالانکہ پھر اون سے زیادہ کوئی اور شفیق ہو نہین سکتا" شیطان نے کہا "ابراہیمؑ کو یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ اللہ تعالے نے اسکا حکم صادر فرمایا ہے" اسماعیلؑ نے کمال بے اعتنائی سے فرمایا "اگر ایسا ہی امر ہے تو مجھکو بسروچشم منظور ہے" شیطان یہ سنکر خاموش ہو گیا۔ پھر اسکو اسماعیلؑ سے بات کرنیکی جرات نہ ہوئی۔ بعد اسکے ابراہیمؑ کے پاس آکر کہنے لگا "کیون بڑے میان تم کس خیال مین ہو بھلا خدا کو کیا غرض ہے کہ وہ لڑکے کے ذبح کرنیکو کہے تم اس خیال کو چھوڑ دو اور ناحق اس لڑکے کی جان نہ لو" ابراہیمؑ نے فرمایا "ملعون تو مجھکو بہکانے آیا ہے چل دور ہو یہ باتین بھی نادان کو بہکانا" شیطان تو یہ باتین سنکر ناکام یہان سے واپس ہوا اور ابراہیمؑ نے کچھ دور چلکر اسماعیلؑ سے کہا یٰبُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی (اے میرے بیٹے مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ مین تجھکو خدا کی راہ مین ذبح کر رہا ہون اس مین تمہاری کیا رائے ہے) اسماعیلؑ بھی چونکہ خلعت نبوت سے سرفراز ہونیوالے تھے بیتامل بول اوٹھے۔ یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین (اے باپ جسپر تم مامور کئے گئے ہو وہ کرو مجھکو انشاء اللہ تعالیٰ صابر پاؤگے) دونوں باپ بیٹے باتین آپس مین کرتے ہوئے جسوقت منا مین یا اُس مقام پر جہان اب قربانیان کیجاتی ہین پہونچے اور ابراہیمؑ چھری لیکر ذبح کرنے پر مستعد ہوئے تو اسماعیلؑ نے گذارش کی "مناسب یہ ہے کہ آپ میرے چہرے کو زمین کیطرف کر دیجئے اور اپنی آنکھون پر پٹی باندھ لیجئے دامن کو سمیٹ لیجئے ہاتھ پاؤن میرے ڈوری سے باندھ دیجئے کہین ایسا نہو کہ آپکی نظر ذبح کیوقت میرے چہرے پر پڑے اور آپکو محبت آجاوے۔ اور

الشعبی۔ مجاہد۔ حسن۔ محمد بن کعب القرضی رضی اللہ تعالےٰ عنہم اس امر کے قائل ہین کہ اسماعیل ذبیح اللہ ہین اسوجہ سے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انا ابن الذبیحین[۱] (مین بیٹا ہون دو ذبیحون کا) فرمایا ہے حالانکہ یہ حدیث اونکے دعوے کو پورے طور سے ثابت نہین کرسکتی کیونکہ مجازاً فخر و مباہات کیوقت عام طور سے لوگ چچا کو بھی باپ کہدیا کرتے ہین اور نیز اونکی یہ دلیل بھی قابل قبول عقل نہین ہے کہ جناب باری نے ارشاد کیا ہے فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِن وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ "(پس ہمنے اوسکو یعنی سارہ کو اسحاق کے پیدا ہونیکی بشارت دی اور بعد اسحاق کے یعقوب کی پیدائش کی خوشخبری دی) اگر ذبیح اللہ اسحاق

ہوبا عث کی خواب یا حکم رب کے تعمیل مین تاخیر کا ہوا ابراہیم یہ سُنکر بہت خوش ہوئے اور فرمایا نعم العون انت یا بنی علی امر اللہ (اے میرے بیٹے تو بہت ہی اچھا معین ہے اللہ کی تعمیل ارشاد مین) غرض ایسا ہی کیا جیسا کہ اسماعیل نے عرض کیا تھا۔ جس وقت یہ دونون اللہ کے برگزیدہ بندے اپنے رب کے حکم بجالانے پر مستعد ہوئے اور ابراہیم نے اسماعیل کو زمین پر لٹاکر چھری کو گلے پر پھرا اسیوقت بحکم باری جبرئیل نے چھری کو اُلٹ دیا اور جناب باری نے پکار کر کہا " تمنے جو کچھ خواب مین دیکھا تھا اوسکی پوری پوری تعمیل کی یہ ذبحہ (دنبہ) تمہارے لڑکے کا فدیہ ہے اس کو تم بجائے اپنے لڑکے کے ذبح کرو تم دونون اپنے اپنے امتحان مین کامیاب ہوگئے بروایت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ دُنبہ اس واقعہ سے چالیس برس پہلے سے جنت مین چرر ہا تھا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

[۱] پہلے ذبیح اللہ اسماعیل ہین تو جناب رسالت مآب صلعم کے جد اعلیٰ ہوتے ہین اور دوسرے ذبیح اللہ عبد اللہ ہوئے جو آپ کے باپ تھے۔

ہی تسلیم کرلئے جائین تو انکے بعد یعقوب کی بشارت سے کوئی معنی نہین پیدا
ہوسکتے کیونکہ شروع شباب مین حکم ذبح صادر ہوا تھا یہ حکم آیندہ یعقوب کے پیدا ہونیکے
منافی ہے اسوجہ سے کہ بشارت کی علت وہی علم الہی ہے جو پہلے سے نہ ذبح ہونیکو
تسلیم کرچکا تھا اور یہ مان لیا تھا کہ یہ حکم محض بنظر امتحان ابراہیمؑ صادر کیا گیا ہے اسحاقؑ
کے ذبیح اللہ ہونے کی بھی بڑے بڑے صحابہ کرام قائل ہین۔ عباس۔ عمر۔ علی۔ ابن مسعود
کعب احبار۔ زید بن اسلم۔ مسروق۔ عکرمہ۔ سعید بن جبیر۔ عطا۔ زہری۔ مکحول۔ سدی۔ قتادہ
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی روایتین شہادت دیتی ہین کہ اسحاقؑ کے ذبح کرنیکا حکم ہوا تھا
اور یہی ذبیح اللہ ہین۔ علامہ طبری کا یہ خیال ہے کہ قول راجح یہی ہے کہ اسحاق ذبیح اللہ
ہین کیونکہ نص قرآن اس امر کا مقتضی ہے کہ مُبَشَّر (جسکی بشارت دیگئی ہو) ذبیح ہوا اور
بشارت سواے اسحاق کے ابراہیم کے کسی اور لڑکے کے حق مین واقع نہین ہوئی
جیسا کہ ہمارے اس دعوی کی شہادت آیہ کریمہ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ (پس بشارت
دی ہمنے اسکو ایک حلیم لڑکے کی) دے رہی ہے کیونکہ یہ آیت اصل مین اس دعا کی
قبولیت کی خبر دے رہی ہے جو ابراہیم نے ارض بابل سے ہجرت کرنیکے وقت جناب
باری مین کی تھی آپ لوگ یہ اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہین کہ یہ سب واقعات ہاجرہ کے
پہلے کے ہین۔ کیونکہ ہجرت کے بعد ہاجرہ مصر مین سارہ کو دیگئین اور بعد مراجعت مصر
دس برس کے بعد ہاجرہ کو سارہ نے ابراہیم کو دیا اس صورت مین مبشر بہ ابن سارہ یعنے
اسحاق ہونگے نہ کہ اسمٰعیل اور وہی اس دلیل سے ذبیح اللہ ہونگے باقی رہا یہ امر کہ ملائکہ نے
جسوقت کہ وہ ابراہیم کے یہان مہمان تھے اور وہ قوم لوط کے ہلاک کرنیکو جارہے تھے تو سارہ کو
لڑکا پیدا ہونیکی بشارت دی تھی۔ یہ اوسی پہلی بشارت کی تجدید ہے جو کہ وقت ہجرت ابراہیمؑ

کو دیگئی تھی۔ انتھی کلام الطبری (کلام طبری ختم ہوا)

تحقیق ذبیح آپ لوگون کے اذہان مین ضرور یہ خطرہ گذرا ہوگا کہ ذبیح اللہ اسحاق ہین نہ کہ اسماعیلؑ جیسا کہ مورخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ کا طرز بیان شہادت دے رہا ہے حالانکہ شہرت پذیر امر یہ ہے کہ اسماعیلؑ کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تھا اور وہی مقام منا مین ابراہیمؑ کے ساتھ ذبح ہونے کو گئے بیشک یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ قرآن مجید کی نص صریح سے اگر اسماعیلؑ کا ذبیح اللہ ہونا ثابت نہین ہو سکتا ہے تو اشارۃ النص سے ضرور ثابت ہو جائیگا ملاحظہ فرمایئے کہ نص صریح سے دونون بزرگون مین سے بالتخصیص ایک کا ذبیح اللہ ہونا ثابت نہین ہو سکتا باقی رہا قول رسول صلعم اوس سے جہانتک ثابت ہوتا ہے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اسماعیلؑ ذبیح اللہ ہین ہم نہین سمجھ سکتے کہ علامہ سا فاضل مورخ حدیث "اَنَا ابْنُ الذَّبِیْحَیْن" کے جواب مین کیون یہ جواب دے رہا ہے کہ لوگ عام طور سے فخر و مباہات کے وقت چچا کو بھی باپ مجازاً کہدیا کرتے ہین درانحالیکہ رسول مقبول صلعم نے اکثر فرمایا ہے "انا سید ولد آدم ولا فخر" (مین سردار اولاد آدم ہون اور یہ کوئی فخر نہین ہے) آپ لوگ یہ تو اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہین کہ اولاً جناب سرور کائنات علیہ افضل التحیۃ والصلوٰۃ کو عام لوگون مین شامل کرنا ہی جادۂ اعتدال سے منحرف ہونا ہے ثانیاً جو شخص سرداری اولاد آدم کو مایہ الفخر نہ سمجھے وہ کیسے چچا کو باپ فخریہ کہہ سکتا ہے دوسری دلیل مین جس طرح علامہ نے اپنا خیال یہ ظاہر کیا ہے کہ بشارت یعقوبؑ بعد اسحاق باوجودیکہ انکے ذبح کرنیکا حکم عالم شباب مین صادر ہو چکا تھا اسوجہ سے صحیح ہو سکتی ہے کہ علم الٰہی مین یہ امر مکنون تھا کہ اسحاق کے ذبح کرنیکا حکم واقعی نہین ہے بلکہ جانچ اور امتحان کا ہے بایں لحاظ یہ حکم بشارت یعقوبؑ کا منافی نہین ہو سکتا اور علامہ طبری نے اپنے دعوے کی یہ شہادت پیش کی ہے کہ لڑکا پیدا ہونیکی بشارت ہاجرہ سے پہلے دیگئی تھی اسوجہ سے بشیر بابن سارہ ہوگا نہ کہ ابن ہاجرہ اور چونکہ علم الٰہی مین یہ امر مکنون تھا کہ اسحاق ذبح نہ کیے جائینگے

بعد ان واقعات کے ایک سو ستائیس برس کی عمر مین بی بی سارہؑ کا قریہ حبرون بلاد
بنی حیث کنعانین مین انتقال ہوا ابراہیمؑ نے عفرون بن صخر سے ایک قطعہ زمین باوجودیکہ وہ
بلاقیمت دینے پر راضی تھا چارسو مثقال چاندی سے دیکر خرید کی اور اوسمین سارہؑ کو دفن کیا۔
بعد انکے ابراہیمؑ نے قطورا (یا قنطورا) بنت یقطن کنعانیہ سے عقد کیا حسب روایت توریت اسکے
بطن سے چھ لڑکے زمران۔ یقشان۔ مدان۔ مدین۔ اشبق۔ شوخ۔ پیدا ہوئے۔ توریت مین

صرف امتحاناً یہ حکم دیا گیا ہے۔ بدین نظر یعقوبؑ کی بھی بشارت صحیح ہو جائیگی۔ اسی طرح ہم کہہ سکتے ہین کہ علم الہی مین یہ امر مستور تھا کہ ابراہیم سرزمین شام سے مصر مین جائینگے اور یہ یہ واقعات پیش آئینگے۔ اور ہاجرہ کو سارہ لیکر ابراہیم کے پاس واپس آئینگی اور بعد دس برس کے سارہ بی بی ہاجرہ کو ابراہیمؑ کو دیدینگی اور انکے بطن سے اسماعیلؑ پیدا ہونگے اور وہی ذبیح اللہ ہونگے اس صورت مین پہلی بشارت اسماعیلؑ کی ولادت سے متعلق ہوگی اور بعد دوسری اسحاق کے ساتھ اور ذبیح اللہ پہلا پسر ہوگا نہ کہ دوسرا علاوہ اسکے ایک یہ امر قابل لحاظ ہے جناب باری عز اسمہ نے تیئیسوین پارہ سورۂ والصافات مین ابراہیمؑ کے قصہ کو اس ترتیب سے بیان کیا ہے کہ پہلے جناب موصوف کی ابتدائی حالات کو بیان کرتے ہوئے بتون کے توڑنے اور آگ مین ڈالے جانیکا حال ظاہر کیا ہے ان بعد یہ ظاہر کیا ہے کہ ابراہیمؑ نے ہجرت کے وقت لڑکے کی دعا مانگی تھی اور جناب باری نے اسکو قبول فرمالیا تھا چنانچہ بعد ہجرت ایک مدت کے بعد وہ لڑکا پیدا ہوا اور جب وہ بڑا ہوا تو اوسکے ذبح کا حکم صادر ہوا جب یہ دونون باپ بیٹے تعمیل ارشاد الہی کے لئے مستعد ہوئے تو اللہ تعالی نے فدیہ بھیجکر اس لڑکے کو بچا لیا بعد اس واقعات کے صریحاً اسحاقؑ کی ولادت کی بشارت دی جیساکہ کلام پاک کی آیہ کریمہ شہادت دیتی ہے وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ (اور ہمنے خبر دی اسکو یعنی ابراہیمؑ کو اسحاقؑ کی جو کہ نبی ہوگا نیک بختون مین) کیا اس طرز بیان سے کسیکو مجال کلام رہجاتا ہے؟ یہ بات نہایت قرین قیاس ہے کہ جب ابراہیمؑ اپنے پہلے لڑکے کے ذبح پر حسب حکم الہی مستعد ہو گئے اور امتحان مین

پورے اتر گئے اسوقت اللہ تعالی نے فدیہ بھیجکر انکو بچالیا اور کمال عنایت والطاف سے ایک اور لڑکے کی ولادت کی بشارت دی۔

لکھا ہے کہ یقشان کے دو لڑکے سبا و ذان پیدا ہوئے۔ اور ددان سے اشور۔ لطوسیح لامیم پیدا ہوئے اور مدین سے پانچ لڑکے۔ عیفا۔ عیفین۔ حنوخ۔ افیداع۔ الزاعا وجود مین آئے۔

علامہ سہیلی کا یہ خیال ہے کہ علاوہ ان لڑکون کے ابراہیمؑ کی ایک تیسری بی بی حجین۔ یا حجون بنت اہیب نامی سے اور پانچ لڑکے۔ کیسان۔ فروخ۔ امیم۔ لوطان۔ نافس پیدا ہوئے تھے علامہ طبری بنو قنطورا کا ذکر کرتے ہوئے یقشان کو لکھکر تحریر کرتا ہے۔ اور باقی سب ابراہیمؑ کی بی بی رعوہ نامی کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ ابراہیمؑ کے لڑکونکی صحیح تعداد اس بنا پر تیرہ ہوئی۔ اسمٰعیلؑ جو سب لڑکون سے بڑے تھے بی بی ہاجرہ سے اور اسحاقؑ بطن سارہ سے اور چھ قنطورا سے جیسا کہ توریت مین ہے اور پانچ لڑکے بروایت سہیلی حجین اور بخیال طبری رعوہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔

چونکہ ابراہیمؑ نے اسحاقؑ سے اس امر کا اقرار لے لیا تھا کہ کنعانیون مین وہ شادی نکرینگے اسوجہ سے مقام حران مین جو آپ کا اول ہجرت گاہ تھا۔ اور جہان آپ کے قبیلہ و قوم کے لوگ رہتے تھے اسحاقؑ کو لیکر آئے اور رفقا بنت بتویل بن ناحور بن آزر سے اسحاقؑ کا عقد کر دیا اسحاقؑ اسوقت چالیس برس کے تھے ابراہیمؑ کی حالت حیات ہی مین یعقوبؑ اور عیصو توام پیدا ہو گئے تھے۔ بعد ایکسو پچھتر برس کی عمر مین ابراہیمؑ کا سرزمین شام مین انتقال ہوا اور سارہ بی بی کے پاس اوسی زمین کے قطعہ مین دفن کئے گئے۔ اب اوسی کو مقام خلیل کہتے ہین اللہ جل شانہ نے انکے آئندہ نسلون کو نبوت اور کتاب سے آخر زمانہ تک سرفراز فرمایا۔

نوٹ۔ یہ مناسب تو یہی تھا کہ جہان اول ذکر ابراہیمؑ کا ذکر آیا تھا۔ وہین ہم تمام بے صوصوت کے وہ حالات جنکو ہمارے مورخ نے بخیال اطالت مقال ترک کر دیا ہے لکھ دیتے لیکن اس مقام پر بھی تحریر کرنا چندان نامناسب نہین ہے اول باخر نسبتے دارد ایک مشہور قول ہے۔

بنی اسماعیلؑ اسماعیلؑ جیساکہ قبل انتقال ابراہیمؑ مکہ مین رہتے تھے ویساہی بعد انتقال بھی مکہ مین رہے اور انھین بنی جرہم مین تشود نما پاکر اُنکی اور نیز اون عمالقہ کیطرف جواطراف مکہ مین رہتے تھے اور اہل یمن کیطرف مبعوث ہوئے اُنمین سے کچھ لوگ تو ایمان لائے اور بعض بدستور کفر و الحاد ہی کے راستہ پر رہے وقت انتقال جیساکہ توریت مین مذکور ہے آپ بنی جرہم مین بارہ لڑکے نبایوت (جسکو عرب نابت یا نبت کہتا ہے) قیدار، ادبل، بسام مشمع، دوما، مسا، حراد، تیما، یطور، نافش، قدما چھوڑ گئے۔ ابن اسحاق کی روایت شہادت دیتی ہے کہ اسماعیلؑ نے ایک سو تیس برس کی عمر پائی اور اپنے مان کے پاس میزاب اور حجر اسود کے درمیان مین دفن کئے گئے توریت مین انکی عمر ایکسو سینتیس سال کی لکھی ہے اور یہ لکھا ہے کہ انکی اولاد حویلا سے شور قبالہ مصر تک اثور کیجانب آباد ہوگئی۔ اہل توریت کے نزدیک حویلا سے جنوب برقہ اور شور سے ارض حجاز اور اثور سے بلاد موصل و جزیرہ مرادہے

ابراہیمؑ اولوالعزم انبیا سے ہین بلکہ ابوالانبیاء ہین۔ انپر بیس صحیفہ نازل ہوئے تھے سب سے پہلے آپ ہی نے مہمانداری کی رسم نکالی ہے آپ ہی نے اول اول ننانوے برس کی عمر مین اپنا ختنہ کرایا اور پانی سے استنجا کیا مسواک کی اور ناک کو پانی سے صاف کیا مصافحہ اور معانقہ کے بھی آپ ہی موجد ہین پاجامہ بھی آپ ہی نے بالہام ربانی سب سے پہلے بنایا یہ پہلے وہ شخص ہین جنھون نے بخیال حفظ ایمان و اطاعت حق تعالیٰ اپنے اصلی وطن کو چھوڑ کر شام کی طرف ہجرت کی سبائیک لذہب اور کامل ابن اثیر مین آپ کی عمر دوسو برس کی لکھی ہے آپ کے انتقال کا قصہ موخرالذکر فاضل نے اسطرح بیان کیا ہے کہ چونکہ ابراہیمؑ نے خدائے تعالےٰ سے یہ دعا کی تھی کہ بغیر میری خواہش کے میری روح نہ قبض کی جائے اسوجہ سے جب مشیت ایزدی یہ ہوئی کہ ابراہیمؑ کی روح قبض کیجائے تو اللہ جل شانہ نے ملک الموت کو

نوٹ (۱) اسماعیلؑ اور اسماعین دونون لغتین مروی ہین یہ عجمی نام ہے اسکے معنی مطیع اللہ ہین آپ ہی کیطرف نور نبی منتقل ہوا

اسماعیل کے بعد ثابت ابن اسماعیل بیت اللہ کا متولی ہوا اور مکہ مین اپنے بھائیون
کے ساتھ مقیم رہا تا آنکہ انکی نسل کی اسقدر جہ ترقی ہوئی کہ مکہ مین نہ سما سکے اور اطراف
و جوانب مین حجاز سے پھیل گئے۔ بطون عدنان کی نسبت اکثر علما کا یہ خیال ہے کہ یہ ثابت
ابن اسماعیل کیطرف منسوب ہین۔ اگرچہ بعض نے اس قول سے اختلاف بھی کیا ہے اور یہ ظاہر
کیا ہے کہ عدنانی عرب کل قیدار ابن اسماعیل کی اولاد سے ہین حالانکہ علماء نسب نے سوائے
ثابت کے اسماعیل کے کسی اور لڑکے کی اولاد کا کچھہ تذکرہ نہین کیا۔ اکثر اہل علم کا یہ خیال
بھی ہے کہ قحطانی عرب بھی اسماعیل کی کسی اولاد کی نسل سے ہین بنا برا سکے اسماعیل کل
عرب کے (جو اونکے بعد ظہور مین آئے) مورث اعلے اور جد اکبر ہوئے۔ واللہ اعلم۔

عہ کو ایک بوڑھے مسلوب القوی شخص کی صورت مین ابراہیم کے پاس بھیجا جناب موصوف اسوقت
لوگون کو کھانا کھلا رہے تھے جناب موصوف نے اس بوڑھے (ملک الموت) کو بھی دسترخوان
پر بٹھلا لیا ضعف و ناتوانی نے اس بوڑھے کو اس قدر مجبور کر دیا تھا کہ جس لقمہ کو وہ اوٹھا کر منہ مین
رکھنے کا قصد کرتا تھا وہ پہلے آنکھ تک پہونچ جاتا تھا پھر وہان سے پھسلکر کان مین داخل
ہوجاتا تھا اس کے بعد منہ تک بہزار خرابی پہونچتا تھا۔ ابراہیم یہ ماجرا دیکھکر سخت متعجب ہوئے
اور اسکا سبب دریافت کیا اوس بڈھے نے کہا کہ ضعیفی نے میرا یہ حال کر رکھا ہے ابراہیم نے
اوس کی عمر دریافت کی اوس بڈھے نے اپنے کو ابراہیم سے دو برس بڑا بتلایا ابراہیم نے اپنے
دل مین کہا "اللہ اکبر میری اور اسکی عمر مین صرف دو برس کی تفاوت ہے دو برس کی بڑائی مین
انکا یہ حال ہو رہا ہے غالباً دو برس کے بعد میری بھی یہی کیفیت ہوگی" تھوڑی دیر کے سکوت کے
بعد یہ دعا کی اللّٰھمّ اقبضنی الیک (اے خدا تو مجکو اپنی طرف کھینچ لے) وہ بڈھا (ملک الموت)
اوٹھا اور اوس نے روح کو قبض کر لیا۔ فیہ ما فیہ فتدبر۔

یعقوبؑ باقی رہے اسحاقؑ وہ فلسطین مین رہے اور بڑی عمر پائی اخیر عمر مین آپ نابینا بھی ہوگئے تھے۔ چونکہ آپ نے یعقوبؑ کے لئے دعاء برکت کی تھی اسوجہ سے عیصو برہم ہوکر یعقوبؑ کے قتل کے درپے ہوا رفقا بنت بتوئیل نے یعقوبؑ کو اس سے آگاہ کرکے حرّان کیطرف چلے جانیکی رائے دی۔ چنانچہ یعقوبؑ رات کو گھر سے نکلکر حران کیطرف روانہ ہوئے شام سے صبح تک سفر کرتے تھے جب صبح ہوجاتی تھی تو ٹھہر جاتے تھے اسیوجہ سے اللہ جل شانہ نے انکو اسرائیل کے لقب سے یاد کیا ہے رفتہ رفتہ تھوڑے دنون کے بعد حرّان مین اپنے ماموں لابان بن بتوئیل کے پاس پہونچکر مقیم ہوئے۔

لابان بن بتوئیل نے اپنے بڑی لڑکی لیا نامی کا عقد یعقوبؑ سے کر دیا اور خدمت کے لئے زلفہ کو دیا بعد اسکے چھوٹی لڑکی راحیل نامی کو اپنے بھانجے یعقوبؑ کے نکاح مین دیا اور جہیز مین بلہا کو دیا۔

نوٹ لہ تفصیلی ماجرا اسکا یہ ہے کہ اسحاق نے نابینا ہونیکے بعد ایک روز عیصو سے کہا "اگر آج تم مجکو شکار کا گوشت کہلاؤ تو مین تمہارے حق مین وہ دعا کرون جو میرے باپ نے میرے حق مین کی تھی" عیصو تو یہ سنکر شکار کو چلے گئے اور یعقوبؑ سے اونکی مان نے کہا "بیٹا تم اپنی بکری ذبح کرکے کباب بناکر اپنے باپ کے سامنے رکھکر اُنسے اپنے حق مین دعاء برکت لیلو" یعقوبؑ نے اپنی مان کے کہنے کے مطابق عمل درآمد کیا۔ اسحاق نے بہت شوق سے کہایا اور دعا دی "اللہ تعالیٰ تیری نسل مین انبیاء و ملوک پیدا کرے" اس کے بعد عیصو شکار لیکر واپس آئے اسحاق نے فرمایا کہ گو یعقوبؑ تم سے سبقت لے گیا لیکن تاہم مین تمہارے حق مین یہ دعا کرتا ہون کہ تمہاری نسل کی اس درجہ ترقی ہوگی کہ وہ ریت کے ذرون سے بھی شمار مین زیادہ سمجھی جائیگی عیصو اسیوجہ سے یعقوب سے کشیدہ ہوگئے اور اونکے قتل کی فکر مین ہوئے۔ اسحاق کو عیصو سے زیادہ محبت تھی اور یعقوبؑ سے اونکی مان رفقا بنت بتوئیل کو

سب سے پہلے لیاؔ سے روبیل بعدازان شمعون بعدہ لاوی ازان بعد یہودا یکے بعد دیگرے پیدا ہوئے چونکہ راحیل سے اُسوقت تک کوئی اولاد پیدا نہوئی تھی اسوجہ سے اوس نے اپنی بلہا خادمہ کو یعقوبؑ کو ہبہ کردیا جس کے بطن سے دان اور نفتالی پیدا ہوئے لیاؔ نے بھی یہ دیکھکر اپنی زلفہ خادمہ کو یعقوب کو دیدیا تھوڑے دنون کے بعد اسکے بطن سے گاد اور آشر پیدا ہوئے اس کے بعد پھر لیاؔ کے بطن سے یساخر اور زبولون ظہور مین آئے یعقوبؑ کے دس لڑکے پورے ہوچکے تھے کہ راحیل نے جناب باری مین لڑکے کی دعا کی اللہ تعالی نے انکی دعا قبول کرلی اور انکے بطن سے یوسف صدیق پیدا ہوئے۔

یعقوبؑ بیس برس تک حران مین رہے بعدازان بحکم الہی ارض کنعان کی طرف روانہ ہوئے اگرچہ لابان (یعقوبؑ کا ماموں) اس عزیمت کا مخالف تھا چنانچہ واپس لانے کی غرض سے وہ ایک منزل تک یعقوبؑ کے ساتھ ساتھ آیا لیکن جب اُسنے یعقوب کو واپس ہوتے نہ دیکھا تو ناچار ایک گلہ بھیڑ بکریون کا دیکر حران کی طرف واپس ہوگیا۔ اور یعقوبؑ منزل بمنزل کوچ کرتے ہوئے روانہ ہوئے تاآنکہ عیصو کے شہر کے قریب پہونچے عیصو ان دنون جبل سعیر مین جوکہ سرزمین کرک اور شوبک مین واقع ہے رہتا تھا۔ عیصو نے بھیڑ بکریون کا گلہ دیکھکر چرواہون سے دریافت کیا "یہ بھیڑ بکریان کسکی ہین" چرواہے چونکہ پہلے ہی سے سکھا دئے گئے تھے ایک زبان بول اوٹھے "یہ بکریان یعقوبؑ نامی عیصو کے چرواہے کی ہین" عیصو یہ سُنکر خاموش ہوکر چلا گیا اس کے بعد یعقوبؑ نے کچھ بکریان اور کچھ بھیڑ عیصو کے پاس ہدیۃً بھیجین جس سے عیصو کا دل یعقوب کی طرف سے صاف ہوگیا

نوٹ ۱؎ کرک وشوبک یہ دونون مشہور شہر سرزمین شام مین عمان وایلہ کے درمیان واقع ہین۔

اسی زمانہ مین اللہ تعالی نے یعقوب کو بذریعہ وحی مطلع کیا کہ "آج سے تمہارا نام اسرائیل ہوا" بعد اسکے یعقوب نے ارشالیم (یروشلیم بیت المقدس) مین پہونچکر ایک مزرعہ خرید کر لیا اور یہین سکونت اختیار کر لی۔ اس مقام پر راحیل پھر حاملہ ہوئین اور بعد انقضاء مدت حمل بنیامین بارہوان لڑکا یعقوب کا پیدا ہوا اور راحیل نے زچہ خانہ مین انتقال کیا اور بیت اللحم مین دفن کی گئین۔ اسکے بعد یعقوب قریہ حبرون مین اپنے بزرگ باپ اسحاق کے پاس چلے آئے اور یہین مقیم رہے تا آنکہ اسحاق کا ایکسو اسی[1] برس کی عمر مین انتقال ہوا اور اپنے باپ ابراہیم کے قبر کے پاس دفن کئے گئے اور یعقوب اپنے باپ کے قائم مقام ہوئے اور انکے کل لڑکے انکے پاس رہے تا آنکہ یوسف بڑے ہوئے اور خواب کا حال بیان کیا پھر بھائیون کے ساتھ بکریان چرانے کو گئے بھائیون نے کنوان مین ڈالدیا مسافرون نے نکالکر عرب کے ہاتھ بیس مثقال پر فروخت کیا اور عرب سے عزیز مصر نے خرید لیا ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ عزیز مصر کا نام اطفیر بن رہیب تھا اور فرعون مصر اندنون عمالقہ سے ریان بن ولید بن دومع تھا۔ الغرض یوسف نے عزیز مصر کے یہان پرورش پائی پھر زلیخا کے ساتھ چند واقعات پیش آئے قید مین رہے قیدیون کے خواب کی تعبیر بیان کی پھر بادشاہ مصر نے انکو بخوف قحط۔ زمانہ قحط مین خزائن زراعت کا منتظم بنایا اور ملکی انتظام کُل انکے سپُرد کر دیا جیسا کہ قرآن مجید مین مذکور ہے یوسف کی عمر اسوقت تیس برس کی ہو چکی تھی۔ بعضے کہتے ہین کہ اطفیر کے معزولی کے بعد اور بعضے کہتے ہین کہ اسکے مرنیکے بعد یوسف متولی وزارت ہوئے پس زلیخا سے عقد کر لیا اور اسکے کُل املاک کے مالک ہو گئے یہی امور انکے سبب بھائیون اور باپ سے ایکجا ہونیکے اسباب ظاہری سے ہین۔ کیونکہ جب ارض کنعان مین قحط

نوٹ[1] علامہ ابوالحسن علی ابن ابوالکرم محمد شیبانی معروف بہ ابن اثیر جزری صاحب تاریخ کامل کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اسحاق کا وقت انتقال ایکسو ساٹھ برس کا سن مبارک تھا اور یعقوب اسوقت ایکسو سینتالیس برس کے تھے

پڑا تھا تو انکے بعض بھائی غلہ وجنس لینے کو مصر مین آئے یوسف نے انکی قیمت انکو واپس کردی تھی اور کُل بھائیون کو بلوایا تھا۔ اور یہی سبب انکے کل بھائیون اور باپ کے اجتماع کا ہوا بعد اسکے کہ یعقوب مسن اور نابینا ہو گئے تھے۔

یوسف صدیقؑ (مترجم) یوسف کی عمر بارہ برس کی ہو چکی تھی کہ آپ نے ایک شب کو یہ خواب دیکھا "گیارہ ستارے[1] اور آفتاب و ماہتاب مجکو سجدہ کر رہے ہین" صبح ہوتے یوسفؑ نے اپنے عالیقدر باپ یعقوبؑ سے بیان کیا یعقوبؑ نے اس خواب کی تعبیر تو بیان کر دی لیکن ساتھ ہی اوسی سے یہ بھی تاکیداً کہا "دیکھو خبردار اس خواب کو اپنے بھائیون سے نہ کہنا ورنہ وہ لوگ حسد کیوجہ سے تمھارے ہلاک کرنیکا حیلہ ڈھونڈھین گے،، پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمایا "کذلک یجتبیک ربک ویعلمک من تاویل الاحادیث ویتم نعمتہ علیک" (یعنے جیسا کہ اللہ جلشانہ نے تجکو اس خواب سے ساتھ برگزیدہ کیا ہے ویسا ہی اللہ تعالی نبوت اور امور اہم کے انصرام کے لیے ممتاز اور مختص کریگا اور سکھلائیگا تجکو احادیث کی تاویل یعنی خوابونکی تعبیر اور پوری کر دے گا اپنی نعمت کو تجپر یعنی دینی اور دنیاوی دو نعمتون کو ملا دیگا) یعقوبؑ تو یہ سمجھتے تھے کہ یہ باتین تنہائی مین ہو رہی اور یوسفؑ کو منع کر دیا ہے لیکن بعد کو یہ معلوم ہوا کہ یوسفؑ کی سوتیلی ماں لیّا یہ باتین سُن رہی تھین چنانچہ انھون نے چراگاہ سے واپس ہونیکے بعد یوسفؑ کے سوتیلے بھائیون سے کُل ماجرا بیان کر دیا ان لوگون نے سنکر کہا "یوسف نے آفتاب سے باپ کو تعبیر کیا ہے اور ماہتاب سے تجکو مراد لیا ہے اور ستارون سے سوا ہمارے اور کسکو مراد لے سکتا ہے افسوس

نوٹ[1] وہ گیارہون ستارے جنکو یوسفؑ نے خواب مین دیکھے تھے۔ جربان۔ الطارق۔ الذیل قابس۔ عمودان۔ الفلیق۔ المصبح۔ الفریح۔ الفرغ۔ وثاب۔ ذوالکتفین تھے۔

کی بات ہے کہ ابن راحیل ہم پر اپنی فضیلت ثابت کیا چاہتا ہے افسوس کا مقام ہے ہم سے زیادہ ہمارا باپ یوسف اور اوسکے بھائی کو پیار کرتا ہے حالانکہ وہ چھوٹے چھوٹے بچے کسی کام کے نہین ہین اور ہم قوی اور تن آور ہین بیشک ہمارا باپ غلطی مین پڑا ہوا ہے مناسب ہے کہ یوسف کو قتل کرڈالو یا ایسی زمین مین اوسکو چھوڑ آؤ کہ باپ سے بالکل علٰحدہ ہو جائے اسکے بعد ہم سب باپ کے نزدیک محبوب ہو جائینگے۔

یہودا نے جو سب بھائیون مین عقلاً و فضلاً بڑا تھا کہا یوسف کو قتل نکرو کیونکہ قتل ایک گناہ کبیرہ ہے۔ بہتر ہوگا کہ اوسکو کسی اندہے کنوئین مین لیجا کر ڈالدو راہگیر اوسکو نکالکر لیجاوینگے سبھون نے اس رائے کو پسند کیا اور آپس مین معاہدہ کرکے دسون بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس گئے اور کہنے لگے۔ یا ابانا مالک لا تامنا علی یوسف وانا لہ لناصحون۔ (اے باپ ہمارے تجھکو کیا ہو گیا ہے کہ یوسف پر ہمارا بھروسہ نہین کرتا حالانکہ ہم اوسکے حافظ ہین) ارسلہ معنا غدًا یرتع ویلعب وانا لہ لحافظون (یوسف کو ہمارے ساتھ صحرا کے طرف بھیجدو میوے کھائیگا اور کھیلیگا۔ درحالیکہ ہم اوسکے نگران رہینگے) حضرت یعقوب انکی چالاکیان سمجھکر بولے انہ لیحزننی ان تذھبوا بہ واخاف ان یاکلہ الذئب وانتم عنہ غافلون (مجھکو یہ خیال رنج دے رہا ہے کہ تم اسکو لیجاؤ اور مجھکو خوف ہے کہ شاید تمہاری غفلت سے اسکو بھیڑیا کھا جائے) یعقوب نے یہ جواب اس بنا پر دیا تھا کہ آپ نے خواب مین دیکھا تھا کہ گویا یوسف ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہین اور انکو دس بھیڑیون نے گھیر لیا ہے اور عنقریب انکو کھایا چاہتے ہین۔ دفعتاً ایک بھیڑئے نے اونہی مین سے یوسف کی حمایت کی ناگاہ زمین شق ہوگئی اور یوسف اوس مین سما گئے پھر تین دن کے بعد آپ زمین سے نکلے۔ یوسف کے بھائیون نے جسوقت اپنے باپ کا جواب مذکور سُنا اک زبان ہوکر بول اوٹھے یہ عجیب بات ہے کہ یوسف کو

بھیڑیا کھا جائے اور ہم قوی اور توانا ہوں اگر ایسا ہو تو ہم سے بڑھکر اور کون بے حمیت ہو سکتا ہے۔ یعقوبؑ کو اس جواب سے کسیقدر اطمینان ہوا۔ اور یوسفؑ نے بھی بمقتضائے سن جانے پر اصرار کیا ناچار یعقوبؑ نے اجازت دیدی چنانچہ یوسفؑ کپڑے پہنکر بھائیوں کے ساتھ چراگاہ تشریف لے گئے۔

جب وقت یہ دسوں بھائی یوسفؑ کو ہمراہ لئے ہوئے ایک سنسان میدان میں پہونچے سبھوں نے آستین چڑھا چڑھا کر مارنا شروع کر دیا جب ایک ان میں سے آپ پر حملہ کرتا تھا تو دوسرے سے پناہ مانگتے تھے اور جب وہ بھی مارنا شروع کرتا تھا تو تیسرے سے پناہ مانگتے تھے یہانتک کہ آپکو قریب المرگ کر دیا۔ اُسوقت یہودا نے کہا "تم نے تو عہد کیا تھا کہ ہم کسی قسم کی تکلیف نہ دینگے اور نہ مارینگے اب یہ کیا کر رہے ہو اپنی اس حرکت سے باز آؤ" سبھوں نے مارنے سے ہاتھ روک لیا اور کنوئیں پر لیجا کر آپکی قمیص اتاری۔ بازو باندھے۔ یوسفؑ نے کہا اخوتاہ ردوا علی قمیصی اتواری بہ فی الجب (اے بھائیو میرا قمیص مجکو دیدو تاکہ اسکو کنوئیں میں پہنے رہوں) بھائیوں نے جواب دیا کہ آفتاب و مہتاب اور گیارہ ستاروں کو بلاؤ وہی تجھے چھپائیں گے۔ یوسفؑ نے کہا بھائی میں نے کچھ نہیں دیکھا مجکو معاف کر دو لیکن اُنھوں نے ایک بھی نہ سنی اور کنوئیں میں آپکو رسی باندھکر کچھ دور تک تو آہستہ آہستہ اوتارا جب نصف سے قریب رہ گیا تو رسی چھوڑ دی۔ قدرت الہی سے ایک ٹکڑا پتھر کا پانی سے اوپر نکلا ہوا تھا جسپر یوسفؑ پہونچکر ٹھہر گئے اور یہی ظاہری سبب اُنکی جانبری کا ہوا۔ پھر بھائیوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ چونکہ یوسفؑ کنوئیں میں گرنے سے پہلے نیم جان ہو چکا تھا اب تو غالباً اوسکی روح ضرور قفا ہو گئی ہو گی چنانچہ اس خیال کی تصدیق کیلئے یوسفؑ کو پکارا یوسفؑ نے یہ سمجھکر کہ شاید اب بھائیوں کو میرے حال پر رحم آیا ہے۔ مجکو اس تکلیف سے نجات دینگے اور کنوئیں سے نکال لیں گے۔ جواب دیا نامہربان بھائیوں نے پتھر مارنیکا

قصد کیا لیکن یہوداؔ نے اونکو اس فعل سے روکا اور ایک سکوت کے عالم مین سب کے سب واپس ہوئے۔

اِدھر تو برادران یوسفؑ اپنے بکریون کے گلہ کیطرف واپس ہوئے اُدھر جناب باری سے یوسفؑ پر وحی نازل فرمائی "کہ ایک وہ دن بھی آئیگا کہ تو انکو انکے ان افعال کی خبر دیگا اور تیرا ایسا مرتبہ بڑہ جائیگا کہ تجھکو نہ جانینگے کہ تو یوسف ہے"

یوسفؑ کے بھائی بکریون کے گلہ کے پاس آئے اور ایک بکری کو مارکر اوسکے خون سے یوسفؑ کے پیراہن کو رنگا اور تقریباً عشاء کیوقت روتے ہوئے یعقوبؑ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا اَبَانَا اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِيْنَ (اے ہمارے باپ ہم آگے بڑہ گئے اور یوسفؑ کو کپڑون کے پاس چھوڑ گئے بھیڑئے نے اوسکو کھالیا ہم ہرچند سچ کہین گے لیکن تجھکو یقین نہوگا) یعقوبؑ کو یہ سنکر سکتہ سا ہوگیا تھوڑی دیر کے بعد اپنے محزون قلب کو سنبھالکر فرمایا "یہ ایسا واقعہ نہین ہوا بلکہ تمنے یہ کام اپنی طبیعت سے کیا ہے مین صبر کرتا ہون صبر کا درجہ بڑا ہوتا ہے اچھا لاؤ اوسکا قمیص مجھے دکھاؤ" یوسفؑ کے بھائیون نے جسوقت قمیص دکھلائی یعقوبؑ غور سے دیکھکر بولے "تاللہ ما رائت ذئبًا احلم من ھذا اکل ابنی ولم یشق قمیصہ" (خدا کی قسم ہے مین نے اس بھیڑئے سے کسی کو حلیم نہین دیکھا کہ اوس نے میرے لڑکے کو تو کھالیا اور اوسکی قمیص کو نہ پھاڑا) اور چیخ مارکر بیہوش ہوکر گر پڑے تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا تو بہت روئے اور قمیص کو بار بار اوٹھا اوٹھا کر دیکھتے تھے اور آنکھو نسے لگاکر سونگھتے رہے۔

تین روز تک یوسفؑ کنوئین مین رہے اس اثناء مین ایک فرشتہ نے آکر

بازو کھولدیئے چوتھے روز ایک قافلہ عرب کا مصر کو جا رہا تھا وہ اتفاقاً اس کنوئین کے قریب پہونچکر ٹھیرا اور دو شخصونکو جنمین سے ایک کا نام مالک بن زعر اور دوسرے کا نام بشریٰ تھا پانی لینے کو بھیجا۔ مالک ابن زعر نے پانی کھینچنے کی غرض سے کنوئین مین ڈول ڈالا یوسفؑ اوسکے ڈول و رسّی کو پکڑکر کنوئین سے نکل آئے جسوقت مالک ابن زعر کی آنکھ یوسف پر پڑی پہلے کچھ جھجکا لیکن بعد کو سنبھلکر چلا اوٹھا یا بشریٰ ھٰذا غلام (اے بشریٰ یہ تو ایک لڑکا ہے)

علماء تاریخ نے بشریٰ مین اختلاف کیا ہے بعض کا تو یہ خیال ہے کہ بشریٰ مالک ابن زعر کے ساتھی کا نام تھا جیسا کہ ابھی ہمنے بیان کیا گیا۔ اور اکثر یہ فرماتے ہین کہ بشریٰ سے مقصود کوئی شخص معین نہین ہے اور نہ مالک ابن زعر کے ساتھی کا نام بشریٰ تھا۔ ایہ کریمہ مین بشریٰ کے معنی بشارت یعنی خوشخبری کے ہین۔ واللہ اعلم۔

الغرض مالک اور بشریٰ یوسفؑ کو امیر قافلہ کے پاس لائے قافلہ والے دیکھکر بہت خوش ہوئے آپس مین بیٹھے ہوئے باتین کر رہے تھے کہ اس اثناء مین یہودا آپہونچا اور یوسفؑ کو امیر قافلہ کے پاس بیٹھا ہوا دیکھکر اپنے بھائیون کو اس ماجرا سے آگاہ کیا۔ چنانچہ دسون بھائی امیر قافلہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یہ تو ہمارا غلام ہے اسکو تم لوگون نے کہان پایا دو چار روز ہوئے کہ بھاگ آیا ہے۔ یوسفؑ ڈر کے مارے کچھ نہ بولے اور انلوگون نے امیر قافلہ کے ہاتھ انکو بیس یا بائیس یا چالیس درہم کے عوض فروخت کر دیا اور دام کھرے کر کے چلتے پھرتے نظر آئے۔

یوسفؑ قافلے کے ساتھ مصر پہونچے مالک بن دعر بن وایب بن عیفا بن مدین جس نے آپکو آپکے بھائیون سے خرید کیا تھا نہلا دھولا اچھے کپڑے پہنا کر فروخت کرنیکی غرض سے بازار مین پیش کیا۔ اطفیر بن رحیب یا قوطفیر نے جو فرعون مصر کا وزیر عزیز مصر کے لقب سے مشہور تھا خرید کر لیا اور اپنے مکان پر لاکر اپنی بی بی زلیخا یا راعیل سے کہا اکرمی مثواہ عسٰی ان ینفعنا او نتخذہ ولدًا

اسکو آرام و عزت سے رکھو عجب نہین کہ آیندہ یہ ہمکو نفع دے یا اسکو ہم اپنا لڑکا بنا لین۔

اُن دنون مصر کی فرعونیت عمالقہ کے خاندان مین تھی ریان بن ولید بن دومغ مصر کا فرعون تھا علامہ ابن اثیر کا یہ بیان ہے کہ فرعون مصر یوسفؑ پر جب انکو نبوت عطا ہوئی تھی ایمان لایا تھا اور آپکی حالت حیات مین انتقال بھی کر گیا۔ اسکے بعد قابوس بن مصعب مصر کا فرعون ہوا اور یہ باوجود دعوت ایمان۔ یوسفؑ پر ایمان نہ لایا بعضے لوگونکا یہ بھی خیال ہے کہ قابوس ہی موسیٰ کے زمانہ مین فرعون مصر تھا اور اسکی چارسو برس کی عمر ہوئی تھی اس دلیل سے کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینات (اور بیشک اس سے پہلے تمہارے پاس یوسفؑ دلائل لیکر آئے) اس بنا پر اگر یوسفؑ اور موسیٰ کا فرعون ایک ہوگا تو اس آیہ کے معنی درست ہون گے۔ میرے نزدیک انکا یہ خیال انکی نافہمی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ قرآن پاک مین یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے اولاد کو اونکے آبا و اجداد کے حال سے مخاطب کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

یوسفؑ جسوقت سن شباب کو پہونچے ہنوز تیس برس سے آپکا سن متجاوز نہوا تھا اور علم و حکمت و نبوت سے سرفراز نہین کئے گئے تھے کہ زلیخا آپ پر مائل ہوگئین۔ اور ایکدن خلوت مین بلاکر اپنا خیال ظاہر کیا یوسفؑ نے فرمایا معاذ اللہ انہ ربی (اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہون بیشک وہ یعنی تیرا شوہر میرا مربی ہے) انہ لا یفلح الظالمون (بیشک اللہ ظالمون کو یعنے خیانت کرنیوالون کو فلاح نہین دیتا) زلیخا نے چونکہ دروازے پہلے سے بند کرادیئے تھے مطمئن ہوکر چھیڑ چھاڑ شروع کردی۔ کبھی تو کہتی تھین۔ یا یوسف ما احسن شعرک (اے یوسفؑ تمہارے کیا اچھے بال ہین) اور یوسفؑ فرماتے تھے ہو اول ما ینتثر من جسدی (وہی سب سے پہلے میرے بدن سے پراگندہ ہوگا) اور کبھی کہتی تھین

یا یوسف ما احسن عینیک (اے یوسف تیری آنکھیں کیا اچھی ہین) اور آپ یہ جواب دیتے تھے ھی اول ما یسیل من جسدی (یہی میرے جسم سے سب سے پہلے بہ جائیگی) زلیخا اسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کرتی رہین۔ تھوڑی دیر کے بعد یوسفؑ کی پاک طبیعت پر بھی میلان کا اثر نمایان ہوا لیکن فضل الٰہی شامل حال تھا آپ پاک و صاف بچ گئے۔

ہمارے اس بیان سے کہ یوسفؑ کی پاک طبیعت پر بھی میلان کا اثر نمایان ہوا ہرگز ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ (عیاذاً باللہ) یوسفؑ بھی زلیخا کے ساتھ کسی فعل کے کرنے پر آمادہ ہوگئے تھے۔ لیکن جبرئیل کیوجہ یا کسی اور ذریعہ سے بچ گئے۔ کیونکہ کلام ربانی کا طرز بیان اسکے خلاف شہادت دے رہا ہے یوسفؑ ہرگز ہرگز زلیخا کیطرح آمادہ و تیار نہین ہوئے تھے اور نہ انہون نے ازار بند کی گرہ ہی نکو کھولنا شروع کیا تھا۔ جیسا کہ بعضون نے غلطی سے لکھدیا ہے اور نہ پاجامہ کے کھولنے پر مستعد ہوئے تھے اور نہ زلیخا نے ہفت خانہ اس غرض کے لئے بنوایا تھا اور نہ اوس مکان مین کوئی بت رکھا ہوا تھا جسپر زلیخا نے شرم و حجاب کیوجہ سے چادر ڈالدی تھی اور نہ یوسفؑ کے دل مین کسی فعل کے کرنیکا خطرہ گذرا تھا ہان یہ بات ضرور ہوئی تھی کہ زلیخا کی چھیڑ چھاڑ سے ایک قسم کا خیال پیدا ہوگیا تھا جسکو آپ میل طبع سے تعبیر کیجئے اور چاہے قصد و ارادہ سے تفسیر کیجئے لیکن اصل بات یہ ہے کہ یوسفؑ کا یہ قصد اختیاری (یعنی عزم) نہ تھا۔ بلکہ اس خیال کے ساتھ اونکے دل پر اللہ تعالیٰ کا خوف بھی اپنا رنگ جمانا چاہتا تھا اور دونون مین منازعت ہو رہی تھی کہ اسی اثناء مین اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد کی اور آپ بالکل اوس سے بیزار ہے۔ یہ لوگونکی ایسی من مانی گڑھی ہوئی کہانیان ہین کہ جنسے سلب ایمان کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ علماء تفسیر نے وہم بہا کے معنی قصد بہا (یعنی اونھون نے بھی اوس کا قصد کیا) تحریر کیا ہے عزم بہا نہین لکھا۔ کیونکہ قصد اور عزیمت مین

بہت بڑا فرق ہے عزیمت کو دل سے تعلق ہے اسکا درجہ قصد سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے
اور قصد امور قلبیہ سے نہیں ہے علاوہ اسکے آیہ کریمہ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا
اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ سے یہ معنی مستفاد ہوتے ہیں کہ بیشک اوس نے یعنی زلیخا نے
قصد کیا اور یوسف بھی اوسی کا قصد کرتے لیکن انھون نے اپنے رب کا برہان دیکھہ لیا
اور اوس سے باز رہے۔

برہان کی نسبت لوگون نے مختلف خیال ظاہر کئے ہیں بعضے یہ کہتے ہین کہ یوسف صدیق نے یعقوب کو انگشت بدندان افسوس کرتے ہوئے دیکھا اور بعضون کا یہ خیال ہے کہ یوسف صدیق نے یعقوب کو نہین دیکھا تھا بلکہ ایک غیبی ندا سنی کہ یا یوسف تزنی وانت نبی اے یوسف تو زنا کے لئے آمادہ ہوا چاہتا ہے۔ حالانکہ تو نبی ہے۔ کچھ لوگ یہ کہہ رہے ہین کہ یوسف صدیق آیہ لاتقربوا الزنا انه كان فاحشة وساء سبيلا دیوار پر لکھی ہوئی دیکھکر اوس قصد غیر اختیاری سے باز رہے لیکن ہماری راے یہ ہے کہ یوسف صدیق نے نہ یہ دیکھا تھا نہ وہ دیکھا تھا اگرچہ تقدیر الٰہی سے ایسے اسباب کا ظاہر و پیدا ہو جانا کچھ بعید نہین ہے لیکن اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ یوسف صدیق کے خیال مین زلیخا کی چھیڑ چھاڑ سے جو ایک وسوسہ پیدا ہو رہا تھا۔ اور اونکا وہ نورانی قلب جو آئینہ نور نبوت سے معمور ہونے والا تھا اوسکے دفع کرنے مین سعی کر رہا تھا کہ بتائید غیبی و الہام الٰہی اوسمین کامیاب ہو گیا ایک سیدہی بات کو ایسے پیرایہ سے ظاہر کرنا جسکے فہم سے ظاہر بینون کو تردد ہو۔ دوراندیش عقل جائز نہین رکھتی۔

الغرض یوسف صدیق اپنے دامن عصمت کو زلیخا کے ہوا و ہوس کے ہاتھون پاک و صاف بچا کر بھاگے زلیخا نے یوسف صدیق کے پکڑنے کی کوشش کی اور اس تگ و دو مین یوسف کا پچھلا دامن قمیص کا پھٹ گیا۔ اتفاق یہ کہ دروازہ جو کھلا تو اطفیر (زلیخا کا شوہر)

زلیخا کے چچازاد بھائی سے کھڑا ہوا باتین کر رہا تھا۔ زلیخا اور یوسفؑ دیکھ کر جھیپ سے گئے۔ یوسف صدیق دلمین سوچ رہے تھے ہنوز کوئی بات منہ سے نہ نکلنے پائی تھی کہ زلیخا بول اُٹھی مَا جَزَاءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ کیا تعزیر اُس شخص کی ہے جو تیرے اہل کی رسوائی کا خواہان ہو سوائے اسکے کہ وہ قید اور عذاب مین مبتلا کر دیا جائے، یوسفؑ نے جواب دیا "هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ (اس نے خود مجھکو معصیت کیطرف بلایا تھا) عزیز مصر یوسفؑ اور زلیخا کی تقریر سنکر خاموش ہو گیا زلیخا کے چچازاد بھائی نے کہا "اس مین سکوت و تامل کس امر کا ہے ان دونون کی صداقت کی تحقیق بہت ہی آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر یوسفؑ کا قمیص آگے سے پھٹا ہو تو زلیخا کا دعوی سچ اور قابل تسلیم ہے اور یہ جھوٹا ہے اور اگر قمیص کا پچھلا دامن چاک ہو گیا ہو تو وہ جھوٹی ہے اور یوسفؑ کا دعوی سچا ہے" تحقیق و معائنہ سے یوسف صدیق صادق ٹھیرے زلیخا شرما گئین۔ عزیز مصر نے یوسفؑ کو اخفاء راز کی ہدایت کی اور زلیخا سے استغفار کرنے کو کہا۔

اس موقع پر بھی دلچسپی کے لئے یہ قصہ اختراع کیا گیا ہے کہ یوسف صدیق کی صفائی کی گواہی ایک شیرخوار بچہ نے دی تھی لطف یہ ہے کہ اس بے اصل واقعہ پر آیۂ کریمہ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا سے استدلال کیا جاتا ہے۔ اس آیت سے صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ زلیخا کے خاندان مین سے کسی نے شہادت دی اس سے نہ تو بچہ مفہوم ہوتا ہے اور نہ بوڑھا پھر اُسپر ایک حدیث بھی نقل کرتے ہین جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بچہ منجملہ ان شیرخوار لڑکون کے تھا۔ جو حالت شیرخوارگی مین بحکم الہی بولے تھے گو اللہ جل شانہ کی قدرت سے یہ امر بعید نہین ہے لیکن اصل واقعہ وہی ہے جو ہم اوپر لکھ چکے ہین۔

رفتہ رفتہ جب زلیخا کا عشق و راز افشا ہوا تو عورتون[1] نے طعنہ زنی شروع کی

---

[1] مفسرین تحریر کرتے ہین کہ سب سے پہلے ان پانچ عورتون نے طعنہ زنی شروع کی تھی ایک حاجب کی ص

چند دنون تو زلیخا انکے طعنون کا خاموشی سے جواب دیتی رہین۔ جب انکی چھیڑ چھاڑ حد سے متجاوز ہوگئی تو ایک روز مصری عورتونکی دعوت کی کھانا کھانے کے بعد کچھ خربزے۔ ترنج۔ سیب امرود منگوائے عورتین چھریون سے ترنج و سیب کو چھیلنے اور کاٹنے لگین اور یوسف صدیق خوشنما لباس پہنے ہوئے زلیخا کے کہنے سے انکی طرف ہوکر گذرے وہ عورتین جمال یوسفی دیکھکر ایسی محو تماشا ہوئین کہ بجائے ترنج و سیب کے اُنھون نے اپنے اپنے ہاتھون کو کاٹ ڈالے اور بیتابانہ ایک زبان ہوکر بولین حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ (حاشا للہ یہہ آدمی نہین ہے بیشک یہہ فرشتہ نیک خصلت ہے) تب زلیخا نے اُن سے مخاطب ہوکر کہا فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ (وہ یہی ہے جس کے لئے مجھکو تملوگ ملامت کرتی تھین)

اس واقعہ کے بعد زلیخا نے یوسف سے پھر دوبارہ اپنی خواہش پوری کرنیکی التجا کی اور یہہ دہمکی دی کہ "اگر ہمارے حکم کی تعمیل نکروگے تو تمکو قیدخانہ مین بھیجکر سخت ذلیل و رسوا کرونگی"۔ یوسف صدیق نے قید مین جانیکو اس فعل پر ترجیح دی اور جناب باری مین بخیال اقتضائے بشریت گذارش کی وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ (اے پروردگار عالم اگر ان عورتون کے مکر سے مجھکو محفوظ نہ رکہیگا تو مین عجب نہین کہ انکی طرف مائل ہوجاؤن اور ناحق گنا ہگارون مین اپنے کو داخل کردون اسوجہ سے کہ مین بوجہ بشریت اپنی ذات پر بھروسہ نہین کرسکتا) جناب باری نے آپکی دعا قبول کرلی اور اونکے مکر سے بچانیکی غرض سے یوسف صدیق قیدخانہ بھیجدئے گئے۔ تھوڑے دنون کے بعد اوسی قیدخانہ مین فرعون مصر کے دو ملازم[۱] (ایک خانساماں اور دوسرا شرابدار) خود بادشاہ کے زہر خورانی[۲] کے

صوبی بی دوسری کوتوال کی تیسری خانساماں کی چوتھی آبدار کی یا پانچوین سپہ سالار کی بی بی تھی واللہ اعلم۔

[۱] خانساماں کا نام مخلب اور شرابدار کا نام نبوش تھا۔

[۲] قیصر روم نے فرعون مصر کو زہر دینے کی غرض سے ایک شخص کو بھیجا تھا پہلے اوس نے شرابدار کو ملانا چاہا لیکن جب اسمین وہ ناکام رہا تو اوس نے خانساماں کو ملالیا۔ زہر دینے کی نوبت نہ آئی تھی کہ ان واقعات کی اطلاع فرعون مصر کو ہوگئی۔ شرابدار

[illegible]

جرم میں ماخوذ ہوکر داخل کئے گئے۔

یوسف صدیق قید خانہ مین بھی اللہ تعالی کی یاد سے غافل نہ رہتے تھے۔ کبھی نماز پڑہنے مین مصروف رہتے تھے۔ اور کسی وقت قیدیونکو وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے اور گاہے گاہے قیدیونکے خوابونکی تعبیرین بتلا دیا کرتے تھے جسوقت شرابدار اور خانساماں قیدخانہ مین داخل ہوئے یوسف صدیق کے اوصاف سے آگاہ ہوکر انہون نے آپس مین امتحان کی غرض سے یہ مشورہ کیا کہ یوسف صدیق سے جھوٹھے خواب بیان کرکے تعبیر دریافت کرنی چاہیے۔ چنانچہ پہلے شرابدار نے کہا "آج مینے خواب دیکھا ہے کہ مین شراب بنا رہا ہون" بعد اسکے خانساماں نے کہا "مین نے یہ خواب دیکھا ہے کہ میرے سر پر روٹیون کا خوان ہے اور پرندے اسکو کھائے لیتے ہین" یوسف صدیق نے شرابدار کی خواب کی تعبیر یہ بتلائی کہ شرابدار تو اپنی ملازمت پر بحال کردیا جائیگا اور خانساماں جسنے کہ روٹیون کا خوان اپنے سر پر رکھا ہوا اور چڑیون کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے وہ دار پر کھینچ دیا جائیگا ان دونون نے جسوقت یہ تعبیر سُنی معذرت کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم نے یہ جہوٹے خواب بیان کئے ہین۔ یوسف صدیق نے کہا جس بارے مین تم مجھ سے دریافت کرتے تھے خواہ وہ سچ ہو یا جھوٹ ہو۔ یہی حکم ہوا ہے قضای الہی بعد تفتیش و تحقیق حال یہی امر ظہور پذیر ہوا کہ شرابدار بحالہ اپنی ملازمت پر مقرر کیا گیا اور خانساماں کو سولی دیگئی۔

قبل از رہائی یوسف صدیق نے شرابدار سے کہا تھا کہ جسوقت تم بحال ہوجاؤ اُسوقت اپنے ولی نعمت سے میرا ذکر خیر ضرور کرنا۔ لیکن مشیت الہی اُسوقت اسکے خلاف تھی شرابدار اپنا وعدہ بھولگیا۔ یوسف صدیق کا وسے خیال تک نہ رہا۔

مفسرین رحمہم اللہ تعالی اس مقام پر نکتہ تحریر فرماتے ہین کہ یوسف صدیق قیدخانہ مین زیادہ مدت تک اسوجہ سے رہے کہ آپ نے مسبب حقیقی کو بھلا کر ظاہری سبب کو وسیلہ

نجات بنا لیا تہا ورنہ یہ کب ممکن تہا کہ زلیخا اُنکو قید خانہ مین بہیجکر ایسا بہول جاتی کہ سات سات برس تک یہ قید خانہ ہی مین رہتے۔ اور شرابدار بہی اُنکو فراموش کرجاتا جناب باری تعالیٰ کو یوسفؑ صدیق کے اس خیال پر جو بمقتضائے انسانیت اون سے ظاہر ہوگیا تہا تنبیہہ کرنی تہی اسوجہ سے زلیخا اور آبدار دونون بہول گئے اور یہ سات برس تک قید خانہ مین رہے۔

آٹھوان سال جب شروع ہوا تو مسبب حقیقی نے وہ سبب پیدا کیا کہ جو یوسفؑ صدیق کا نہ تو اکتسابی تہا اور نہ اونکے خیال مین گذرا ہوگا اور وہ یہ تہا کہ فرعون مصر نے ایک شب کو یہ خواب دیکہا کہ "سات گائین فربہ ایک نہر سے نکلین پہر اون کے بعد ہی دوسری سات گائین دُبلی پتلی اُسی نہر سے آئین اور اُن پہلی موٹی تازی گایون کو کہا لیا اور یہ بہی دیکہا کہ سات خوشہ سرسبز جنمین دانے بہرے ہوئے تھے اون پر سات سوکہے خوشہ جو اون کے بعد نمایان ہوئے تھے غالب آگئے" صبح ہوتے ہی حکماء و منجمین سے تعبیر دریافت کی گئی وہ یہ تو کہہ نہ سکے کہ ہم اسکی تعبیر سے عاری ہین یکزبان ہوکر بولے وَمَا نَحْنُ بِتَاوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعَالِمِيْنَ (اور ہم لوگ منامات باطلہ (جہوٹے خوابون) کی تعبیر نہین جانتے) یہ رویاء صادقہ (سچے خواب) نہین ہین بلکہ خیالات فاسدہ ہین جو حالت بیداری مین انسان کے دماغ مین جمع ہوجاتے ہین پہر وہی سونے مین خواب کی صورت دکہلائی دیتے ہین۔ فرعون مصر کی اس جواب سے تشفی نہوئی اُسکے چہرہ پر جیسا کہ اس سے پہلے تردد کے آثار نمایان تھے ویسا ہی اس غیر شافی جواب کے بعد ظاہر رہے۔ شرابدار کو اس ماجرے سے یوسفؑ صدیق یاد آگئے۔ وہ فرعون مصر کی اجازت سے قید خانہ مین آیا اور جناب موصوف سے اس خواب کی تعبیر دریافت کی یوسفؑ صدیق نے اوسکی یہ تعبیر کی "کہ سات برس تک حسب دستور تم لوگ کاشتکاری کروگے فصل اچہی ہوگی، پیدائش غلہ کی زیادہ ہوگی۔ یہ تعبیر تو سات فربہ گایونکی ہے۔ پہر بعد اسکے

سات سال قحط کے ایسے سخت و دشوار گذار آئین جس مین تملوگ اپنا یہ ذخیرہ کھاڈالوگے
یہ تعبیر اون سات گایون کی ہے جو دُبلی پتلی تہین اور اُن سات فربہ گایون کو کھالیا تھا۔ پھر
ان سالون کے بعد ایسے سال آئین گے۔ جس سے تملوگ مستفید ہوگے۔ شرابدار خواب کی تعبیر
سُنکر اُلٹے پاؤن فرعون مصر کے پاس آیا اور تعبیر بیان کی۔ فرعون مصر اپنے خواب کی تعبیر سُنکر
یوسفؑ کا ایسا مشتاق ہوا کہ اُسیوقت شرابدار کو یوسفؑ کے بُلانے کو بھیجا یوسفؑ نے شرابدار سے
کہا ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ اللَّهَ بِكَيْدِ
هِنَّ عَلِيمٌ (تو اپنے مالک کیطرف اُلٹے پاؤن لوٹ جا اور اُس سے دریافت کر کہ مجھکو کس
جرم مین سزا دیگئی) کیا حال ہے (یعنی کیا بیان ہے) اون عورتون کا جنہون نے اپنے اپنے ہاتھ
کاٹ ڈالے میرا پرودگار اون کے مکر کو خوب جانتا ہے کہ مین اوس تہمت سے بری ہون
جس کے جرم مین مین گرفتار مصیبت ہون) شرابدار نے یوسفؑ صدیق کا یہ پیام فرعون
مصر سے جاکر کہدیا۔ اوس نے اوسیوقت عزیز مصر کے عورتون کو طلب کر کے اس واقعہ
کی حقیقت دریافت کی اون عورتون نے کانون پر ہاتھ رکھکر کہا حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا
عَلَيْهِ مِن سُوءٍ (حاشا للہ یوسفؑ کی کسی بُرائی سے اِسوقت تلک ہم آگاہ نہین ہوئے)
فرعون مصر نے زلیخا کیطرف دیکھا زلیخا دبی زبان سے بولین أَنَا رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وَ
إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ (مین نے اُسے خود یوسفؑ کی خواہش کی تھی اور بیشک وہ سچا ہے) اسکے بعد
فرعون نے شرابدار کو بھیجکر زندان سے یوسفؑ صدیق کو بُلوایا اور عزیز مصر سے یوسفؑ کو خرید کر کے
آزاد کردیا جیسا کہ اس آیہ کریمہ سے مفہوم ہوتا ہے وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ
لِنَفْسِي (اور فرعون مصر نے کہا کہ اوسکو (یعنی یوسفؑ کو) میرے پاس لاؤ تاکہ اوسکو مین اپنے
لئے خالص (آزاد) کرلون) الغرض یوسفؑ صدیق فرعون مصر کے امین و معتمد بنائے

گئے اور ہفت سالہ آئندہ قحط کا انتظام آپ کے سپرد کیا گیا۔ یوسفؑ صدیق انبار کے انبار ہر قسم کی غلہ کی خرید کر لیتے تھے اور اوسکو بغیر مالش کئے ہوئے رکھا دیتے تھے پھر دو برس کے بعد عزیز مصر کا انتقال ہو گیا فرعون نے بجائے اوسکے یوسف کو مقرر کر کے زلیخا سے انکا نکاح کر دیا۔ بعض لوگون نے اس موقع پر یہ حاشیہ چڑہایا ہے کہ "زلیخا اسوقت بوڑہی ہو گئی تھین۔ اللہ تعالی نے بعد نکاح کے پھر جوان کر دیا" یہ بات اگرچہ بلحاظ تقدیر الٰہی ممکن الوقوع ہے لیکن اصلی واقعہ کو چھپا کر ایک نئی بات بتلا دینا خلاف عقل ہے۔ اصلی بات یہ ہے کہ عزیز مصر عنین تھا۔ اسوجہ سے بوقت نکاح یوسفؑ صدیق۔ زلیخا دوشیزہ تھین اور ابھی مثنی جوان ہو جانے کے ہین جیسا کہ کتب تواریخ ہمارے اس دعوی کی شہادت دے رہی ہین۔ واللہ اعلم۔

الغرض ساتون سال فراخی اور پیداوار کے گذر گئے اور دوسرے سات سال قحط کے آئے پہلا سال تو جون تون گذر گیا دوسرے سال سے تمام عالم قحط سے مرنے لگا یوسفؑ صدیق نے نہایت سرگرمی سے اس کا انتظام شروع کر دیا۔ لوگ جوق جوق مصر مین غلہ لینے کو آنے لگے یعقوبؑ کے بھی دسون لڑکے مصر مین غلہ لینے کو آئے یوسفؑ نے اُن کو پہچان لیا۔ کیونکہ اونکی حالت مین زمانہ نے کسی قسم کا تغیر نہین پیدا کیا تہا برخلاف یوسفؑ کے کہ زمانہ کی رفتار نے یوسفؑ کو بظاہر یوسفؑ نرکھا تھا نہ تو اونکا وہ لباس تھا اور نہ وہ صورت و شکل تہی۔ بلکہ ایک دوسری حالت پیدا ہو گئی تھی۔ یوسف نے اپنے بھائیون سے اونکا حال دریافت کیا پہلے تو انھون نے ادہر اُدہر کی باتین بتلائین۔ لیکن جب یوسف نے اونکے حالات کی تکذیب شروع کی تو انھون نے اسطرح سے بیان کیا "اے عزیز مصر! دراصل ہم اپنے باپ کے بارہ بیٹے تھے ایک روز ہم اپنے ساتھ اپنے اُس بھائی کو بھی چراگاہ لیگئے جسکو ہمارا باپ زیادہ عزیز رکھتا تھا۔ اتفاقات سے اوسکو بھیڑیا

نے کھالیا۔ شمعون آگے کچھ اور کہنے کو تھا کہ یوسفؑ بول اُٹھے" فَاِلٰی مَنْ سَکَنَ اَبُوْکُمْ بَعْدَہٗ (پھر اوس کے بعد تمہارے باپ کو تسکین کس سے ہوئی)۔ شمعون نے کہا اِلٰی اَخٍ لَّنَا اَصْغَرُ مِنْہُ (جو اُس سے ہمارا چھوٹا بھائی ہے) یوسفؑ یہ سُنکر کچھ دیر تک خاموش رہے بعدہٗ سر اُٹھا کر بولے "آیندہ جب تم ہمارے پاس آنا تو اُسکو اپنے ساتھ لانا ورنہ تمکو یہاں سے کچھ نہ دیا جائیگا"۔ شمعون نے کہا "شاید ہمارا باپ اوسکی مفارقت نہ گوارا کرے اسوجہ سے ہم حتمی وعدہ نہیں کر سکتے"۔ "اچھا بہتر ہوگا کہ تم مین سے کوئی ہمارے پاس رہجائے" اسپر بنی یعقوبؑ خاموش ہو گئے۔ یوسفؑ نے واپسی کے وقت اونکی قیمتین بھی اونھین کے اسباب مین رکھا دین اس خیال سے کہ اُنکی امانت داری و دیانت اسکے واپس کرنے پر ضرور مجبور کریگی اور یہی یہان دوبارہ اُنکے آنیکا باعث ہوگا"۔ چنانچہ جسوقت برادران یوسفؑ یعقوبؑ کے پاس پھونچے عزیز مصر (یوسفؑ) کی بہت بڑی تعریف کی اور یہ کہا عزیز مصر (یوسفؑ) نے کہا ہے کہ "اگر تم اپنے اوس بھائی کو آیندہ اپنے ہمراہ نہ لاؤ گے۔ جسکو تمہارا باپ زیادہ عزیز رکھتا ہے تو پھر تمکو یہان سے کچھ نہ دیا جائیگا۔ یعقوبؑ نے کہا کہ کیا تُم اسکی ویسا ہی حفاظت کروگے جیسا کہ اسکے پہلے اسکے بھائی یوسفؑ کی حفاظت کی تھی۔ برادران یوسفؑ یہ کہکر خاموش ہو رہے جب اسباب کو کھولا اور اُسمین قیمتین رکھی ہوئی دیکھین تو سب کے سب بول اُٹھے۔ یَا اَبَانَا مَا نَبْغِیْ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَیْنَا وَنَمِیْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ کَیْلَ بَعِیْرٍ ۚ "یعنی عزیز مصر نے ہماری بہت بڑی وقعت و عزت کی اوس نے کتنی بڑی یہ رعایت کی کہ ہماری قیمتین ہمکو واپس کردین۔ آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیجئے تاکہ اور غلہ لائین اور اپنے بھائی کی حفاظت بھی کرین گے۔ یعقوبؑ نے اونکے کہنے کا خیال نہ کیا لیکن جب اونھون نے جناب موصوف کے کہنے سے عہد و میثاق دیا تو بنیامین کو شمعون وغیرہ کے ساتھ کردیا اور یہ چلے

وقت یہ وصیت کردی کہ تم سب کے سب ایک ہی دروازہ سے شہر مین داخل نہ ہونا بلکہ متفرق دروازون سے جانا چنانچہ گیارہون بھائی متفرق دروازون سے یوسفؑ کے پاس گئے یوسفؑ نے اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو پہچان لیا اوران سبھون کو بہت خوشی اور کشادہ پیشانی سے ٹھیرایا کھانے کے وقت دو دو بھائی ایک ایک خوان پر بٹھلائے گئے جب بنیامین تنہا رہ گئے اور انکے آنکھون مین اس خیال سے آنسو بھر آئے کہ اگر میرا بھائی یوسفؑ آج زندہ ہوتا تو مجھکو بھی وہ اپنے ساتھ بٹھلاتا جناب یوسفؑ نے اونکو آبدیدہ دیکھکر اپنے ساتھ بٹھالیا اور کہا "مین تمہارا بھائی ہون" رات کو باتون بات مین یوسف نے بنیامین سے کہا کہ کیا تم اس بات کو پسند کرسکتے ہو کہ مین تمہارے اُس بھائی کا جو غائب ہو گیا ہے قایم مقام ہوجاؤن بنیامین نے جواب دیا واقعی آپ سے بڑھکر بھائی اور کیا سلوک کرسکتا ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ یعقوبؑ اور راحیل سے نہین پیدا ہوئے یوسفؑ کا دل پہلے ہی سے بھرا ہوا تھا بنیامین کے زبان سے یہ کلمے سنکر رو اُٹھے اور انکو گلے سے لگاکر ظاہر کردیا کہ مین ہی یوسفؑ ہون لیکن خبردار ان باتونکو بھائیون سے نہ ظاہر کرنا۔

صبح کے وقت یوسفؑ جب اپنے نامہربان بھائیون کو غلہ دینے لگے تو پیمانہ (جس سے غلہ ناپ کر دے رہے تھے) بنیامین کے اسباب مین رکھدیا تھوڑی دیر کے بعد یہ رخصت ہوکر چلے تو ایک منادی نے ندا دی کہ ٹھہرو بے شک تملوگ چور ہو۔ ابناء یعقوبؑ نے جواب دیا کہ ہملوگ نہ چور ہین اور نہ فساد کرنے کی غرض سے یہان آئے ہین۔ خدام نے کہا کہ اگر ایسا ہی ہو تو کیا سزا؟ اُن لوگون نے جواب دیا کہ

نوٹ [1] بعض مورخین کا یہ خیال ہے کہ بنیامین کو جب معلوم ہوا کہ عزیز مصر میرا بھائی یوسفؑ ہے اور اُس نے مفارقت سے انکار کیا تو یوسفؑ نے بنیامین کے روکنے کا یہ حیلہ نکالا۔ بنیامین اس حال سے آگاہ تھے۔

جس کے اسباب مین وہ پایا جائے وہی بجرم سرقہ گرفتار کر لیا جائے یوسفؑ نے تفتیش شروع کی یکے بعد دیگرے تلاشی دینے لگے رفتہ رفتہ بنیامین کی باری آئی اور انھین کے اسباب مین سقایہ (پیمانہ پانی پینے کا برتن) نکلا اور بھی روک لئے گئے۔

ابنائے یعقوبؑ نے ہر چند شور و غل مچایا اور یہ چاہا کہ بجائے بنیامین کے اُن مین سے کوئی روک لیا جائے لیکن یوسفؑ نے ایک بھی نہ مانا۔ بنیامین تو اس بہانہ سے روک لئے گئے۔ اور شمعون یہ کہہ کر مصر مین ٹہر گیا کہ کیا تم بھول گئے ہو جو اپنے باپ سے عہد کر آئے ہو مین تو یہان سے اوسوقت تک نہ حرکت کرونگا جبتک میرا باپ نہ کہیگا۔ یا اللہ تعالیٰ حکم نہ دیگا۔ تم لوگ جاؤ اور یہ ماجرا بیان کرو۔

بقیہ ابنائے یعقوبؑ جسوقت ارض مصر سے واپس ہوکر یعقوبؑ کے پاس پہونچے اور یہ ماجرا بیان کیا اوسوقت یعقوب کے محزون قلب پر جو کچہ اسکا اثر ہوا ہوگا اوسکا اندازہ ناظرین بخوبی کر سکتے ہین اوسکے ظاہر کرنے اور بیان کرنیکی ہمکو حاجت نہین ہے البتہ جناب یعقوبؑ نے جو کلمات تسلی وہ قلب حزین فرماتے تھے وہ یہ ہین عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ (شاید اللہ اون سبھونکو میرے پاس لائے بیشک وہ دانا اور حکمت والا ہے)۔

اس کے بعد یعقوبؑ کی آنکھین اسی رنج و صدمہ مین جاتی رہین۔ ناتوانی حد سے بڑہ گئی اوٹھنا بیٹھنا دوبھر گذرنے لگا۔ اکثر آپ یوسفؑ کو یاد کرکے رویا کرتے تھے اور لڑکے بجائے تسلی اور تشفی دینے کے کہتے تھے خدا کی قسم تم یوسفؑ کا تذکرہ اوسوقت تک نہ ترک کروگے جبتک تم قریب ہلاکت نہ پہونچ جاؤگے یا جان بحق تسلیم نہوگے اور یعقوبؑ اونکی باتون کا یہ جواب دیتے تھے مین اپنا رنج و غم اللہ ہی سے کہتا ہون۔ اور مین اللہ تعالیٰ کیجانب سے

وہ جانتا ہوں جس کو تم نہیں جانتے" بعد چندے یعقوبؑ نے پھر اپنے لڑکوں کو دوبارہ مصر کیطرف روانہ کیا ابناے یعقوبؑ نے جنکو قحط اور فاقے نے ناکارہ کر دیا تھا مصر مین پہونچتے ہی عزیز مصر (یوسفؑ) سے کہا یَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ (اے عزیز ہمکو اور ہمارے گھر والوں کو قحط و فاقے نے تباہ کر دیا ہے) وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ (اور ہم سب بہت ہی کم سرمایہ لیکر آئے ہین) فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ (ہمکو پھر کر پیمانہ بنظر صدقہ دو اسمین شک نہین ہے کہ اللہ صدقہ دینے والونکو جزائے خیر دیتا ہے) یوسفؑ کا دل یہ سنکر بھر آیا آنکھین پرنم ہوگئین بیتابانہ بول اوٹھے هَلْ عَلِمْتُم مَّا فَعَلْتُم بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ (کیا تم جانتے ہو (یعنی کیا تم کو یاد ہے) کہ تمنے یوسفؑ اور اُسکے بھائی کے ساتھ کیا کیا ہے؟) إِذْ أَنتُمْ جَاهِلُونَ (اب تم اوس سے جاہل ہو یعنی آگاہ نہین ہو) یوسفؑ کے بھائیون نے غور سے دیکھا تو پہچان گئے۔ اور مزید اطمینان کے لئے تعجب کے لہجہ مین بولے أَإِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ (کیا بیشک تو ہی یوسفؑ ہے) یوسفؑ نے کہا " ہان مین ہی یوسفؑ ہون اور یہ (بنیامین) میرا بھائی ہے تم لوگ اپنے دل مین کچھ خیال نکرو اللہ تعالی تمہاری خطاؤن سے درگذر کریگا یہ مشیت ایزدی تھی جو کچھ واقع ہوا۔ اللہ تعالی نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا یہ اوسکے احسانات کا ایک نمونہ ہے کہ مین اس درجہ

نوٹ ۱؎ بعض مورخین کا یہ خیال ہے کہ برادران یوسفؑ اس مرتبہ چند کھوٹے دراہم لیکر آئے تھے۔ اور بعضے یہ کہتے ہین کہ اس مرتبہ نقدی تو کچھ لیکر آئے نہ تھے بلکہ کچھ گھی اور اون وغیرہ لائے تھے۔

۲؎ بعض علماء تاریخ یہ بیان کرتے ہین کہ یوسفؑ کا قلب اس واقعہ سے رقیق نہین ہوا تھا بلکہ یعقوبؑ کا خط دیکھکر رو اُٹھے اور اپنے کو ظاہر کر دیا اس مقام پر بنظر اطالت کلام اوس خط کو ہم نقل نہین کیا چاہتے۔ ناظرین معاف فرمائین

عالی پر پہونچگیا ہون" یوسفؑ کے بھائیون کو اس کے سننے سے ندامت ہوئی۔ لیکن یوسفؑ کی تسلی و تشفی سے وہ خیالات رفع ہو گئے۔ بعد اسکے یوسفؑ نے اپنے نامہربان بھائیون سے اپنے باپ یعقوبؑ اور خاندان کی کیفیت دریافت کی اور روانگی کیوقت غلّہ دیا اور اپنے بزرگ باپ کے اطمینان کیلئے اپنی قمیص دی اور یہ ہدایت کی کہ جاتے ہی ہمارے بزرگ باپ کے منہ پر ڈالدینا اونکی بینائی رفتہ پھر آجاویگی۔ اور تم لوگ کنعان سے معہ اہل و عیال کے مصر مین چلے آؤ۔

ادھر تو ابناء یعقوبؑ قافلہ کے ساتھ مصر سے روانہ ہوئے ادھر کنعان مین جو مصر سے بارہ سو[۱۲۰۰] کوس کے فاصلہ پر تھا یوسفؑ کے پیراہن کی بو یعقوبؑ کے دماغ مین بحکم الہی پہونچی چنانچہ یعقوبؑ نے اون لڑکون سے جو اسوقت موجود تھے فرمایا اِنِّی لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ (مین بیشک بوئے یوسفؑ سونگھتا ہون) لَوْ لَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنَ (اگر تم لوگ عقل رفتہ و بدحواس مجھکو نہ کہو) لڑکون نے اپنے پچھلے کردار چھپانے کی غرض سے جوابدیا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ (خدا کی قسم تم اپنے اوسی خیال کے پابند ہو رہے ہو) چالیس برس کا عرصہ گذرا کہ یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا اوسکی ہڈیون کا بھی نشان ڈھونڈے سے نہ ملیگا اور آپ آج کہتے ہین کہ اس ہوا سے بوئے یوسفؑ آرہی ہے۔ یعقوبؑ یہ سنکر خاموش ہو رہے۔ تھوڑے دنون کے بعد قافلہ کنعان مین داخل ہوا۔ اور یہودا[۱] پیراہن یوسفؑ لئے ہوئے اپنے باپ کی

[۱] مورخین کا بیان ہے کہ چونکہ پیراہن خون آلودہ یہودا ہی چراگاہ سے لایا تھا اور اُس خبر کو یعقوبؑ کے کانون تک پہونچائی تھی۔ اسی وجہ سے اوس نے خوشی کے موقع پر بھی آپ ہی پیراہن لیکر یعقوبؑ کے پاس گیا اسی کو قرآن مجید مین جناب باری نے بشیر سے یاد فرمایا ہے بشیر کسی دوسرے کا نام نہ تھا۔

خدمت مین حاضر ہوا حق رسالت ادا کی یعقوب ہوسے نہ سماسکے آنکھین روشن ہوگئین سارا رنج وغم آن واحد مین ایسا دفع ہوگیا کہ گویا تھا ہی نہین۔ بعد اس کے جناب موصوف نے لڑکون سے مخاطب ہوکر کہا "اَلَمْ اَقُلْ لَکُمْ اِنِّیْ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (کیا مین تم سے یہ نہین کہتا تھا کہ مین مجانب اللہ وہ جانتا ہون جس کو تم نہین جانتے ہو) ابھی کل کا ذکر ہے کہ تم لوگ میری تکذیب کرتے تھے اور صریحاً آفتاب پر خاک ڈالکر کہتے تھے کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا" لڑکون کو یہ سُنکر بہت بڑی ندامت ہوئی شرم سے آنکھین نیچی کرلین، معافی چاہی استغفار کی خواستگاری کی۔ بعد اسکے آپ نے یہودا سے دریافت کیا کَیْفَ تَرَکْتَ یُوْسُفَ (تو نے کس حال پر یوسف کو چھوڑا) یہودا نے کہا "اُسکو مصر کی شاہی کرتے ہوئے چھوڑ آیا ہون" یعقوب نے جھلا کر کہا مَا اَصْنَعُ بِالْمُلْکِ عَلٰی اَیِّ دِیْنٍ تَرَکْتَہٗ (مجھکو شاہی سے کیا غرض ہے اس کو کس مذہب پر چھوڑ آیا ہے) یہودا نے گذارش کی عَلَی الْاِسْلَامِ (مذہب اسلام کا پابند چھوڑ آیا ہون) یعقوب یہ سنکر بہت خوش ہوئے جناب باری مین سجدہ شکر ادا کرکے کہا اَلْاٰنَ تَمَّتِ النِّعْمَۃُ (اب نعمت الٰہی پوری ہوئی) کہ دینی اور دنیاوی نعمتین خاطرخواہ ملین۔

الغرض یعقوب اور انکے لڑکے سامان سفر مہیا کرکے منزل بمنزل کوچ کرتے ہوئے مصر کے قریب پہونچے یوسف معہ عمایدین مصر استقبال کے لئے مصر سے باہر آئے یعقوب شاہی جلوس دیکھکر یوسف کو نہ پہچان سکے۔ یہودا سے دریافت کیا "کیا یہ فرعون مصر ہے" یہودا نے کہا "نہین یہ آپکا لڑکا یوسف ہے" یعقوب نے آگے بڑھ کے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُذْہِبَ الْاَحْزَانِ (اے رنج والم کے مٹانیوالے تجھپر اللہ کی رحمت نازل ہو) یوسف جواب دیکر اپنے باپ سے لپٹ گئے بعد اسکے یوسف نے سبھون سے خطاب کرکے فرمایا اُدْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ (تم لوگ مصر مین چلو انشاء اللہ تعالی قحط وگرسنگی سے محفوظ رہوگے) اور اپنے

مان و باپ کو عزت و تکریم کے مقام مین ٹھیرایا یوسفؑ کی مان اور باپ اور گیارہون بھائیون نے یوسفؑ کے آگے چونکہ عزیز مصر تھے اطاعت کا سر جھکایا یوسف نے شکریہ ادا کرکے کہا یا ابتِ ھٰذَا تاوِیلُ رُؤیایَ مِن قَبلُ (اے باپ یہ تاویل (تعبیر) اوس خواب کی ہے جسکو مین نے اس سے پہلے دیکھا تھا) یعقوبؑ اسکی تصدیق کرکے ماجرائے گذشتہ دریافت کرنے لگے یوسفؑ نے ادب سے گذارش کی یا ابتی لا تسئلنی عن صنع اخوتی ولکن سالنی عن صنع اللہ لی (اے میرے باپ اوسکو نہ دریافت کرو جو بھائیون نے میرے ساتھ کیا بلکہ اوسکو استفسار کیجئے جو خدا نے میرے ساتھ کیا) یہ کہکر کنوئین سے نکلنے اور مصر مین آنے اور عزیز مصر کے عہدہ پر پہونچنے کے حالات تفصیلاً یکے بعد دیگرے ترتیب وار کہہ سنائے۔

یوسف و یعقوب علیہما السلام کے زمانہ مفارقت کو اگرچہ بعض مورخین نے اسی سال تحریر کیا ہے اور اس طرح سے حساب کا اندازہ کیا ہے کہ سترہ برس کی عمر مین یوسفؑ کنوئین مین ڈالے گئے اور ستانوے برس کی عمر مین اسی برس کے بعد اپنے باپ سے ملے بعد اسکے تیس برس اور زندہ رہکر ایکسو تیس ۱۳۰ برس کی عمر مین انتقال کیا اور بعضون نے یوسفؑ اور یعقوبؑ کے زمانہ مفارقت کو اٹھارہ برس مین محدود کیا ہے بعضے مورخین کے خیالات یہ شہادت دے رہے ہین کہ یوسفؑ مصر مین سترہ برس کی عمر مین داخل ہوئے اور تیرہ برس کے بعد فرعون مصر کے وزیر ہوئے اور بائیس ۲۲ برس کے بعد یعقوبؑ و یوسفؑ سے ملاقات ہوئی اسکے بعد یعقوب اپنے اہل و عیال کے ساتھ مصر مین سترہ ۱۷ برس اور زندہ رہے لیکن محققین علماء تاریخ یوسفؑ کے خواب دیکھنے اور یعقوب کے مصر مین آنے کے زمانہ کی مدت چالیس برس بتلاتے ہین واللہ اعلم انتہے کلام المترجم۔

بعد قطع منازل و طے مراحل یعقوبؑ بلبیس سے قریب پہونچے یوسفؑ یہ سُنکر بخیال بعض علماء تاریخ معہ فرعون مصر اپنے باپ کے استقبال کی غرض سے مصر سے باہر آئے اور سر زمین بلبیس اپنے بھائیون کو بسنے اور منتفع ہونیکی غرض سے دیدیا۔

یعقوبؑ کے ساتھہ علاوہ ان ستر آدمیون کے جو آپ کے خاندان سے تھے ایوبؑ نبی بن برجا بن زیرح بن رعویل بن عیصو بھی تھے یہ سب کے سب مصر مقام بلبیس مین مقیم ہوئے اس واقعہ کے ستر۱۷ہ برس کے بعد ایکسو چالیس برس کی عمر مین یعقوبؑ کا انتقال ہوا یوسفؑ باجازت فرعون مصر معہ رؤساء مصر یعقوبؑ کا تابوت (جنازہ) مصر سے لیکر روانہ ہوئے اثناء راہ مین کنعانیون سے کچھ بحث و تکرار ہوئی۔ لیکن بخیریت تمام سرزمین شام مدفن ابراہیمؑ و اسحاقؑ مین لیجاکر دفن کیا اور اُلٹے پاؤن مصر واپس آئے۔

یعقوبؑ کے انتقال کے بعد ابناء یعقوبؑ مصر مین یوسفؑ کے پاس قیام پذیر رہے تاآنکہ یوسفؑ کا ایک سو بیس برس کی عمر مین انتقال ہوا آپکی نعش کو ایک تابوت مین رکھکر بند کیا اور اوسکو نیل کے بعض مجاری مین دفن کردیا یوسفؑ نے بوقت وفات یہ وصیت کی تھی کہ جسوقت بنی اسرائیل ارض موعودہ کیطرف روانہ ہون اسوقت آپکی تابوت بھی نکالکر ساتھہ لیجائین اور وہین اُسکو لیجاکر دفن کرین چنانچہ یہ وصیت برابر محفوظ چلی آئی تاآنکہ بوقت خروج بنی اسرائیل موسیٰ مصر سے نکال لیگئے

بعد انتقال یوسفؑ ، اسباط سے آپ کے بھائی اور لڑکے فراعنہ مصر کے سایہ عاطفت مین باقی رہ گئے رفتہ رفتہ انکی نسلی ترقی اس حد تک پہنچی کہ اراکین دولت مصر انکی کثرت سے ڈر کر انکو دبانا اور ان سے خدمتی کام لینا شروع کردیا۔

مسعودی نے لکھا ہے کہ یعقوبؑ اپنے لڑکون اور پوتون کے ساتھہ جسوقت یوسفؑ کے پاس مصر مین آئے تھے ستر آدمی تھے لیکن جب موسیٰ کے ساتھہ بعد دوسو دس ۲۱۰ برس کے

مصر سے نکلے ہین اور انکو تیہ مین شمار کیا ہے تو صرف انلوگونکی تعداد جو مسلح ہو سکتے تھے چھ لاکھ یا اس سے کچھ زاید تھی ہمنے اس روایت پر مقدمۃ الکتاب مین بحث کی ہے اس مقام پر اس قصہ کو چھیڑ کر طول نہین دیا چاہتے توریت مین اس تعداد کے منصوص ہونے سے یہ تعداد متحقق و متیقن نہین ہو سکتی۔ کیونکہ مقام مبالغہ مین اظہار کثرت مقصود ہوتا ہے نہ کہ نفس اعداد

یوسفؑ کے بہت سے لڑکے تھے لیکن اُن مین سے مشہور دو ہین ایک افرائیم دوسرے منسّی اور یہ دونون اسباط مین شمار کئے جاتے ہین۔ کیونکہ انھون نے یعقوبؑ کا زمانہ پایا تھا اور جناب موصوف نے ان کو اپنی اولاد مین شمار کیا تھا اور ان کے حق مین دعاء برکت کی تھی۔

بعض وہ مورخین جنکو تحقیق سے سروکار نہین ہے یہ خیال کر رہے ہین کہ یوسفؑ آخر الامر مصر کے بادشاہ ہو گئے تھے لطف یہ ہے کہ اسکی تائید مین بعض ضعفاء مفسرین یوسفؑ کا یہ قول پیش کرتے ہین رب قد اتیتنی من الملک (اے رب تو نے مجھکو ملک دیا ہے) حالانکہ یہ کوئی دلیل نہین ہے کیونکہ جو شخص کسی چیز پر قبضہ کر لیتا ہے گو وہ کسی خصوصیت کیوجہ سے ہو وہ باعتبار استیلاء و غلبہ بادشاہ کہلاتا ہے مکان۔ گھوڑے خادم کے قابضین کو بھی ملک سے تعبیر کرتے ہین۔ اس کے کوئی معنی نہین ہین کہ ملک تصرف کا لحاظ نہو اگرچہ وہ ایک ہی شاخ اور ایک ہی کے لئے ہو اسکو بھی بادشاہ کہدینگے عرب کا یہ دستور قدیم الایام سے چلا آتا ہے کہ اہل قری (گانون والون) اور اہل مدائن (شہر والون) کے رؤساء کو ملوک کہا کرتے ہین۔ پس اس زمانہ مین تم وزیر مصر کی نسبت کیا خیال کر سکتے ہو کہ عرب کے سادہ لوح آدمی انکو بادشاہ کیسے نہ کہینگے خلافت عباسیہ مین اطراف بلاد کے عُمّال کو ملوک کہتے تھے۔ اس صورت مین یہ استدلال کافی نہوا۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے "وکذلک مکنا لیوسف فی الارض" لیکن یہ آیت بھی انکی مستند نہین ہو سکتی کیونکہ تمکین بغیر ملک کے بھی ہو سکتی ہے۔ چونکہ یوسفؑ امور

زراعت اور اس کے انتظام سے متولی ہوئے تھے جیسا کہ قرآن مین ہے "اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ" اسوجہ سے سیاق قصہ سے بقرائن حال معلوم ہوتا ہے کہ یوسفؑ سلطنت فرعون کے ناظم تھے نہ کہ جیسا لفظ ملک سے جو کہ انکی دعا مین ہے بادشاہ ہوگئے تھے ہم اس نص سے جو کہ قرائن سے ثابت ہوگئی ہو ایسے متوہمات و موضوعی قصہ جات کی طرف مائل نہین ہوسکتے اور توریت مین یہ صریح لکھا ہے کہ یوسفؑ نہ تو بادشاہ ہوئے تھے اور نہ مصر کے وہ مالک بنے تھے اور امر طبعی ہے کہ شوکت و تصرف کے لحاظ سے جس وقت یوسف کے بھائی آئے تھے یوسف نے اپنے اظہار اجلال کیلئے ملک کا لفظ کہدیا ہو جیسا کہ مقدمۃ الکتاب مین لکھ آئے ہین۔ واللہ اعلم۔

عیصو ابن اسحاق جبال بنی یسعین (بنو حوری قبایل کنعان) مین مقیم ہوا جو جبال شراۃ کے نام سے مصروف اور ما بین تبوک و فلسطین مین واقع ہے۔ اور جس کو اندلون بلاد کرک اور شوبک کہتے ہین بروایت توریت انکی نسلی شاخون سے بنو لوطان۔ بنو شوبال۔ بنو صمقون۔ بنو عنا بنو دیشوق۔ بنو یصد اور بنو دیسان کی سات شاخین اور بنو دیشون سے اشبان موجود تھے

عیصو نے پہلے عنا ابن یسعین (بنی حوری) کی لڑکی اہلیقاما سے نکاح کیا بعد اسکے عاذا بنت ایلول اور یاسمت بنت اسماعیلؑ سے عقد کیا عاذا کے بطن سے الیفاز پیدا ہوا بعد اسکے بطن یاسمت بنت اسماعیلؑ سے رعویل اور بطن اہلیقاما سے یعوش، یعلام، قورح تین لڑکے پیدا ہوئے۔

الیفاز خلف اکبر کے چھ لڑکے پیدا ہوئے تیمان۔ اومار۔ صفو۔ کعتام۔ قنال۔ عمالیق۔ اور یہ چھٹا لڑکا سریہ کے بطن سے تہا جسکا نام تمتاع تھا۔ اور رعویل بن عیصو کے چار لڑکے ناحث زیدم شما۔ مزا پیدا ہوئے۔ O

توریت مین لکھا ہے کہ عیصو کا نام ادوم تھا اور اسیوجہ سے بنی عیصو کو بنی ادوم کہتے ہین بعض اسرائیلین کا یہ خیال ہے کہ ادوم اوس پہاڑ کا نام ہے جہان عیصو آکر مقیم ہوا تھا اور

ارومِ عبرانی زبان مین جبل احمر کو کہتے ہین جہان نباتات کا نام ونشان نہ پایا جاتا ہو۔ اسی اروم کے لفظ نے بعض مورخین کو اس مغلطہ مین ڈال رکھا ہے کہ قیاصرہ روم عیصو کی اولاد سے ہین طبری کہتا ہے کہ روم اور فارس رعویل ابن یاسمت کی اولاد سے ہین لیکن یہ کُل روایتین صحت اور صدق سے منزلون دور ہین میرے نزدیک روم۔ رومس بانی رومہ کیطرف منسوب کیے جاتے ہین نہ کہ اروم (عیصو) کی جانب۔

الغرض بنی عیصو نے سرزمین سعیر مین اسقدر نمایان ترقیان کین کہ تھوڑے دنون مین بنی حوی (کنعانی) اور بنی مدین پر انکے بلاد مین ایلہ تک غالب آ گئے اور انمین تمدن و معاشرت کی بو آگئی ملوک اور امراء اُن مین ہوئے ازانجملہ فالع بن ساغور اور بعد اسکے یودب بن زیدح تھا پھر اسکے بعد ہداد بن مداد ہوا ہے جس نے بنو مدین کو اُنکے بلاد سے نکالا ہے۔ ہداد کے بعد بنو عیصو مین نسلاً بعد نسل حکومت دولت چلی آئی اور سیکے بعد دیگرے پادشاہ ہوتے رہے تا آنکہ یوشع نے شام پر فوجکشی کی اور اریحا کو فتح کر لیا اور کُل بنو عیصو سے سلطنت و حکومت چھین لی۔ اس واقعہ کے بعد بخت نصر نے بوقت قبضہ بیت المقدس پھر انکو پامال کیا۔ انمین سے بعض یونان اور بعض افریقہ چلے گئے عمالق بن الیفاز کی نسل سے بخیال اسرائیلین عمالقہ شام ہین۔ لیکن نسابین عرب اس سے اختلاف کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ عمالقہ شام عملاق بن لاوذ کی اولاد سے ہین جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہے۔

مدین ابن ابراہیمؑ نے لوطؑ کی لڑکی سے نکاح کیا اللہ جلشانہ نے انکی نسل مین ایسی برکت عنایت فرمائی کہ شام کے بڑے بڑے قبایل انھین کے نسل اور لواحقین سے ہین اسکے پانچ لڑکے عیفا۔ عفین۔ حنوخ۔ ابیداع۔ الزاعا تھے اور اطراف شام مین بحیرۂ قوم لوطؑ اور ارض حجاز کے قریب سرزمین معان مین رہتے تھے اور اس سرزمین کے یہی لوگ مالک تھے چند دنون بعد جب بت پرستی اور خیانت کیطرف مائل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انھین مین سے شعیب بن نویل

بن رعویل ابن عیا بن مدین کو مبعوث کیا۔ علامہ سہیلی کہتا ہے کہ یہ اہل مدین محضر بن جندل بن یعصب بن مدین کی اولاد سے ہین اور شعیب ان کے نسبی بھائی ہین اور ان کے متعدد ملوک گذرے ہین جو کلمات ابجد سے موسوم تھے۔ فیہ نظر۔ ابن حبیب کتاب البدء مین شعیب کو نویب بن احزم بن مدین کا لڑکا تحریر کرتا ہے اور سہیلی انکو ابن عیفا تحریر کرتا ہے بہرکیف یہہ وہی شعیب ہین جنکے پاس موسیٰ ہجرت کرکے گئے تھے اور جنکی لڑکی سے آپکا نکاح ہوا تھا اور جن سے آداب کتاب و نبوت کی آپ نے تعلیم لی تھی جسکا تفصیلی بیان موسیٰ کے تذکرہ مین آئیگا۔

علامہ ضمیری کہتا ہے کہ جس سے موسیٰ نے مزدوری کرنے کا اجارہ لیا تھا اور جس نے موسیٰ کا عقد کیا تھا وہ بثیر بن رعویل ہین اور توریت مین آیا ہے کہ انکا نام بثیر تھا اور رعویل انکا باپ یا چچا تھا جو عقد نکاح کا متولی و وکیل ہوا تھا۔ اور اسی مدین سے شام مین بنی اسرائیل لڑے تھے اور انکو مغلوب کرکے انکی حکومت چھین لی تھی۔

لوط علیہ السلام لوطؑ ہاران برادر ابراہیمؑ کے لڑکے تھے بعد ہلاکی قوم فلسطین مین اپنے چچا ابراہیمؑ کے پاس چلے آئے تا آنکہ یہین انکا انتقال ہوا۔

حسب تحقیق محققین ادن دلون موتفکہ مین سدوم کے پانچ بڑے قریہ تھے اور وہ سب خلاف وضع فطرت فواحش کے مرتکب ہوتے تھے۔ لوطؑ نے اونکو خوب سمجھایا لیکن اونمین سے کسی کے کان پر جون تک نہ رینگی۔ تا آنکہ سب کے سب ہلاک کردیئے گئے اِلّا مَاشَاءَاللہ

(مترجم) لوطؑ کے قوم کے حالات علامہ ابن خلدون نے اختصار کے ساتھ اوپر بیان کردیا ہے اور ہم حسب وعدہ ایسا تحریر کرتے ہین۔ اہل موتفکہ جب معصیت اور بت پرستی مین بحد منہمک ہوگئے اور لوطؑ کے وعظ و پند سے متاثر نہوئے بلکہ وقتاً فوقتاً جناب موصوف کو سخت و سست کلمات سے یاد کرنے لگے تو جناب باری نے بہ دعائے جناب لوطؑ اس قوم ناعاقبت اندیش کے ہلاک

کرنے کو چار فرشتے بھیجے یہ فرشتے انسانی شکل مین متمثل ہوکر موتفکہ جاتے ہوئے ابراہیمؑ کے یہان مہمان ہوئے جب دسترخوان پر بیٹھے تو ان ملائکہ نے کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا ابراہیمؑ کے دل مین انکی طرف سے ایک خاص قسم کا خیال پیدا ہوا جس کو ان ملائکہ نے جو آدمیونکی شکل مین دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے اپنے اس کلام سے رفع کردیا لاتخف انا ارسلنا الی قوم لوط (تو کچھ توقف نہ کر ہم سب قوم لوطؑ کے طرف بھیجے گئے ہین)۔

اس کے بعد ملائکہ نے ولادت اسحاق اور بعد اسحاق کے ولادت یعقوب کی بشارت دی بی بی سارہ کو یہ سنکر تعجب ہوا کیونکہ اسوقت انکا سن اسّی برس سے متجاوز ہوچکا تھا ملائکہ نے کہا "تیرے رب نے ایسا ہی کہا ہے"۔

پھر ابراہیمؑ کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ اوسی قوم مین کہ جس کے ہلاک کرنے کو یہ ملائکہ جارہے ہین لوطؑ بھی ہین اسوقت ملائکہ نے کہا نحن اعلم بمن فیہا لننجینہ واہلہ (ہم جانتے ہین جو اسمین رہتے ہین ہم لوطؑ کو اور اُس کے اہل کو نجات دیدینگے) اور ابراہیمؑ سے رخصت ہوکر موتفکہ مین پہونچکر لوطؑ کے مکان پر مقیم ہوئے۔

لوطؑ ان مہمانون (فرشتون) کے آنے سے بہت خوش ہوئے لیکن جب اہل موتفکہ کے بداعمالیون کا خیال آیا تو دل ہی دل مین سوچنے لگے ہنوز غور وفکر سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ لوطؑ کی بی بی نے لوگون کو آگاہ کردیا چنانچہ اون مین سے دس آدمی لوطؑ کے پاس آئے اور ان مہمانون کو طلب کیا۔ لوطؑ نے اولاً انکو نصائح وپند سے سمجھانا چاہا لیکن جب وہ سمجھتے نظر نہ آئے تو مجبوراً فرمایا ھؤلاء بناتی ھن اطھر لکم فاتقوا اللہ ولا تخزون فی ضیفی الیس منکم رجل رشید (یہ لڑکیان میری تمہارے لئے مباح (یعنی اپنے نکاح مین لاؤ) اللہ تعالیٰ سے ڈرو ان مہمانون کے لئے مجکو رسوا نکرو کیا تم مین کوئی سمجھدار آدمی نہین ہے)

یہ دسون آدمی لوطؑ کا یہ پیغام لیکر اپنی قوم سے پاس آئے انھون نے انکو اُلٹے پاؤن پھر لوٹایا اور یہ پیغام بھیجا لقد علمت مالنا فی بناتک من حق وانک لتعلم ما نرید (تو بیشک اس امر کو جانتا ہے کہ ہمکو تیری لڑکیون سے مطلقاً رغبت نہین ہے اور تو ہماری ارادون کو خوب جانتا ہے کہ ہمکو عورتون سے کوئی سروکار نہین ہے) بہتر یہ ہے کہ ان مہانون کو تم اپنے مکان مین نہ ٹھہرنے دو یا انکو ہمارے حوالہ کردو لوطؑ یہ پیغام سُنکر سخت کشمکش مین پڑ گئے نہ انکو اپنے گھر سے نکال سکتے تھے اور نہ انکو اُنکے حوالہ کر سکتے تھے اسی پس وپیش مین تھے کہ ان دسون مین سے کسی نے ان مہانون (فرشتون) کی طرف ہاتھ بڑہایا اور جبراً لیجانا چاہا اللہ جلشانہ کے حکم سے یہ دسون اندہے ہو گئے اور اپنا سا منہ لیکر اپنی قوم کے پاس آئے اور یہ ظاہر کیا کہ لوطؑ کے مہمان جادوگر ہین۔ انھون نے ہمکو اندہا کر دیا۔ قوم لوطؑ سُنکر غصہ کے مارے جامہ سے باہر ہو گئی اوسیوقت لوطؑ کے پاس کہلا بھیجا کہ اگر تم اپنے معہ اہل وعیال کے آج ہی شب کو ہمارے شہر سے نہ چلے جاؤ گے تو صبح ہم آکر تمہارے کُل اہلبیت کو اندہا کر دینگے تم نے آجتک جو کچھ کیا اچھا کیا اب تُم نے یہ شیوہ اختیار کر لیا ہے کہ جادوگرون کو اپنے گھرون مین ٹھہراتے ہو اور ہماری قوم کو نقصان پہونچاتے ہو، لوطؑ یہ سُنکر بہت ڈرے تب فرشتون نے کہا اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ لَن یَّصِلُوا اِلَیکَ ہم لوگ تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہین وہ لوگ تجھ تک نہ پہونچ سکین گے (یعنی تمکو نقصان نہ پہونچا سکین گے جبتک ہم کا نہ ہو ہمتردن (ہم تیرے پاس اسلئے آئے ہین کہ انسے بچا دلہ کرین) ابتر ہم عذاب اور قہر الہی لیکر آئے ہین اسر باھلک بقطع من اللیل واتبع ادبارھم (اپنے اہل کو جب تھوڑی سی رات گذر جائے تو روانہ کر دو اور اوسکے بعد تُم بھی چلے جاؤ ہم صبح ہوتے ہی انکو عذاب الہی مین مبتلا کر دینگے انکو اسقدر مہلت نہ دینگے کہ وہ صبح کو اُٹھکر تمہارے مکان تک آئین لوطؑ یہ سُنکر مطمئن ہو گئے اور

غرض وے منتظر رہے جو وقت شب کا ایک حصہ گذر گیا تب معہ اپنے اہل وعیال کے موتفکہ کو خیرباد کہکر شام کیطرف روانہ ہوئے اور ان مہمانون (فرشتون) نے صبح ہوتے ہی موتفکہ کو اُلٹ پلٹ دیا جیسا کہ کلام ربانی کی اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے فلما جاء امرنا جعلنا عالیها سافلها (پس جب کہ ہمارا عذاب آگیا ہمنے اوسکے عالی کو اوس کا سافل بنادیا یعنی اُلٹ دیا) یہ واقعہ تو اونپر گذرا جو شہر موتفکہ مین سے تھے باقی رہے وہ لوگ جو کسی ضروری کام سے شہر سے باہر قریب قریب کے دیہاتون مین یا اپنے باغات مین گئے تھے اون پر آسمان سے سنگ باری ہوئی جس سے وہ بھی جانبر نہوئے۔

لوطؑ معہ اپنے اہل وعیال ومومنین کے چلے جارہے تھے اور آپ کی بیوی جو ملحدون سے در پردہ ملی ہوئی تھی مُڑ مُڑ کر دیکھتی جاتی تھی بحکم خدا آسمان سے اُس پر بھی ایک ایسا پتھر گرا کہ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکی اور وہین اوسکی روح پرواز کرگئی کما قال اللہ عزوجل لا یلتفت منکم احد الا امراتک انہ مصیبها ما اصابهم (جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ تم مین سے کوئی موتفکہ کیطرف نہ ملتفت ہو گا سوائے تیری عورت کے او بیشک اوسپر وہی (عذاب) نازل ہو گا جس مین اہل موتفکہ گرفتار ہوئے تھے۔

لوطؑ ایک شبانہ روز کی مسافت طے کرنیکے بعد اپنے چچا ابراہیمؑ کے پاس سرزمین فلسطین مین پہونچے اور وہین تا زمانہ وفات مقیم رہے۔ آپ کے مزاج مین بے انتہا سادگی تھی حلیم تھے گندمی رنگ متوسط قد تھا آنکھین چمکدار بڑی بڑی تھین بدن پر گوشت نہ زیادہ موٹا نہ زیادہ دُبلا تھا۔ انتہی کلام المترجم۔

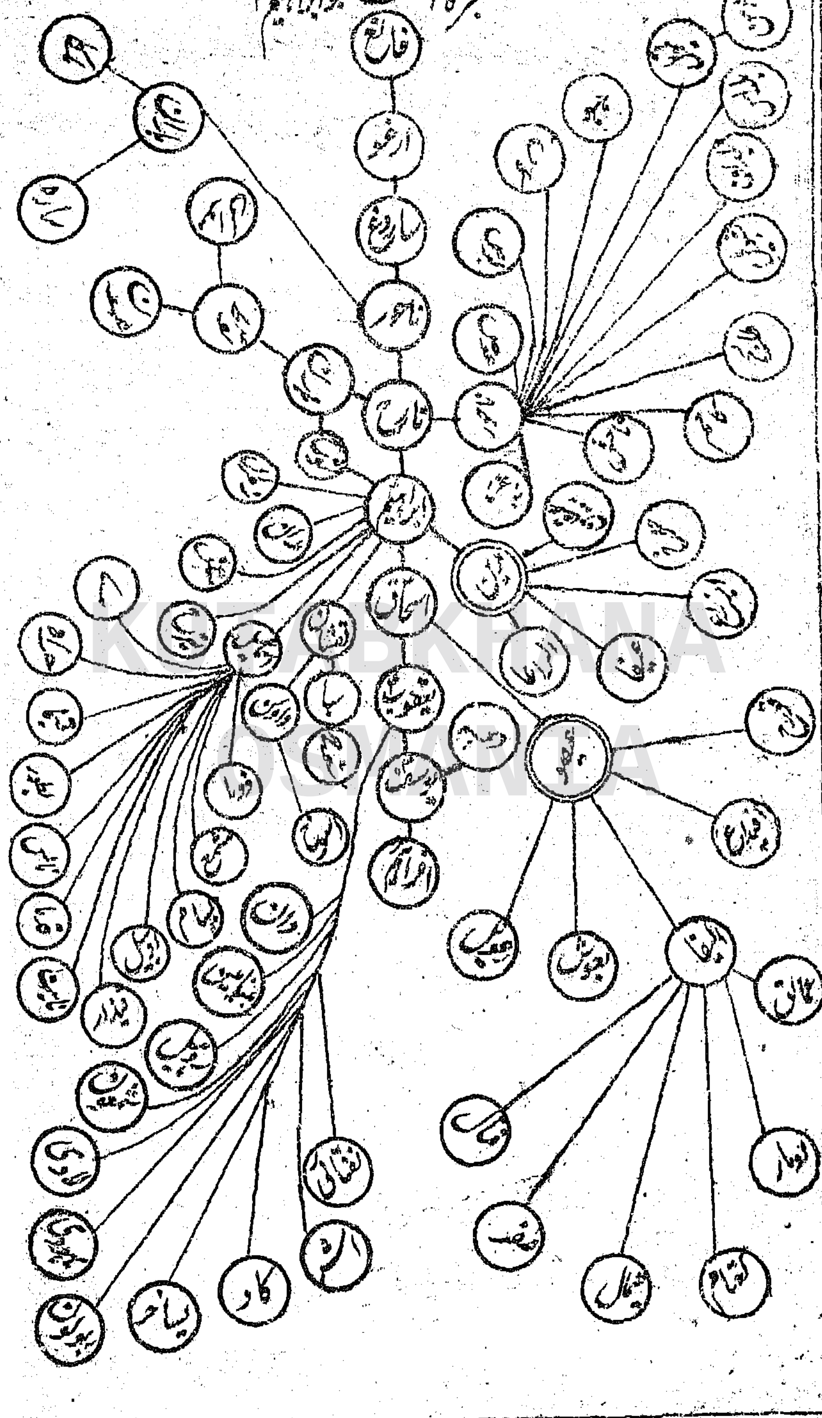
حسب روایت توریت لوطؑ کے دو لڑکے عمون اور موآبی تھے۔ ان دو کی نسلون مین اللہ تعالے نے ایسی برکت مرحمت فرمائی کہ شام کے اکثر قبایل انھین کے شاخ وپیوند سے ہین آخر الامر

انکی آیندہ نسلون نے سرزمین فلسطین چھوڑکر اطراف بلقاء مین سکونت اختیار کرلی تھی اور بنی اسرائیل سے یہ اکثر ہم نبرد رہے تھے جسکو ہم بنی اسرائیل کے تذکرات مین بیان کرینگے۔ انھین مین سے بلعام بن باعور ابن رسیوم بن برسیم بن موآبی مشہور زاہد تھا جسکا قصہ اور اوسکی وہ دعا جو شاہ کنعان اور بنی اسرائیل کی لڑائی کے زمانہ مین شاہ کنعان کے کہنے سے کی تھی توریت مین مذکور ہے اور جسکو ہم انشاء اللہ تعالی آیندہ اوسکے موقع پر تحریر کرینگے۔

ناحور بن آزر برادر ابراہیم جیسا کہ ہم اس سے پہلے بیان کرچکے ہین۔ ابراہیم کے ساتھ بابل سے ہجرت کرکے حران مین آئے اور حران سے ارض مقدسہ (بیت المقدس) آگئے اور وہین مقیم رہے ان کے ساتھ انکی بیوی ملکہ ہمشیرہ سارہ زوجہ ابراہیم بھی تھین حسب تصریح توریت بطن ملکہ سے انکے آٹھ لڑکے تھے۔ عوص۔ بوص۔ قموئیل۔ یہ ابو الارمن ہے کاسّ (اسکی نسل سے کسدانین جنمین سے بخت نصر اور ملوک بابل تھے) حدو۔ بلداس۔ بلداف۔ بتوئل۔ اور بطن اودما سے جو ناحور کی حرم تھی چار لڑکے طالح۔ کاحم۔ تاحش۔ ماعخا ہین۔ یہ سب ناحور برادر ابراہیم کے لڑکے ہین جنکا ذکر توریت مین بھی آگیا ہے لیکن اس مین سے اب صرف ارمن۔ قموئیل بن ناحور برادر ابراہیم بن آزر کی اولاد ممالک ارمنیہ جانب شرق قسطنطنیہ مذہب نصرانیت پر موجود ہے اور باقی کا زمانہ درہم وبرہم ہوگیا اور نہ دولت وحکومت بھی جاتی رہی وللّٰہ دَاِیَاتُ الْاَرْضِ وَمَنْ عَلَیْهَا وَهُوَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ (اور اللہ زمین اور ان چیزون کا وارث ہے جو زمین پر ہین اور وہی خیر الوارثین ہے)۔

یہانتک تو عرب کے طبقہ اولی اور انکے معاصرین کے حالات مین ہم نے خامہ فرسائی کی اب ہم عرب کے طبقہ ثانیہ یعنی عرب مستعربہ کے انساب واحوال کیطرف آتے ہین واللہ سبحانہ تعالی الکفیل بالاعانۃ

شجرۃ النسب بنو ابراہیمؑ



عرب مستعربہ عرب کے اس طبقہ کو اس نام سے اسوجہ سے موسوم کرتے ہین کہ کل اسمار ولغات عربیہ انھین عرب کے طبقہ اولی سے منقول ہوکر آئے ہین گویا یہ اب ایسے حال مین ہوگئے ہین کہ اس سے پیشتر اوس حال پر اونکے اہل لنسب نہ تھے اور چونکہ عرب کا طبقہ اولی بہ نسبت اونکے مقدم ترین گروہ سے تھا یا ین لحاظ لغت عربیہ آنکی اصلی زبان مانی گئی تمکو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عرب کا یہ گروہ دو قسم پر منقسم ہے ایک یمنیہ دوسرا سبائیہ اور اوپر ہم لکھ آئے ہین کہ بنی اسرائیل کے علمار نسب عرب کے اس طبقہ کو نسبا سبا کی طرف منسوب کرتے ہین جو کوش بن کنعان کی اولاد سے تھا عرب کے نسابین اسکی مخالفت ظاہر کرتے ہین اور صحیح وہ ہے جو عام نسابین عرب کے بیان کر رہے ہین کہ عرب کے اس طبقہ کا مورث اعلی قحطان ہے اور سبا یشجب بن یعرب بن قحطان کا لڑکا ہے۔

قحطان کے نسب مین علمار نے بہت اختلاف کیا ہے بعضے تو یہ کہتے ہین کہ یہ عابر بن شالح بن ارفخشذ بن سام کا لڑکا اور فالغ ویقطن کا بھائی تھا۔ لیکن توریت مین اسکا کچھ تذکرہ نہین ہے۔ ہان فالغ اور یقطن کا ذکر آگیا ہے۔ اور بعض یہ ظاہر کرتے ہین کہ قحطان یقطن کا معرب ہے اور عرب اسمار عجمیہ مین تقدیم تاخیر و تبدیل حروف ایسے تغیرات و تصرف کر لیتے ہین اور کچھ لوگونکا خیال ہے کہ قحطان یمن بن قیذار کا لڑکا ہے اور بعضے کہتے ہین قحطان جناب اسمٰعیل کی اولاد سے ہے اور صحیح ان سب رواتیون مین یہ ہے کہ قحطان یمن بن قیذار کا لڑکا ہے اور بخیال بعض ہمیسع بن یمن بن قیذار کا لڑکا ہے اور اسیکے نام سے یمن کا نام یمن ہوا۔ ابن ہشام کہتا ہے کہ یعرب ابن قحطان کو یمن بھی کہتے تھے اور اوسی کے نام سے یمن کا ملک بھی موسوم ہوا پس اس اعتبار سے کہ قحطان اولاد اسماعیل ع سے ہے کل اہل عرب بنی اسماعیل ع ہوئے کیونکہ عدنان اور قحطان عرب کی کل نسلی شاخون کو گھیرے ہوئے ہین۔

بعض وہ علمار جو قحطان کو اسماعیلؑ کی اولاد سے شمار کرتے ہین اپنے اس دعوی کے ثبوت
مین جناب رسول اکرم نبی معظم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو پیش کرتے ہین جو آپنے
زمانۂ انصار کو مخاطب کرکے فرمایا تھا ارموا بنی اسمٰعیل فان اباکم کان رامیا
(اے بنی اسمٰعیل تیر پھینکو کیونکہ تمہارا باپ تیرانداز تھا) اور انصار سبا کی اولاد سے ہین جو
قحطان کا لڑکا ہے اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے اُن لوگون سے یہ فرمایا تھا جو
چند لوگ اسلم (قبیلہ اقصی برادر خزاعہ بن حارثہ) سے ایمان لائے تھے اس بنا پر کہ انکا سلسلۂ
نسب سبا تک منتہی ہوتا ہے سہیلی کہتا ہے کہ اس سے اُسکی تردید نہین ہو سکتی کیونکہ کل عرب
اسماعیلؑ کی اولاد سے ہے اور صحیح یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے ارموا یا بنی اسماعیلؑ تا آخر اسلم
سے ارشاد کیا تھا جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا اور خزاعہ سے مقصود وہ ہے جو سعد بن الیاس
بن مضر سے تھا اور وہ نہ تو سبا سے تھا اور نہ قحطان سے کما ہو الصحیح فی نسبھم
اور لوگون نے اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ چونکہ قحطان کا توریت مین کچھ ذکر نہین
ہے اس بنا پر وہ عاربہ کی اولاد سے بھی نہین ہے۔ پس لزوماً اس سے ثابت ہو گیا کہ وہ
اسماعیلؑ کی اولاد سے ہے لیکن یہ قول غیر قابل التفات و نامقبول ہے کیونکہ قحطان یقطن
کا معرب ہے اور یہی صحیح ہے اور اس مین ذرہ بھر بھی اختلاف نہین ہے کہ قحطان کل
یمنی قبایل کا جد اعلیٰ ہے۔ بہر کیف بنو قحطان عرب عاربہ کے معاصر تھے باہم دونون مین
کبھی کبھی چل بھی جایا کرتی تھی گو یہ رتبہ سلطنت سے منزلون دور تھے اور ہمیشہ بادیہ گرد
صحرا نشین رہتے لیکن نہایت کم مدت مین انھون نے ایسی ترقی کی کہ انکی نفوس کی تعداد بھی بڑھ گئی
دولت و حکومت مین بھی سربرآوردہ ہو گئے۔ یعرب بن قحطان انکے نامی اور عظیم الشان بادشاہون
مین سے تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلے اس نے بادشاہون کے تحیۂ اسلام کیلیے

الفاظ مخصوص مقرر کئے اسکے بعد یشجب اسکا لڑکا جسکو سخیان بعض یمن بھی کہتے تھے تخت نشین ہوا اسکے زمانہ حکومت مین باوجودیکہ خانہ جنگیون مین بہت وقت ضایع ہوا لیکن باہمہ اسکے فتوحات ملکی اور اوسکی آبادی بڑہتی گئی اسکے بعد اسکا لڑکا عبد شمس - اور بعضے کہتے ہین عابر بادشاہ ہوا جو سبا کے نام سے بھی مشہور ہے اس نے شہر سبا آباد کیا اور بروایت بعض مورخین اس نے اقلیم مصر مین شہر عین شمس آباد کیا اور اپنے لڑکے بابلیون کو اوسکا والی مقرر کیا اسکے بہت سے لڑکے تھے از آنجملہ حمیر اور کہلان زیادہ مشہور ہین جو یمن کے دو بڑے گروہ کے مورث اعلی اور ذی عزت و صاحب حکومت و دولت تھے - بہ نسبت کہلان کے حمیر زیادہ مشہور ہے اور اسکی اولاد عظیم الشان و ذی عزت شمار کیجاتی ہے اسی قبیلہ سے ملوک تبابعہ ہین جیسا کہ انکے حالات مین بیان کیا جائیگا سبا کے بعد حمیر ملک و تخت کا مالک ہوا اسکو عرنجج بھی کہتے ہین - بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلے اس نے سونے کا تاج بنوایا تھا اس نے پچاس برس حکومت کی سہیلی کہتا ہے کہ اسکے چھہ لڑکے واثل ۱ - زید ۲ - عامر ۳ - عوف ۴ سعد ۵ - مالک ۶ تھے - ابو محمد بن حزم کہتا ہے کہ اسکے آٹھ لڑکے تھے جنکے یہ نام ہین - ہمیسع - مالک - زید واثل - مشروح - معدیکرب - اوس - مرہ - سہیلی لکھتا ہے کہ حمیر کی تین سو برس کی عمر ہوئی - بعد اسکے واثل بن حمیر بادشاہ ہوا اور اسکا بھائی مالک بن حمیر بلاد عمان پر مستولی ہوگیا اور دونون مین مدتون لڑائیان ہوتی رہین - علامہ ابن سعید کہتا ہے کہ حمیر کے بعد اسکا بھائی کہلان بادشاہ ہوا تھا - اسکے بعد واثل بن حمیر بعد اسکے سکسک بن واثل نے یکے بعد دیگرے حکومت کی اور مالک بن حمیر کے مرنے کے بعد اس کا لڑکا قضاعہ عمان پر متصرف ہوا سکسک بن واثل اور قضاعہ بن مالک مین معرکہ آرائیان ہوئین نتیجہ یہ ہوا کہ سکسک نے قضاعہ کو ناکامی کے ساتھ عمان سے نکال دیا - سکسک کے بعد یعفر بن سکسک تخت نشین ہوا اور پھر

اس سے اور مالک بن الحاف بن قضاعہ سے لڑائی ہوئی اور مدتون یہ آگ مشتعل رہی اسی اثنا رمین یعفر اپنے لڑکے نعمان کو جسکو کہ معافر بھی کہتے ہین حالت حمل مین چھوڑکر مرگیا۔ ماران بن عوف بن حمیر جسکو ذی ریاش بھی کہتے ہین اور بحرین کا حاکم تھا اس نے مالک بن الحاف بن قضاعہ سے مقابلہ کیا جب نعمان بن شعور کو پہونچا اوس نے کل کاربار سلطنت اپنے قبضہ مین لے لیا اور ذی ریاش کو قید کردیا۔ نعمان نے بہت بڑی عمر پائی حکومت بھی اچھی کی انتظام ملکی بھی قابل تعریف رہا۔ اسکے بعد اصحم بن معافر بادشاہ ہوا اسی کے آخر زمانہ سے بنی حمیر کے حالات دگرگون ہونے شروع ہوگئے اور تھوڑے ہی دنون مین طوائف الملوکی شروع ہوگئی۔ تاآنکہ رائش اور ابنا ءرائش (تبابعہ) مین عدالت وحکومت نے قیام اختیار کیا۔ جیسا کہ آیندہ ہم بیان کرین گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ بنی کہلان ہمیشہ مسبوق الذکر حمیر سے ملکی لڑائیان لڑتے رہے ان مین سے جبار بن غالب بن کہلان اور قحطان کی شاخون مین سے نجران بن زید بن یعرب بن قحطان بعدہ بنی ہمیسع بن حمیر سے ایمن بن زہیر بن الغوث بن ایمن بن ہمیسع اور عبد شمس بن وائل بن الغوث بن حیران بن قطن بن عریب بن زہیر بن ایمن بن ہمیسع بن حمیر پھر شداد بن ملطاط بن عمرو بن ذی ہرم بن صوان بن عبد شمس۔ بعدہ اسکے بھائی لقمان۔ ذو شدد۔ ہاد۔ ما اثر بعدازان اسکا لڑکا صعب (بیان کیا جاتا ہے کہ یہی ذوالقرنین تھا) بعدہ اسکا بھائی حرث بن ذوشدد جسکو رائش بھی کہتے ہین بادشاہ ہوا یہی بنی حمیر کی طوائف الملوکی کا خاتم اور ملوک تبابعہ کا جد اعلیٰ ہے۔ اور بنی ہمیسع بنی عبد شمس سے حمیر بن حسان بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن جشم بن عبد شمس نے بھی بادشاہت کی علامہ ابوالمنذر ہشام بن کلبی کتاب الانساب مین لکھتا ہے اور مین نے اس کو پورا نسخہ سے جو قاضی محدث ابوالقاسم بن عبدالرحمن بن حبیش کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا نقل کیا ہے

کہ علامہ کلبی روایت کرتا ہے ایک شخص جو بنی حمیر کے قبیلہ ذی کلاع سے تہا وہ کہتا ہے کہ قیس۔ یمن مین ایک مقام پر پہونچا جہان ظاہرا ایک عمارت نہایت مختصر بنی ہوئی تھی اور اندرونی حصہ اوسکا بہت وسیع تہا اوس مکان کے پچہم کے دالان مین ایک تخت رکہا ہوا تہا اوسپر ایک مردہ پڑا ہوا تہا سرپر اوسکے تاج تہا اور اوس مین ایک قیمتی یاقوت سُرخ لگا ہوا تہا اور اوسکے ہاتھ مین ایک گرز تہا اور اوسکے سامنے ایک لوح تھی جسپر عبارت ذیل کندہ تھی۔

بسم اللہ رب حمیر انا حسان بن عمرو القیل مات فی زمان هید وما هید هلک فیها اثنا عشر الف قیل فکنت آخرهم قبیلا فاتیت ذا شعبین لیجیرنی من الموت فاهلکنی (شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے جو حمیر کا رب ہے مین ہون حسان بن عمرو القیل زمانہ ہید وماہید مین انتقال کیا۔ اسی زمانہ مین بارہ ہزار قبیلہ ہلاک ہوئے تھے مین اون مین کا پچہلا قبیلہ تہا مین نے ذو شعبین بنوایا تہا تاکہ مجہکو موت سے نجات ملے۔ لیکن انجام یہ ہوا کہ اوس نے مجہکو ہلاک کیا)

ملوک تبابعہ باتفاق علماء نسب یہ ملوک۔ عبد شمس بن وائل بن الغوث کی اولاد سے ہین اور اسکا نسبی سلسلہ حمیر تک اس سے پہلے ہم بیان کر چکے ہین۔ انکی دارالحکومت صنعاء و مارب مین تھی۔ ملکہ بلقیس اسی قوم و گروہ کی بادشاہ تھی اس نے دو پہاڑون کے درمیان مین ایک دیوار بنوادی تھی جس سے چشمون اور تمام بارش کا پانی سمٹکر ایک ہی جگہ پر رکا رہتا تہا موقع و محل سے کہڑکیان کہین تہین بقدر احتیاج اوس سے وقتاً فوقتاً اہل شہر پانی لیتے تھے اور اسی کا نام عرم تہا۔ جعدی کہتا ہے

من سبا الحاضرین مارب ٭ اذ یبنون من دون سیله العرما

اور بعضون نے اس سد کی بنیاد کی نسبت حمیر یمن کے مورث و جد اعلی کی طرف کیا ہے اعشی کہتا ہے۔ ففی ذلک للموتسی اسوة ٭ مارب عفی علیه العرم ٭ رخام بناه لهم حمیر

ذو الجناحین من اہلہ لحربہم اور بعضے کہتے ہین کہ اسکو لقمان اکبر ابن عاد نے بنوایا تہا جیسا کہ مسعودی نے کہا ہے کہ اوس نے ایک فرسخ مربع بنایا تہا اور ۳۰ تیس شعبے رکہے تہے۔ اور اکثر یہ کہتے ہین اور قرین قیاس و اقرب الی الصواب بہی ہے کہ اس سد کی سبا بن یشجب نے بنا ڈالی تہی اور اوس نے اسمین بڑی صناعی صرف کی تہی لیکن قبل اتمام اس سد کے وہ خود مر گیا بعد اسکے ملوک حمیری نے اسکو تمام و کمال کو پہونچایا۔ اور ہم اس قول کی تائید اسوجہ سے کیا چاہتے ہین کہ ایسی عظیم الشان یادگارین اور مستحکم بنائین ایک شخص تمام و کمال کو نہین پہونچا سکتا جیسا کہ ہمنے کتاب الاول یعنی مقدمہ تاریخ مین بیان کیا ہے۔

اون دونون یہ بلاد آباد و سرسبز ترین بلاد سے شمار کیے جاتے تہے اسمین دو رویہ عمارتین سنگین و خوش نما بنی ہوئی تہین اوسکو لوگ جنت سے تعبیر کرتے تہے جسوقت اس قوم نے گمراہی و بدینی مین انہماک پیدا کیا اللہ جل شانہ نے گہونس کو ایسی قوت دی کہ اوس نے اوس سد مین جو پانی کو روکے ہوئے تہا سوراخ کر دیا جسکی وجہ سے کل شہر اور باغات غرق ہو گئے اور انکے وہ باغات جو سرسبزی و شادابی مین جنت کے ہم پلہ ہو رہے تہے بنجر اور زمین شور سے بدل دیے گئے کما وصف فی القرآن[1] (جیسا کہ قرآن مین اس کا بیان آگیا ہے)۔

[1] قرآن مجید کے بائیسوین پارہ سورہ سبا مین اس قوم کا قصہ اس طرح پر مذکور ہے۔ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ ط كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ط بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ بیشک قوم سبا کے لیے اونکے وطن مین ایک نشانی تہی دو باغ داہنی اور بائین تہے (کہا گیا تہا کہ) اپنے رب کی روزی کہاؤ اور اوسکا شکر بجا لاؤ کہ شہر تو پاکیزہ ہے اور پروردگار

ملوک تبابعہ متواتر عصور اور متعاقب دہور مین گذرے ہین جنکا حصر کسی قدر غیر ممکن سا نظر آرہا ہے کبھی یہ ملوک حدود یمن سے نکلکر عراق اور ہند اور سرزمین مغرب کی طرف بڑھ جاتے تھے اور کامیابی اور فتح نصیبی کا سکہ عالم مین چلا دیتے تھے اور کبھی یمن ہی کے سرزمین پر اکتفا کرتے تھے جیسا انکے احوال مختلف اور پریشان و غیر مجتمع پائے جاتے ہین ویسا ہی انکے نامونکی نقل مین بھی غلطیان ہوگئی ہین اور متعدد ملوک کے متحد نام ہونیکی وجہ سے زمانہ بھی ادھر کا ادھر ہوگیا ہے لیکن حتی الامکان نہایت غور و فکر سے وہی حالات تحریر کیا چاہتے ہین جنپر اصولاً اعتماد ہوسکتا ہے۔ واللہ المستعان

سہیلی کہتا ہے کہ تبع کے معنی ہین الملک المتبع ۔ اور صاحب محکم کہتا ہے کہ تبابعہ ملوک یمن کو کہتے ہین ۔ اور انمین ایک کو تبع کہینگے ۔ کیونکہ ملوک یمن ایک دوسرے کے تابع ہوتے تھے جب ایک بادشاہ مرجاتا تو دوسرا جو اسکا قائم مقام ہوتا تھا وہ سیرۃً و عادۃً اپنے سابق کا تابع ہوتا تھا اور تبابعہ مین ایک ب محض بخیال ارادہ نسب زیادہ کردیا ہے۔ زمخشری کہتا ہے کہ ملوک یمن کو تبابعہ اسوجہ سے کہتے ہین کہ وہ ایک دوسرے کے تابع ہوتے ہین ۔ مسعودی کا بیان ہے کہ یہ لوگ اپنے بادشاہ کو اوس وقت تک تبع نہ کہتے تھے جب تک وہ یمن و شحر و حضرموت کا بادشاہ

کر دینے والا ہے (اگر سہواً تم سے کوئی لغزش ہوگی) پس انہون نے نافرمانی کی (یعنی بجائے شکر کفران نعمت پر کمربستہ ہوگئے اسوجہ سے ہمنے اونپر عرم (بند) کا پانی چھوڑ دیا اور اونکے دو باغون کے بدلے دوسرے دو باغ دے جنمین بدمزہ پھل اور جھاؤ اور کسیقدر بیرین تھین۔ یہ ہم نے اونکی ناشکری کا بدلہ دیا اور ہم ناشکرون ہی کو بدلہ دیتے ہین)۔ اگرچہ اس آیہ کریمہ سے ثابت نہین ہوتا کہ اوس بند مین گھونس نے سوراخ کردیا تھا یا کسی اور ذریعہ سے وہ بند ٹوٹ گیا تھا جو باعث عذاب و قہر الہی ہوا لیکن یہ بات ضرور ثابت ہورہی ہے کہ اس بند کے ٹوٹنے کیوجہ سے وہ شہر خراب اور باغات ویران ہوئے ممکن ہے کہ وہ بند گھونس کے کھودنے سے ٹوٹا ہو جیسا کہ مورخین تحریر کررہے ہین ہمکو اس امکان عقلی کے تسلیم کرلینے مین جبکہ وہ کلام اللہ کے مخالف نہو کچھ عذر نہونا چاہئے اور نیز یہ بھی یاد رکھنا

ہوجاتا تھا۔ اور یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ تبع کہلائے جانے کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ بنی جشم بن عبدشمس اسکے تابع ہو جائیں اور جسمیں ان دونوں صفتوں میں سے ایک ہی پائی جاتی تو وہ ملک (یا بادشاہ) کہلاتا تھا۔ نہ کہ تبع۔

باتفاق مورخین ملوک تبابعہ میں سے سب کے پہلے حرث۔ رائش نے حکومت وسلطنت کی رائش اسکو اسوجہ سے کہتے تھے کہ اس نے عام طور سے انعام واکرام کو عام کر رکھا تھا۔ نسابین نے اسکے نسب میں اختلاف کیا ہے بعد اسکے کہ انہوں نے اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ یہ (حرث رائش) وائل بن الغوث بن حیران بن قطن بن عریب بن زہیر ابین بن ہمیسع بن حمیر کی اولاد سے ہے۔

حرث رائش نے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے ایکسو پچیس برس حکومت کی یہ تبع کے نام سے موسوم اور بروایت سہیلی خدا پرست تھا اس کے بعد اسکا لڑکا ابرہہ ذوالمنار ایک سو اسی برس بادشاہت کرتا رہا۔ مسعودی کہتا ہے کہ ابن ہشام کا یہ قول ہے کہ ابرہہ ذوالمنار۔ صعب بن ذومراثد بن ملطاط کا لڑکا ہے اور ذوالمنار اسوجہ سے کہتے ہیں کہ اس نے ایک منار بنوایا تھا جس سے راستہ کا پتہ چلتا تھا اس کے بعد افریقش بن ابرہہ تخت نشین ہوا اور اس نے ایکسو ساٹھ برس حکومت کی ابن حزم لکھتا ہے۔ کہ افریقش قیس بن صیفی کا لڑکا اور حرث رائش کا بھائی ہے اور یہ وہی ہے جو قبائل عرب کو ہمراہ لیکر افریقہ پر حملہ آور ہوا تھا اور اسی کے نام سے افریقہ موسوم ہوا ہے اور بربریوں کو بھی اسی نے ارض کنعان سے نکال کر افریقہ میں پہنچا دیا ہے اور جبکہ اون پر یوشع غالب آگئے تھے۔ اون کے بادشاہ جرجیر کو بھی قتل کر ڈالا۔ مشہور یوں ہے کہ اہل بربر کو ادسی نے

چاہیئے کہ قوم سبا سے مراد یہی ملوک تبابعہ حمیری کہلاتی ہیں۔ جناب باری نے ان کو انکے مورث اعلیٰ اکبر کی طرف اسی آیت میں منسوب کر دیا ہے۔"

بربر کے نام سے موسوم کیا ہے بربرہ لغت عرب مین اختلاط اصوات غیر مفہومہ کو کہتے ہین
افریقش بوجہ عربی نژاد ہونے کے جسوقت اس نے ملک مغرب کو فتح کیا اُنکے کلام کو نہ سمجھ
سکا اور بیساختہ "ما اکثر بربرتھم" بول اوٹھا اوسی روز سے اس گروہ کو بربری اور بربرہ
کہنے لگے۔ جنگ افریقہ سے واپسی کیوقت قبائل حمیر سے صنہاجہ اور کتامہ کو وہین چھوڑ آیا
اسوقت تک انکی اولاد وہان موجود ہے وہ ہرگز بربریون سے نہین ہین جیسا کہ طبری، جرجانی
،مسعودی، ابن کلبی، سہیلی اور کل نسابین نے کہا ہے۔ پھر افریقش کے بعد اسکا بھائی
عبد بن ابرہہ تخت نشین ہوا اور پچیس ۲۵ برس تک حکومت کرتا رہا۔ یہ سلیمان بن داود علیہما السلام
کے زمانہ مین اور کسی قدر اوسنے پہلے تہا اس نے بھی ممالک مغرب پر چڑھائی کی تھی کیکاؤس
بن کیقباد شاہ فارس اسکے ملک پر چڑھ آیا تہا دونون مین خوب لڑائی ہوئی بالآخر کیکاؤس
کو ذوالاذعار نے گرفتار کر لیا۔ ایک مدت کے بعد اوسکے وزیر رستم نے کل لشکر فارس لیکر حملہ
کیا اور کئی لڑائیون کے بعد کیکاؤس کو قید سے چھوڑا لایا جیسا کہ آئندہ ہم ملوک فارس کے
تذکرہ مین بیان کرینگے۔ طبری کہتا ہے کہ ذوالاذعار کا نام عمرو بن ابرہہ ذی المنار بن حرث الرائش
بن قیس بن صیفی بن سبا اصغر ہے اور بروایت ابن ہشام ذوالاذعار کو ملکہ بلقیس نے زہر
دیدیا تہا بعد ذوالاذعار کے ہدہاد بن شرحبیل بن عمرو بن ذوالاذعار تخت حکومت پر بیٹھا ہدہاد کو
ذوالصرح بھی کہتے تھے یہ چھ یا دس برس تک حکومت کرتا رہا بعد اسکے اسکی لڑکی ملکہ بلقیس
تخت حکومت پر جانشین ہوئی سات برس تک اسکی حکومت رہی۔ بعد ازان یمن پر سلیمان
غالب آئے۔ طبری تحریر کرتا ہے کہ بلقیس کا نام بلقمہ تہا اور ایشرح بن حرث بن قیس کی لڑکی تھی
بیان کیا جاتا ہے کہ جناب سلیمان نے ملکہ بلقیس سے نکاح کر لیا تہا اور بعض کہتے ہین کہ
جناب موصوف نے اوسکو معزول کر دیا تہا اور اوس نے سعد بن زرعہ بن سبا سے اپنا عقد

کیا تہا اسکا تخت نہایت قیمتی اور تیس گز کا مربع تہا یہ بہت بڑی ذی شعور عورت تھی۔

اس واقعہ کے بعد اہل یمن چوبیس برس تک سلیمان ع اور اونکے لڑکے کے ماتحت رہے بعد ازاں ان یمن ناشر بن عمرو ذوالاذعار بادشاہ ہوا اسکو ناشر النعم بھی کہتے تھے۔ ہشام بن کلبی بیان کرتا ہے کہ بلقیس کے بعد ناشر بن عمرو بن یعفر جسکو یاسر النعم بھی کہتے تھے یمن کا بادشاہ ہوا۔ اہل یمن کا یہ خیال ہے کہ اس نے اہل مغرب پر حملہ کیا تہا اور وادی رمل تک جہانتک کوئی نہیں جاسکتا پہونچ گیا تہا۔ پھر آگے بوجہ کثرت ریگ نہ بڑہ سکا لیکن اسکے بعض ہمراہی وادی رمل عبور کر گئے اور پھر واپس نہو سکے۔ ناسر النعم نے اوس وادی کے کنارہ ایک بت تانبے کا بنوا کر رکھوا دیا تھا اور اسکے سینہ پر جلی خط سے عبارت ذیل کندہ کرا دی تھی۔

"هذا الصنم لناسر النعم الحميري ليس وراءه مذهب فلا يتكلف احد ذلك فيعطب"

اس کے بعد شمر یرعش اس کا لڑکا تخت پر بیٹھا بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے عراق۔ فارس۔ خراسان کے اکثر بلاد کو فتح کیا اور دریائے جیحون سے گذر کر شہر صغد کو ویران کر کے اوسکے قریب ایک دوسرا شہر آباد کیا عجمی اس شہر کو ویران کرنے سے شمر کند شمر نے خراب کیا ۔کہنے لگے جسکو عرب نے معرب کر کے سمرقند کر دیا اور بعضوں نے بیان کیا ہے کہ یہ قباد بادشاہ فارس سے لڑا تھا اور اوسکو قید کر لیا تہا۔ بہرکیف شمر یرعش ایک سو ساٹھ برس تک تخت حکومت پر رہا۔

سہیلی کی تحریر یہ شہادت دیتی ہے کہ شمر یرعش جس کے طرف سمرقند کا قصہ منسوب کیا جاتا ہے وہ شمر بن مالک تہا اور مالک وہی ہے جس کو املوک بھی کہتے تھے اور یہ شمر یاسر النعم کا لڑکا ہے۔ لیکن سہیلی کی یہ غلطی ہے اسوجہ سے کہ مورخین نے اس امر پر اتفاق

کر لیا ہے کہ املوک جناب موسیٰ ع کے زمانہ مین تہا اور شمر ذو الاذعار کی اولاد سے ہے جو جناب سلیمان ع کے وقت مین تہا - واللہ اعلم -

بعد شمر یرعش تبابعہ مین تبع الاقرن جسکا نام زید تہا بادشاہ ہوا - سہیلی کہتا ہے کہ یہ شمر یرعش کا لڑکا تہا اور طبری کا یہ بیان ہے کہ عمرو ذو الاذعار اسکا باپ تہا اس نے تیرپن ۵۳ برس تک اور بروایت مسعودی تیرسٹھ ۶۳ سال تک حکمرانی کی بعدہ اسکا لڑکا کلیکرب بادشاہ ہوا - یہ بڑا بزدل تہا لڑائی سے جان چہپاتا تہا نہ تو اس نے کسی ملک پر حملہ کیا اور نہ کسی سے لڑنے پر آمادہ ہوا تا آنکہ مر گیا اور اوسکے بعد اوسکا لڑکا تبان بن اسعد ابوکرب تخت نشین ہوا - بیان کیا جاتا ہے کہ یہ سب سے پہلا تبع ہوا اور یہ ملوک تبابعہ مین بہ نسبت اورون کے زیادہ مشہور ہے -

اس نے یمن سے بقصد ملک گیری خروج کیا مقام حیرہ مین پہونچکر راستہ بہول جانے سے اسکا لشکر متحیر ہوا اور اس مناسبت سے اس مقام کا نام حیرہ رکہا اور چند لوگونکو قبائل - ازد - لخم - جذام - عاملہ - قضاعہ - کو چہوڑ کر آگے بڑہا ان لوگون نے اس مقام پر ڈیرے ڈالدئے چہوٹی چہوٹی جہونپڑیان بنا کر قیام کر دیا پہر کچھ لوگ قبائل - طیرہ - و کلب و سکون وایاد و حرث بن کعب کے انہین آملے -

پہر تبان اسعد انبار ہوتا ہوا موصل مین پہونچا اور وہان سے نکلکر اذربائیجان والون سے اپنی قوت و مردانگی کی داد لیتا ہوا ترکون سے معرکہ آرا ہوا اور انکو شکست دیکر مال غنیمت اور قیدیونکو لیکر یمن کی طرف واپس ہوا - اطراف و جوانب کے ملوک اسکی سطوت سے ڈر گئے ملوک ہند نے مصالحت کر لی - بعد اسکے تبان اسعد نے اپنے ایک لڑکے حسان کو سغد کیطرف اور دوسرے لڑکے یعفر کو روم کیطرف اور اپنے برادرزادہ شمر ذی الجناح کو فارس کی جانب فوجین لیکر روانہ کیا - شمر نے کیقباد شاہ فارس سے جنگ کر کے اسکو شکست دی اور سمرقند پر قبضہ حاصل کر کے چین کی طرف بڑہا لیکن

اسکے پہونچنے سے پیشتر اسکا بھائی حسان اس جانب پہونچ گیا تھا۔ دونون نے ملکر قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا اور بیشمار مال غنیمت لیکر اپنے باپ کے پاس واپس آئے پھر تبان اسعد نے اپنے لڑکے یعفر کو قسطنطنیہ کیجانب روانہ کیا بادشاہ قسطنطنیہ نے خراج دیکر صلح کر لی بعد ازان یعفر نے رومہ پر پہونچکر محاصرہ ڈالدیا اثنار محاصرہ مین اسکی لشکر مین طاعون پھوٹ نکلا رومیون نے موقع پاکر حملے شروع کر دئے۔ جب یعفر کے فوج کا حصہ کثیر برباد ہو گیا اسوقت وہ مجبور ہو کر باقیماندہ کو لیکر یمن کیطرف لوٹا۔

ابن اسحاق کہتا ہے کہ ملوک تبابعہ مین سے جو تبع مشرق کی طرف بڑھا تھا وہ تبان اسعد ابو کرب بن زید الاقرن ابن عمرو ذو الاذعار تھا اور تبان اسعد کا نام حسان بن تبع تھا اور اصمعی نے بحیال بعض علما تاریخ سب کے پہلے خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا اور بنی جرہم کو اسکا متولی کیا اور کعبہ مین دروازہ لگایا مفتاح مقرر کی ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ پھر یہ یہودی ہو گیا اور اسکی یہودیت کا یہ سبب بیان کیا ہے کہ جسوقت تبان اسعد یمن سے نکلکر حدود مشرق کی طرف بڑھ رہا تھا قریب ہو کر گزرا اور اوسپر قبضہ کر کے اپنے لڑکے کو بچائے اپنے چھوڑ کر آگے بڑھ گیا اہل یثرب نے آپس مین مشورہ کر کے اوسکے لڑکے کو قتل کر ڈالا۔ اُن دنون بنی نجار کا ایک مشہور شخص عمرو بن طلہ نامی اونکا رئیس و سردار تھا تبان اسعد کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو بہت برہم ہوا۔ اور اوسیوقت لڑائی اور آگے کا بڑھنا موقوف کر کے مدینہ کی طرف متوجہ ہوا دو دو دن کا راستہ ایک ایک روز مین طے کرتا ہوا یثرب کے قریب پہونچکر یثرب کا محاصرہ کر لیا کل انصار قبیلے نے یکجا ہو کر مقابلہ کیا اثنار جنگ مین یہودی بنی قریظہ کے دو عالم متبحر تبان اسعد کے پاس آئے اور اوس سے کہا تو اپنے اس فعل سے باز آ تو اپنے اس خیال کے پورا کرنے پر قادر نہین ہو سکتا اور نہ یثرب کسی صورت سے خراب و ویران

ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہ نبی آخرالزمان کا جو قریش مین پیدا ہوگا مہاجر (جائے ہجرت) ہے اور
یہین وہ آکر قیام پذیر ہونگے۔ تبان اسعد انکی باتون سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے لڑائی
موقوف کردی۔ اور دین یہودیت قبول کرلیا اور انکو ہمراہ لیے ہوئے مکہ کی طرف روانہ ہوا۔
جسوقت مکہ کے قریب پہونچا غالباً ایک منزل باقی رہی تھی کہ بنی ہذیل کے چند آدمی اسکے
پاس آئے اور اسکو کعبہ کے مال وجواہرات اور خزاین کے طمع مین مبتلا کرنا چاہا لیکن ان
دونون عالمون نے اوسکو اس فعل سے روکدیا اور اسپر یہ امر ظاہر کیا کہ بنی ہذیل تیرے
قتل کی فکر مین ہین۔ تبان اسعد نے یہ سنتے ہی انکو قتل کرڈالا اور خود معہ ان دونون عالمون
کے مکہ معظمہ مین داخل ہوا ان علما نے جو اوسکے ہمراہ تھے اوسکو طواف کرنیکی ہدایت کی چنانچہ
تبان اسعد نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اسکو پوشش پہنائی اور بنی جرہم کو اسکا متولی
مقرر کرکے یہ حکم دیا کہ حایضہ اور نفسا (حیض اور نفاس والی عورتین) اسکے قریب نہ آنے
پائین خانہ کعبہ کا دروازہ بھی اس نے قایم کیا اور کنجی بھی مقرر کی۔ بعد اسکے یمن کی
طرف روانہ ہوا یمن مین اسکی کل قوم بت پرست تھی وہ مطلع ہوکر اسکی یہودیت سے
محاکمہ کرنے پر آمادہ ہوئی چنانچہ اس زمانہ کے دستور کے موافق آگ مشتعل کی گئی بنی حمیر اپنے
بتون کو لیے ہوئے اور یہود کے وہ دونون عالم توریت کو گلے مین حمائل کیے ہوئے آگ مین
داخل ہوئے حمیریون کو آگ نے جلا دیا اور یہ دونون عالم جنکی نورانی پیشانی سے پسینہ ٹپک
رہا تھا صحیح وسالم نکل آئے۔ اس واقعہ سے بنی حمیر بھی یہودی ہوگئے اور یہودیت نہایت
کم دنون مین ایسی پھیل گئی کہ گویا اونکا یہی اصلی مذہب تھا۔

علامہ مسعودی اس تبع کے اخبار مین تحریر کرتا ہے کہ اسعد ابوکرب نے فتوحات ملکی
مین ناموری پیدا کی تھی اس نے اکثر ممالک عجم بزور تیغ قبضہ کرلیا تھا سرزمین عراق مین

قباد سے لڑا اور اوسکو شکست دی یہ قباد قباد بن فیروز نہین ہے بلکہ ملوک الطوائف سے تہا۔ بعد اسکے ابوکرب عراق و شام و حجاز پر قابض ہوگیا اسی مضمون کو خود تبع ابوکرب کہہ رہا ہے۔

اذ حسينا جيادنا من دماء	جب ہم نے خون اعدا اپنے گہوڑونکو پلادیا
ثم سرنا بها مسيرا بعيدا	پہر گئے ہم اونپر دور دراز تک
واستبحنا بالخيل خيل قباد	اور مباح کردیا ہمنے اپنے سوارونکو قباد کے سوا اونکا خون
وابن اقليد جاءنا مصفودا	اور ابن اقلید ہمارے پاس آیا بندہا ہوا
وكسونا البيت الذي حرم الله	اور پہنایا ہمنے اوس مکان کو جسکی اللہ نے عزت کی ہے
ملاء منضدا وبرودا	ڈہنکی ہوئی تہ پرتہ چادرین
واقمنا من الشهر عشرا	اور ٹہرے ہم وہان دس مہینہ تک
وجعلنا لبابه اقليدا	اور اُسکے دروازہ کی کنجی ہم نے بنادی

اس سے اور کندہ سے اکثر لڑائیان ہوتی رہین بالاخر حجر بن عمرو بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ (قبیلہ کہلان کا بادشاہ) فتحیاب ہوا۔ اور ابوکرب یمن مین لوٹ آیا بنی حمیر نے یہ سمجھکر کہ یہ بزدلی سے بہاگ آیا ہے اوسکو قتل کرڈالا اسکا زمانہ حکومت تین سو برس تک رہا۔ بروایت ابن اسحاق ابوکرب کے بعد ربیعہ بن نصر بن حرث بن نمارہ بن لخم برادر جذام یمن کا بادشاہ ہوا۔

طبری بروایت ابن اسحاق باسناد بعض اہل علم تحریر کرتا ہے کہ اس نے ایک خوفناک خواب دیکہا تہا جسکی تعبیر کے لئے دو کاہنون کو بنی ایاد و غسان سے بلوایا جو اس زمانہ مین فن کہانت و نجوم مین عدیم النظیر تہے اون مین سے ایک کا نام شق ابو صعب شکر بن وہب بن اہول بن یزید بن قیس بن عبقر بن ایاد۔ اور دوسرے کا نام سطیح ربیع بن ربیعہ بن مسعود بن مازن بن قریب بن عدی بن مازن بن غسان تہا ان کاہنون نے اس خواب

کی یہ تعبیر کی کہ ربیعہ اور قحطان کے ستر برس کے بعد غلبشہ یمن کے بادشاہ ہوجائینگے۔ بعد اسکے ابن ذی یزن عدن سے خروج کریگا اور انکو یمن سے نکال باہر کریگا اور خود یمن کا بادشاہ ہوجائیگا۔ بعد اسکے بنی غالب بن فہر قریش مین ایک نبی مبعوث ہونگے ربیعہ کے دل مین یہ باتین ایسی جاگزین ہوئین کہ اوس نے فوراً اپنے اہل وعیال کو عراق کی طرف روانہ کردیا اور سابور بن خرداد شاہ فارس کو سفارشی خط لکھدیا اوس نے اسکی اولاد کو مقام حیرہ مین ٹہیرا دیا۔ اسی کے خاندان سے نعمان نامی بادشاہ حیرہ ہوا تھا جسکا سلسلہ نسب اسطرح بیان کیا گیا ہے۔

نعمان بن منذر بن عمرو بن عدی بن ربیعہ بن نصر۔ ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ ربیعہ بن نصر کے بعد مملکت یمن کا مالک حسان بن تبان اسعد ابوکرب ہوا۔ اور ملوک تبابعہ کی طرح جہانگیری کے قصد سے اہل یمن کو لیکر نکلا۔ لیکن بنی حمیر اور یمن کے قبایل نے اسکی ہمراہی کو ناپسند کیا اور مراجعت پر تُل گئے اور اوسکے بھائی عمرو نامی سے یہ کہا تو اپنے بھائی کو قتل کر ہم تجھکو بادشاہ بنائینگے عمرو ناانجام بینی سے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ ہوگیا ذورعین نے بنی حمیر کے اس راے سے اختلاف کیا اور عمرو کو بھی اس کام سے روکا۔ لیکن اوسکے دماغ مین بادشاہی کی بو سمائی ہوئی تھی اوس نے اوسکے کہنے پر کچھ لحاظ نہ کیا تب ذورعین نے یہ دو شعر ایک کاغذ پر لکھکر اسکے پاس بطور امانت رکھدیا۔

ألا من يشتري سهرا بنوم
سعيد من يبيت قرير عين
فأما حمير غدرت وخانت
فمعذرة الإله لذي رعين

وہ کون شخص ہے جو بیداری کو خواب کے بدلے فروخت کرتا ہے نیکبخت وہ ہے جو ٹھنڈی آنکھین سوئے چونکہ حمیر نے غداری کی اور خیانت کی پس ذورعین کا اللہ حافظ ہوئے

جس وقت عمرو اپنے بھائی کو قتل کرکے معہ بنی حمیر یمن کی طرف واپس آیا تو بیداری نے اسکی نیند کو بالکل اڑا دیا۔ اطبا اور کاہنین سے بیخوابی کی شکایت کی اون سب نے باتفاق یہ کہا جو شخص اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے اوسپر بیخوابی مسلط کیجاتی ہے عمرو یہ سنکر سب پر برہم ہوا اور جو شخص یہ کہتا تھا کہ اس نے اپنے بھائی کو مار ڈالا ہے اوسکو عمرو قتل کر ڈالتا تھا ایک روز اسکے ذہن میں ذو رعین کا خیال گذرا فورًا طلب کر لیا لیکن ذو رعین کو اوسکے ان دو شعروں نے بچا لیا جنکا ذکر اوپر ہو چکا اور اس عمرو کو موثبان بھی کہتے تھے طبری اسکی وجہ تسمیہ یہ بیان کرتا ہے کہ اس نے اپنے بھائی کو مار ڈالا تھا اسوجہ سے اسکو موثبان بھی کہتے تھے اور ابن قتیبہ کہتا ہے کہ بوجہ قلت خنگ اور اکثر نرم بچھونے پر پڑے رہنے سے اس نام سے موسوم ہوا بہر حال اس نے اپنی حکومت کے تریسٹھ برس بعد انتقال کیا جرجانی اور طبری لکھتے ہیں کہ اسکے بعد ملوک حمیر کا کارخانہ درہم و برہم ہو گیا حسان تبع کے لڑکے چھوٹے چھوٹے تھے جنمیں ملکداری کی قابلیت نہ تھی اور جو بڑا لڑکا تھا وہ مخبوط ہو گیا تھا اسی وجہ سے ملک تبابعہ پر عبد کلال مستولی ہو کر چورانوے (۹۴) سال تک حکومت کرتا رہا یہ دین عیسویت کا پابند تھا۔ پھر ابن حسان با ہوش و حواس ہوا اور تبابعہ کی زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لیلی۔ بروایت جرجانی اس نے تہتر برس حکمرانی کی یہی تبع اصغر ذو المغازی والاثار رہے۔ اسکے بعد مرثد بن عبد کلال اس کا مادری بھائی تخت نشین ہوا یہ اکتالیس سال تک بادشاہت کرتا رہا اسکے بعد وکیعہ بن مرثد سینتیس برس تک ابرہہ بن الصباح بن شیبہ بن مرثد و قلیعہ بن لعلق بن معدیکرب بن عبداللہ بن عمرو بن ذی اصبح الحرث بن مالک برادر ذو رعین اور کعب پدر سبا اصغر یکے بعد دیگرے حسب ترتیب حکمران رہے۔ جرجانی لکھتا ہے کہ بعض مورخین کا یہ خیال ہے کہ ابرہہ بن الصباح صرف تہامہ کا حکمران تھا اسکے بعد عمرو بن تبع بن ملکیکرب

ستاون برس تک تخت حکومت پر رہا۔ بعد ازان لخنیعہ پادشاہ ہوا۔ یہ خاندان شاہی سے نہ تہا اسکے جبر وظلم کی کوئی حد نہ تھی۔ اس نے حمیر کے نیک اور اچھے اچھے آدمیونکو چن چنکر قتل کرڈالا خاندان سلطنت کو نیست ونابود کر دیا ستائیس برس تک اسی حالت وکیفیت سے حکمرانی کرتا رہا تا آنکہ ذونواس زرعہ تبع بن تبان اسعد ابوکرب لخنیعہ پر لوٹ پڑا اور اوسکو قتل کرکے آپ شاہ یمن ہوگیا۔ ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ جسوقت حسان قتل کیا گیا تہا یہ بچہ تہا جب یہ جوان ہوا تو اس نے لخنیعہ کو خلوت مین جبکہ وہ ایک فعل شنیع کا مرتکب ہورہا تہا قتل کرڈالا اور بنی حمیر وقبایل یمن کو اس حال سے آگاہ کیا ان لوگون نے متفق ہوکر اسکو یمن کے تخت حکومت پر بٹھادیا اسکی تخت نشینی سے تبابعہ کی حکومت گویا ازسرنو قایم ہوگئی۔ یہ یوسف کے نام سے مشہور تہا۔ بروایت ابن اسحاق اڑسٹھ سال تک یہ تخت حکومت پر متمکن رہا۔

ذونواس اسکے بعد کے یہ واقعات ہین۔ باتفاق اہل اخبار ذونواس تبان اسعد کا لڑکا اور اسکا نام زرعہ ہے جب یہ اپنے آبائی ممالک پر مستولی ومتصرف ہوا تو یوسف کے نام سے پکارا جانے لگا یہ یہودی تہا اس نے اکثر قبایل یمن کو یہودی بنا ڈالا تہا اور ہمیشہ یہودیت پہیلانے مین کوشش کرتا رہتا تہا۔ لیکن باین ہمہ دیار عرب مین نصرانیت کا بھی زور تھا اہل نجران کل نصرانی المذہب تہے وجہ اسکی شیوع کی یہ بیان کیجاتی ہے کہ سیمون نامی ایک شخص جو اصحاب حواریین عیسیٰ کا پیرو تہا مع ایک دوسرے آدمی کے جسکا نام صالح تہا شام سے یہودیون کے خوف سے نکل کہڑا ہوا اثنار راہ مین راہگیرون نے ان دونونکو گرفتار کرلیا اور نجران مین لاکر فروخت کرڈالا اہل نجران ادن دلون ایک درخت کی پرستش کرتے تہے۔ عیدون مین اسکو کپڑے پہناتے اور اوسکے سامنے کھانے رکھتے تھے۔ یہ دونون غریب جسوقت نجران مین پہونچے اور اپنے مذہب کے موافق عبادت کرنے لگے اہل نجران عجیب طرز

عبارت دیکھکر سخت متعجب ہوئے اور اپنے رئیس عبداللہ بن الثامر سے بیان کیا اوس نے انکو طلب کر کے انکے مذہب کو دریافت کیا میموں نے کہا میرا مذہب عیسائی ہے جسمین شرک کی ممانعت ہے تم لوگ درخت کی پرستش کرتے ہو اللہ تعالی نے اس کو منع فرمایا ہے عبداللہ نے کہا کہ اگر یہ مذہب باطل اور اس درخت کی پرستش شرک ہے اور تمہارا مذہب سچا ہے تو تم دعا کرو کہ یہ درخت خشک ہو جاوے ہم تمہارا دین بے تامل قبول کرلین گے میمون نے دعا کی مشیت ایزدی سے وہ خشک ہو گیا اہل نجران معہ اپنے رئیس عبداللہ کے یہ واقعہ دیکھکر فوراً عیسائی ہو گئے۔

ابن اسحاق نے اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا ہے کہ میمون نجران کے ایک گانون مین آکر ٹھہرا تھا۔ اسی طرف سے اہل نجران کے لڑکے ایک ساحر کے پاس سحر سیکھنے جاتے تھے منجملہ اون لڑکون کے عبداللہ بن الثامر بھی تھا یہ اکثر میمون کے پاس بیٹھ جاتا تھا اور اوسکی باتین غور سے سنتا تھا رفتہ رفتہ اسکے دل مین اس کی باتین اثر پذیر ہو گئین اور یہ عیسائی ہو گیا شاہ نجران یہ واقعہ دیکھکر اسکے قتل کے فکر مین ہوا لیکن وہ اپنے اس ارادہ مین ناکام رہا چند دنون کے بعد جب یہ مرگیا اور عبداللہ نجران کا حکمران ہوا کل اہل نجران عیسائی ہو گئے اور یہی مذہب اون مین پھیل گیا۔ اہل نجران ایک مدت تک عیسائیت پر قایم رہے لیکن بعد چندے انمین طرح طرح کی بدعتین پیدا ہو گئین۔ ذونواس نے انکو دین یہودیت کی طرف بلایا ان لوگون نے اس سے انکار کیا تب ذونواس اہل یمن کو لیکر ان پر چڑھ گیا۔ بروایت ابن اسحاق بیس ہزار سے کچھ زائد آدمیون کو قتل کر کے جلا ڈالا صرف ایک شخص سبا نامی بچ گیا جسکو دوس ثعلبان کہتے تھے یہ اپنے تیز گھوڑے پر سوار ہو کر ریگستان کو طے کرتا ہوا نکل گیا اور ذونواس کے سپاہی مجبوری تعاقب نہ کر سکے۔

ملوک حبشہ

ہشام ابن محمد کلبی ذونواس اور اہل نجران کی لڑائی کا یہ سبب ظاہر کرتا ہے کہ نجران مین ایک یہودی رہتا تھا اور اس کے دو لڑکے تھے اہل نجران مذہبی اختلاف کی وجہ سے اوس سے عداوت رکھتے تھے ایک روز اس سے اور ایک عیسائی سے جو اس کے پڑوس مین تھا تکرار ہوئی - چونکہ عیسائیون کو اس سے کچھ خلش پہلے سے چلی آرہی تھی ایک یہ حیلہ جدید پیدا ہو جانے سے اُسکے دونون لڑکون کو مار ڈالا غریب و مظلوم یہودی افغان و خیزان یمن مین ذونواس کے پاس پہونچا اور اپنا ماجرا بیان کیا ذونواس یہ سُنکر آگ بگولا ہو گیا - اور اسیوقت نجران پر فوجکشی کردی - اہل نجران ایک تو بہ نسبت اس کے کمزور تھے اور دوسرے غافل بھی تھے اس وجہ سے اون مین سے سوائے دوس ذو ثعلبیان کے اور کوئی جانبر نہوا دوس ثعلبیان نجران سے نکلکر قیصر روم کے دربار مین پہونچا - اور ذونواس کے ناپرداشتنی ظلم اور زیادتیون کو بیان کیا اور انجیل کے اوراق جلے ہوئے دکھلائے قیصر روم کو ذونواس کا یہ فعل بہت ناگوار گذرا اُسنے اوسی وقت نجاشی والی حبشہ کو اسکی اعانت کو لکھا اور امداد کی سفارش کی - چنانچہ نجاشی ستر ہزار حبشیونکو ہمراہ لیکر یمن کی طرف بڑھا - بعض مورخین کا یہ خیال ہے کہ دوس خود ثعبان پہلے نجاشی کے پاس گیا تھا اور نجاشی نے جنگی جہازون کی کمی کیوجہ سے قیصر کے پاس جلی بھٹی ہوئی انجیل بھیجدی جب قیصر روم نے کشتیان بھیجین تو نجاشی نے لشکر حبشہ کو بسر گروہی ارباط یمن کی طرف یمنیون کے قتل و غارت و قید کی قسم لیکر روانہ کیا - ارباط کے ہمراہ اس مہم مین ابرہۃ الاشرم بھی تھا جو حبشیونکا ایک نامی جنرل تھا ارباط اور ابرہہ کے جنگی جہاز نہایت کم مدت مین ساحل یمن پر لنگر زن ہوئے - چونکہ ذونواس کو اس سے آگاہی نہ تھی اور وہ غافل بیٹھا ہوا تھا - اس وجہ سے حبشیونکو دریا سے خشکی پر اوترنے مین کچھ تردد نہین کرنا پڑا - ورنہ خواہ مخواہ

کسی قدر دقت اوٹھانی پڑتی - الغرض جسوقت ذو نواس کو اس واقعہ سے آگاہی ہوئی کف افسوس ملنے لگا- لیکن پھر اوس نے نہایت تیزی سے جس قدر یمن کے قبایل نے اوس کا ساتھ دینا پسند کیا اونکو ہمراہ لیکر لشکر حبشہ کا مقابلہ کیا میدان جنگ مین زیادہ سے زیادہ دوپہر تک یمینیون کو ہمراہ لیئے ہوے لڑتا رہا بعد دوپہر جب لڑائی کا رنگ بدلتا نظر آیا اور اوسنے یہ سمجھ لیا کہ چند لمحون کے بعد مین ضرور گرفتار ہو جاؤنگا اوسوقت اوس نے خواری کی گرفتاری سے موت کو کہین افضل سمجھکر فوراً اپنے گھوڑے کو دریا مین ڈالدیا موج کے تھپیڑون نے نہایت عجلت سے بنی حمیر کے اس آخری بادشاہ کو قعر دریا مین پہونچا دیا- ارباط مظفر و منصور یمن مین داخل ہوا اور یمینیون کو جہانتک ممکن ہوا ذلیل و خوار و گرفتار و قتل کرکے نجاشی کو لڑائی کے آخری نتیجہ سے مطلع کیا اور یمن کے کچھ تحایف بھیجے اور خود یمن ہی مین مقیم رہا-

ہشام بن محمد کلبی کی روایت سے مفہوم ہوتا ہے کہ نجاشی کے پاس جسوقت قیصر نے کشتیان بھیجدین اسوقت اس نے ابرہہ کو امیر لشکر کرکے یمن کی طرف بھیجا- پس جسوقت ابرہہ صنعا مین پہونچا ذو نواس منہ چھپاکر بھاگا اور دریا مین ڈوب کر جان دیدی ابرہہ بلا مزاحمت و مخاصمت یمن پر قابض ہو گیا لیکن اوس نے خلاف عہد نجاشی کو تحایف نہ بھیجے اسوجہ سے نجاشی نے دوبارہ ارباط کو ایک [illegible] لشکر کا افسر بناکر ابرہہ کی سرکوبی کو روانہ کیا جسوقت ارباط ساحل یمن پر پہونچا ابرہہ نے ارباط سے سازش کی کوشش کی لیکن جب اس مین اوس کو ناکامی ہوتی نظر آئی تو چار و ناچار مقابلہ پر آیا اور دھوکہ مین ارباط کو اس نے مار ڈالا نجاشی اس واقعہ سے سخت برہم ہوا اور اوس نے اسکی قتل کی قسم کھالی لیکن ابرہہ نے اپنی چالاکیون سے اوس کو راضی کرلیا اور فاضل ابن اسحاق کا

یہ خیال ہے کہ یمن مین سب سے پہلے ارباطؔ آیا تھا اور ابرہہ اوسکی ماتحتی مین تھا بعد فتح یمن ابرہہ اور ارباط مین کچھ تکرار ہوگئی دونون مین سخت لڑائی ہوئی۔ بالآخر ارباط مارا گیا۔ نجاشی کو ابرہہ کا یہ فعل ناگوار گذرا۔ لیکن ابرہہ نے راضی کرلیا اور یمن کا حاکم بنا رہا۔ واللہ اعلم۔

ابرہہ نے یمن پر مسلط ہونیکے بعد حمیریون کو ذلیل و خوار کرنا شروع کردیا۔ انکے روسا اور امرا کی تحقیر کرنے لگا۔ ریحانہ بنت علقمہ بن مالک بن زید بن کہلان کو اوسکے شوہر ابی مرہ بن ذی یزن سے ناجائز دباؤ ڈالکر چھوڑا کر اپنی زوجیت مین لیلیا۔ بطن ریحانہ سے ابومرہ کا ایک لڑکا معدیکرب پیدا ہوا تھا بعد ازان صلب ابرہہ سے ایک لڑکا مسروق اور ایک لڑکی بسباسہ نامی پیدا ہوئے۔

ابرہہ اور اسکا غلام جو اکثر اطراف یمن کا حاکم تہا اور ہر ایک دوسرے سے بد افعالیون مین بڑھے چڑھے تھے۔ دُنیا کا کوئی ناجائز فعل انکے ہاتھون نہین بچا بنی حمیر جس قدر اس سے پہلے معزز تھے اوس سے بدرجہا اس زمانہ مین ذلیل و خوار ہورہے تھے انکی عورتون کو اپنے لئے مباح کر رکھا تہا اور مردون سے غلامی کا کام لیتا تہا۔ بنی حمیر یا خثعم کے ایک شخص نے اسکو موقع پاکر قتل کرڈالا ابرہہ نے اس کا خون مباح کردیا۔

واقعہ اصحاب فیل بعد چند سے ابرہہ نے اس شکریہ مین کہ حکومت یمن کی اوس کو بالاستقلال ملگئی تھی صنعا مین ایک کلیسا بنوایا جس مین قیمتی پتھرون کی پچیکاری کرائی اور شیشہ و آلات سے بھی خوب سجایا۔ نجاشی اور قیصر روم کو اسکی اطلاع دی اور یہ تحریر کیا کہ میرا مقصود یہ ہے کہ عرب کو حج کعبہ سے روکون اور اس کے طواف کے طرف مایل کردن چنانچہ اسی خیال سے اطراف عرب مین آدمیون کو روانہ کیا جسوقت یہ داعی (بلانیوالا) بنی کنانہ کے شہر (مکہ) مین پہونچا عروہ بن عیاض نے اوسکو ایک ایسا تیر مارا کہ اوس نے دوبارہ دم تک

غرضیکہ اسکا دوسرا ہمراہی بحال پریشان گرتا پڑتا ابرہہ کے پاس پہونچا اور کل ماجرا بیان کیا ابرہہ کو یہ امر ناگوار گذرا اور اس قدر برافروختہ ہوا کہ اوسی وقت ایک جرار اور کثیر فوج لیکر معہ ہاتھیون کے مکہ کی طرف اس غرض سے روانہ ہوا کہ کعبہ کو منہدم کر دے اور بنی کنانہ و قریش کو قتل کر ڈالے

جسوقت ابرہہ سرزمین یمن سے نکلکر ارض حجاز مین پہونچا۔ ذو نفر حمیری دو ہزار عرب ہمراہ لیکر اسکے مقابلہ پر آیا اگرچہ ذو نفر حمیری فی نفسہ توانائی اور قوت مین سو دو سو سے کم نہ تھا لیکن ایک طرف معدود سے چند آدمی اور دوسری طرف ٹڈی دل۔ بہلا دونون مین مساوات کیسے ہو سکتی آخرالامر ذو نفر حمیری کو ہزیمت ہوئی ابرہہ نے اوسکو گرفتار کر لیا اور رہبری کے لئے اپنے ہمراہ رکھا ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ طائف مین داخل ہونے پر ابرہہ کے مقابلہ پر مسعود بن معتب ثقفی بنی ثقیف کو لیکر ابرہہ کے پاس آیا اور اوس کی اطاعت قبول کر لی بنی ثقیف نے ابو رغال نامی ایک شخص کو رہبری کے غرض سے اسکے ہمراہ کر دیا اس نے ابرہہ کو طائف اور مکہ کے درمیان مغمس مین ٹھیرایا جو مکہ سے ایک منزل کی مسافت پر ہے پھر ابو رغال کا اسی مقام پر انتقال ہو گیا۔ بعد ازان عرب نے اسکی قبر کو سنگسار کیا۔ جریر کہتا ہے ؎

اذا مات الفرزدق فارجموہ کما ترمون قبر ابی رغال۔

بعد اسکے ابرہہ نے ایک دستہ سوارون کا بسر گردہی اسود ابن مقصود حبشی مکہ کی طرف روانہ کیا اس غرض سے کہ اونٹ وغیرہ باربرداری کے لئے اور کچھ آدمی اسباب وغیرہ کے اوٹھانے اور لادنے کے غرض سے گرفتار کر لاوین چنانچہ اسود ابن مقصود اطراف مکہ مین گیا اور اہل مکہ کی کچھ مویشیان اور اونٹ جس مین دو سو اونٹ عبد المطلب آنجنابی صلعم کے تھے پکڑ لایا عبد المطلب اون دنون قریش کے سردار اور مکہ کے سرآوردہ آدمیون مین تھے پہلے انکا قصد لڑائی کا ہوا۔ لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ اسکے مقابلہ کی طاقت

نہین ہے تو خاموش ہو رہے۔ ابرہہ نے دوسرے دن حناط حمیری کو مکہ کی طرف روانہ کیا تاکہ اہل مکہ کو اسکے ارادہ سے آگاہ کرے اور اگر اہل مکہ انہدام کعبہ سے کچھ چون و چرا کرین تو لڑائی پر آمادہ ہو جائین عبد المطلب نے یہ پیام سُنکر جواب دیا۔ "[1]واللہ ما نرید حربہ وھذا البیت اللہ فان یمنعہ فھو بیتہ وان یخلے عنہ فما لنا نحن من دافع" اور چند روسار قریش کو ہمراہ لیکر ابرہہ کے پاس گئے پہلے ذونفر حمیری سے ملاقات کی جس کو ابرہہ نے قید کر رکھا تھا۔ ذونفر نے فیلبان کے ذریعہ سے ابرہہ کو عبد المطلب کے آنیکی اطلاع کر دی ابرہہ نے انکا بڑے تپاک سے استقبال کیا تخت سے اوتر کر فرش پر ان کے ساتھ بیٹھا اثنار کلام مین عبد المطلب نے اپنے اونٹون کی رہائی کی سفارش کی ابرہہ نے متعجب ہو کر کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ کعبہ کے بارے مین تم نے مجھ سے کچھ التجا نہ کی یہ تو تمھارا اور تمھارے آبا و اجداد کا مذہبی مکان ہے اور اونٹون کا سوال کیا۔ عبد المطلب نے جواب دیا "انا رب الابل وللبیت رب سیمنعہ" مین اونٹون کا مالک ہون اونٹون کو مانگتا ہون اور اس گھر کا بھی ایک مالک ہے وہ غالباً روکے گا۔ ابرہہ نے سُنکر تھوڑی دیر تک سکوت اختیار کیا بعد اس کے بے تامل عبد المطلب کو اونکے اونٹ واپس کر دئے۔

علامہ طبری تحریر کرتا ہے کہ اکثر مورخین کا یہ خیال ہے کہ عبد المطلب کے ساتھ عمرو بن لعابہ بن عدی بن رئل سردار کنانہ اور خویلد ابن واثلہ سردار بنی ہذیل گئے تھے اور ابرہہ سے یہ درخواست کی تھی کہ تہامہ کی ثلث آمدنی خراج مین دیجائیگی۔ بشرطیکہ کعبہ منہدم نہ کیا جائے۔ لیکن جب ابرہہ نے اس سے انکار کیا تو عبد المطلب معہ اپنے ہمراہیون

---

[1] خدا کی قسم ہے ہم اوس سے لڑائی کا ارادہ نہین رکھتے یہ اللہ کا گھر ہے پس اگر وہ (خدا) اوسکو روکے تو یہ اوس کا گھر ہے اور اگر وہ اس سے کچھ تعرض نہ کرے تو ہم اس کو دور نہین کر سکتے۔

واپس آئے اور قریش اور کل اہل مکہ کو ہدایت کی کہ مکہ چھوڑکر پہاڑون پر چلے جائین اور خود وقت روانگی خانہ کعبہ کا دروازہ پکڑکے کھڑے ہوگئے اسوقت اُنکے پاس قریش کے چند منتخب آدمی موجود تھے اور سب گڑگڑاکر دعائین کر رہے تھے اور عبد المطلب یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

لاھم ان العبد یمنع	اے خدا بیشک بندہ اوسکو روکتا ہے جو اوس کے
حله فامنع حلالك	محل مین آتا ہے پس تو بھی منع کر اوسکو جو تیرے مکان پر آئے
لا یغلبن صلیبھم	ہرگز اونکی صلیب اور اونکا غصہ کبھی تیرے
ومحالھم ابدا محالك	غصہ پر غالب نہ آئے گا
وانصر علی آل الصلیب	اور مدد کر اہل صلیب اور اوس کے
وعابدیه الیوم آلك	پرستش کرنیوالون پر آج اپنے اہل کو

بعد اسکے عبد المطلب معہ اپنے ہمراہیون کے پہاڑ پر چڑھ گئے اور ابرہہ کعبہ کے گرانے کے غرض سے مکہ کی طرف بڑھا اللہ جل شانہ نے ابابیل چڑیون کا ایک جھنڈ دریا سے بھیجا ہو اس ناہنجار لشکر پر سنگباری کرنے لگا جسپر وہ پتھر پڑتا تھا وہ اوسی مقام پر رہ جاتا تھا اور مقام مجروح مین اون کے اجسام پر چیچک کے سے دانے بھی نکل آئے تھے جس سے اکثر ہلاک ہوگئے۔ ابرہہ کے بدن پر بھی چند دانے نکل آئے جسکی وجہ سے کل اعضا اوس کے یکے بعد دیگرے کٹ کٹ کر گرگئے لشکریون کا جب یہ حال ہوا تو ہاتھیون کو آگے کیا جو ہاتھی آگے بڑھایا جاتا تھا وہ بجائے آگے بڑھنے کے پیچھے کو ہٹتا تھا آخر الامر ہاتھیون کے اجسام پر بھی چیچک کی طرح دانے نکل آئے اور وہ سب مرگئے تب اللہ جل شانہ نے ایک سیل بھیجا جو ان سب کو دریا مین بہا لیگیا۔

بعد ہلاکی ابرہہ اوس کا لڑکا یکسوم تخت حکومت پر بیٹھا اس نے بھی بنی حمیر اور

قبائل یمن کی ذلت کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہین کیا اونکے مردونکو قتل کر ڈالا اور اونکے عورتون کو جبراً گھر مین ڈال لیا انکے لڑکون کو غلامی مین رکھ لیا یکسوم کے مرنے پر اسکا بھائی مسروق تخت نشین ہوا جب اس نے یکسوم سے زیادہ بدعتین شروع کر دین اور اپنے متقدمین سے ظلم و بدعت و ستم مین بدرجہا بڑھتا نظر آیا تو سیف بن ذی یزن نے خروج کیا اور کسریٰ بادشاہ فارس کے پاس گیا اور وہان سے لشکر لیکر یمن مین آیا اور مسروق کو قتل کر کے حبشیون کے حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ بعد اسکے کہ حبشیون مین سے یمن مین بہتر برس مین چار شخصون نے حکومت کی پہلا ارباط دوسرا ابرہہ تیسرا یکسوم ابن ابرہہ چوتھا مسروق ابن ابرہہ۔

(مترجم) ہم اس سے پہلے کہ سیف ابن ذی یزن کے نسب مین گفتگو کرین یا کسریٰ فارس کے پاس اس کے جانے کی تفصیلی کیفیت تحریر کرین یہ مناسب سمجھتے ہین کہ اس مقام پہ طیرا ابابیل کے قصہ کو چھیڑ کر اوس پردہ کو اوٹھا دین جس نے ایک زمانہ کو غلطان و پیچان کر رکھا ہے۔ ہمارا اصلی مقصود یہ ہے کہ دلچسپی کے ساتھ واقعات کی تحقیق بھی ہوتی جائے۔ ہم عام مترجمون اور مورخون کی طرح بے پر کی نہین اوڑانا چاہتے۔ آئیے ذرا غائر نظرون سے طیرا ابابیل کی تحقیق کو ملاحظہ فرمایئے۔

متقدمین مورخین اور علمار تفسیر نے اس واقعہ مین ذرہ برابر بھی اختلاف نہین کیا۔ اور وہ متفق الکلمہ کہہ رہے ہین کہ اللہ جل شانہ نے اصحاب فیل پر چڑیونکا ایک جھنڈ بھیجا تھا جنہونے انپر سنگ باری کی تھی۔ صاحب جامع البیان فی تفسیر القرآن اس قصہ کو سورہ فیل کے تفسیر مین یون تحریر کرتا ہے

فلما وصلوا قرب مکۃ تھیاوا للدخول ارسل اللہ علیہم من البحر امثال الخطاطیف	(پس جبکہ لشکر ابرہہ مکہ کے قریب پہونچا اور مکہ مین داخل ہونیکا قصد کیا اللہ تعالیٰ نے دریا کے جانب سے

مع كل في منقاره و	چمگدڑون کی طرح چڑیان تھین - ہر ایک کے
رجليه ثلثة احجار اصغر	ساتھ اونکے چونچ اور دونون پاؤن مین تین
من حمصة فرمنهم	تین سنگریزہ تھے جو چنے سے چھوٹے تھے
	وہ اُنپر سنگریزون کو پھینک (مار) رہی تھین

اور تفسیر تبصیر الرحمن و تیسیر المنان مین اس طرح مذکور ہے۔

(وارسل عليهم طيراً) يعني	(اور بھیجا اصحاب فیل پر بہت سی چڑیان متفرق
طيراً كثيرة متفرقة تتبع	جو ایک دوسرے کے پیچھے تھین اور نکلی
بعضها بعضاً خرجت من شاطي	تھین دریا کی جانب سے سیاہ رنگ کی
البحر سوداء او خضراء و	یا زرد رنگ یا سبز رنگ کی تھین ہر چڑیا
صفراء في منقار كل طير	کے منقار مین ایک سنگریزہ اور دونون پاؤن
حجر وفي رجليه حجران (ابابيل)	مین دو سنگریزے تھے (ابابیل) یعنی متفرق
اے جماعات متفرقة في الطرق	جماعت تھین راہون پر جب کہ وہ متفرق
اذهربوا متفرقين فجعل لهم	ہو کر بھاگتے تھے پس وہ اونکو اضعف الاسلحہ
اضعف الاسلحة (ترميهم بحجارة)	کردیتی تھین (ترمیہم بحجارۃ) مارتی
اكبر من العدسة واصغر	تھین وہ اونکو سنگریزون سے جو مسور سے
من الحمصة.	بڑے اور چنون سے چھوٹے تھے۔

علاوہ ان دو تفسیرون کے اور تفاسیر بیضاوی و مدارک و تفسیر کبیر وغیرہ بھی باواز بلند کہہ رہی ہین کہ سورہ فیل مین "حجارہ" کے معنی سنگریزہ اور "طیر" کے معنی چڑیا کے ہین اور اصحاب فیل پر فی الواقع چڑیون نے سنگباری کی تھی "طیر" کے معنی بلا اور "حجارہ" کے معنی بیماری کے نہین ہین جیسا کہ آجکل بعض وہ لوگ

جنکے دماغ مین مغربی متعفن ہوا سما رہی ہے قایل ہو رہے ہین یہ عجیب بات ہے کہ محال عقلی اور عادی کے ظہور پذیر ہونیکے قائل نہین ہوتے اسی بنا پر بعض معجزات سے انکار اور بعض کی تاویل کرتے ہین حالانکہ محال عادی یا عقلی کے ظہور پذیر ہونیکا کسی حالت مین نہ قایل ہونا قدرت باری سے انکار کرنا ہے قطع نظر اس سے معجزہ نام ہی اوسکا ہے کہ جسکے کرنے سے عامہ بشر عاجز ہون اور اوسکو خدا کا ایک بندہ نبی یا رسول بکر دکہائے اگر عام فیل مین ہمارے نبی آخر الزمان صلعم یا کوئی اور نبی موجود ہوتا تو ہم بے تکلف تحریر کر دیتے کہ یہ اوسکا معجزہ تہا لیکن اس امر کے مفقود ہونے سے ہم یہ تحریر کرنے سے بہی باز نہین رہ سکتے کہ یہ ارہاصات (علامات) نبوت جناب رسالت مآب صلعم سے تہا جسکو جناب باری نے سورہ فیل مین ذکر فرمایا ہے تاکہ منکرین رسالت کو عبرت ہو کہ خانہ خدا کی ہتک حرمت سے ابرہہ پر یہ قہر الہی نازل ہوا تہا اور اگر اوسکے دین اور نبی کی ہتک حرمت کیجائیگی تو جو عذاب نازل ہو وہ کم ہے اوسی کی برکت سے خدا علیم نے یہ غیبی مدد بہیجی تہی کیا اس واقعہ کی اعتراف کرنے والون کو اب بہی کوئی انکار کا مقام باقی ہے ؟

ہمارے اس دعوی کی شہادت صاحب تفسیر خازن ان الفاظ سے دے رہا ہے اور ہمارے خیال کی پوری پوری تائید کرتا ہے وہ تحریر کرتا ہے۔

وفی قصة اصحاب الفیل دلالة عظیمة علی قدرة اللہ تعالی وعلمہ وحکمہ اذ یستحیل عقلا ان طیرا تاتی من قبل البحر تحمل حجارة ترمی بہا ناسا مخصوصین وفیہا دلالة عظیمة علی شرف محمد وذلک ان اللہ

اور اصحاب فیل کا قصہ اللہ تعالی کی قدرت وعلم وحکمت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ یہ عقلاً محال ہے کہ دریا کی جانب سے چڑیان آئین جو سنگریزہ لئے ہوئے ہون اور وہ مخصوص آدمیون کو مارین اور یہ بہت بڑی دلیل ہمارے نبی محمد صلعم کی شرافت کی ہے اور یہ اللہ تعالی نے محض اوسکی

تعالى انما فعل ذلك لنصر قوم من
ارتضاه وهو محمد الداعي الى
توحيده واهلاك من سخط
عليه وليس ذلك لنصرة
قريش فانهم كانوا كفارا
لا كتاب لهم والحبشة لهم
كتاب فلا يخفى على عاقل
ان المراد بذلك نصر
محمد فكانه تعالى قال انا الذي
فعلت ما فعلت باصحاب الفيل
تعظيما لك ونصرا لك وملك
واذ قد نصرتك قبل
قدومك فكيف اتركك
بعد ظهورك

مدد کے لیے کیا جسکو اوس نے پسند
کر لیا ہے اور وہ محمد رسول اللہ صلعم ہین جو
اوس کی توحید کیطرف لوگونکو بلاتے ہین
اور اوسکی ہلاکت کے بھی یہی حجت ہے
جسپر اللہ ناراض ہوا ہے اور اس مین قریش
کی مدد نہ تھی کیونکہ وہ اوسوقت کفار تھے
اونکے پاس کتاب نہ تھی اور حبشہ اہل کتاب تھے
پس ہر ذو شعور پر یہ امر مخفی نہ رہیگا کہ مقصود
اس سے نصرت جناب محمد صلعم تھی پس گویا
کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ مین ہی نے کیا جو کچھ
کہ کیا اصحاب فیل کے ساتھ تیری تعظیم اور تیری
تشریف آوری کی غرض سے اور جبکہ مین نے
تیرے آنے سے پہلے تیری مدد کی ہے تو اب
کیسے تیرے ظہور کے بعد تجھکو چھوڑ دونگا
یعنی مدد نہ کرونگا۔

واقعی اس واقعہ سے یہ چند امور ظہور مین آئے جو جناب رسالتمآب صلعم کی شرافت وعظمت پر دال ہین۔ اول فیلون کا کعبہ کیجانب رخ نہ کرنا اور وہ جب دوسرے ممالک کی طرف پھیر دئے جاتے تھے تو بے تکان دوڑتے تھے اور مکہ کی طرف بجائے چلنے کے بیٹھ جاتے تھے۔ دوسرے پرندونکا دریا کی طرف سے آنا جو ظاہرا پرندون کی سکونت کی جگہ نہین ہے اور پھر بعد اس واقعہ کے وہ پرند نہ دکھلائی دئے۔

تیسرے یہ کہ اون سنگریزون کا معدن معلوم نہین ہے۔ چوتھے اون سنگریزون مین یہ تاثیر قوی تہی کہ جسپر وہ پڑتے تھے وہ جانبر نہوتا تہا۔

مورخین اس واقعہ کو تحریر کرتے ہوئے دو امر تحریر کرتے ہین ایک یہ کہ پہلے لشکر ابرہہ پر چڑیونکا ایک جہنڈ آیا تہا جو اون پر سنگباری کرتا تہا اور دوسرے یہ کہ اون کے اجسام پر چیچک کے سے دانہ نکل آئے تھے اور انہی پچہلی صورت کا آجکل کے نئے روشنی کے مقلد مغربی تعلیم کے پابند اعتراض کرتے ہین اور یہ امر اونکی بے بصیرتی پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ ابرہہ کے لشکر پر سنگباری مقام محسر مین ہوئی تہی اور چیچک کے سے دانے مقام نجران مین نکلے تھے۔ یہ دونون واقعہ دو مختلف مقام پر واقع ہوئے تھے نہ کہ ایک مقام پر۔

البتہ تفسیر کشاف کے دیکھنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض روایتون مین یہ آیا ہے کہ اُن سنگریزون کی یہ تاثیر تھی کہ جسکے بدن پر وہ پڑتے تھے اوسکے بدن پر چیچک کے سے دانے پیدا ہو جاتے تھے اور وہی باعث ہلاکت ہوتے تھے چنانچہ اس روایت کی شہادت مین یہ حدیث پیش کی جاتی ہے یعنی عکرمہ صن اصابتہ جدر (رضی اللہ عنہ) عکرمہ سے مروی ہے کہ جس پر وہ سنگریزے پڑتے تھے وہ مجدور یعنی چیچک والا ہو جاتا تہا۔ لیکن اس شہادت سے بھی نئی روشنی والون کا کام نہ چلا کیونکہ اس روایت سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ حبشیون کے بدن پر خود بخود چیچک کے دانے نکل آئے تھے بلکہ اس سے یہ امر ظاہر ہو رہا ہے کہ اُن سنگریزون کی یہ تاثیر تھی کہ جس پر وہ پڑتے تھے وہ مجدور ہو جاتا تہا اور یہی قرار علی ما منہ الفرار ہے علاوہ اسکے کہ علماء تفسیر و تواریخ نے واقعہ فیل مین اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ اصحاب فیل پر چڑیون کے ذریعہ سے سنگباری کی گئی تہی شعراء جاہلیت بھی اپنے اپنے قصائد مین اسکا ذکر کر رہے ہین جو اس واقعہ مین موجود تھے اگر اطالت کلام کا خیال ہمکو مجبور نہ کرتا تو ہم ضرور کل شعراء کے کلام فرداً فرداً اس موقع پر شہادتاً پیشکش کرتے

اسوجہ سے کہ یہی عرب کی تاریخ کا اصلی ماخذ ہے تاہم بغرض اثبات مدعا و اسکات خصم حضرت عبد المطلب (جد رسول) کے چند اشعار ذیل مین تحریر کرتے ہین - جو اس واقعہ مین موجود تھے -

صرمت ودادک لا تصرم	مین منقطع تعلق ہوگیا اور تجھکو گمان ہوگیا ہے کہ تو منقطع نہین ہوا
ورأسک من کبر اشیم	اور سر تیرا پیری سے ابلق ہوگیا ہے
وبید ولک الشیب بعد الشباب	اور ظاہر ہوگا تجھپر بوڑھاپا جوانی کے بعد
فما لک من خلة تزعم	پس تو عشق و دوستی سے کیا گمان رکھتا ہے
فدع عنک ذکر لیال الوصال	وصل کی راتون کا ذکر ترک کردے
فانک من ذکرہا احلم	کیونکہ تو اوس کے ذکر سے زیادہ دانا ہے
وعد القواقی ذات الصواب	اور ان اشعار کو پڑہو جو کہ سچے ہون
بجیش اتاک بہ الاشرم	اور کہین اوس لشکر کا ذکر جسکو اشرم (ابرہہ) لیکر آیا تھا
ارادوا بہ وحص بیت الالہ	اوس کے ذریعہ سے خانہ خدا کو گرانا چاہتا تھا
لیترک بنیانہ یہدم	تاکہ ویران و خراب پڑا رہ جاوے
فردہم اللہ عن ہدمہ	پس اللہ نے اون کو گرانے سے روکدیا
ودہمیاہم الفیل لا یقدم	اور اونکے ہاتھیونکو ایسا تھکا دیا کہ آگے نہ بڑھ سکے
بطیر ابابیل ترمیہم	چڑیونکی ایک جماعت سے جو اونکو مار رہی تھین
کان مناقیرہا العندم	گویا کہ اونکی چونچ دم الاخوین ہے

ہمکو بخوبی یاد ہے کہ ابو طالب نے بھی اپنے اوس قصیدہ مین اس کا تذکرہ کیا ہے جسکو اونہون نے بازار عکاظ مین پڑہا تھا جس وقت کفار مکہ نے جناب رسالتمآب صلعم کی ایذا رسانی کا باہم عہد و پیمان کرلیا تھا جس طرح آجکل بعض لوگون نے اپنی غلط فہمی سے اس واقعہ کا صریحی انکار کردیا ہے

اوس طرح عوام الناس بھی یہ سمجھ رہے ہین کہ ہین پرندون نے اصحاب فیل پر سنگباری کی تھی یہی ابابیل ہین۔ حالانکہ آیہ کریمہ مین ابابیل کے معنی گروہ کے ہین نہ کر پرند مخصوص کے۔

سیف بن ذی یزن (مترجم) سیف بن ذی یزن یمن کا رہنے والا تھا۔ اسی سرزمین پر اوسکے آبا و اجداد حکومت کرتے تھے یہ عافرین۔ اسلم بن زید بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن زید کا لڑکا تھا۔ افسوس ایک وہ زمانہ تھا کہ ملوک حمیری کا دبدبہ تھا اوسکی نسل سے سیف بن ذی یزن ہے، لوگ رعب سے نام تک نہ لے سکتے تھے اور ایک یہ زمانہ آگیا کہ اونکی پچھلی نسلین تخت حکومت پر بیٹھنے کے عوض خاک ذلت پر آسمان مارے بیٹھی ہین عجیب بیکس بیپرسی کی حالت ہے نہ کوئی یار ہے نہ یاور ہے۔ انیس ہے تو ذلت و رسوائی ہے مونس ہے تو بیکسی و بینوائی ہے ابرہہ اور اوسکے لشکر کے ہاتھون یہ خاندان سلطنت برباد ہوگیا ہے کوئی نام لینے والا باقی نہین رہا ہے ہان سیف بن ذی یزن معلوم نہین کس وجہ سے اسی سرزمین پر چلتا پھرتا دکھائی دیتا ہے یاد رہے دیکہ تباہ و خراب حال ہوگیا ہے لیکن اپنے آبا و اجداد کے گرے پڑے کھنڈرون کو چھوڑنا نہین پسند کرتا۔ اسکے آبا و اجداد اور خاندانی جاہ و جلال کے دیکھنے والے جو دو چار زندہ باقی رہ گئے ہین وہ اس کو عبرت اور افسوس کے آنکھون سے دیکھتے ہین اسکی بیکسی اور کس مپرسی دیکھکر اونکا دل بھر آتا ہے لیکن حبشیون کے خوف سے کوئی اوسکی ہمدردی نہین کرسکتا (انتہی کلام المترجم)

اگر سیف بن ذی یزن اسی مسکنت و ذلت مین رہنے پاتا تو بھی وہ یمن چھوڑ کر کہین نہ جاتا لیکن غضب یہ ہوا کہ ابرہہ نے اسکی بی بی ریحانہ کو جبر اگھر مین ڈال لیا۔ اسی وجہ سے سیف بن ذی یزن یمن سے نکلکر اولاً قیصر روم کے پاس گیا اور اوس ماجرا کو بیان کرکے مدد طلب کی جب اوس نے اتحاد مذہبی کے وجہ سے مدد دینے سے انکار کیا تو کسرائے فارس کی خدمت مین حاضر ہونیکی غرض سے نعمان بن منذر والی حیرہ کے پاس گیا اور اوس سے اپنی

سرگذشت بیان کی۔ نعمان بن منذر نہایت رحمدل خداترس تہا اوس نے فوراً اپنی دامان مرحمت سے اسکے آنسو پونچہے اور اپنے ساتھ کسریٰ کے دربار مین لیگیا اور حبشیون کے ظلم کی شکایت اور سیف بن ذی یزن کی ذلت و رسوائی کا حال عرض کرکے امداد کا خواستگار ہوا کسریٰ نے کہا یمن ہمارے ملک سے بہت دور دراز راستہ پر ہے قطع نظر اس سے عرب کی سرزمین مین سوا سکے بکریون اور اونٹون کے اور کیا ہے ہمکو اس سے کچہہ حاصل نہوگا۔ ہمکو یمن کے تسخیر کی ضرورت نہیں ہے کسریٰ نے یہ کہکر سیف بن ذی یزن کو ایک خلعت اور ایک توڑا اشرفیون کا دیا سیف بن ذی یزن نے دربار سے نکلکر اشرفیون کے توڑے کو پہینکدیا لوگون نے اس کو لوٹ لیا کسریٰ کو جب اسکی اطلاع ہوئی تو دوسرے روز سیف بن ذی یزن کو بلاکر تعریضاً اس کا سبب دریافت کیا اوس نے کمال ادب سے عرض کیا مجہکو ان اشرفیون کی ضرورت نہیں ہے میرے ملک مین سونے اور چاندی کے پہاڑ ہین مین اس غرض سے نہیں آیا تہا بلکہ میرا مقصود یہ تہا کہ مجہکو آپ حبشیون کے ظلم سے بچالین کسریٰ نے یہ سنکر تہوڑی دیر سکوت کی بعد اعیان دولت سے مشورہ طلب کیا سبھون نے بالاتفاق یہ راے ظاہر کی کہ جو قیدی واجب القتل قیدخانہ مین ہین وہ اس مہم پہ روانہ کیئے جاییں اگر وہ مارے گئے تو شاہی حکم یہی تہا اور اگر وہ کامیاب ہوگئے تو بے محنت و مشقت ایک ملک ممالک محروسہ مین شامل ہو جائیگا کسریٰ نے اس راے کو پسند کیا اور وہرز دیلمی کو جو ایک شریف النسب امیر کبیر تہا بسرگروہی آٹھ سو قیدیون اور چار سو سپاہیون کے یمن کی طرف روانہ کیا۔

مسعودی اور ہشام بن محمد و سہیلی کا یہ خیال ہے کہ سیف بن ذی یزن نے کسریٰ سے امداد کی درخواست کی تہی اور کسریٰ نے وعدہ کیا تہا لیکن وہ اس سے پہلے کہ وہ اپنے وعدہ کو وفا کرتا قیصر روم کی لڑائی مین مصروف ہو گیا تاآنکہ سیف بن ذی یزن بہ انتظار امداد

آنکھین کھولے ہوے اس جہان سے راہی ہوگیا۔ جب معدی کرب نے ہاتھ پاؤن نکالے جوان ہوا تو اسکی مان ریحانہ نے ایک روز کل حالات تبلائے اس وقت معدیکرب اپنی مان سے رخصت ہوکر فارس کو روانہ ہوا اور دربار کسریٰ مین حاضر ہوکر اس امداد کا خواستگار ہوا جسکا وعدہ اسکے باپ سے کیا گیا تھا کسریٰ نے اشرفیان دین اس نے باہر نکلکر پھینکدین جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

الغرض وہرز دیلمی معہ سیف بن ذی یزن کے جنگی جہازون کا بیڑا ہمراہ لئے ہوے ساحل پر پہونچا مسروق کے نکبت کے ایام قریب آگئے تھے وہ آنے والے دن سے بیخبر قوت و طاقت کے نشہ مین مست پڑا ہوا تھا وہرز نے سیف سے کہا تمہاری کیا راے ہے؟ سیف نے جواب دیا یہ تلوار ہے اور مین ہون نہ اسکا قبضہ میرے ہاتھ سے چھوٹے گا اور نہ مین تمہارا ساتھ چھوڑون گا لڑائی کے میدان مین جو سب سے پہلے لڑنے کو جائیگا وہ مین ہونگا میرے قوم والے بھی تمہارا ساتھ دینگے وہرز دیلمی نے کہا انصفت اسکے بعد اس کے ایرانی فوجین دوسرے روز خشکی پر اترین اور مرتب ہوکر آگے بڑھین مسروق بن ابرہہ ایک لاکھ حبشیون کو ہمراہ لیکر مقابلہ پر آیا لڑائی شروع ہوگئی مسروق نے ہرچند کوشش کی کہ لشکر مخالف کو منتشر کرکے ساحل تک راستہ صاف کرلے لیکن فارس کے تیراندازون کے تیر سے اسکو کوئی چیز بچا نہ سکتی تھی اس کا لشکر جب ایک قدم بھی آگے بڑھنے کا قصد کرتا تھا ایرانی تیراندازون کے حملون سے دس دس قدم پیچھے ہٹ آتا تھا اثنار جنگ مین وہرز نے سیف سے مسروق کو دریافت کیا سیف نے مسروق کو اشارہ سے بتلایا یہ اوسوقت ہاتھی پر سوار تھا اس کے بعد مسروق ہاتھی سے اوترکر ایک خچر پر سوار ہوا وہرز دیلمی اوس کے اس عبث فعل سے بہت ہنسا اور تفاؤلاً کہا ؎ رکب بنت الحمار ذَلَّ وَذَلَّ ملکه (سوار ہوا مسروق بنت الحمار پر یہ ذلیل ہوا اور اس کا ملک بھی ذلیل

؎ عرب والے بنت الحمار بنظر استعارہ خچر کو کہتے ہین۔

ہوا۔ پھر وہرز دیلمی نے ترکش سے تیر نکال کر کمان سے جوڑ کر ایسا نشانہ مارا کہ مسروق کا خود توڑ کر دماغ سے ہوتا ہوا نکل گیا مسروق زخم کہا کر زمین پر گرا اور لشکر حبشہ بھاگ نکلا چار دن طرف سے کشت وخون کا بازار گرم ہو گیا حبشیونکو بھاگتے جگہ نہ ملتی تھی دس دس بیندرہ حبشیونکو ایک یمنی فارسی سپاہی گرفتار کر لیتا تہا اور بھیڑ بکریونکی طرح ذبح کر ڈالتا تہا۔ ایک ہفتہ کے اندر یمن کی سرزمین حبشیون سے ایسی پاک وصاف ہو گئی گویا وہ کبھی وہان نہ تھے۔

وہرز دیلمی نے کسریٰ کو اس فتحیابی کی اطلاع دی اور حسب حکم کسریٰ سیف کو یمن کے تخت حکومت پر بٹھلایا اور اپنا ایک نائب یمن مین چھوڑ کر کسریٰ کی طرف واپس گیا۔

سیف بن ذی یزن اس خداداد کامیابی کے بعد یمن کی مستقل حکومت کرنے لگا اور مقررہ سالانہ خراج کسریٰ کو بھیجتا رہا عرب کے نامی نامی شعرا نے تہنیت کے قصاید لکھے امرا وعظما قریش اس سے ملنے کو آئے اور اس غیبی امداد پر اس کو مبارکباد دی منجملہ ان کے قریش کے نامی سردار عبدالمطلب دادا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے سیف بن ذی یزن نے انکی سب سے زیادہ تعظیم کی اور اپنے برابر بٹھلایا اور کمال عزت سے انکو رخصت کیا۔ طبری لکھتا ہے کہ وہرز کے مرنیکے بعد کسریٰ نے یمن پر اسکے لڑکے مرزبان کو گورنر بنایا پھر جب مرزبان مر گیا تو اس کے پوتے خسرو بن تیجان بن مرزبان کو مامور کیا بعد چند کے کسی وجہ سے اسپر شاہی عتاب ہوا اور یہ قید کر کے دربار شاہی مین بھیجدیا گیا اور بجائے اس کے باذان یمن کی گورنری پر متعین ہوا اور یہی تا زمانہ بعثت یمن کا گورنر رہا تا آنکہ آنحضرت صلعم مبعوث ہوئے۔ اور باذان مسلمان ہو گیا اور یمن مین اسلام کا شیوع ہوا جیسا کہ آیندہ بیان کرینگے

ہذا آخر الخبر عن ملوک التبابعۃ من الیمن ومن ملک بعدہم من الفرس

ہر گاہ کہ ہمکو عرب کے طبقہ اولیٰ وثانیہ کے حالات واخبار کی تحریر سے فراغت حاصل

لہذا ہم حسب قرارداد شرط کتاب اونکے معاصرین ملوک عجم کے حالات احاطہ تحریر مین لاتے ہین تاکہ اخبار عالم پورا ہو جائے اور اجیال عرب ہر طرح سے اور لوگون سے ممتاز ہو جاے اور جو لوگ عرب کے طبقہ اولی وثانیہ کے معاصر تھے وہ نبط سریانی۔ اہل بابل پھر جرامقہ اہل موصل پھر قبط پھر بنو اسرائیل وفارس ویونان وروم تھے اب ہم انہین سے ایک ایک کا تذکرہ اختصاراً پیش نظر کرتے ہین واللہ ولی العون والتوفیق لارب غیرہ ولا مامول الا خیرہ۔

ملوک بابل وموصل ونینوی اس سے پہلے یہ امر ظاہر کر دیا گیا ہے کہ نوح کے بعد کنعان بن کوش بن حام تخت حکمرانی پر رونق افروز ہوا۔ بعد اس کے اس کا لڑکا نمرود بادشاہ ہوا اور یہ بدعت صابیہ کا مقلد تھا اور بنی سام خالص موحد تھے اور اس توحید کے پابند تھے جو ان سے پہلے کلدانیون مین رائج تھی۔ ابن سعید کہتا ہے کہ کلدانین کے معنی "موحدین" کے ہین۔ توریت مین نمرود کو کوش بن حام کی طرف منسوب کیا ہے اور کنعان بن کوش کا کوئی تذکرہ نہین ہے۔ واللہ اعلم۔

ابن سعید کہتا ہے کہ عابر بن شالخ بن ارفخشند خروج کرکے اطراف بلاد پر مستولی ہو گیا اور کوثا سے ارض جزیرہ وموصل کی طرف چلا آیا اور یہین اس نے ایک شہر مجدل نامی آباد کیا اور تاعین حیات مقیم رہا۔ بعد اسکے اسکا لڑکا فالغ اسکا وارث وقایم بمقام ہوا اور نمرود اور اس کے قوم پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ مین بلبلہ آیا بلبلہ ایک مشہور واقعہ ہے اسکا ذکر توریت مین بھی آیا ہے لیکن اسکے معنی ہم نہین سمجھ سکتے۔ اور یہ کہنا کہ کل بنی آدم کی ایک زبان تھی وہ سب کے سب شب کو سوئے اور صبح کو جب اوٹھے تو انکی زبانین مختلف ہو گئین بالکل خلاف قیاس اور عادتاً بعید ہے مگر یہ کہ اسکو ہم خوارق انبیا سے شمار کرین اور اسوقت یہ معجزہ مین داخل ہو جائے گا حالانکہ اسکی روایت کسی نے نہین کی۔ ہان یہ ہو سکتا ہے کہ ہم اس خرق عادت

اور اختلاف السنہ (زبانون) کا تقدیر الہی کا ایک نمونہ اور اوسکی کبریائی کا کرشمہ تصور کریں اور سوائے اس کے بابلہ کے اور کوئی معنی نہین مفہوم ہو سکتے۔

ابن سعید کا یہ بیان ہے کہ سوریان بن نبیط نے فالغ کو بابل کی حکومت پر مامور کیا تھا لیکن اس نے نقض عہد کیا اور اوس سے لڑا اور جب فالغ مرگیا اور اوسکا لڑکا ملکان حکمران ہوا تو سوریان نے ارض جزیرہ کو لیلیا اور بنی جابر (ملکان) کو ارض جزیرہ سے نکال باہر کرکے جزیرہ کی حکومت اپنے ہمشیر زادہ موصل بن جرموق کو دیدی ملکان معہ اپنے اہل وعیال کے پہاڑ پر چلا گیا اور وہین اوس نے سکونت اختیار کرلی بعض کا یہ خیال ہے کہ خضر اسی کی نسل سے ہین۔ اس واقعہ کے بعد موصل اپنے ماموں سوریان بن نبیط سے باغی ہوکر بابل کا مستقل حاکم بن بیٹھا اسی کے زمانہ سے ایک حکومت بنام نہاد جرامقہ علیحدہ قایم ہوگئی اور ملوک جرامقہ ملوک نبیط سے ممتاز ہو گئے۔

موصل کے بعد اس کا لڑکا راتق تخت حکومت پر بیٹھا بنی نبیط سے اکثر یہ لڑتا رہا اسکے بعد اثور بن راتق نے عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لی۔ بعد ازان نینوی بن اثور بادشاہ ہوا اس نے موصل کے مقابلہ مین ایک شہر اپنے نام کا آباد کیا پھر اوسکی اولاد سے سنجاریب بن اثور بن نینوی بن اثور حکمران ہوا اس نے شہر سنجار آباد کیا اور بنی اسرائیل سے لڑا پس اسکو انلوگون نے بیت المقدس مین سولی پر چڑھایا۔ بیہقی روایت کرتا ہے کہ سنجاریب کے قتل کے بعد اس کا بھائی ساطرون جزیرہ کا بادشاہ ہوا اس نے سنجار کے میدان مین نہر ثرثار کے کنارہ شہر حضر آباد کیا اسکے بعد نزان بن ساطرون تخت حکومت پر بیٹھا یہ صابیہ مذہب رکھتا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ یونس علیہ السلام بن متی اسی کے طرف مبعوث ہوئے تھے۔ یونس علیہ السلام بن متی جرامقہ سے بنیامین اسرائیل کے سبط سے ہین نزان بن ساطرون آپ پر ایمان لایا پھر اس کے بعد جب بخت نصر نے بابل پر حملہ کیا اوسکو تو پھر دین صابیہ کی دعوت دی اور جزیرہ اور بابل کی حکومت پر اسکو

برقرار رکھنے کا وعدہ کیا۔ دان نے بخت نصر کی یہ دعوت قبول کرلی اور جزیرہ پر قابض رہا تا آنکہ ارتاق سپہ سالار فارس نے جزیرہ پر چڑہائی کی اور اس نے کامیابی کے بعد دین مجوسی قبول کر لینے کی شرط پر جزیرہ و بابل پر قابض رہنے دینے کا اقرار کیا اور بہمن شاہ فارس کو لکھ بھیجا بہمن نے ارتاق کو لکھا کہ "یہ شخص غیر قابل اعتماد ہے اور بیادیان کے ساتھ مذاق کرتا ہے اسوجہ سے اسکو زندہ رکھنا قرین مصلحت نہیں ہے" ارتاق نے بہمن کا یہ حکم پاتے ہی دان کو قتل کر ڈالا تیرہ سو برس کے بعد جزیرہ جرامقہ کے ہاتھوں سے جاتا رہا اور ملوک فارس اوس پر قابض ہوگئے ٥

اسرائیلین کا یہ خیال ہے کہ سنجاریف ملوک نینوی سے ہے اور وہ سب موصل بن اشور بن شام کے اولاد سے ہیں اس سے پہلے موصل میں اشوریین تھے قول تلغات پلاسر وغیرہ بادشاہ ہوچکے ہیں انہیں لوگوں نے اسباط عشرہ کے مشہور شہر شومرون جسکو سامرہ کہتے ہیں، لیلیا تھا اور اسباط کو شومرون وسامرہ سے نکال کر اطراف و اصفہان و خراسان کی طرح جلا وطن کر دیا اور اہل کوثہ کو (کوثہ) شومرون میں آباد کیا اللہ جل شانہ نے اس قدر درندہ حیوان پیدا کر دئے کہ جسطرف نظر جاتی تھی دس پانچ آدمی زخمی و مردہ دکھائی دیتے تھے لوگون نے اسکی شکایت سنجاریف سے کی اور اس سے یہ دریافت کیا کہ شومرون اس ستارہ کے حصہ میں ہے تاکہ صابیہ کے طریقہ سے اس ستارہ کی روحانیت اوتاری جاوے سنجاریف نے اس سے اعراض کرکے دو یہودی کاہنوں کو بھیجا انھوں نے اہل شومرون کو دین یہودیت کی تعلیم دی اور سنجاریف نے شومرون پر مستولی ہونیکے بعد بیت المقدس پر چڑھائی کی اور کثرت لشکر پر مغرور ہوکر بنی اسرائیل سے کہا تمھارا رب کہان ہے جو تم کو میرے ہاتھوں سے نجات دے بنی اسرائیل کا بادشاہ یہ سنکر اپنے زمانہ کے نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس سے دعا کا خواستگار ہوا۔ چنانچہ اسکی دعا سے سنجاریف کے لشکر پر ایسا

وہاں آیا اور وہ ایسی سماوی آفت مین گرفتار ہوا کہ صبح کو اوسکے ایک لاکھ پچاسی ہزار سپاہی مردہ پائے گئے مجبوری سنحاریف نینوی سے واپس آیا اور اپنے لڑکون کے ہاتھ مارا گیا عین وقت کہ وہ اپنے معبود اکوکنب ام کو سجدہ کر رہا تھا سنحاریف کے قتل کے بعد الیسر حدون ابن سنحاریف نینوی کا بادشاہ ہوا۔ بعد ازان بخت نصر اسپر غالب آیا جیساکہ ہم آیندہ اس کے حالات مین بیان کرینگے۔

ملوک بابل نبط ہین اور وہ نبط بن اشوذ بن سام کی اولاد سے ہین مسعودی انکو نبط بن ماش بن ارم کی طرف منسوب کرتا ہے یہ ارض بابل مین رہتے تھے انمین سب سے پہلے شوریان بن نبط نے بادشاہت کی مسعودی کہتا ہے کہ اسکو فالغ نے بابل کی حکومت پر مامور کیا تھا فالغ کے انتقال کے بعد اسنے بدعت صابیہ ظاہر کی اور اسی مذہب کا پابند ہوا بعدہٗ اس کا لڑکا کنعان ملقب بہ نمرود تخت حکومت پر بیٹھا اور اسنے اس مذہب کو خوب پھیلایا بعدہٗ اسکا لڑکا کوش بادشاہ ہوا جو ابراہیم علیہ السلام کا نمرود ہے اور جس نے آزر پدر سیدنا ابراہیم کو طلب کرکے بیت الاصنام (بتخانہ) کا داروغہ مقرر کیا تھا کیونکہ ارغو بن فالغ بعد انتقال فالغ کوثا مین چلا آیا اور نمارذہ کے ساتھ مذہب صابیہ اختیار کر لیا یہی مذہب اس کے خاندان مین نسلاً بعد نسل آزر ابن ناحور تک برابر چلا آیا۔ پس ماجر بن کوش نے آزر کو بیت الاصنام کا داروغہ مقرر کیا اور ابراہیم پیدا ہوئے انکے حالات جو کچھ صحیح اور ثقات کے نقل کے موافق تھے اونکو ہم اوپر لکھ آئے ہین۔

الغرض بابل مین نمارذہ (نمرودون) کی حکومت کا سلسلہ برابر جاری رہا اور بخت نصر انھین مین سے تھا جیسا کہ بعضون نے لکھا ہے۔ بعضے کہتے ہین کہ حماقہ (اہل نینوی) نے بابل پر لشکر کشی کی چنانچہ سنحاریف اوس پر مستولی ہوا اور اسنے اپنے امرا مین سے بخت نصر کو اسکا گورنر بنایا پھر بعد چندے اہل بیت المقدس نے نقض عہد کیا تب بخت نصر نے بنی اسرائیل سے

بیت المقدس مین معرکہ آرائی کی اور بعد محاصرہ و قتل و قید کے بنی اسرائیل کے بادشاہ کو
قتل کر ڈالا اور انکی مسجد کو ویران کر دیا۔ پھر جب بخت نصر مر گیا تو اوسکا لڑکا نشبت نصر بادشاہ
ہوا بعد دانیصر حاکم ہوا اس سے اور ارتاق مرزبان کسمیرحی سے لڑائی ہوئی ارتاق نے اوسکو
مار ڈالا اور بابل اور اطراف بابل کا حاکم بن بیٹھا۔ بعد اسکے نبیط اور جرامقہ دولت فارس کی
رعیت مین شمار کئے جانے لگے اور دولت و حکومت نمارود کی بابل سے منقطع ہو گئی۔ ہکذا
ذکرہ ابن سعید و نقلہ عن داہر مورخ دولۃ الفرس (ایسا ہی ابن سعید نے
ذکر کیا ہے اور اسکو نقل کیا ہے داہر مورخ دولت فارس سے)
ابن سعید نے سریانیین اور نبیط کو ایک گروہ اور ایک ہی دولت قرار دیا ہے لیکن
مسعودی کا یہ خیال ہے کہ یہ دو دولتین تھین سریانیین کی نسبت وہ کہتا ہے کہ بعد طوفان
جہان مین سب کے پہلے سریانیین نے بادشاہت کی ایک صدی یا کسی قدر اوس سے زیادہ زمانہ
مین اونکے نو بادشاہون کے نام باسما عجیبہ تحریر کیا ہے جنکو ہم بوجہ قلت وثوق و عدم
اعتبار صحت نقل تحریر نہین کیا چاہتے۔ ان نو شاہان کے بارے مین وہ تحریر کرتا ہے کہ سب سے
پہلے اس نے اپنے سر پر تاج رکھا تھا اور یہی تاج کا موجد ہوا ہے اور یہی تھے بادشاہ نے قلعے
بنوائے شہر آباد کئے اسکے زمانہ مین ہند کا بادشاہ رتبیل تھا اور اوس نے اکثر مالک مغربی کی
سلطنتین چھین لین اور اونکی دولت و حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ آٹھوین کا نام ماروت تبلایا
ہے اور اپنے آخر کلام مین ظاہر کرتا ہے کہ وہ لوگ موصل اور بابل کے حاکم تھے۔ ملوک مین نینوے
اکثر مغلوب اور کبھی غالب رہتے تھے نوین کے نسبت لکھتا ہے کہ وہ غیر مستقل تھا اوسکے
مزاج مین تلون حد سے زیادہ پایا جاتا تھا اور اوس کے بھائی سے سلطنت تقسیم ہو گئی تھی
غرضکہ وہ اسی طرح تحریر کرتا ہے کہ سب کے پہلے جس نے خمر (شراب) کھینچی وہ فلان شخص

تھا جس نے شطرنج کا کھیل ایجاد کیا وہ فلان تھا جو سب سے پہلے بادشاہ ہوا وہ فلان تھا الی غیر ذالک حالانکہ ہمارے نزدیک یہ سب خلاف قیاس باتین اور صحت سے منزلون دور ہین اصل بات یہ ہے چونکہ سریانیین اقدم الخلیقہ (خلقت مین سب سے مقدم) ہین اسی وجہ سے کل قدیم چیزین مثلاً لغت سحر خط وغیرہ اونکے جانب منسوب کئے جاتے ہین واللہ اعلم۔

نبط کی نسبت مسعودی کا یہ خیال ہے کہ یہ بابل سے تھا وہ لکھتا ہے کہ ان کا پہلا بادشاہ نمرود جبار تھا اور یہ ماش بن ارم بن سام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اس نے بابل مین محل بنوایا تھا اور کوفہ کی نہر کھدوائی تھی اور دوسرے مقام پر اسی نمرود کو کوش بن حام کی طرف منسوب کیا ہے ہم یہ نہین سمجھ سکتے کہ یہ دونون نمرود ایک تھے یا کہ دو پھر نمرود کے بعد چودہ سو برس کے اندر چیالیس بادشاہون کے نام با سمار عجمیہ تحریر کرتا ہے جنکو ہم بوجہ دقت وعدم صحت نقل نہین کیا چاہتے۔ لیکن المسوقی مین نو صدی کے اندر بیس بادشاہون کے نام تحریر کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ نوین صدی مین ملوک بابل اہل فارس سے لڑے تھے اور چودھوین صدی مین بیان کرتا ہے کہ اس صدی مین سنجاریف بادشاہ تھا یہی بنی اسرائیل سے لڑا تھا اور ادنکو بیت المقدس مین گھیر رکھا تھا اور اُن سے اس نے جزیہ لیا تھا اور اس کا سب سے پچھلا بادشاہ دارنیوش تھا جو دارا کے لقب سے مشہور تھا جسکو سکندر نے قتل کیا جبکہ اوس نے بابل پر قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ اس نے اپنے اس سلسلہ کلام اور ملوک بابل کے بیان مین خلیل علیہ السلام کے نمرود کا کچھ ذکر نہین کیا حالانکہ ان نمارد (نمرودون) کی سکونت ارض بابل بتلاتا ہے واللہ اعلم۔

طبری کہتا ہے کہ نمرود بن کوش بن کنعان ابن حام ابراہیم الخلیل علیہ السلام کے عہد مین تھا پہلے عاد ارم کہا جاتا تھا جب وہ گروہ ہلاک ہو گیا تو ثمود ارم کہے جانے لگے جب یہ بھی ہلاک ہو گئے تو نمرود ارم کے نام سے مشہور ہوئے جب یہ بھی ہلاک ہو گئے تو کل

اولاد ارم کو ارمان کہنے لگے پس یہ سب نبط ہین اور یہ موجد تھے اور بابل مین رہتے تھے تا آنکہ نمرود بادشاہ ہوا اور اوس نے انکو بت پرستی سکھلائی انتہی کلام الطبری۔ ہیروشیوش مورخ روم کہتا ہے کہ جس نے اہل بابل کو بت پرستی کی طرف مائل کیا وہ نمرود جسیم تھا اور بابل مربع شکل آباد کیا گیا تھا۔ اس کا شہرپناہ انسٹھ میل کا تھا دیوارین اوسکی دو سو گز بلند اور پچاس گز عریض اینٹ اور چونے سے بنائی گئی تھین شہرپناہ کے سو دروازے تھے جنھین تانبے کے کواڑ لگے ہوئے تھے اور اوس کے اوپر محافظین کے رہنے کے لئے مقامات بنے ہوئے تھے جنگی سپاہیون کا فصیلون اور دیوارون پر پہرہ رہتا تھا شہرپناہ کے باہر خندق اور خندق کے بعد ایک عمیق نہر تھی اس شہرپناہ کو ملک خیرش (کسریٰ اول) بادشاہ فارس نے مسمار کیا جبکہ اس کو بابل پر قبضہ ملگیا تھا انتہی کلام ہیروشیوش۔ ان لوگون کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ نمرود لقبی نام ہر بادشاہ بابل کا ہے اس وجہ سے کہ انساب مختلف ہین کبھی سام کی طرف اور کبھی حام کی طرف منسوب کر دیتے ہین۔

بعض مورخین یہ گمان کرتے ہین کہ خلیل [illegible] سلام کا نمرود۔ نمرود بن کنعان بن سنجاریب بن نمرود الاکبر تھا اور بخت [illegible] اوسی نسل سے ہے اور یہ بیوازاد بن سنجاریب بن نمرود ہے اور شاہان کیانی [illegible] والے بابل پر چڑھ آئے تھے اور بخت نصر کو مغلوب کر دیا تھا لیکن پھر اوسکو بحال رکھا [illegible] کسی قدر اوس سے خراج مقرر کر لیا تھا اور یہی ساسان سے کسریٰ اول نے شہر [illegible] کو ویران کیا تھا اور اسرائیلین اپنے انبیا [illegible] انبیا اور اولیا کی کتابون سے نقل کرتے ہین کہ بخت نصر کا سد بن حادب کے نسل سے ہے اور ابراہیم خلیل کا سہالی [illegible] کا سد ملوک بابل سے شمار کئے جاتے ہین اور اونکو کسدانیین بھی کہتے ہین [illegible] میں سے بخت نصر بھی تھا۔ جو اکثر معمورات عالم پر قابض ہو گیا تھا اور بنی اسرائیل کو

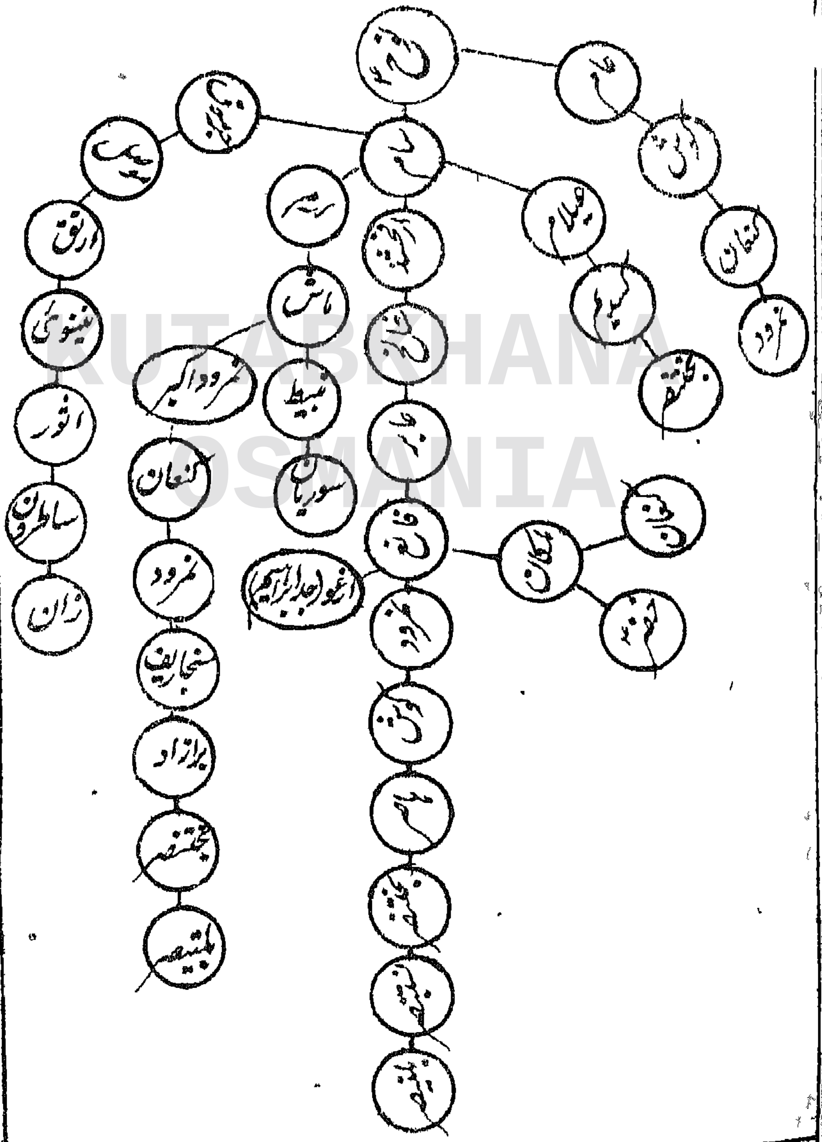
مغلوب کر دیا تھا اور اونکی حکومت چھین لی تھی۔ اور بیت المقدس کو ویران کر دیا تھا اسکی حکومت مصر سے متجاوز ہوگئی تھی بینتالیس برس تک یہ سلطنت کرتا رہا۔ بعدہ اس کا لڑکا اویل مرودا بن بخت نصر تئیس برس حکومت کی کرسی پہ بیٹھا رہا بعد ازان بلینصر ابن اویل مرودتین برس تک حکمران رہا اسی کے اخیر زمانہ مین دارا (شاہ فارس) اور اوس کے داماد کورش نے بابل پہ چڑھائی کی اور اوس کا محاصرہ کر لیا بعض اسرائیلین کا یہ خیال ہے کہ بخت نصر اور ملوک بابل کسدیم کی اولاد سے ہین اور کسدیم عیلام بن سام (یا ارفکشاد) کی نسل سے ہے اور اشور سے ملوک موصل ہین انتہی الکلام فی ملوک الموصل و ملوک البابل۔ و ہذا غایۃ ما ادی الیہ البحث من اخبارہم و انسابہم۔

ملوک بابل و موصل کا مذہب ملوک بابل و موصل ستارونکی پرستش کرتے تھے اور اُسکی روحانیت کو بذریعہ طلسم اور سحر اوتارتے تھے اسی طریقہ کا نام صابیہ ہے طلسمات اور سحر مین انکو بہت بڑا دخل تھا۔ ستارون کے حرکات اور آثار سے خوب ماہر تھے کبھی اس دعوی پر آیت "وما انزل علی الملکین" بکسر اللام کی شہادت پیش کیجاتی ہے کہ ہاروت[1] و ماروت ملوک سریانیین سے تھے اور یہی اول ملوک بابل ہین اور بقرات مشہور یہ دونون (ہاروت و ماروت) فرشتہ تھے اس صورت مین اس قصہ کا اختصاص ارض بابل کے ساتھ اس امر کو بتلا رہا ہے کہ اہل بابل سحر و طلسمات مین بہ نسبت باشندگان عالم کے ید طولی رکھتے تھے اور منجملہ اُن دلائل کے جو اُنکے نجومیت اور ساحریت پر پیش کئے جا سکتے ہین یہ ہین کہ ہم نے یہ علوم (نجوم و سحر) اہل مصر سے پایا ہے اور اہل مصر انکے ہمسایہ تھے ملوک مصر کو بھی اس فن کی طرف خاص توجہ تھی۔ جناب موسیٰ کے

[1] ہاروت اور ماروت کے واقعہ مین اختلاف ہے بعضون نے انکو فرشتہ لکھا ہے اور بعضے انکو بابل کا بادشاہ کہتے ہین۔

معارضہ کو ساحرین مجتمع کئے گئے تھے صعید مصر میں اب تک زبان حال سے لقا یار آثار سحریہ اس دعویٰ کی شہادت دے رہے ہیں۔ واللہ اعلم۔

شجرۃ النسب ملوک بابل و موصل و نینوی



ملوک قبط یہ گروہ بھی قدیم الخلقت تسلیم کیا گیا ہے اور باعتبار حکومت کے اس کا زمانہ دراز گذرا ہے۔ انھون نے اپنی سکونت کے لئے مصر اور اطراف مصر کو پسند کیا تھا یہ ابتدائے عالم سے وہین رہے اور اُسی مقام پر انکی دولت وحکومت رہی تاآنکہ آفتاب اسلام کی روشنی نے انکی چمک و دمک کو ماندہ کرکے انکی دولت وحکومت کا خاتمہ کر دیا۔

کبھی یہ اپنے معاصرین (عمالقہ۔ فرس۔ روم) سے مغلوب ہوجاتے تھے جبکہ یہ کمزور ہوجاتے تھے اور گاہے یہ اون پر غالب آجاتے تھے اور آنکو اپنے ممالک سے نکال دیتے تھے۔ تاآنکہ مملکت اسلام نے دولت وحکومت انکے ہاتھ سے چھین لی کتب قدیمہ سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ اہل مصر اپنے ہر بادشاہ کو فرعون کہتے تھے بعد چند زمانہ کے لغات متغیر و مختلف ہوجانیکے وجہ سے یہ اسم مجہول المعنی رہگیا۔

مشہور قول تو یہ ہے کہ یہ نسباً حام بن نوح کی طرف منسوب کیئے جاتے ہین مگر مسعودی انکو بنصر بن حام کے نسل سے بتاتا ہے۔ حالانکہ توریت مین بنصر بن حام کا کچھ ذکر نہین آیا ہے البتہ مصرایم کوشس۔ کنعان۔ قوط کا تذکرہ آیا ہے۔ سہیلی کہتا ہے کہ قبطی۔ کنعان بن حام کی اولاد سے ہین۔ کیونکہ قبطی مصر کی طرف منسوب کیئے جاتے ہین اور مصر۔ نبیط یا قبط بن نبیط کا لڑکا ہے۔ اور نبیط۔ کوش بن کنعان بن حام کے اولاد سے ہے۔ ہروشیوس بیان کرتا ہے کہ قبطی قبط بن لائق بن مصر کے اولاد سے شمار کیئے جاتے ہین اور اسرائیلین کا یہ خیال ہے کہ یہ قوط ابن حام کے اخلاف سے ہین اور بعضون کے نزدیک یہ کفتوریم بن قبطقائین کی نسل سے ہین اور قبطقائین کے معنی قبط کے ہین۔

مسعودی کی تحریرات سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ بنصر بن حام۔ نمرود بن کنعان کے عہد حکومت مین ارض مصر کی حکومت وسرداری کے لئے منتخب کیا گیا تھا چنانچہ اس نے وہین

سکونت اختیار کی اور وقت انتقال ارض مصر کی حکومت کی وصیت اپنے لڑکے مصر کی حق مین کی اس نے اپنے دائرہ حکومت کو اسوان و یمن و عریش و ایلیہ و برسیس تک بڑھا لیا ـ اسی کی طرف یہ سرزمین منسوب کی گئی اور مصر کے نام سے مشہور ہوئی اس کے جہات اربعہ مین جانب جنوب نوبہ اور جانب شرق شام اور شمال مین بحر قاق اور غرب مین برقہ و نیل ہین مصر نے بڑی عمر پائی تھی اس کے حالت حیات مین اس کے لڑکے جوان ہو گئے تھے اس نے ملک و حکومت کی وصیت اپنے بڑے لڑکے قبط کے حق مین کی قبط بن مصر بھی طویل العمر تھا یہی ابو الاقباط (قبطیون کا باپ) ہے اسکے بعد اشمون بن مصر بعد ازان صاحم بعد ازان اتریب یکے بعد دیگرے پادشاہ ہوئے بعد اتریب کے اور ملوک کے نام یا اسما عجیب و غریب ہین جنکو ہم بوجہ عجیبت احاطہ تحریر مین نہین لا سکتے اتریب کے بعد جو کچھ ذکر کیجئے تحریر کرتا ہے پس صحر بن حام کی کثرت سے اولاد ہوئی اور اوسکی نسلین متعدد شاخون مین پھیل گئین اور جب اونمین عورتین حکومت کرنے لگین تو بادشاہ شام عمالقہ سے ولید بن دومع نے اونپر حملہ کیا اور اونکی خود مختاری چھین کرکے اونکو اپنا باجگذار اور مطیع بنا لیا۔

علامہ ابن سعید باستشہاد کتب مشارقہ تحریر کرتا ہے کہ مصر کے بعد اوس کا لڑکا قبط بادشاہ ہوا اسکے زمانہ حکومت مین شداد بن مداد بن شداد بن عاد نے ملک مصر پر فوجکشی کی اور نشیبی مصر پر قبضہ کر لیا جب قبط اثنا لڑائی مین مارا گیا تو اوسکا بھائی اتریب تخت حکومت پر بیٹھا اوس نے اپنی قوم کی گئی ہوئی قوت کو پھر مجتمع کیا اور باعانت بربر و سوڈان عرب کو مصر سے نکالکر شام کی طرف کر دیا۔ اتریب نے بہت اچھی حکومت کی اس نے اپنے زمانہ حکومت مین دو شہر آباد کئے ایک تو اپنے نام کا اور دوسرا شہر عین شمس بعد اس کے بودشیر بن قبط مصر کا بادشاہ ہوا اسکی تحریک سے ہرمس مصری جبل القمر کی طرف گیا اور اوس نے بلاد الواحات وغیرہ آباد کئے بعد

چند بادشاہ گزران بعد شدات بن عاد کیم پھر اوسکا لڑکا منادوش بن شدات اس نے شہر عین شمس بنوا۔ پھر ونا آباد کیا۔ اوسکو سحر طلسمات مین بڑا دخل تہا۔ پھر مقناوش بن مقناوس عبد الشمس آمس پیچھے بعد دیگرے حسب ترتیب تحریر یہ بادشاہ ہوے مگر قیس اس سلسلہ کا آخری بادشاہ ہے اوسکے زمانہ مین اشمون بن قبط اسکے چچا نے حملہ کرکے مصر کی عنان حکومت اپنے قبضہ مین لے لی اور ایک شہر اشمون نامی آباد کیا بعدہ اتشاد بن اشمون۔ پھر صا بن قبط یہ اتشاد کا چچا تھا۔ اس نے بھی ایک شہر اپنے نام کا آباد کیا (ندراس) یہ بہت بڑا حکیم تھا اس نے ہیکل زہرہ بنایا جسکو بخت نصر نے مسمار کیا) پھر مالیق بن ندراس تخت حکومت پر بیٹھے مالیق اس خاندان مین ایک ایسا بادشاہ ہوا جو صابیہ دین کو چھوڑ کر موحد ہوگیا۔ بربر اور اندلس کی طرف بڑھا اور فرنج (فرانس) سے لڑا اسکے بعد اسکا لڑکا حربیا بن مالیق بادشاہ ہوا اس نے اپنی بدقسمتی سے صابیہ مذہب پھر اختیار کرلیا بلاد ہند اور سوڈان و شام پر چڑہائی کی اسکے بعد کلکلی بن حربیا حکومت کی کرسی پر بیٹھا اسکو قبطی حلیم الملوک کے لقب سے یاد کرتے ہین اس نے ہیکل زحل بنایا یہ اپنے بہائی ماہیا بن حربیا کو ولی عہد کرکے لہو ولعب مین مصروف ہوگیا۔ اسکو اسکے لڑکے خرطیش نے حالت غفلت مین مارڈالا اور خود تخت حکومت پر بیٹھ گیا یہ بہت بڑا سفاک و بیرحم و قاتل و ظالم تھا قبطی اسکو خلیل علیہ السلام کا فرعون کہتے ہین اور اسکے نسبت انکا یہ خیال ہے کہ یہی اول الفراعنہ رفہ عونون کا اول) ہے جب اس نے اپنے اعزہ و اقارب پر دست درازی شروع کی تو اسکی لڑکی حوریا نے اسکو زہر دیکر مارڈالا اور خود قبطیون کی بادشاہ بن بیٹھی ابراحس جو اسکے چچا اتریب کی اولاد سے تہا وہ اوٹھ کھڑا ہوا فریقین مین متعدد لڑائیان ہوئین۔ بالآخر ابراحس شام کی طرف بہاگ کر چلا گیا پھر کنعانیون کے امداد سے انکے سپہ سالار جیرون کو اپنے ہمراہ لیکر مصر پر چڑہائی کی جسوقت مصر کے قریب پہونچا حوریا۔ جیرون کے پاس آئی جیرون اسکو دیکھکر

فریفتہ ہوگیا حوریا نے کہا مین اس شرط سے تجکو اپنی شوہریت کا اعزاز دیسکتی ہون کہ تو ابرحس
کو قتل کرڈال اور اسکندریا کو بنا دے حیرون کے نرم دل پر اسکا عشق غالب آچکا تھا۔ اور
وہ اس پر مفتون ہوچکا تھا اس نے اُسکی دونون شرطین قبول کرلین اور دونون کو اتمام کو
پہونچا دیا لیکن حوریا نے حیرون کو بھی زہر دیدیا اور آپ بے غل و غش مستقل طور سے حکومت کرنے
لگی اس نے منارہ اسکندریہ بنوایا اور اپنے زمانہ حیات مین اپنے عم زادی ولیقیہ کو ولی عہد کیا
جب حوریا کا انتقال ہوگیا اور ولیقیہ تخت حکومت پر بیٹھی تو اتریب کی اولاد سے ایمین نامی ایک
شخص نکلا اور وہ ابرحس کے خون کا بدلا لینے کو مستعد ہوا اور اسی غرض سے عمالقہ کے
بادشاہ ولید ابن دومع سے جاکر ملا اور اوس سے مدد چاہی ولید ابن دومع ایمین کے ساتھ
مصر کی طرف بڑھا اور نہایت کم مدت مین اوس پر قبضہ کرلیا اسی کے زمانہ مین قبطیون کے ہاتھ
سے مصر کی حکومت جاتی رہی اور عمالقہ اسپر قابض ہوگئے۔ ولید ابن دومع عیش و عشرت
مین زیادہ مشغول رہتا تھا اطفیر اس کا وزیر کل کاروبار حکومت و انتظام کررہا تھا یہ عزیز
مصر کے لقب سے مشہور تھا اور اس کی قائم مقامی یوسف صدیق نے کی اور وحی والہام
کے ذریعہ سے قحط اور خزاین کا انتظام کیا ولید ابن دومع کے بعد وارم بن ریان بادشاہ ہوا
اسکو قیداوقیوس کہتے ہین۔ یوسف نے اسکی وزارت کی تہی اسی کے زمانہ مین آپکا انتقال ہوا
بعد انتقال یوسف صدیق اسکا کارخانہ بالکل درہم برہم ہوگیا کج خلقی ظلم اور ہزارہا بدعتون
کا بانی ہوا آخرکار نیل مین ڈوب کر مرگیا بعد اسکے اسکا لڑکا معدانوس بن وارم تخت حکومت
پر بیٹھا اور اس نے رہبانیت کی بنا ڈالی۔ اسکے بعد اسکا لڑکا کاشم تخت نشین ہوا اس نے بنی
اسرائیل کو ذلیل کیا اسی کے وقت سے بنی اسرائیل کا شمار اراذل مین ہونے لگا اسکو اسکے
دربان نے مار ڈالا اور اسکی جگہہ پر اسکے لڑکے لاطش کو تخت نشین کیا لاطش تخت حکومت پر

بیٹھے ہی لہو و لعب مین مشغول ہوگیا۔ اراکین سلطنت نے اسکو تخت سے اوتار کر ندراس کی نسل سے ایک دوسرے شخص لسوسیا (الاہیب) نامی کو تخت حکومت پر بیٹھایا یہ بہت بڑا جابر تہا۔ قبطیوں کا یہ خیال ہے کہ یہ موسیٰ علیہ السلام کا فرعون ہے اور اہل اثر کہتے ہین کہ فرعون موسیٰ وابد بن مصعب تہا اور یہ نجار تہا رفتہ رفتہ جان نثارون کے فوج مین شامل ہوگیا پھر ترقی کرکے وزارت تک پہونچا اور وزارت سے بادشاہت کے رتبہ پر پہونچ گیا لیکن یہ بعید از قیاس ہے جیسا کہ ہم کتاب الاول (مقدمہ تاریخ) مین لکہہ آئے ہین۔ مسعودی کہتا ہے کہ موسیٰ کا فرعون قبطیون مین سے تہا بعد ہلاکی فرعون قبطیون پر ملوک شام کا خوف غالب ہوا اونہون نے دلوکہ نامی ایک عورت کو شاہی خاندان سے اپنا بادشاہ بنایا جس نے ارض مصر پر ایک دیوار کہینچی جو حائط العجوز کے نام سے مشہور ہے دلوکہ کے بعد مسعودی نے آٹھ بادشاہ ہونکے نام باسمار عجمی لکھے ہین اور آٹھوین کے نسبت لکہتا ہے کہ وہ فرعون الاعرج ہے اسکے سایہ امن مین بنی اسرائیل تھے جبکہ بخت نصر نے انپر حملہ کیا تہا۔ پس بخت نصر مصر مین داخل ہوا اور اوس کو قتل کرکے ہیاکل صابیہ کو منہدم کرکے آتشکدہ بنوایا۔

مسعودی کہتا ہے کہ ابن عبد الحکم روایت کرتا ہے کہ اس بڑہیا دلوکہ نے تدورہ نامی ساحرہ کو بلوایا اور اسکے ذریعہ سے وسط شہر منف مین ایک طلسمی مکان بنوایا جسمین حیوانات ناطق (انسان) اور انجم (غیر ناطق) کی تصویرین بنائین جو حادثات ان تصویرون پر واقع ہوتے تھے وہ اثر بعینہ بیرونی خارج طلسم انسان یا حیوان تہے اونپر پڑتا تہا اس ذریعہ سے اہل مصر اپنے ہر مخالف کے شر و فساد سے محفوظ رہتے تہے اس نے بیس ۲۰ برس حکومت کی۔ بعد اسکے درکون بطلوس نامی ایک لڑکا تخت نشین کیا گیا اسکے بعد بربیس بن درکون بطلوس پھر نقاس بن نقراس بعدہ مرینا بن مرینوس بعدہ آرات استمارس بن مرینا اسکے بعد دیگرے بادشاہ ہوئے۔ استمارس کے زمانہ مین

سلطنت بہت ضعیف ہوگئی تھی اکثر مقامات مین بلوہ اور بغاوتین آئے دن ہوتی رہتی تھین خاص مصر مین چند سپاہیون نے بہ سازش بعض امرا بلوہ کیا اور استارس کو قتل کرکے بلوطلیس بن مناکیل کو تخت نشین کیا اس نے چالیس برس حکومت کی اسکے بعد بالوس بن بلوطلیس بعدہ اسکا بھائی مناکیل بعدہ برکت بن مناکیل یکے بعد دیگرے تخت حکومت کے مالک رہے۔ برکت بن مناکیل نے ایکسو بیس برس سلطنت کی اسی کو فرعون الاعرج کہتے ہین اسی نے بیت المقدس حملہ کیا تہا اور اہل قدس کو اپنا تختہ مشق بنایا تھا جیسا کہ ان کا ابتدائی زمانہ باعتبار امن و عدل کے قابل تعریف تھا ویسا ہی آخری زمانہ ظلم و تعدی کے لحاظ سے لائق تفرین ہے۔ ابن عبد الحکم کہتا ہے کہ اسکے بعد مرنیوس بن برکت تخت حکومت پر بیٹھا بعدہٗ فرقون بن مرنیوس بادشاہ ہوا اور اس نے ساٹھ برس حکومت کی اس کے بعد نقاس بن مرنیوس بادشاہ ہوا۔ نقاس کے زمانہ مین دلوکہ کا وہ طلسمی مکان جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے قریب منہدم ہونے کے ہوگیا کیونکہ دلوکہ کے بعد پھر کسی شخص مین ایسی صلاحیت اور قابلیت باقی نہ رہی جو اسکو وقتاً فوقتاً درست کرتا جاتا۔ نقاس کے بعد قومس بن نقاس بادشاہ ہوا اور ایک مدت تک حکومت کرتا رہا۔ بعد ازان بخت نصر نے بیت المقدس پر قبضہ کرلیا اور بنی اسرائیل پر طرح طرح کی ظلم و ستم کیئے بنی اسرائیل بیت المقدس سے بھاگ کر قومس کے پاس چلے آئے قومس نے انکو پناہ دی۔ بخت نصر نے قومس کو اس سے منع کیا لیکن جب قومس نے اسکے کہنے پر عمل نہ کیا تو بخت نصر مصر کی طرف بڑھا اور پہلے ہی حملہ مین قومس کو گرفتار کرکے قتل کر ڈالا مصر کو لوٹ لیا چالیس برس تک مصر ویران پڑا رہا۔ بعدہٗ ارمیا نے مصر مین سکونت اختیار کی اور اہل مصر پھر آباد کیئے گئے بعد ازان سلاطین فارس و روم تمام دنیا پر غالب آئے اور پھر روم اور اہل مصر مین لڑائیان ہوئین اہل مصر نے خراج دینا منظور کیا اور فارس و روم نے

تلکر مصر کو تقسیم کرلیا۔ ایک زمانہ دراز تک تو اہین فارس ورروم مصر پر حکومت کرتے رہے تا آنکہ اسکندر یونانی کا مصر پر قبضہ ہوا اس نے اسکندریہ اور آثار قدیمہ کو از سر نو بنوایا بعد ازان قیاصرہ روم مصر و شام پر غالب آئے اور مصر کی حکومت اپنی طرف سے قبط کو دی یہانتک کہ اسلام کا پھریرہ کامیابی کی ہوا مین اڑتا نظر آیا۔ اندنون اسکندریہ اور مصر مین قبطیون کا آخری فرمانروا مقوقس حکومت کرتا تھا اسکا نام بروایت سہیلی جریج بن مینا تھا۔ جیسا کہ سہیلی نے نقل کیا ہے۔ جناب رسالتمآب صلعم نے حاطب بن ابی بلتعہ کو نامہ مبارک دیکر اسکے پاس روانہ فرمایا تھا پس یہ اسلام قبول کرنے پر مائل ہو گیا اور رسول مقبول صلعم کی خدمت مین چند چیزین ہدیتاً روانہ کین جنکو اہل سیر نے ذکر کیا ہے منجملہ اونکے ایک خچر تھا جسپر رسول مقبول صلعم اکثر سوار ہوا کرتے تھے جسکا نام دُلدُل رکھا گیا تھا اور ایک گدہا تھا جو یعفور کے نام سے مشہور تھا اور ماریہ قبطیہ والدہ جناب ابراہیم ابن رسول مقبول صلعم اور انکی والدہ اور ہمشیرہ شیرین بھی تھین جنکو رسول مقبول صلعم نے شیرین کو حسان بن ثابت کو مرحمت فرمایا اور چند پیالہ شیشے کے تھے جو اکثر رسول مقبول صلعم کے استعمال مین رہتے تھے۔ اور شہد مصری جو عسل الطیب کے نام سے مشہور ہے بھیجا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہرقل روم کو جب مقوقس کے ان ہدایا کی اطلاع ہوئی تو اوس نے مقوقس کو متہم بالاسلام کرکے ریاست مصر سے معزول کر دیا۔

مسلم نے اپنی صحیح مین بروایت ابوذر غفاری رض بیان کیا ہے ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا افتتحتم مصرا وانکم ستفتحون مصر فاستوصوا باہلہا خیرا فان لہم ذمۃ ورحما وصہرا بیشک رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے کہ جب تم مصر کو فتح کرنا اور بیشک مصر کو تم فتح کروگے پس مصر کے ساتھ نیکی کرنا کیونکہ انکو ذمہ اور رحم ہے یا صہر (دامادی) ہے) علامہ ابن اسحاق نے زہری سے روایت کرتا ہے

کہ مین نے زہری سے کہا کہ "ما الرحم التی ذکر" (وہ کونسا رحم ہے جسکا ذکر کیا گیا) زہری نے جواب دیا کہ جناب ہاجرہ مادر اسمٰعیل علیہ السلام اونہین مین سے تہین اور بعض رواۃ حدیث صہر کی تفسیر یہ کرتے ہین کہ ماریہ قبطیہ مادر ابراہیم ابن رسول اللہ صلعم اونہین مین تہین جنکو مقوقس نے جناب رسول مقبول صلعم کو ہدیۃً بھیجا تہا۔

طبری کہتا ہے کہ عمرو ابن العاص رض نے جسوقت مصر پر قبضہ کیا تو لوگون نے جناب رسول صلعم کی وصیت سے اونکو آگاہ کیا عمرو ابن العاص نے کہا کہ یہ ایسا نسب ہے کہ جسکے حق کی نگہداشت سوائے نبی کے اور کوئی نہین کرسکتا کیونکہ یہ نسب بعید ہے اور اہل مصر نے عمرو ابن العاص سے بیان کیا کہ ہاجرہ لونڈی نہ تہین بلکہ خاندان سلطنت سے تہین وہ ہمارے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ کی بیوی تہین ہم سے اور اہل عین شمس سے لڑائیان ہوئین اہل عین شمس ہم پر غالب آئے انکے بادشاہ نے ہمارے شاہی محل کو لوٹ لیا بادشاہ کو قتل کر ڈالا اور انکی عورتون اور بچون کو گرفتار کر لیا انہین عورتون مین ہاجرہ بہی تہین جو ابراہیم تمہارے باپ کو دیگئین۔

الغرض جسوقت مصر و اسکندریہ کی فتح اتمام کو پہونچی اور قیصر روم نے قسطنطینیہ مین جاکر جان چہپائی اور بقیہ قبط اوس شرائط صلح پر راضی ہو گئے جسکو عمرو ابن العاص رض نے طے کیا تہا اور اس جزیہ کا دینا قبول کرلیا جو اونپر قایم کیا گیا تہا اسی وجہ سے مقوقس اپنے قوم کی سرداری پر بحال و قایم رکہا گیا وہ اپنے ہر کام مین اسلامیون سے مشورہ کرتا تہا کبہی وہ اسکندریہ مین رہتا تہا اور گاہے منف دا عمال مصر مین جاکر مقیم ہوتا تہا عمرو ابن العاص رض نے مقام فسطاط پر اپنا خیمہ نصب کرایا تہا اور اسی مقام سے مصر کا محاصرہ کیا تہا مسلمانون نے اسی مقام پر سکونت اختیار کرلی اور اس شہر کو چہوڑ دیا جہان مقوقس رہتا تہا تا آنکہ وہ شہر ویران و خراب ہوگیا اوس شہر کے ویران ہونے

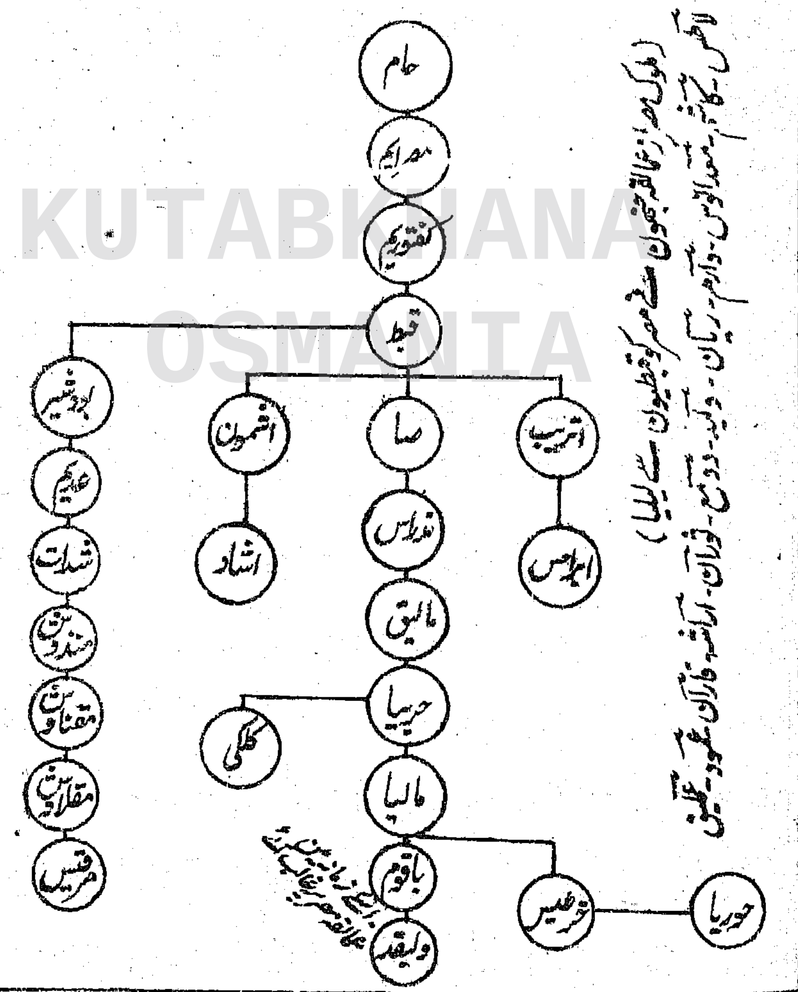
اور مقوقس کے مرنے سے قبطیون کی دولت وحکومت کا خاتمہ ہوگیا اور اونکی پچھلی نسلین اب تک باقی ہین جنکو اہل دول اسلامیہ اپنے مالی وانتظامی محکمون مین ملازم رکھتے ہین اور بعض اون مین سے اسلام قبول کرلیتے ہین سلطان وقت کے نزدیک انکی قدر ومنزلت بڑھجاتی ہے اور سب سے بڑا رتبہ مصر مین مرتبہ وزارت ہے انکے عوام الناس اوسی نصرانی مذہب پر ہین جس پر کہ پہلے تھے اور اکثر انکی قوم اطراف صعید اور اعمال مصر مین حرفت وصناعت کرتے ہین۔ واللہ غالب علی امرہ۔

عبد الرحمن بن شماسہ کی روایت باستشہاد شیخ مصر اس امر کو ظاہر کررہی ہے کہ شہر عین شمس ہیکل شمس تھا اسمین بنائین اور ستونین اور لہو لعب کی چیزین اس کثرت سے تھین کہ کسی اور قدیم شہر مین نہین ہین شہر منف ہمیشہ ملوک وسلاطین مصر کا دار السلطنت رہا فراعنہ مصر کے پہلے کے بادشاہ بھی وہین رہتے تھے اور بعد فراعنہ مصر بھی اوسی شہر کو شاہان عظام کے دار السلطنت ہونیکا اعزاز حاصل رہا تا آنکہ بخت نصر نے اوسکو ویران ومسمار کیا جیسا کہ قوس بن لقاس کے عہد حکومت کے ضمن مین ہم تحریر کرچکے ہین۔ فرعون مدینہ منف مین رہتا تھا اس شہر کے شہر پناہ کے ستر دروازے تھے اسکا شہر پناہ لوہے کا تھا اسمین چار نہرین تھین جو فرعون کے تخت کے نیچے سے جاری تھین۔ ابو القاسم بن خردازبہ کتاب المسالک والممالک مین تحریر کرتا ہے کہ شہر منف کا طول بارہ میل کا تھا مصر کا خراج اٹھارہ کروڑ دینار فرعونی تھا۔ دینار فرعونی تین مثقال کا ہوتا ہے اور ہر مثقال ساڑھے چار ماشہ کا

مصر کو مصر اسوجہ سے کہتے ہین کہ اسی شہر مین مصر بن بیصر بن حام نے سکونت اختیار کی تھی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ نوح کے ساتھ کشتی مین تھا جناب نوح نے اسکے حق مین دعاے برکت فرمائی تھی اللہ جل شانہ نے انکی دعا مقبول کرلی اور برکت عطا فرمائی مصر کی حد طولاً برقہ سے ایلہ تک اور عرضاً اسوان سے رشید تک ہے پہلے اس کے

کل باشندے صابیہ مذہب رکھتے تھے بعدازان قیاصرہ روم نے اسپر قبضہ کرلیا تو قسطنطین نے انکو نصرانیت کی طرف مائل کرلیا پس انھون نے اپنے ہمسایہ جلاقہ صقالبہ، بربجان، روس، قبط، حبشہ اور نوبہ کو نصرانیت کی تعلیم دی پھر جب پاک مذہب اسلام کا آفتاب مطلع دنیا مین نکلا تو اُس نے انکو اپنے نور ایمان سے منور کرکے اسلام کی راہ راست دکھلائی۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین۔

ملوک قبط کا شجرۃ النسب



بنی اسرائیل

اس سے پہلے ہم جناب ابراہیم کے تذکرہ مین لکھہ چکے ہین کہ یعقوب بن اسحاق معہ اپنے اسباط کے مصر مین سکونت پذیر ہوئے تھے۔ توریت مین مذکور ہے کہ اللہ جل شانہ نے انکو اسرائیل کے نام سے یاد فرمایا تھا۔ ایل کے معنی عبد کے ہین اور اسر اللہ جل شانہ کے اسماء صفاتی سے ہے چونکہ زبان عجم مین مضاف ہمیشہ متاخر ہوتا ہے اس وجہ سے ایل آخر کلمہ ہوا اور مضاف الیہ مقدم ہوا۔ یعقوب کا انتقال ایک سو ستاسی [۱۸۷] برس کی عمر مین مصر مین ہوا اور یوسف نے حسب وصیت آپ کے باجازت فرعون فلسطین مین آپکی آبائی مقبرہ مین لاکر دفن کیا۔ بعد فراغ تجہیز وتدفین یوسف مصر مین پھر واپس چلے آئے اور وہین مقیم رہے تاآنکہ ایک سو بیس برس کی عمر مین آپ نے انتقال کیا اور مصر مین دفن کئے گئے آپ نے وقت انتقال وصیت کی تھی کہ جب بنی اسرائیل مصر سے ارض موعود (یعنی بیت المقدس) کے طرف نکلکر روانہ ہون تو اپنے ہمراہ آپکا تابوت بھی لیلین یوسف کے انتقال کے بعد اسباط نے مصر مین سکونت اختیار کی تھوڑے دنون مین انکی نسلی ترقی اس قدر ہوئی کہ قبطی انکو رشک وحسد کی آنکھون سے دیکھنے لگے توریت مین لکھا ہے کہ ایک بادشاہ فراعنہ مصر سے بعد یوسف کے تخت نشین ہوا اور وہ بنی اسرائیل کی قدر ومنزلت سے ناواقف تھا وہ نہ انکو پہچانتا تھا اور نہ انکے آبا واجداد سے آگاہ تھا اوس نے انکا خون مباح کردیا اور ان سے خدمت کا کام لینے لگا اس کے بعد کاہنون نے یہ ظاہر کیا کہ عنقریب بنی اسرائیل مین ایک نبی ہونیوالا ہے جو تمہارے ملک کا مالک اور تمہارے بربادی کا باعث ہوگا علیٰ ہذا اسیطرح اور جو کچھ اس واقعہ کے متعلق اونکو معلوم تھا اوس سے بتایا فرعون مصر نے بنی اسرائیل کے قطع نسل کا بیڑہ اوٹھالیا اون کے مردون کو عورتون سے علحدہ کردیا لڑکون کو قتل کرنے لگا۔ اسی حالت پر ایک زمانہ گذر گیا تاآنکہ موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

موسیٰ علیہ السلام

موسیٰ۔ عمران ابن قاہث بن لاوے بن یعقوبؑ کے لڑکے تھے انکے ماں کا نام یوحانذ تھا لاوے کی لڑکی اور عمران کی پھوپھی تھین۔ قاہث بن لاوے جناب یعقوبؑ کے ہمراہ مصر مین آئے تھے اور عمران صلب قاہث سے مصر مین پیدا ہوئے عمران کی تہتر برس کی عمر مین ہارون اور اسّی برس کی عمر مین موسیٰ پیدا ہوئے یوحانذ (مادر موسیٰؑ) نے بالہام الٰہی موسیٰؑ کو ایک صندوق مین رکھکر دریا مین بہادیا[1] ہمشیرہ موسیٰ دور سے کھڑی ہوکر دیکھنے لگین اتفاق یہ کہ فرعون کی بیوی معہ اپنے خواصون کے دریا کیطرف آئی تھی اوس نے اس صندوق کو دریا سے نکلوایا جب صندوق کھولا گیا تو موسیٰؑ کی صورت دکھائی دی اس کو آپکی صورت دیکھکر رحم آگیا۔ آپکی رضاعت کی اسکو فکر ہوئی[2] ہمشیرہ موسیٰؑ نے کہا "اگر تم اجازت دو تو مین ایک دودھ پلائی لادون فرعون کی بیوی نے یہ منظور کرلیا۔ موسیٰ کی بہن گئین اور اپنی ماں کو

---

[1] طبری کہتا ہے کہ مادر موسیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو تین روز دودھ پلاکر چوتھے روز صندوق مین رکھکر دریا مین ڈالا تھا۔ اور مفسرین و علماء اخبار کہتے ہین کہ تین مہینہ تک دودھ پلاکر چوتھے مہینہ مین موسیٰؑ کو اچھے کپڑے پہناکر صندوق مین رکھکر دریا مین بہادیا تھا اور صندوق پر چمڑا منڈھا ہوا تھا صندوق کا بنانیوالا حزبیل نامی ایک شخص فرعون کی قوم سے تھا مگر باایمان تھا۔

[2] اس قصہ کو اور زور ہین نے اس طرح بیان کیا ہے اور یہی کلام مجید کے نص صریح سے مطابقت رکھتا ہے کہ جب تابوت موسیٰؑ کو آسیہ زوجہ فرعون یا فرعون کی لڑکی نے دریا سے نکلوایا اور فرعون سے بالتجا موسیٰؑ کو لیلیا تب اوسکو انکی رضاعت کی فکر ہوئی۔ جو دودھ پلائی آئی تھی اوسکا دودھ موسیٰؑ علیہ السلام نہ پیتے تھے تا آنکہ دوپہر کا وقت آگیا آسیہ یا فرعون کی لڑکی کو اس امر کا خیال گذرا کہ شدت گرسنگی سے موسیٰؑ کا انتقال ہوجائے اسوجہ سے وہ بہت پریشان ہوئی جب موسیٰؑ کی بہن کو اس حالت سے آگاہی ہوئی تب انھون نے لونڈیون سے کہا "هل ادلكم على اهل بيت يكفلونه لكم وهم له ناصحون" کیا تمکو ایسے اہل بیت

بلالائین۔ فرعون کی بیوی نے موسیٰؑ کو ان کے مان یوحانذ کے سپرد کر دیا جب ایام رضاعت ہو گئی
ور موسیٰؑ فرعون کی بیوی کے پاس لائے گئے اس نے انکا نام موسیٰ رکھا اور خود انکی پرورش
کرنے لگی موسیٰؑ نے چونکہ فرعون کے گھر مین پرورش پائی تھی اور یہ بات عام طور سے مشہور تھی
کہ فرعون کی بی بی آسیہ یا اوسکی لڑکی نے آپکو گود لیا ہے اسوجہ سے اہل مصر آپ کا بہت لحاظ کرتے
تھے لوگون کے دلون مین آپ کا بہت بڑا رعب و داب تھا اور اسی خیال سے قبطی آپ سے
ملامون ہوتے ہین۔

موسیٰؑ نے جوان ہونیکے بعد ایکروز دیکھا کہ ایک عبرانی (بنی اسرائیل) کو ایک مصری (قبطی)
مار رہا ہے آپ نے مصری کو اس فعل سے روکا مگر اوس نے آپکا کچھہ خیال نہ کیا موسیٰؑ کو غصہ

ھا کو بلاؤن جو اسکی کفالت منظور کرے اور وہ اسکی نصیحت کرینگے، لونڈیون نے یہ سنکر فرعون کی بیوی سے کہا اوس نے
اپنے ملازمین کو ہمشیرہ موسیٰؑ کے ساتھہ کر دیا اور وہ لوگ مادر موسیٰؑ کو بلالائین۔ موسیٰؑ نے اپنی مان کا دودھ پاکر پینا شروع کر دیا

لہ موسیٰ کو عبرانی زبان مین موشا کہتے ہین اسکے معنی آب و درخت کے ہین چونکہ موسیٰؑ پانی اور درختون مین
پائے گئے تھے اسوجہ سے انکا نام موسیٰ رکھا گیا اور تازی زبان مین موسیٰؑ کہنے لگے۔

ھلہ اس واقعہ سے پہلے جسوقت موسیٰؑ بچے تھے یہ حکایت کیجاتی ہے کہ ایک روز فرعون اپنے محلسرا مین آیا آسیہ نے
انکو فرعون کی گود مین دیدیا اور یہ کہا کہ یہ تیرا لڑکا ہے فرعون نے کہا مجھکو اس سے کچھہ سروکار نہین ہے مین مصری ہون
یہ عبرانی لڑکا ہے آسیہ اور فرعون مین یہ باتین ہو رہی تھین کہ موسیٰؑ نے فرعون کی ڈاڑھی پکڑکر ایک چپت رسید کی
فرعون اس حرکت سے برہم ہو کر کہنے لگا کہ یہ بنی اسرائیل کا ہے مین اسکو ڈھونڈ رہا تھا مین اسکو ضرور مار ڈالون گا۔
آسیہ نے کہا کہ اس نے یہ حرکت نادانی سے کی ہے دانستہ اس نے یہ فعل نہین کیا اگر دانستگی سے اس فعل کا مرتکب ہوتا تو البتہ مستحق
عقوبت تھا فرعون نے اس خیال کی تردید کی تب آسیہ نے آزمائش کی غرض سے وہ طشت ایک یاقوت سرخ کا اور دوسرا
آگ کا منگواکر موسیٰؑ کے روبرو رکھدیا موسیٰؑ نے بحکم الہی آگ اوٹھا کر منہ مین رکھہ لیا فرعون کو اس سے یقین ہو گیا کہ موسیٰؑ
نے دانستگی مین وہ حرکت نہین کی اور اس خیال کے پیدا ہو جانے سے وہ اسکی ایذا سے محفوظ رہ گئے۔

آگیا اور آپنے ایک ایسا طمانچہ اوسکو مارا کہ مر گیا دوسرے روز پھر ایسا ہی واقعہ پیش آگیا مگر یہ کہ اس واقعہ مین دونون بنی اسرائیل تھے موسیٰؑ نے شخص غالب کو زجر و توبیخ سے منع کرنا چاہا اوسنے کہا اتریدان تقتلنی کما قتلت نفساً بالامس، (کیا تو نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ مجھکو قتل کر ڈالے گا جیسا کہ کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا[1]) موسیٰؑ یہ سنکر خاموش ہو گئے اور اسکی خبر فرعون تک پہونچ گئی اوس نے آپکی گرفتاری کا حکم نافذ لیا موسیٰؑ اس واقعہ سے مطلع ہو کر ارض مدین[2] کیطرف نکل کھڑے ہوئے اسوقت آپکی عمر چالیس برس کی تھی۔ مدین کے قریب پہونچکر ایک چشمہ پر دو لڑکیون کو دیکھا اور ان کے مویشیون کو پانی پلا دیا وہ دونون لڑکیون نے اپنے باپ کو اس سے مطلع کیا انکے باپ نے انکین سے ایک کا نکاح موسیٰؑ کے ساتھ کر دیا جیسا کہ قرآن شریف سے ہے اکثر مفسرین کا اسپر اتفاق ہے کہ وہ شعیبؑ بن نوفل بن عیفا بن مدین علیہ السلام نبی تھے اور طبری کہتا ہے کہ جس نے موسیٰ کا عقد اپنی لڑکی سے کیا تھا وہ رعویل

---

[1] یہ دونون واقعہ موسیٰؑ کی چالیس برس کی عمر مین واقع ہوئے ہین اور اس سے پہلے جب آپ بیس برس کے ہوئے تو فرعون نے آپکی شادی کر دی تھی اس بیوی سے موسیٰؑ کے دو لڑکے جرشون اور ملیعا پیدا ہوئے اور چالیسوین برس کی عمر مین یہ دونون واقعے اسیطرح واقع ہوئے کہ ایک روز خلاف معمول موسیٰ فرعون سے جدا ہو کر دوپہر کے وقت شہر منف مین وارد ہوئے منف مصر سے دو کوس کے فاصلہ پر تھا اوسوقت ایک قبطی ایک بنی اسرائیل کو مار رہا تھا موسیٰ نے قبطی کو اس حرکت سے روکا لیکن جب اوس نے آپکا کچھ خیال نہ کیا تو آپنے اسکے سینہ پر ایک تھپکی سی دی اتفاق سے اسکا اثر اس کے قلب پر پہونچا اور وہ مر گیا فرعون کو جب قبطی کے مارے جانے کی اطلاع ہوئی تو اوس نے قاتل کی تفتیش کا حکم دیا موسیٰ نے خوف و بیم مین یہ رات گذرانی اور وہین رہ گئے مصر مین نہ آئے اتفاق سے دوسرے روز پھر ایسا ہی قصہ پیش آیا کہ اُسی بنی اسرائیل کو دوسرا قبطی مار رہا تھا آپ نے قبطی کو روکا قبطی نے کہا تو بڑا جابر معلوم ہوتا ہی کل تو ایک کو مار چکا ہے آج تو تو میرے مارنیکا ارادہ کیا ہے موسیٰ یہ سنکر خاموش ہو گئے اور اُسنے فرعون کو جا کر کل واقعہ سے مطلع کر دیا۔

[2] اہل مدین۔ مدین ابن ابراہیمؑ کی اولاد سے تھے۔

(جو مدین کے عالمون سے تھے) ہین انکا نام یثیر تھا اور حسن بصری کا یہہ بیان ہے کہ شعیبؑ بنی بنی مدین کے سردار تھے۔

القصہ موسیٰ نے اپنے خسر شعیبؑ کے پاس قیام کیا اور عبادت الٰہی مین مصروف ہوئے تا آنکہ اسّی برس کی عمر مین وحی نازل ہوئی اور آپکے بھائی ہارون پر نزول وحی تراسی برس کی عمر مین ہوئی۔ بعد ازان اللہ تعالیٰ نے اونکو فرعون کی طرف بھیجا کہ وہ بنی اسرائیل کو مملکت قبط و جور فراعنہ سے نکالکر ارض مقدسہ کیطرف لیجائین جسکے دینے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ سے کیا تھا چنانچہ موسیٰؑ و ہارونؑ فرعون کے پاس گئے اور بنی اسرائیل کو دین حق کی دعوت دی وہ لوگ ایمان لائے اور انکی اتباع کی پھر فرعون سے بنی اسرائیل کے آزاد کرنیکو کہا موسیٰؑ نے معجزہ عصا کا دکھایا اُسنے اس کو جھٹلایا ساحرون کو جمع کیا پھر سب ساحر موسیٰؑ پر ایمان لائے جیسا کہ قرآن مین منصوص ہے۔

(مترجم) تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ جسوقت موسیٰ ارض مدین مین پہونچے اور ایک چشمہ پر بیٹھ گئے دیکھا کہ لوگ گروہ گروہ آتے ہین اور اپنے مویشیونکو پانی پلاکر چلے جاتے ہین ماسوا انکے دو عورتین کچھ فاصلہ پر کھڑی ہین اور اپنے مویشیون کو روک رہی ہین موسیٰ نے انسے اسکی وجہ دریافت فرمائی انہون نے جواب دیا کہ جب تک یہ لوگ اپنے مویشیون کو پانی پلاکر نہ چلے جائینگے اسوقت تک ہم اپنے مویشیون کو پانی نہ پلا سکین گے انکا بچا ہوا پانی ہم اپنی مویشیون کو پلاتے ہین ہمارا باپ ضعیف ہے اوس سے کچھ کام نہین ہو سکتا۔ موسیٰ کو انکی بیکسی پر رحم آیا وہ کنوئین کے منہ سے اُس پتھر کو اُٹھا کر اُن کی مویشیونکو پانی پلادیا جسکو کئی آدمی ملکر اُٹھایا کرتے تھے۔ لڑکیون نے لوٹ کر اپنے باپ سے اس واقعہ کو بتلایا اور ایک اون مین سے اپنے باپ کے کہنے سے موسیٰ کے بلانے کو آئی اور موسیٰ سے کہا "چلو تمکو ہمارا باپ اِس پانی پلانے اجرت دینے کو بلاتا ہے" موسیٰ یہ سنکر اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُس کے پیچھے پیچھے چلے جب ہوا سے اوسکا کپڑا اُڑنے لگا تو آپ نے کہا کہ تم مجھکو

پیچھے سے رہبری کرد مین تمہارے آگے چلتا ہون الغرض موسیٰؑ شعیبؑ کے پاس پہونچے
اور اپنا کل ماجرا کہہ سنایا شعیبؑ نے کہا۔ لاتخف نجوت من القوم الظالمین بعد اسکے
اوسی لڑکی نے اپنے باپ شعیبؑ سے کہا کہ "اے باپ اسکو اسکے کام کی اچھی مزدوری دینا
یہ بڑا قوی اور امین ہے" شعیبؑ نے کہا کہ تو نے اسکی قوت کا اندازہ تو اوسکے پتھر اٹھا لینے
سے کیا مگر اسکے امین ہونیکا تجکو کیسے یقین ہوا لڑکی نے بجواب اسکے راستہ مین ہمراہ آنیکا قصہ
بیان کیا شعیبؑ نے موسیٰؑ سے کہا کہ "میرا یہ ارادہ ہے کہ ان دونون لڑکیون مین سے ایک کا
نکاح تمہارے ساتھہ کردون بعوض اس مہر کے کہ آٹھہ برس میری مزدوری کردو اور اگر دس
برس پورے کردوگے تو اور زیادہ مناسب ہوگا مین تمپر جبر نہین کیا چاہتا" موسیٰؑ اس شرط پر
راضی ہوگئے جب شام ہوئی اور کھانا سامنے لایا گیا تو موسیٰؑ نے کھانے سے انکار کیا اور یہ کہا
کہ ہم ایسے اہلبیت سے ہین کہ اعمال آخرت پر اجرت نہین لیتے شعیبؑ نے جواب دیا کہ وہ اوسکی
مزدوری نہین ہے بلکہ یہ ہماری اور ہمارے آبا و اجداد کے عادات مین داخل ہے موسیٰؑ یہ سنکر
خاموش ہوگئے اور ساتھہ بیٹھکر کھانا کھالیا شعیبؑ نے انکا نکاح اپنی لڑکی صفورا سے کردیا
جسنے پانی پلانیکا ماجرا بیان کیا تہا اور موسیٰؑ کو اپنے ہمراہ لیگئی تھی شعیبؑ نے اوس سے کہا
مویشیون کے ہانکنے کیواسطے ایک لکڑی لادو صفورا ایک لکڑی اٹھا لائی جسکو ایک فرشتہ
آدمی کی شکل مین آکر رکھہ گیا تہا شعیبؑ نے اوس کو لوٹا دیا مگر صفورا جب لکڑی لاتی تھین
وہی عصا لاتی تھین آخر موسیٰ اور شعیب مین اس عصا کے لینے مین بحث ہوگئی اور اس امر پر یہ قضیہ ختم ہوا
کہ پہلے جو شخص ملے وہی منصف علیہ ہو۔ حکم الٰہی سے وہی فرشتہ بصورت آدمی آیا اور اوسنے یہ فیصلہ کیا کہ اسکو
زمین پر ڈالدو اور جو شخص تم دونون آدمیون سے اسکو اٹھالے وہی اسکو لے دونون بزرگ اس فیصلہ پر راضی ہوگئے
پہلے شعیبؑ نے لکڑی کو اٹھانا چاہا لیکن مجبور رہے اور موسیٰؑ نے جب اٹھانیکا قصد کیا تو اٹھا لیا

دس برس تک موسیٰ شعیب کے یہان مزدوری کرتے رہے گیارہوین سال جاڑے
کے موسم مین اپنی بی بی کو ہمراہ لیکر شعیب سے رخصت ہوکر مصر روانہ ہوئے پانچ روز کا راستہ
طے کرکے جب طور سینا کے قریب پہونچے تو شب تاریک ہونیکی وجہ سے راستہ بھول گئے
موسیٰ نے ہرچند چقماق سے آگ جلانیکی کوشش کی لیکن کامیاب نہوئے پریشان ہوکر خاموش
ہو رہے جب ایک حصہ رات کا گذر گیا تو طور سینا پر کچھہ روشنی نمودار ہوئی جسکو یہ آگ سمجھکر
اپنی بی بی سے بولے تم یہین بیٹھی رہو مین اوس طرف جاتا ہون شاید وہان پر آگ ملجائے یا راستہ
کا پتہ چل جائے موسیٰ یہ کہکر طور سینا کیطرف بڑھے جس قدر جناب موصوف آگ کے قریب
جاتے تھے اوسی قدر آگ دور ہوتی جاتی تھی اور آسمان تک مشتعل ہوتی جاتی تھی موسیٰ کو
اس واقعہ سے سخت حیرت دامنگیر ہوئی کیونکہ آگ بغیر دہوان کے جس درجہ تیز روشن ہو رہی تھی
اوسی قدر درخت سرسبز اور ہرا بھرا نظر آرہا تھا موسیٰ کچھہ سوچ سمجھکر جھجکے اور جھجک کر لوٹے مگر
انی انا اللہ رب العالمین کی ندا سنکر ٹھہر گئے تھوڑی دیر تک بیہوشی کے عالم مین رہے
جب ہوش مین آئے تو جناب باری نے فرمایا اخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی
(تو اپنے جوتے کو اوتار ڈال بیشک تو زمین پاک مین ہے) علماء تفسیر حکم خلع نعلین کی یہ وجہ
ظاہر کرتے ہین کہ وہ جوتیان مردہ گدہے کے چمڑے کی تھین لیکن یہ تاویل ہی تاویل
ہے اصل یہ ہے کہ شرافت و تعظیم کے لحاظ سے یہ حکم ہوا تہا بہرکیف موسیٰ نے بحکم باری
جوتا اوتار ڈالا جناب باری عز اسمہ نے اونکو پہلے اصول[1] توحید کی تعلیم اور شریعت کو

[1] اصول توحید یہ ہین کہ اللہ کا کسیکو شریک نہ کرنا اوسکی ذات مین نہ اوسکی صفات ذاتیہ مین
چنانچہ اسکو جناب باری نے ایک مقام پر انی انا اللہ لا الہ الا انا (بیشک مین اللہ ہون اور
کوئی اللہ سوا میرے نہین ہے) فرمایا ہے اور دوسرے مقام پر انی انا اللہ رب العالمین
(بیشک مین اللہ ہون سارے عالم کا پروردگار) ارشاد کیا ہے۔

کی تعلیم کی اور شریعت کو بتایا بعد ازان نبوت مرحمت فرمائی اور ثبوت نبوت کیلئے معجزے دینے کی ضرورت ہوئی تو یہ ارشاد فرمایا وما تلک بیمینک یا موسیٰ (تمہارے داہنے ہاتھ مین کیا ہے اے موسیٰ) موسیٰ نے عرض کی ھی عصای (یہ میرا عصا ہے) اتوکؤ علیہا واھش بہا علی غنمی ولی فیہا مارب اخری (مین اسپر ٹیک لگاتا ہون اور بکریون کے واسطے اس سے پتیان درختون کی توڑتا ہون اور اس سے مجکو بہت سے کام اور بھی ہین) علماء تفسیر اس مقام پر ایک لطیفہ دلچسپ یہ تحریر فرماتے ہین کہ موسیٰ نے صرف اس سوال پر کہ یہ کیا چیز ہے اتنا بڑا جواب کہ "مین اسپر ٹیک لگاتا ہون اور بکریون کیواسطے پتیان توڑتا ہون اور جب اتنے کہنے پر تسکین نہوئی تو یہ کہا کہ اس سے مجکو اور بہت سے کام ہین"، دو وجہ سے دیا ایک تو یہ کہ جناب باری عزاسمہٗ سے شرف تکلم دیر تک حاصل رہے اور دوسرے یہ کہ شاید بوجہ بشریت یہ خیال پیدا ہوا کہ جوتا تو پہلے ہی اتروا دیا گیا ہے کہین یہ لکڑی بھی ہاتھ سے پھینک دینے کا نہ حکم ہوجائے حالانکہ ایسا ہی ہوا کہ جناب باری نے یہ جواب سنکر بھی فرمایا القہا یا موسیٰ (اے موسیٰ اسکو چھوڑ دے) موسیٰ نے جون ہی بحکم باری عصا کو زمین پر پھینکا ویسا ہی وہ ایک اژدہے کی شکل مین پھنکاریان مارتا نظر آیا موسیٰ ڈرے اور پیچھے ہٹے حکم ہوا "کہ خوف نکرو آگے بڑھو اور اسکو ہاتھ تو لگاؤ اسکو پھر ہم پہلی ہی حالت مین کر دینگے" موسیٰ نے یہ سنکر اژدہے کیطرف ہاتھ بڑھایا اور اسکی گردن پکڑلی وہ پھر عصا ہوگیا بعد ازان حکم ہوا کہ تم اپنے ہاتھ کو جیب مین چھپا کر نکالو وہ روشن و سفید ہوجائیگا کسی بیماری سے نہین بلکہ کرامت و اعجاز سے۔

لہ شریعت کی تکمیل یون فرمائی کہ پہلے عبودیت کو کہا بعد ازان لازمہ عبودیت یعنی اطاعت کی تعلیم کی پھر اعتقاد کو درست کیا جیساکہ آیۂ فاعبدنی واقم الصلوٰۃ لذکری (میری عبادت کر اور نماز قایم کر میرے ذکر کے لئے) اور ان الساعۃ اتیۃ (بیشک قیامت آنیوالی ہے) سے مستفاد مفہوم ہوتا ہے۔

جب موسیٰ اس حکم کی تعمیل سے فارغ ہو چکے اور یہ دونوں معجزے (یعنی عصا کا اژدہا ہو جانا اور ید بیضا مرحمت ہو گئے تو ارشاد ہوا فذانک برھانان من ربک الی فرعون وملئہ انھم کانوا قوما فاسقین (پس یہ تیرے رب کی دو دلیلیں و علامتیں ہیں فرعون اور اوسکے گروہ کیطرف بیشک وہ لوگ قوم فاسق ہیں) موسیٰ نے گزارش کی رب انی قتلت منھم نفسا فاخاف ان یقتلون (اے اللہ میں نے اونمیں سے ایک شخص کو مار ڈالا ہے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ مجھکو مار نہ ڈالیں) اس وجہ سے میرے بھائی ہارون کو بھیج وہ مجھ سے زیادہ فصیح ہے جناب باری نے آپکی یہ التجا منظور فرمائی اور انکو بھی نبوت مرحمت فرمائی بنظر تسلی وتسکین ارشاد فرمایا ونجعل لکما سلطانا (ہم تم دونوں کو غلبہ وقوت مرحمت کرینگے) فلا یصلون الیکما بایاتنا (پس وہ لوگ یعنی فرعون اور اوسکی قوم) تمکو کچھ مضرت نہ پہونچا سکیں گے ساتھ نشانیوں ہمارے کے) انتما ومن اتبعکما الغالبون (تم اور تمہارے اتباع کرنیوالے اونپر غالب ہو جائینگے) موسیٰ نے جب اپنی ہر طرحسے تسکین کر لی اور ہر صورت سے آپکو اطمینان ہو گیا تو آپ طور سینا سے لوٹے اور اپنے اہل کو لیکر روانہ ہوئے بعد طے منازل رات کے وقت مصر میں پہونچے اور اپنے مکان میں جا کر فروکش ہوئے مگر نہ گھر والے موسیٰ کو پہچان سکے اور نہ موسیٰ نے انلوگونکو پہچانا صبح کیوقت کھانے پر ہارون نے آپ کا نام ونشان دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مدتوں کے بچھڑے ہوئے بھائی موسیٰ ہیں دونوں بھائیوں نے ایک دوسرے سے معانقہ کیا اور موسیٰ نے اپنی سرگذشت کہہ سنائی۔

بعض مورخین تحریر کرتے ہیں کہ موسیٰ طور سینا پر سات روز تک رہے اور انکے زمانۂ عدم موجودگی میں چند چرواہے مدین کے طور کی طرف آئے اور آپکی بیوی کو انکے باپ شعیب کے پاس پہنچا دیا بعدازاں موسیٰ طور سے واپس ہو کر تنہا مصر کو روانہ ہوئے پھر بعد غرق فرعون آپکی بی بی کو شعیب نے آپکے پاس پہونچا دیا۔ اکثر علماء تاریخ اپنے اپنے مصنفات میں

یہ بھی شہادت دے رہے ہین کہ موسیٰؑ کے مصر مین پہونچنے سے پہلے ہارون پر وحی نازل ہو چکی تھی اور اونکو حکم ملگیا تھا کہ موسیٰؑ مصر کیطرف آ رہے ہین تم اونکے ہمراہ فرعون کے پاس اداے رسالت کو جانا چنانچہ ہارونؑ مصر سے باہر موسیٰؑ کو ملے اور جب موسیٰؑ نے کہا کہ ہمکو اللہ تعالےٰ نے فرعون کیطرف رسول کر کے بھیجا ہے تم ہمارے ساتھ چلو تو ہارون نے اس قول کی تصدیق کی اور اس حکم کی تعمیل پر آمادہ ہوئے اور رات ہی کو فرعون کے دروازہ پر جا کر دستک دی تھی۔ واللہ اعلم۔

موسیٰؑ کو اسّی برس کی عمر مین اور ہارونؑ کو تیراسّی برس کی عمر مین نبوت مرحمت ہوئی تھی پہلان دونون بزرگون نے بنی اسرائیل پر اپنی رسالت و نبوت کو ظاہر کیا جب وہ لوگ ایمان لائے اور آپ کے پیرو ہوئے تو فرعون کے پاس گئے۔

بعض مورخین نے لکھا ہے کہ دو برس تک یہ دونون بھائی فرعون کے پاس آتے جاتے رہے مگر اندر داخل ہونے پاتے تھے اتفاق وقت سے ایک روز فرعون کے دربار مین ایک مسخرہ بیٹھا ہوا تھا وہ اثناء کلام مین جبکہ فرعون اپنی کبریائی کا اظہار کر رہا تھا بول اوٹھا کہ یہ عجیب بات ہے کہ تم خدائی کا دعویٰ کرتے ہو حالانکہ تم کو اسکی خبر بھی نہین کہ تمہارے دروازہ پر مدت سے ایک شخص آیا ہوا ہے جو اپنے کو اللہ کا رسول کہتا ہے فرعون یہ سنکر سخت برہم ہوا اور اوس نے انکو دربار مین بلوایا جسوقت یہ دونون بھائی دربار مین پہونچے مسخرہ نے دیکھکر کہا۔ اے لو! این گل دیگر شگفت، مین تو ایک ہی شخص سمجھا تھا یہ تو دو نکلے الغرض موسیٰؑ و ہارونؑ نے فرعون کے پاس پہونچکر کہا " انا رسول رب العالمین ان ارسل معنا بنی اسرائیل (ہم پروردگار عالم کے بھیجے ہوئے ہین پیام یہ ہے کہ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجدے) فرعون نے موسیٰؑ کو زبان کی لکنت سے پہچان لیا اور بنظر حقارت استفہام کے لہجہ مین بولا الم نربک فینا ولیداً (کیا تیری لڑکپن سے ہمارے یہان پرورش نہین ہوئی؟) ولبثت فینا من عمرک

سنین (اور کیا تو چند سال ہمارے یہان نہین رہا ہے؟) وفعلت فعلتک التی فعلت و
انت من الکافرین (اور کیا تو نے وہ کام جو کیا تو نے اور اب اسکے چھپانے والون سے ہے؟)
موسیٰ نے جواب دیا فعلتہا اذا وانا من الظالمین (ہان مین نے اوسوقت وہ کام کیا تھا اور
مین خطاکارون مین سے تھا) ففررت منکم لما خفتکم فوھب لی ربی حکما وجعلنی من
المرسلین (لیکن تمہارے خوف سے مین بھاگ گیا تھا پس دی میرے رب نے مجھ کو سمجھ اور
کیا مجھکو پیغمبرون مین سے) فرعون کو یہ سنکر تعجب ہوا کیونکہ وہ اپنے آپ کو خدا سمجھ رہا تھا اسی
وجہ سے اوس نے پھر استفسار کیا وما رب العالمین (رب العالمین کی ماہیت کیا ہے؟)
موسیٰ نے فرمایا رب السموات والارض وما بینہما ان کنتم موقنین (وہ رب ہے
آسمانون اور زمین کا اور جو چیز کہ اون کے درمیان مین ہے اگر تم یقین کرنے والے ہو)
فرعون کو اس کلام سے اور زیادہ تعجب ہوا اوس نے اپنے ہمنشینون سے مخاطب ہو کر کہا
الا تستمعون (کیا نہین سنتے تم) موسیٰ نے اُنکے اس استعجاب کے رفع کرنیکی غرض سے یا
یہ کہ فرعون کے مصاحبین کے اس استفسار کے جواب مین کہ اے موسیٰ جسکی طرف ہمکو تم
بُلاتے ہو وہ کون ہے ارشاد فرمایا ربکم ورب آبائکم الاولین (خدا تمہارا اور تُمہارے
اگلے باپون کا خدا ہے) فرعون نے اپنے جلیسون سے کہا ان رسولکم الذی ارسل الیکم
لمجنون (بیشک یہ پیغمبر تمہارا جو تمہارے طرف بھیجا گیا ہے دیوانہ ہے) موسیٰ انکی ناسمجھی سے
جلاکر پھر بولے رب المشرق والمغرب وما بینہما ان کنتم تعقلون (پروردگار مشرق
اور مغرب کا ہے اور اس چیز کا ہے جو انکے درمیان مین ہے اگر تم کچھ سمجھتے ہو) فرعون کو یہ سنکر
غصہ آگیا اور اوس نے طیش سے کہا لئن اتخذت الہا غیری لاجعلنک من المسجونین
(اگر میرے سوا کسی اور کو خدا بنائیگا تو بیشک مین تجھکو قید کر دونگا۔) موسیٰ نے فرمایا کہ

اگر مین اپنے اس دعوی کی شہادت مین کوئی ظاہر اور روشن معجزہ پیش کر دون؟ فرعون نے کہا فات بہا ان کنت من الصادقین (اگر تجھکو سچائی کا دعویٰ ہے تو اوسکو دکھلا۔) موسیٰؑ نے عصا کو زمین پر ڈالدیا فوراً اسی گز کا اژدہا بن گیا[1] اور اپنے ہاتھ کو بغل مین سے کھینچ لیا معاً ید بیضا ظاہر ہو گیا۔ بعد ازان فرعون کے کہنے سے موسیٰ نے اژدہے کو پکڑ لیا وہ پھر عصا ہو گیا اور ہاتھ کو بغل کیطرف لیگئے وہ بھی اصلی حالت پر پہنچ گیا۔ چونکہ موسیٰؑ کے مزاج مین سختی زیادہ تھی باین خیال جناب باری نے موسیٰؑ کیطرف یہ وحی نازل فرمائی کہ فرعون سے سختی و درشتی سے باتین نکرو بلکہ نرمی سے ہمکلام ہو شاید اُسپر ہمارا کچھ خوف غالب ہو اور راہ راست پر آجائے موسیٰؑ و ہارون علیہما السلام فرعون کے پاس پھر گئے اور اوسکو سمجھانے لگے ”اگر تو یہ چاہے گا کہ ترے شباب کا عہد لوٹ آئے تو مین تجھکو از سر نو جوان کر دونگا اور اگر تیری یہ خواہش ہے کہ ہمیشہ تو بادشاہت کرتا رہے تو مین اللہ سے دعا کرونگا جس سے تیری بادشاہت کبھی نہ چھینی جاویگی اور جب تو اس جہان گذران سے دار البقا کی طرف جائیگا تو نہایت وسیع اور عمدہ جنت پائیگا لیکن ان سب کے ساتھ شرط یہ ہے کہ تو خدائے برحق و یکتا پر ایمان لا اور میرے رسول ہونیکی شہادت دے“ فرعون یہ باتین سُنکر کچھ راضی سا ہو گیا اور اوس نے اپنے وزیر ہامان کو بلا بھیجا ہامان اس سے زیادہ کفر و زندقہ مین بڑھا ہوا تھا اوس نے آتے ہی یہ باتین سنکر کہدیا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج تک تو تو خدائی کر رہا تھا لوگ تیری پرستش کرتے تھے اور آج تو موسیٰؑ کے کہنے سے اوس کے خیالی خدا کی عبادت کریگا اور خدائی کر کے بندون

---

[1] بعض مورخین نے تحریر کیا ہے کہ اس اژدہے کا منہ اس قدر بڑا تھا کہ ایک کلّہ اوسکا زمین پر تھا اور دوسرا کلّہ اوسکا فرعون کے کنگرہ محل پر۔ فرعون پر اس اژدہے کو دیکھنے سے ایسا خوف غالب ہوا کہ اوسکا پاخانہ خطا ہو گیا تقریباً بیس روز تک اوسکو دست آیا کئے۔

مین شامل ہوگا" فرعون اس گفتگو کو سنکر اپنے خیال پر نادم ہوا ہامان نے خضاب ایجاد کرکے فرعون کے بال سیاہ کردئے اور اسطور سے اسکی خواہش جوانی پوری کردی فرعون پہلا شخص ہے کہ جس نے اپنے بالون کو سیاہ وسمہ سے رنگا۔ فرعون کو ہامان کی باتون سے اطمینان ہوگیا مگر ساتھ ہی اوسکے یہ خیال گذرا کہ میرے مصاحبین موسیٰ کی پٹی مین نہ آجائین اسوجہ سے اوس نے اپنے جلیسون کو خطاب کرکے کہا اِنَّ ھٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِیمٌ (بیشک یہ دانا جادوگر ہے یرید ان یخرجکم من ارضکم بسحرہ فماذا تامرون (یہ چاہتا ہے کہ تمکو تمہارے زمین سے بزور اپنے جادو کے نکالدے پس کیا کہتے جاتے ہو) درباریون نے یہ رای دی ارجہ واخاہ وابعث فی المداین حاشرین (اسکو اور اسکے بھائی کو ایت و لعل مین ڈالدے اور جادوگرون کے شہرون مین آدمیونکو بھیجدے) یاتوک بکل سحار علیم (تیرے پاس لائین وہ ہر دانا جادوگر کو) فرعون نے درباریون کی یہ رائے پسند کی اور ایک معینہ و مقررہ وقت مین ستر یا بہتر یا بتحقیق و بروایت دیگر پندرہ ہزار یا تیس ہزار ساحرون کو جمع کرکے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو بلوایا موسیٰ نے ساحرون سے کہا "حیف ہے تملوگ خدا کا کچھ خوف نہین کرتے اور یہ مصنوعی تماشا لیکر آئے ہو" ساحرون نے موسیٰ کو نہایت حقارت کی نگاہون سے دیکھکر آپ کی باتون کا جواب تک ندیا اور فرعون سے کہنے لگے ائن لنا لاجرا ان کنا نحن الغالبین (ہمکو اجرت ملیگی؟ اگر ہم ابر غالب ہوگئے) فرعون نے کہا نعم وانکم اذا لمن المقربین (ہان بیشک تم اسوقت مقربون مین سے ہوگے یعنی مین تمکو اپنی مصاحبت کی عزت دونگا) ساحرین یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور تیاریان کرنے لگے موسیٰ نے اون لوگون سے فرمایا کہ تملوگ جو کچھ کرتب دکھانیوالے ہو دکھاؤ ساحرون نے بعزۃ فرعون انا لنحن الغالبون (فرعون کے اقبال سے بیشک ہم ہی غالب ہونگے) کہکر اپنی رسیان اور لاٹھیان زمین پر ڈالدین جو عام آدمیون کے نظرون

مین سانپ اور اژدہے نظر آنے لگے موسیٰؑ نے بھی بالہام باری تعالیٰ اپنا عصا زمین پر ڈالدیا وہ اِن سب سے اتنا بڑا اژدہا بنگیا کہ اِن سب کو نگل گیا۔ بعدازان موسیٰؑ نے اوسے اپنے ہاتھ مبارک مین لیلیا وہ پھر عصا ہوگیا۔ مورخین لکھتے ہین کہ فرعون کے ساحرون کا اوستاد ایک اندہا ساحر تھا اوس سے اوسکے ہمراہیون نے یہ ماجرا بیان کیا اوسنے بیاختہ یہ کہدیا کہ یہ سحر نہین ہے اور بے اختیار سجدہ مین گرپڑا اسکے شاگردون نے بھی اسکی اتباع کی اور سب یکزبان ہوکر کہنے لگے "امنا برب العالمین رب موسیٰ وھارون (ایمان لائے ہم پروردگار عالمون پر جو پروردگار موسیٰؑ اور ہارونؑ کا ہے) فرعون یہ واقعہ دیکھکر جھلّا اوٹھا اور غصہ سے کہنے لگا" تملوگ میرے بغیر اجازت اوس پر ایمان لائے وہ تمھارا بڑا اوستاد ہے اوسی نے تمکو جادو سکھلایا ہے تم اپنی اس خودرائی کا ذایقہ چکھوگے مین پہلے تمہارے ہاتھ پاؤن کاٹ ڈالونگا بعد اسکے تم سب کو سولی دونگا" ساحرون نے کہا کہ ہمکو اسکی پروا نہین ہے تیری اس دہمکی سے ہم اپنے اللہ سے نہ پھرینگے ہمکو امید ہے کہ وہ ہماری خطائین بخشدیگا اسوجہ سے کہ سابق الایمان ہین" فرعون کو انکی باتون سے اور زیادہ غصہ آیا اور اوس نے دوسرے وقت ان بیچارون کو سولی دیدی۔

یہ اللہ کی شان وکبریائی تھی کہ اول وقت تو وہ کفار تھے اور موسیٰؑ سے معارضہ کرنے آئے تھے اور فرعون سے انعام واکرام کے خواستگار ہوئے تھے اور دوسرے وقت شہدا مین داخل ہوگئے بغیر کسی عمل کے کئے ہوئے سیدھے جنت مین چلے گئے۔

عام مورخین کا یہ خیال ہے کہ حزقیل بھی اسی دن انھین ساحرون کے ساتھ شہید کیا گیا تھا اوس نے انکو علانیہ ایمان لاتے ہوئے دیکھکر ایمان ظاہر کردیا تھا اور بعضے یہ کہہ رہے ہین کہ اس واقعہ سے پہلے وہ ایمان اپنا ظاہر کرچکا تھا مگر سولی انھکو انکے ساتھ دی گئی۔

حزقیل کے بارے مین مورخین کا اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ یہ بنی اسرائیل سے تھا اور کوئی

اس کو فرعون سے بتاتا ہے اور کوئی یہ ظاہر کر رہا ہے کہ یہ نجار تھا اسی نے تابوت بنایا تھا جس مین جناب موسیٰؑ بند کرکے نیل مین ڈالے گئے تھے۔ بعد اسکے ایک دوسرا واقعہ جگر گداز ہوا کہ پہلے ماشطہ نامی ایک عورت کو معہ اوسکے لڑکے کے فرعون نے تنور مین ڈالدیا اسوجہ سے کہ اوس نے بھی اپنا ایمان ظاہر کر دیا تھا بعدہٗ اپنی بی بی آسیہ پر بھی اس قدر تشدد کیا کہ اونکا بھی انتقال ہو گیا انھون نے حالت تشدد مین جناب باری مین یہ عرض کی رب ابن لی عندک بیتا فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظالمین (اے پروردگار میرے لئے اپنے پاس ایک جنت مین گھر بنادے اور مجھکو فرعون اور اوسکے کامون سے نجات دے اور نجات دے مجھکو قوم ظالمین سے) اللہ جل شانہ نے اونکی یہ دعا قبول فرمائی اور اسنکے آنکھون سے پردہ اوٹھا لیا بی بی آسیہ جنت کو دیکھکر مسکرائین فرعون نے کہا یہ ماجرا دیکھو کہ اسپر عذاب کیا جاتا ہے اور یہ ہنس رہی ہے آسیہ نے کچھ جواب نہ دیا اور صبر و شکر کرتی ہوئین اوسی عذاب و تشدد کی حالت مین انتقال کر گئین۔

ان واقعات کے بعد عام طور سے آدمیون پر فرعون کا رعب غالب ہو گیا مگر تاہم حقانیت کیوجہ سے موسیٰؑ کی طرف مائل ہوتے جاتے تھے فرعون نے عام لوگون کے خیال تقسیم کرنیکی غرض سے اپنے وزیر ہامان سے کہا "مجھکو یہ گمان پیدا ہو رہا ہے کہ موسیٰؑ (عیاذاً باللہ) جھوٹا ہے تم میرے لیے ایک بلند اور اونچا محل بناؤ تاکہ اوس پر چڑھکے موسیٰؑ کے خدا کو دیکھون" ہامان نے سات برس کے عرصہ مین پکی اینٹون اور چونے سے ایک بلند مکان بنوایا فرعون کو اسپر چڑھنے کی نوبت تک نہ آئی اللہ جل شانہ کے حکم سے اوسکی دیوارین شق ہو گئین اور وہ مکان گر پڑا فرعون کو اس سے اور زیادہ غصہ آیا اور وہ بنی اسرائیل کو زیادہ ستانے لگا بنی اسرائیل موسیٰؑ کے پاس آتے اور

اس سے ظلم کی شکایتین کرتے تھے اور جناب موسیٰ بھی فرماتے تھے استعینوا باللہ واصبروا[۲] ان العاقبۃ للمتقین (اللہ سے مدد مانگو اور برداشت کرو بیشک آخرت کی بھلائی پرہیزگارون کے لئے ہے)۔

ان واقعات کے بعد فرعون نے موسیٰ کو جھٹلانے اور بنی اسرائیل کے تکلیف دہی مین زیادہ توجہ کی کوئی دقیقہ ان کے ستانے کا فروگذاشت نکرنے لگا پس بحکم باری عز اسمہٗ فرعون اور اوسکی قوم کو دس[۱] مشکلات یکے بعد دیگرے پیش آئین جو ہر ایک موسیٰ کی دعا سے

---

[۱] علامہ ابن اثیر نے اسمین سے چھہ کو ذکر کیا ہے اول طوفان آیا مدتون متواتر پانی برستا رہا کل چیزین پانی مین غرق ہوگئین جب فرعونی زیادہ پریشان ہوئے تو موسیٰ کے پاس گئے اور کہا اگر یہ عذاب ہمسے اوٹھالیا جائیگا تو ہم ایمان لائینگے موسیٰ نے دعا کی اور وہ عذاب جاتا رہا مگر یہ ایمان نہ لائے (دوسرے) ٹڈیان آئین اوسوقت بھی فرعونی ہی چال چلے (تیسرے) جنگلی جوئین اس کثرت سے پیدا ہوئے کہ کل کھیتون اور انبارون کو برباد کردیا موسیٰ سے پھر التجا کیگئی اور یہ عذاب اون کے سرون سے جاتا رہا اور وہ ایمان نہ لائے (چوتھے) مینڈکون کا عذاب آیا یہ اس کثرت سے نمایان ہوئے کہ فرعونیون کے کل برتن اور مکان بھر گئے موسیٰ سے پھر عرض کرنے لگے اور یہ عذاب دفع ہوگیا مگر وہ اپنے کفر پر بدستور قایم رہے (پانچوین) اونپر یہ عذاب نازل ہوا کہ فرعونیون کا پانی خون ہوگیا۔ ایک ہی گھڑے سے فرعونی [illegible] بنی اسرائیل پانی پیتے تھے۔ بنی اسرائیل پانی پیتے تھے اور فرعونی خون پیتے تھے یہ عذاب سات دن رہا آٹھوین دن موسیٰ کی دعا سے اس سے بھی نجات ہوئی لیکن کافر کے کافر ہی رہے (چھٹے) ان واقعات کے بعد سوائے خیل اور جواہرات اور غلہ کے کل چیزین مسخ ہوگئین جب اس مرتبہ بھی فرعونیون نے موسیٰ کو دھوکہ دیا اور آپکو شاق گذرا تو حکم ہجرت نازل ہوا۔

علامہ طبری نے ان چھہ کو ذکر کرکے عصا اور ید بیضا اور قحط کو ذکر کیا ہے اس حساب سے نو[۹] ہوئے۔ بااین ہمہ دسوین[۱۰] عذاب کا پتہ نہ چلا۔

نازل ہوئی گئین۔ تا آنکہ موسیٰ کو معہ بنی اسرائیل کے مصر سے ہجرت کا حکم ہوا توریت مین لکھا ہے
کہ وقت روانگی بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ ہر خاندان والے بکرے یا دنبہ کی قربانی کرین
اگر مستطیع نہون تو اپنے ہمسایہ کے ساتھ شریک ہوجائین (اطراف ہاتھ و پاؤن) اور سر کے
سوا اور باقی گوشت کھائین یعنی انکی ہڈی نہ توڑین۔ علامت کی غرض سے چلتے وقت
اوسکا خون دروازون پہ لگا دین گھر کے باہر کوئی چیز نہ چھوڑین روز روانگی اور اس کے بعد
سات دن تک نان فطیری کھائین اور فصل ربیع کے چودھوین روز مصر سے ارض مقدسہ کی طرف
رات کیوقت عصائین ہاتھون مین لئے ہوئے بوڑھے جوان لڑکے حسب ترتیب نکلین اور جو کچھ
رات کے کھانے سے بچ جائے اوسکو جلا دین۔ یہ دن اونکے اور اونکی آیندہ نسلون کے لئے
عید کا مقرر کیا گیا اسکو وہ لوگ عید الفصح[1] کہتے ہین توریت مین یہ بھی مذکور ہے کہ اسی شب مین
بنی اسرائیل نے انتقال طبع کی غرض سے قبطیون کی دوشیزہ عورتون کو قتل کر ڈالا اور اون کے
مویشیون کو اور چارپایون کو ہلاک کر دیا بنی اسرائیل کو یہ بھی حکم دیا گیا تھا کہ قبطیو نسے قیمتی قیمتی
زیورات مستعار لیلین چنانچہ انھون نے ایسا ہی کیا اور شب کے وقت معہ اپنے مال و اسباب
و مویشیون کے مصر سے نکلے اور با امام الٰہی یوسف صدیق کا تابوت نکلوا کر اپنے ہمراہ لیا جیسا کہ
وقت انتقال آپنے وصیت کی تھی۔ بنی اسرائیل کی تعداد اسوقت چھ لاکھ[2] یا کچھ اس سے زیادہ

---

[1] عید الفصح نصرانیون کی عید کا نام ہے صحیح یہ ہے کہ وہ اوس کو عید الفطیر کہتے ہین کذا قالہ العطار۔

[2] علامہ ابن اثیر بنی اسرائیل کی تعداد چھ لاکھ بیس ہزار بیان کرتا ہے اور تحریر کرتا ہے کہ ہارون مقدمہ مین تھے اور موسیٰ ساقہ کے ہمراہ تھے مورخ طبری کہتا ہے کہ وقت خروج موسیٰ کے ساتھ چھ لاکھ تیس ہزار سوار اور بیس ہزار پیادہ تھے علاوہ اسکے لڑکی اور عورتین تھین جنکی تعداد کچھ ظاہر نہین کی
نوین محرم شب شنبہ کو مصر سے موسیٰ نکلے اور صبح کو فرعون کو انکی روانگی کی اطلاع پہونچی

بیان کیجاتی ہے دریا کے قریب پہونچ گئے تھے کہ فرعون کو یہ خبر لگی فوراً مصر کے گرد و نواح کے شہروں سے کچھ فوجیں جمع کرلیں اور ان کے تعاقب میں روانہ ہوا جسوقت بنی اسرائیل دریا کے نیل کے ساحل پر کوہ طور کے سامنے پہونچے فرعون بھی اپنا لشکر لیے ہوئے آپہونچا موسیٰ نے بحکم خدا اپنا عصا دریا پر مارا دریا پھٹ گیا اور صاف راستے ظاہر ہوگئے موسیٰ علیہ السلام معہ بنی اسرائیل کے چلے گئے اور فرعون معہ اپنے لشکر کے انکے تعاقب میں آگے بڑھا نصف دریا تک پہونچا ہوگا کہ موج کے تھپیڑوں نے اسکو معہ اسکی فوج کے ہلاک کردیا۔

۱ مورخین اس واقعہ کو اس طرح پر بیان کرتے ہیں کہ جسوقت بنی اسرائیل دریا کے ساحل پر پہونچے اور فرعون اور اسکے قریب آپہونچا تو بنی اسرائیل گھبرا گئے اور موسیٰ سے کہنے لگے کہ مصر میں ہم جس حالت میں تھے اچھے تھے اب تم ہمکو مصر سے نکال لائے سامنے دریا ہے پیچھے دشمن ہے نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں موسیٰ نے کہا کلا ان معی ربی سیہدین (یعنی بیشک میرے ساتھ میرا خدا ہے اور وہ قریب مجھے ہدایت کریگا) موسیٰ کی زبان سے یہ کلمات ختم نہ ہوئے تھے کہ دریا پر عصا مارنے کی وحی نازل ہوئی جناب موسیٰ نے دریا پر عصا مارا فوراً بارہ راستہ ظاہر ہوگئے بارہو سبط بنی اسرائیل ان راہوں سے چلے کچھ دور چلکر ہر ایک سبط کہنے لگا کہ شاید ہمارے ساتھی ڈوب گئے جب تک ہم انکو نہ دیکھیں گے ہمکو یقین نہ ہوگا موسیٰ نے دعا فرمائی اوسی وقت پانی کی جو دیواریں بنگئی تھیں اونمیں روزن ہوگئے اور ہر ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے دریا سے عبور کر گئے۔ فرعون نے یہ ماجرا دیکھکر اپنے لشکریوں سے کہا دیکھو دریا نے مجھے راستہ دیا لیکن بڑے تعجب کی بات ہے کہ ہمارا دشمن تو نکل گیا اور ہم باقی رہ گئے چلو آگے بڑھو یہ کہکر اوس نے اپنا گھوڑا آگے بڑھایا جسوقت نصف دریا میں پہونچا دریا اپنی اصلی حالت پر آگیا فرعون معہ اپنے لشکریوں کے ڈوب کر ہلاک ہوگیا ڈوبتے وقت فرعون نے کہا آمنت انہ لا الہ الا الذی آمنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین یعنی میں ایمان لایا کہ سوائے اوسکے کوئی خدا نہیں ہے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں مگر یہ سود مند نہ ہوا

بنی اسرائیل دریا سے عبور کرکے دامن کوہ طور میں مقیم ہوئے اور موسیٰ کے ساتھ تسبیح میں مصروف ہوئے۔ وہ تسبیح یہ تھی نسبح الرب العلی الذی قھر الجنود وسید فرسانھا فی البحر المنیع المحمود۔ اور مریم ہمشیرہ موسیٰ و ہارون بھی دف لئے ہوئے بنی اسرائیل کی عورتوں میں سبحان الرب القہار الذی قھر الخیول ورکبانھا القاھا فی البحر ترتیل سے پڑھ رہی تھیں۔

بعد اسکے موسیٰ کوہ طور پر مناجات کرنے کو گئے اللہ جل و علی ذکرہ نے آپ سے کلام کیا معجزات مرحمت فرمائے الواح نازل کی۔ بنی اسرائیل کا یہ خیال ہے کہ وہ دو لوحیں تھیں جن میں کلمات عشرہ تھے (یعنی کلمۂ توحید۔ محافظت علی السبت ترک الاعمال فیہ (یعنی شنبہ کے دن کچھ کام نہ کرنا) والدین سے ساتھ نیکی کرنا۔ قتل۔ زنا۔ سرقہ۔ جھوٹی گواہی سے بچنا۔ اپنے پڑوسی کے گھر اور عورت اور اسباب کی طرف بری نگاہوں سے نہ دیکھنا۔ نزول الواح کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل جس وقت دریا کو عبور کرکے طور سینا کے قریب مقیم ہوئے اور موسیٰ طور پر چڑھ گئے اللہ جل شانہ سے باتیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل اس انعام کا کہ فرعون سے انکو نجات ملی ہے اس طور سے شکریہ ادا کریں کہ تین روز تک برابر غسل کریں کپڑے دھوئیں۔ تیسرے روز طور کے اردگرد مجتمع ہوں بنی اسرائیل نے اس حکم کی تعمیل کی۔ طور پر دفعتہً ایک ابر محیط ہوگیا جس میں رعد و برق کی چمک اور تڑپ تھی بنی اسرائیل یہ دیکھ کر حیرت زدہ جہاں پر تھے وہیں کھڑے رہ گئے بعد ازاں طور کو دھوان نے ڈھانک لیا اوس کے وسط میں ایک عمود نور کا تھا اسکے بعد ایک زلزلہ عظیم محسوس ہوا جس سے طور کا ہر پتھر کانپ اوٹھا اور رعد کی تڑپ اور زیادہ سنی جانے لگی موسیٰ کو حکم دیا گیا کہ بنی اسرائیل وصایا اور تکالیف شرعی کے

سننے کے لئے قریب آئین مگر بنی اسرائیل خوف کے مارے آگے نہ بڑہ سکے تب یہ حکم صادر ہوا کہ ہارون حاضر ہوں اور علماء بنی اسرائیل ان کے قریب کھڑے ہوں چنانچہ اس حکم کی تعمیل کیگئی۔ اللہ جل شانہ نے اونپر الواح نازل فرمائی۔ بعد اس کے چالیس راتون کے گذرنے کے بعد اللہ تعالی کے وعدہ پر گئے۔ اللہ تعالی نے اون سے کلام کیا۔ آپنے دیکھنے کی تمنا ظاہر کی، حکم ہوا،، تم نہ دیکھہ سکوگے البتہ پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ اپنی اصلی حالت پر رہ جائے تو شاید تم دیکھہ سکو،، موسیٰ کا پہاڑ کی طرف نظر اٹھانا تھا کہ تجلی باری کی تاب نہ لا سکے بیہوش ہوکر گر پڑے جب ہوش آیا تو اپنی اس جسارت کی معافی چاہی بعدہٗ اللہ جل شانہ نے اونکو توریت کے بہت سے احکام حلت وحرمت کے بتلائے۔

سلہ موسیٰ نے بوقت خروج مصر بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ تم کو کتاب اللہ دیجائیگی جس مین کل احکام مندرج ہونگے بعد ہلاکی فرعون جب بنی اسرائیل طور سینا کے قریب آکر مقیم ہوئے موسیٰ سے کتاب اللہ طلب کی موسیٰ نے اللہ جل شانہ سے عرض کی اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ پہلے تیس ۳۰ روزے رکھو اور طہارت وصفائی سے رہو اور جب یہ مدت ختم ہو جائیگی تب تمکو کتاب مرحمت کیجائیگی چنانچہ موسیٰ نے اول ذیقعدہ سے روزے رکھے بعد اختتام ماہ مذکور جب وقت طور پر جانے لگے روزہ کیوجہ سے منہ کی بو نہ پسند آئی آپ نے بیر یا کسی اور درخت کی ایک ٹہنی توڑ کر مسواک کی اللہ جل شانہ نے اوسیوقت یہ وحی نازل فرمائی کہ ‟کیا تم نہین جانتے ہو کہ مجھکو روزہ دار کے منہ کی بو مشک کی بو سے زیادہ پسند اور محبوب ہے؟ تم دس روز اور روزے رکھو بعدہٗ کتاب لیتے اور ہمکلام ہونے کو آؤ،، چنانچہ جناب موصوف نے پورے اول عشرہ ذی الحجہ کو روزے رکھے اور اوسی دس دن مین بنی اسرائیل گوسالہ پرست ہوگئے اسوجہ سے کہ موسیٰ کی مدت مقررہ تیس ۳۰ دن کی منقضی ہوگئی تھی اور وہ واپس نہ آئے تھے۔

موسیٰ جس وقت کوہ طور پر جانے لگے تھے اپنے بھائی ہارون کو بنی اسرائیل مین اپنا قایم مقام کر گئے تھے وہ انکو ہر امر کی بجا آوری اور منہی عنہ سے احتراز کی تعلیم کرتے تھے۔ بنی اسرائیل نے ہارون کے کہنے سے ایک گڑہا کھود کر اوس مین آگ مشتعل کی اور ان زیورات کو جو وقت روانگی مصر مین قبطیون سے مستعار لیئے تھے آگ مین ڈالدیا اس وجہ سے کہ وہ زیورات انپر حرام ہو چکے تھے۔ سامری[1] اپنے ہمراہیون کو لیئے ہوئے آیا اور اوسپر کوئی چیز[2] ڈالدی جو اس کے پاس موجود تھی پس وہ عجل[3] یعنی گوسالہ بنگیا بنی اسرائیل نے اسکی پرستش شروع کردی۔ ہارون اس خیال سے کہ بنی اسرائیل مین افتراق نہ پیدا ہو جائے خاموش[4] رہے موسیٰ کوہ طور سے مناجات کرکے واپس ہوئے تو بنی اسرائیل کو گوسالہ پرست پایا اور اسکی اطلاع جناب موصوف کو کوہ طور ہی پر دیگئی تھی آپ بہت برہم ہوئے اور لوحون کو پھینکدیا ہارون کے بال

[1] سامری کو بعضے یاجیمیون سے شمار کرتے ہین اور بعض اس کو بنی اسرائیل سے کہتے ہین۔

[2] وہ شے جس کو اثر رسول سے تعبیر کیا ہے یہ جبرئیل کے گھوڑے کے قدم کی مٹی تھی سامری نے یہ مٹی اوس دن اوٹھالی تھی جبکہ بنی اسرائیل دریائے نیل سے عبور کر رہے تھے اور فرعون انکے تعاقب مین تھا جبرئیل حسب حکم باری بنی اسرائیل کے مدد کو آئے تھے جسطرف یہ جاتے تھے خشک گھاس سبز ہو جاتی تھی سامری نے یہ دیکھکر ایک مٹھی خاک جبرئیل کے گھوڑے کے قدم کی اوٹھالی تھی۔

[3] بعض مورخ لکھتے ہین کہ سامری نے ان زیورات سے تین دن مین گوسالہ بنایا تھا اور بنی اسرائیل سے اسنے کہا تھا ھٰذا الٰھکم والٰہ موسیٰ (یہ تمہارا خدا ہے اور موسیٰ کا خدا ہے) اس وجہ سے بنی اسرائیل گمراہ ہوگئے تھے۔

[4] ہارون نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ تم لوگ فتنہ مین پڑگئے ہو تمہارا رب رحمٰن ہے تم میری اطاعت کرو چنانچہ بعضون نے ان کی اطاعت کی اور اکثرون نے نافرمانی کی۔

پکڑ کے کھینچا۔ ہارون نے معذرت کی یا ابن ام لا تاخذ بلحیتی ولا براسی انی
خشیت ان تقول فرقت بین بنی اسرائیل ولم ترقب قولی یعنی اے میرے بھائی میری ڈاڑھی
اور میرے سر کے بال پکڑکر نہ کھینچو میں یہ ڈرا کہ مبادا تم یہ نہ کہو کہ تم نے بنی اسرائیل کو مجھ سے جدا کر دیا اور میرے
حکم کا انتظار نہ کیا۔ موسیٰ نے یہ سنکر ہارون کے بال چھوڑ دیئے اور اوس گوسالہ کو جلا کر دریا میں پھینکدیا۔[له]

موسیٰ اور بنی اسرائیل کی نجات پانے کی خبر انکے خسر شعیب (پیغمبر) کو ہوئی تو
وہ مدین سے مع اپنی لڑکی صفورا زوجہ موسیٰ اور اوسکے دونوں لڑکے جرشون۔ عازر کے

له گوسالہ کے جلانے کے بعد بنی اسرائیل خدا کی طرف رجوع ہوئے اور توبہ کے خواستگار ہوئے اللہ جل شانہ نے اونکی توبہ قبول کرنے سے انکار کیا۔ موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا یا قوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم" یعنی اے قوم بیشک تم نے اپنے نفسوں پر اس گوسالہ کی پرستش سے ظلم کیا ہے پس اپنے خدا کی طرف رجوع کرو اور اپنے آپ کو قتل کرو"۔ موسیٰ کے اس کہنے پر بنی اسرائیل اپنے آپکو قتل کرنے لگے موسیٰ اور ہارون گڑگڑا کے خدا سے دعا اور استغفار کر رہے تھے جب ستر ہزار آدمی قتل ہو چکے تو خدا تعالیٰ نے اون کی توبہ قبول فرمائی اور قتل کرنے سے منع کیا۔ موسیٰ نے سامری کے قتل کا قصد کیا مگر باری تعالیٰ کے حکم سے باز رہے اور لعنت کیکر [illegible] بعدہ موسیٰ نے ستر آدمیوں کو اپنی قوم کے نیک اور افضل ترین آدمیوں میں سے منتخب کر کے طور سینا کی طرف لیکر چلے اس غرض سے کہ وہاں انکو لیجا کر گوسالہ پرستی سے توبہ کرائیں اور اللہ سے معافی کے خواستگار ہوں جب یہ لوگ طور سینا کے قریب پہونچے تو انھوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہم خدا کا کلام سننا چاہتے ہیں جناب موسیٰ نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا اللہ جل شانہ نے اونکی یہ التجا قبول فرمائی اور قریب ہونے کی ہدایت فرمائی موسیٰ تو اوس ابر کے ٹکڑہ میں چھپ گئے جو طور پر نمایاں ہوا تھا اور یہ سب لوگ دیکھ کر سجدہ میں گر پڑے۔ موسیٰ جیسے خدا سے ہمکلام ہوکر واپس ہوئے تو ان لوگوں نے کہا لن نؤمن لک حتی نری اللہ جہرۃ "کہ ہم تیرا ہرگز ایمان

نے موسیٰ نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آئے بنی اسرائیل نے اونکی بہت بڑی عزت کی۔ بعد اسکے بنی اسرائیل مین جب آپس کے جھگڑے بڑھتے نظر آئے تو بحکم الٰہی آپ نے ہر صدی یا پچاس یا دس آدمیوں مین ایک ایک افسر مقرر کیا جو اونکے قضایا اور باہمی نزاعوں کو فیصلہ کرتا تھا اور خود اہم و دشوار و پیچیدہ معاملات کو فیصل کرتے تھے۔

ھ نہ لائین گے جب تک کہ اللہ کو بظاہر نہ دیکھ لین گے) خدا اونکی اس جسارت سے ناراض ہوا اور ایک ایسی بجلی چمکی کہ جس سے وہ سب مر گئے اور پھر موسیٰ کی دعا سے وہ سب یکے بعد دیگرے زندہ ہوئے بعض مورخین کا یہ خیال ہے کہ یہ واقعہ پہلے کا ہے بنی اسرائیل نے اسکے بعد بذریعہ خود کشی توبہ کی واللہ اعلم۔ پھر کیف جب موسیٰ توریت لیکر بنی اسرائیل کے پاس آئے اور اونھون نے اوسپر عمل کرنے سے انکار کیا تب اللہ تعالےٰ کے حکم سے جبرئیل نے فلسطین کے پہاڑ کا ایک ٹکڑا بقدر ایک میل مربع کے اوٹھا لائے اور اونکے سر پر ایک قد آدم کے فاصلہ پر معلق کر دیا اور آگ اونکے روبرو دکھائی دی اور پیچھے سے دریا آگیا موسیٰ نے اون سے کہا خذوا ما اتینٰکم بقوۃ واسمعوا (یعنی جو چیز ہم تمکو دیتے ہین اوسکو زور سے پکڑ لو اور سنو) ورنہ یہ پہاڑ تمپر گرا دیا جائیگا اور تم اس دریا مین ڈبو دئے جاؤ گے آگے بھاگ نہ سکو گے کیونکہ آگ تمکو جلا دے گی؛ بنی اسرائیل یہ دیکھکر گھبرا گئے اور مجبور ہوکر راضی ہو گئے اور سجدہ مین گر پڑے مگر کنکھیون سے پہاڑ کو دیکھتے جاتے تھے۔ چنانچہ یہودیون مین یہ رسم جاری ہو گئی کہ سال بھر مین ایک مرتبہ ایک رخ سے سجدہ کرتے ہین۔ بعد اسکے انکو بنی اسرائیل مین سے ایک شخص نے اپنے چچا زاد بھائی کو قتل کر ڈالا۔ صبح کو قاتل کی تلاش ہونے لگی قاتل کا پتہ نہ ملتا تھا اللہ جل شانہ نے گائے کے قربانی کا حکم دیا بنی اسرائیل سوال پر سوال کرنے لگے اللہ تعالیٰ اونپر سخت قید لگاتا گیا یہانتک کہ اوس صفت کی گائے ایک ہی ملی اس قیمت پر کہ اوسکی کھال بھر سونا دیا جائے مجبور ہوکر بنی اسرائیل نے اس گائے کو خرید کیا اور اسکو ذبح کرکے اسکی زبان یا کسی اور عضو سے مقتول کو مارا وہ بحکم الٰہی سے زندہ ہو گیا اور وہ یہ بیان کر کے کہ مجھکو فلان شخص نے مارا ہے پھر مر گیا (ابن اثیر)

قبہ عبادت وتابوت شہادت بعدازان موسیٰ کو شمشاد یا سنوط کی لکڑی اور چوپایون کے کھالون اور بھیڑون کے اون سے قبہ عبادت بوحی بنانے اور اسکو حریر اور سونا اور چاندی سے مڈھنے کا حکم دیا گیا جیسا کہ اسکی تفصیلی کیفیت توریت مین مذکور ہے۔

توریت مقدس مین لکھا ہے کہ موسیٰ کو طور سے واپسی کے بعد یہ حکم دیا گیا کہ وہ بنی اسرائیل سے کہین کہ خدا کے لئے شمشاد یا سنوط (شیتیم) کی لکڑی کا ایک صندوق بنائین جسکا طول ڈہائی ہاتھ اور عرض و اونچائی ڈیڑھ ڈیڑھ ہاتھ ہو اور اندر و باہر سے اوسپر سونے کے پترے چڑھائے جائین اور اوسکے گرد طلائی کلس ہون اور چار حلقے ڈہلے ہوئے سونے کے دو ایک طرف دو ایک طرف لگائے جائین۔ اور شمشاد ہی کے لکڑی کی دو چوبین بناکر اونپر بھی سونا مڈہا جائے اور وہ چوبین صندوق اوٹھانے کی غرض سے اون حلقون مین ڈال دیجائین۔ عہدنامہ اسی صندوق مین رکھا جائے (اسی صندوق کو تابوت شہادت کہتے تھے)۔

اور ایک قبہ سونے کا ڈہائی ہاتھ لمبا ڈیڑھ ہاتھ چوڑا بنایا جائے اور دو کروبیون (فرشتون) کی صورت بناکر اوس کے دونون طرف لگادی جائین اس صورت سے کہ یہ دونون کروبی رو در رو ہون اور اونکی پرون سے وہ قبہ ڈھنکا ہوا ہو اور یہ قبہ اوس صندوق (تابوت شہادت) پر رکھا جائے قبہ کو کفارہ کا سرپوش کہتے تھے موسیٰ انھین کروبیون کے سامنے کھڑے ہوکر عرض و معروض کرتے تھے۔

اور ایک میز اسی درخت کی لکڑی کا دو ہاتھ لمبا ایک ہاتھ چوڑا دو ہاتھ اونچا بنایا جائے اور وہ سونے سے مڈہا جائے اور اوس کے چارون طرف طلائی کلس اور چار اونگل اونچی کنگنیان (کٹہرے) لگائے جائین اور اوس کے چارون پایون کے مقابل چار حلقے طلائی لگاکر اون مین چار چوبین جو سونے سے مڈہی ہوئی ہون

پہنا دیجائین اور اوسکا متعلق سے ظروف پچھے - سرپوش پیالے خالص سونے کے
بناکر اوسپر رکھے جائین اور اسی میز پر ہمیشہ نذر کی روٹیان رکھی جائین۔

اور ایک شمعدان طلائی تیار کیا جائے اور اوسمین چھ شاخین تین ایک طرف تین
ایک طرف ہون اور شاخون مین بادامی صورت کے پیالے لگائے جائین اور شمعدان
مین نو و چار پیالے ہون اور اوسکی گلگیر و لگن طلائی ہون۔

اور ایک خیمہ دس باریک کتان کے آسمانی - قرمزی - سرخ رنگ کے پردونکا
بنایا جائے اور اوس مین کروبیون کی صورتین بنائی جائین ہر پردہ کا طول اٹھائیس ۲۸
ہاتھ اور عرض چار ہاتھ کا ہو پانچ پانچ پردے ایک دوسرے سے اس طرح سے
جوڑے جائین کہ ایک ایک طرف اونکے حاشیہ مین آسمانی رنگ کی پچاس تکمے ریشمی اور
اوسی کے مقابل مین دوسرے طرف پچاس گھنڈیان طلائی لگائی جائین تاکہ اونکے ملانے
سے خیمہ کی صورت بنجائے اور خیمہ کے بالائی حصہ (چھت) کے لئے گیارہ پردے بکریون کے
بالون کے بنائے جائین جسکی لمبائی تیس ہاتھ چوڑائی چار ہاتھ ہو پانچ پردے ایک مین
اور چھ ایک مین ملا دئے جائین چھٹا پردہ خیمہ کے مُنہ کیطرف رہے انمین بھی پچاس تکمے اور
پچاس گھنڈیان لگائی جائین مگر انکی گھنڈیان پیتل کی ہون - اور اس پورے خیمہ کے
ڈھانکنے کے لئے سرخ رنگ کی بکریون کی کھالون کا ایک بہت بڑا خیمہ بنایا جائے۔

اور شمشاد ہی کے تختون سے مسکن کے لئے بیس بیس تختے دس دس ہاتھ لمبے
ڈیڑھ ڈیڑھ ہاتھ چوڑے جنکے چالیس پائے نقرئی ہون دکھن اور اوتر کیجانب
اور جانب پچھم چھ تختے اور دونون کونون مین دو تختے جنکے نیچے سولہ پائے نقرئی لگے
ہون رکھے جائین اور یہ سب تختے سونے سے مڑھے جائین اور یہ مسکن اوسی طور سے

کھڑا کیا جائے جیسا کہ طور سینا پر دکھایا گیا ہے۔

اور ایک پردہ اور باریک کتان کا تیار کیا جائے جو آسمانی۔ قرمزی۔ ارغوانی رنگ کا ہو۔ اور اوسپر ملائکہ کی تصویرین بنی ہون اور شمشاد کے چار ستونون پر لٹکایا جائے جو سونے سے مڈھے ہون اور ان ستونون مین سونے کے حلقے ہون تاکہ پردے کی گھنڈیان اون مین پرو دیجائین اور اوس کے پیچھے تابوت شہادت اور اوس پر قبہ عبادت (یعنی تابوت کا سرپوش) رکھا جائے اور میز پردہ کے باہر اور شمعدان میز کے روبرو مسکن کے دکھن جانب رکھا جائے)

اور ایک قربان گاہ (مذبح) شمشاد ہی کی لکڑی کا بنایا جائے جسکا طول و عرض پانچ پانچ ہاتھ اور بلندی تین ہاتھ ہو اور اوس کے چارون کونون پر سینگ بناکر پیتل سے مڈھی جائین اور ایک آتشدان پیتل کا جالیدار بنایا جائے اور اوسکی راکھ کے لئے پیتل کی پھاوڑیان پیالے سیخین۔ انگیٹھیان بنائی جائین اور جالی کے چارون کونون پر چار حلقے پیتل کے بناکر قربانگاہ کے اندر لٹکایا جائے۔ اور قربانگاہ کے اوٹھانے کے لئے شمشاد کی چوبین پیتل سے منڈھی ہوئی تیار کیجائین اور قربان گاہ کے آگے ایک صحن ہو جسکا طول سو ہاتھ اور عرض پچاس ہاتھ اور بلندی پانچ ہاتھ کی ہو یہ صحن باریک کتان کے پردون سے بنایا جائے جس کے پائے اور میخین پیتل کی ہون اور جملہ ظروف مسکن کے پیتل ہی کے ہون اسکے بعد بنی اسرائیل کو حکم دے کہ وہ زیتون کا خالص تیل شمعدان کے روشن کرنیکے لئے لائین اور تابوت شہادت کے پردہ کے باہر ہارون اور اون کے بیٹے صبح سے شام تک قربانگاہ کو آراستہ کرین یہی دستور العمل بنی اسرائیل مین نسلاً بعد نسل جاری و قایم رہے۔ انتہیٰ کلام المترجم۔

یہ قبہ عبادت وہی خیمہ ہے جو ربیع کے اول دن مین نصب کیا گیا اور اوس مین تابوت شہادت رکھا گیا توریت مین لکھا ہے کہ قبہ عبادت قبل اہل عجل موجود تھا اور کعبہ کیطرح

اسی کے طرف اور اسی مین بنی اسرائیل نمازین پڑہتے تھے اور اسی سے تقرب کرتے تھے قربانگاہ کی کل خدمت حسب ہدایت باری تعالیٰ ہارونؑ کو سپرد کی گئی تھی جب موسیٰؑ اُسمین داخل ہوتے تھے تو بنی اسرائیل اوس کے اردگرد کھڑے ہوتے تھے اور ایک ابر کا ٹکڑا اوس کے دروازہ پر نمودار ہوتا تھا بنی اسرائیل یہ دیکھتے ہی سجدہ مین گر پڑتے تھے اور اللہ جل شانہ اسی ابر کے ٹکڑے سے ہمکلام ہوتا تھا اور موسیٰؑ کروبیون کے روبرو خاموش کھڑے رہتے تھے جب کوئی حکم الٰہی صادر ہوتا تھا اوس سے بنی اسرائیل کو آگاہ کرتے تھے اور جب کبھی بنی اسرائیل مین کسی امر پر جھگڑا ہوتا تھا اور موسیٰؑ کو حکم بناتے تھے درآنحالیکہ وہ اوسکا فیصلہ نہ کرسکتے تو وہ اوسی قبہ و قربانگاہ کیطرف آتے اور تابوت کے پاس کروبیون کے روبرو کھڑے ہوجاتے اور مناجات کرتے تھے تب وحی نازل ہوتی اور مقدمات کا فیصلہ ہوجایا کرتا تھا۔

بنی اسرائیل مصر سے نکلکر سیناء کے میدان مین اوائل فصل صیف مین آئے تھے اور تقریباً تین مہینہ تک مقیم رہے بعد ازان بحکم باری جبال شام اور بلاد بیت المقدس کیطرف روانہ ہوئے جسکے دینے کا باری تعالیٰ نے حضرات ابراہیم واسحاق ویعقوب صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین سے وعدہ کیا تھا۔ موسیٰؑ نے وقت روانگی بنی اسرائیل کو شمار کیا بیس برس کی عمر سے اوس سن تک کے آدمی جو مسلح ہوسکتے تھے چھہ لاکھ یا کچھ اس سے زیادہ تھے۔ پھر جہاد کی غرض سے لشکر کو آراستہ کیا۔ میمنہ اور میسرہ سے مرتب کرکے ہر سبط کیلئے مقام مقرر فرمایا اور تابوت شہادت اور مذبح کو قلب مین رکھا اور اوسکی خدمت بنی لاوی کو سپرد کرکے اونکو جدال وقتال سے بری کردیا اور بریہ فاران کیطرف بڑہے۔ فاران کے قریب پہونچکر بارہوا سباط سے بارہ[له] آدمیونکو قوم جبارین

[له] بارہوا سباط سے بارہ اشخاص جنکو موسیٰؑ نے قوم جبارین کے ملک مین جاسوسی کے لئے بھیجا تھا اونکے اسماء بقید اسباط یہ تھے۔ از بنی روبین۔ سموع بن ذکور۔ از بنی شمعون

کے خبر لانے کو روانہ کیا یہ لوگ جسوقت کنعانئین اور عمالقہ کے شہرون مین پہونچے اونکی عظمت[1] اور جلال دیکھکر گھبرا گئے،، نا امید وافسردہ دل ہوکر لوٹے اور بنی اسرائیل کو انکی قوت اور سطوت سے آگاہ کیا مگر یوشع بن نون بن الیشا بن عیہون بن بارص بن لعدان بن تاحن بن تارح بن ارشف ابن زلفع بن بریعا بن افرائیم بن یوسف اور کالیب بن یوقنا بن حصرون بن بارص بن یہودا بن یعقوب نے صرف موسیٰ اور ہارون سے اُنکی خبرین بیان کین ۔ یہ دونون وہی لوگ ہین جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام خاص سے سرفراز فرمایا۔۔

ہوسفت بن حوری ۔ از بنی یہودا ۔ کالیب بن یوقنا ۔ از بنی اسکار ۔ اجال بن یوسف ۔ از بنی افرائیم یوشع بن نون ۔ از بنی بنیامین ۔ فلطی بن رفو ۔ از بنی زبلون ۔ جدی ایل بن سودی ۔ از بنی منسی جدی بن سوسی ۔ از بنی دان ۔ عمی ایل بن جملی ۔ از بنی اشر ۔ ستور بن میکائیل ۔ از بنی نفتالی نخبی بن دقی ۔ از بنی جد ۔ جیوایل بن ماکی ۔

[1] علامہ ابن اثیر لکھتا ہے کہ کنعانیون کے شہر مین جب یہ لوگ پہونچے توسب سے پہلے عوج بن عناق سے ملاقات ہوئی یہ اُنھین مین سے تھا وہ ان سبھونکو بغل مین دباکر اپنی بیوی کے پاس لیگیا اور کہنے لگا" تو دیکھتی ہے کہ یہ لوگ ہمارے لڑائی کے قصد سے آئے ہین۔ حالانکہ اگر مین چاہون تو انکو اپنے پاؤن سے روند ڈالون"۔ اوسکی بیوی نے اسکو اس فعل سے منع کیا اور یہ کہا کہ انکو چھوڑ دے تاکہ یہ اپنی قوم مین جاکر یہ واقعہ بیان کرین۔ چنانچہ عوج بن عناق نے انکو چھوڑ دیا۔ اثناء راہ مین انلوگون نے آپس مین یہ مشورہ کیا کہ اگر یہ واقعہ بنی اسرائیل سے بیان کیا جائیگا تو وہ بزدل ہوجائنگے اسوجہ سے بنی اسرائیل سے یہ قصہ بیان کیا جائے صرف موسیٰ اور ہارون سے کہا جائے مگر جسوقت یہ لوگ بنی اسرائیل مین پہونچے دس نے نقض عہد کر ڈالا اور ہر فرد بشر سے کل واقعہ بیان کیا لیکن کالب اور یوشع اپنے عہد پر رہے صرف موسیٰ اور ہارون سے بیان کیا۔

بنی اسرائیل کنعانیون اور عمالقہ کی سطوت کی کیفیت سنکر ڈر گئے اور اوسے ڈھر
ہونے اور ارض مقدسہ کیطرف جانے سے[1] انکار کر دیا تا آنکہ اللہ تعالی اونکے دشمنون کو
دوسرونکے ہاتھون نہ ہلاک کر دے۔ اللہ جل شانہ نے اونکی اس نافرمانی پر سخت

---

[1] اس واقعہ کو جناب باری تعالی کلام پاک مین یون بیان فرماتا ہے کہ جب موسیٰؑ نے کہا یا قوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم ولا ترتدوا علی ادبارکم فتنقلبوا خاسرین (اے میرے قوم داخل ہو زمین پاک مین جسکو اللہ تعالی نے تمہارے واسطے لکھا ہے اور نہ پھر جاؤ اپنی پیٹھ پھیر کر ورنہ پھر لوٹوگے نقصان پذیر ہوکر) قالوا یا موسیٰ ان فیھا قوما جبارین وانا لن ندخلھا حتی یخرجوا منھا فان یخرجوا منھا فانا داخلون (اونلوگون نے کہا کہ ای موسیٰ وس مین قوم جبارین مین ہم اوس مین ہرگز داخل نہ ہونگے جبتک وہ اوس سے نہ نکلین گے۔ پس جب وہ اوس مین سے نکل جائینگے تو ضرور ہم اوس مین داخل ہونگے) قال رجلان من الذین یخافون انعم اللہ علیھما ادخلوا علیھم الباب فاذا دخلتموہ فانکم غالبون (دو شخصون نے (یعنی کالب اور یوشعؑ) اون مین سے کہا جو اللہ سے ڈرتے تھے اور اللہ نے اونپر انعام کیا تھا۔ کہ تم لوگ داخل ہو اونکے دروازے مین اور جبکہ تم داخل ہوگئے تو بیشک تم ہی غالب ہوجاؤگے) وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین (اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر تم ایمان والے ہو) قالوا یموسیٰ انا لن ندخلھا ابدا ما داموا فیھا فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون (اونلوگون نے کہا کہ اے موسیٰ ہم ہرگز اوسمین داخل نہون گے جبتک وہ اوسمین رہینگے پس تو جا اور تیرا رب جائے اور دونون لڑین ہم یہین بیٹھے ہین) قال رب انی لا املک الا نفسی واخی فافرق بیننا وبین القوم الفاسقین (موسیٰؑ نے کہا اے میرے رب بیشک مین سوا اپنی ذات اور بھائی کے کسی پر اختیار نہین رکھتا ہون پس جدائی ڈالدی ہم مین اور نافرمان قوم مین) اللہ تعالی نے جناب موصوف کی یہ دعا قبول فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا

ناراضی ظاہر کی اور انلوگون پر باستثناء کالبؔ و یوشعؔ ارض مقدسہ مین داخل ہونا حرام کر دیا چنانچہ بنی اسرائیل چالیس برس تک سینا اور فاران کے میدان مین مابین جبال شراۃ و سرزمین ساعیر و بلاد کرک و شوبک حیران و پریشان پھرتے رہے اور موسیٰؑ اونکے پیچھے پیچھے اللہ تعالیٰ سے اوسکی الطاف و مرحمت کو مانگتے رہے اور انکی سختیونکو اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے دفع کرتے رہے انھین ایام مین بنی اسرائیل نے بھونک کی شکایت کی۔ اللہ تعالیٰ نے اونکے لئے منؔ[1] (یہ سفید رنگ کے دانے دھنیا کے دانون کیطرح زمین پر منتشر ملتے تھے) نازل فرمایا بنی اسرائیل اوسکو پیستے تھے اور روٹیان پکاکر کھاتے تھے بعد اسکے انکو گوشت کی خواہش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے سلویٰ (یہ ایک قسم کے پرندے تھے جو دریا کے جانب سے آتے تھے) بھیجا دونون یہ منؔ کی روٹیان اور سلویٰ کا کباب کھاتے رہے پھر بنی اسرائیل نے پانی طلب کیا موسیٰؑ کو پتھر پر عصا مارنیکا حکم ہوا جس سے بارہ چشمے نکلے۔

ان واقعات کے بعد قودح[2] بن الیصہر بن قاہث (موسیٰ بن عمران بن قاہث کے چچازاد بھائی) نے موسیٰؑ کی مخالفت شروع کی اور اونکے خلاف شان و رتبہ کلمات نا ملایم

فانھا محرمۃ علیھم اربعین سنۃ یتیھون فی الارض فلا تاس علی القوم الفاسقین (بے شک وہ زمین مقدس اونپر چالیس برس کے لئے حرام کر دی گئی ہے وہ سرگردان زمین مین پھرینگے پس تو نافرمان قوم پر افسوس نکر) (چھٹا پارہ سورہ مائدہ)

[1] منؔ و سلویٰ کے اترنے سے پہلے بنی اسرائیل نے دھوپ کی شکایت کی تھی کیونکہ اونکے خیمے پھٹ گئے تھے۔ دھوپ سے اونکو بچا نہ سکتے تھے اللہ جل شانہٗ نے اونپر سایہ کرنے کو ایک ابر کا ٹکڑا بھیجدیا جیسا کہ آیۂ کریمہ وظللنا علیکم الغمام الخ (یعنی ہمنے ابر کا سایہ کر دیا) سے ظاہر ہوتا ہے۔

[2] قودح بن الیصہر کے ساتھ اس مخالفت مین داتن۔ ابیرام۔ اون بن قلت۔ اور ڈھائی سو بنی اسرائیل کے نامی نامی سردار شریک تھے انھون نے موسیٰؑ سے کہا کہ تم کسو جہسے اپنے کو کل م

کہنے لگا بنی اسرائیل کا ایک گروہ اوس کے ساتھ ہوگیا اللہ جل شانہ کے حکم سے زمین پھٹ گئی اور کُل مخالفین موسیٰ اوس مین دہنس گئے۔ بعدہٗ بنی اسرائیل نے دشمنون کے طرف بڑہنے کا قصد کیا موسیٰ نے اونکو روکا مگر وہ اپنی ارادہ سے باز نہ آئے عمالقہ کے پہاڑ و پر چڑہ گئے۔ فریقین مین لڑائی ہوئی انھون نے اونکو قتل کیا، ہزیمت دی موسیٰ بنی اسرائیل کے لئے استغفار کرتے رہے۔ پھر ملک ارومہ سے ارض مقدسہ مین جانیکی اوس کے ملک سے ہوکر اجازت طلب کی اوس نے راستہ دینے سے انکار کیا اور ارض مقدسہ تک نہ جانے دیا بعدازان ہارونؑ کا ایک سو تیئیس برس کی عمر مین یوم خروج مصر سے چالیسوین برس مین انتقال ہوا بنی اسرائیل کو انکے انتقال کا سخت صدمہ ہوا کیونکہ ہارون انپر کمال عنایت کرتے تھے اور انسے بہت محبت رکھتے تھے ہارونؑ کے انتقال کے بعد انکے لڑکے عیزار اون کے قایم مقام ہوئے۔

پھر بنی اسرائیل کنعانیون کے بعض ملوک سے ہم نبرد ہوئے اور اونکو سخت ہزیمت

ص بنی اسرائیل کے سردارون سے افضل کہتے ہو نہ تمنے ہمکو انگور کے باغ اور سر سبز کھیت میراث مین دیدیا اور نہ وہان ہمکو لائے کہ جہان شہد اور دودھ کا دریا بہتا ہو تم ہمکو اوس زمین سے نکال لائے ہو جہان دودھ اور شہد کا دریا بہتا تھا (یعنی مصر سے) تاکہ اس بیابان مین ہم سبکو ہلاک کر ڈالو اور اسپر طرہ یہ ہے کہ اپنے کو افضل بھی کہتے ہو (توریت)

لہ بعد انتقال ہارونؑ۔ بنی اسرائیل یہ رنگ لائے اور کہنے لگے کہ موسیٰ نے اپنے بھائی ہارونؑ کو رشک کی وجہ سے مار ڈالا ہے موسیٰ کو یہ سنکر سخت رنج و غصہ پیدا ہوا آپنے جناب باری سے التجا کی اللہ تعالے نے آپ کی دعا قبول فرمائی ہارونؑ کا تابوت مابین السماء والارض دکھائی دیا۔ ہارونؑ بحکم الہی متکلم ہوئے کہ مجھکو موسیٰ نے نہین مارا مین اپنی موت سے مرا ہون تب کہین بنی اسرائیل نے موسیٰ کی جان چھوڑی اور اونکی تصدیق کی (ابن اثیر)

دی اونکے مال واسباب جو کچھ اونکے ساتھ تھا لوٹ لیا اور سیحون بادشاہ عموریین (کنعان) کے ملک سے ہو کر ارض مقدسہ جانیکی اجازت طلب کی سیحون نے اس سے انکار کیا اور اپنی قوم کو مجتمع کر کے بنی اسرائیل سے لڑا بنی اسرائیل نے اوسکو بھی ہزیمت دی اور اوسکے ملک پر جو حدود بنی عمون تک قبضہ کر لیا اور وہین جا اترے یہ شہر بنی مواب کے تھے اخیر کسی زمانہ مین سیحون کے متصرف ہو گیا تھا۔ بعد ازان یہ لوگ کنعان سے ایک سر برآوردہ شخص عوج[۱] بن عوق اور اوسکی قوم سے لڑے اوسکو اور اوسکی اولاد کو قتل کر ڈالا اور اوسکے ممالک کے اردن سے اطراف اریحا تک آپ وارث و مالک بن گئے بادشاہ بنی مواب ان واقعات کو سن سن کر بنی اسرائیل سے اس درجہ خائف ہوا کہ اوس نے بنی مدین سے مدد طلب کی اور انکو اپنا معین و حامی بنا کر بلعام[۲] بن باعور سے دعا کا خواستگار ہوا۔ بلعام بن باعور ایک زاہد اور مستجاب الدعوات اور بعض اعلام

---

۱ عوج بن عوق یا عنق اسقدر طویل القامت تھا کہ بیس گز کا قد وس گز کا تھا اور اسیقدر اسکا عصا تھا اور اسیقدر اونچی جست کی تب کہین عوج کے ٹخنے پر چوٹ آئی اور وہ گر پڑا اسکی عمر تین ہزار برس بتائی جاتی ہے۔ واللہ اعلم

۲ بلعام بن باعور حضرت لوط کے اولاد سے تھا اس سے پہلے دن بنی اسرائیل پر بددعا کرنے کے بارہ مین استخارہ کیا مخالفت آئی دوسرے دن امراء بنی مواب کے کہنے سے استخارہ کیا کچھ جواب نہ آیا اوس نے بنی مواب کی التجا قبول کرنے سے انکار کر دیا بنی مواب اوسکی بیوی کے پاس گئے اور اوسکو کچھ دیکر اوسکے ذریعہ سے بلعام بن باعور کو مجبور کیا۔ یہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر چلا اسکا گدھا راستہ مین تین بار بیٹھ بیٹھ گیا مجبور ہو کر اسنے گدھا چھوڑ دیا پیادہ اوسکے ساتھ بنی اسرائیل کا لشکرگاہ دیکھنے کو گیا جب دعاء بد کرنے کا ارادہ کرتا تھا اوسکی زبان مین لکنت آجاتی تھی دو بار ایسا ہی ہوا تیسرے بار اوسکی زبان سینہ تک لٹک آئی۔ تب بلعام بن باعور نے کہا کہ مجھ سے دنیا اور آخرت دونون گئی اب سوا مکر اور حیلہ کے کچھ نہین ہے اسکے بعد اس نے بنی مواب کو یہ رائے دی کہ وہ اپنی عورتون کو بنی اسرائیل مین بغرض فروخت

(خوابون کا تعبیر بیان کرنیوالا) تھا ما بین بلاد بنی عمون و بنی مواب رہتا تھا جس وقت اس نے
باستدعاء بادشاہ مواب دعا کرنیکا قصد کیا اللہ تعالی نے بذریعہ الہام دعا کرنے سے منع کیا
مگر بادشاہ بنی مواب کے اصرار سے مجبور ہو کر بادشاہ کے ساتھ بلند اور اونچے مقام پر چڑھ
گیا اُس نے اسکو بنی اسرائیل کا لشکرگاہ دکھایا اس نے اونکے لئے دعاء کی اور اللہ تعالی
کے حکم سے بول اوٹھا یہ لوگ موصل تک قابض ہو جائینگے۔ بعد ازان ایک گروہ ارض
روم سے نکلیگی وہ اونپر غالب آئیگی بادشاہ کو بلعام کے ان کلمات پر غصہ آیا وہ اپنے شہر کو
لوٹ کھڑا ہوا اور بنی اسرائیل مواب اور مدین کی لڑکیون کے ساتھ زنا کرنے لگے اللہ جل شانہٗ
نے اونپر اپنا غضب نازل فرمایا اور اُن مین طاعون کی بیماری پیدا کر دی جس سے چوبیس
ہزار بنی اسرائیل مر گئے ایک روز فنحاص بن عیزار بن ہارون ایک بنی اسرائیل کے خیمہ
مین گھس گئے وہ بنی مدین کے ایک عورت کو لئے ہوئے سو رہا تھا فنحاص کو اسقدر غصہ آیا
کہ برداشت نہ کرسکے اور ایسا نیزہ مارا کہ دونون چھد گئے اس کے بعد بنی اسرائیل سے
قہر الہی اُٹھ گیا اور طاعون دفع ہو گیا۔

اسکے بعد موسیٰ اور عیزار (عزیر) بن ہارون کو بنی اسرائیل کے شمار کرنے کا حکم دیا گیا
بعد انقضاء مدت مقررہ چہل سال وفنا ہو جانے بنی اسرائیل کے اوس گروہ کے کہ جنپر ارض
مقدسہ مین داخل ہونا حرام کر دیا گیا تھا اور نیز بنی مدین پر جنھون نے کہ بنی مواب مدد کی تھی
حملہ کرنیکا حکم ہوا موسیٰ نے بارہ ہزار بنی اسرائیل کو بسر گردہی فنحاص بن عیزار بنی مدین کیطرف

جو کے لئے بھیجدین اون مین سے ایک نے بھی انکے ساتھ زنا کر لیا تو کامیابی کی صورت نکل آئیگی۔
بلعام کی اس راے کو بادشاہ بنی مواب نے پسند کر لیا اور اسپر عملدرآمد کیا اسوجہ سے بنی
اسرائیل مین زنا پھیلا اور بلعام بن باعور مردود بارگاہ ایزدی ہوا۔ (ابن اثیر)

روانہ کیا۔ بنی مدین بھی توڑ کر رہے اور برابر بنی اسرائیل کے ہر حملے کا جواب دیتے رہے تا آنکہ بنی
اسرائیل فتح نصیب ہوئے انھون نے اونکے بادشاہ کو قتل کر ڈالا اونکی عورتو نکو گرفتار کر لیا
اونکے اموال کو باہم تقسیم کر لیا۔ پھر بنی مدین۔ عمور بنی لو بنی عمون بنی مواب کے ممالک چھین لیے
اور اونکو تقسیم کر کے اردن کے کنارے جا ٹہرے اللہ جل شانہ نے فرمایا "مین نے تم کو
اردن سے فرات تک کا مالک کر دیا جیسا کہ تمہارے آبا و اجداد سے وعدہ کیا تھا"، اور کسی
مصلحت سے بنی اسرائیل کو عیصو کی لڑائی سے منع کر دیا اور اونکی شریعت الٰہیہ احکام اور وصایا
کی تکمیل کر کے موسیٰ کو ایک سو بیس برس کی عمر مین اپنے جوار رحمت مین بلا لیا اور یوشع سے یہ

موسیٰ کا حلیہ لہ موسیٰ کے بال گھونگھر والے طویل القامت، سریع الغضب تھے ان کی زبان کے
کنارے پر ایک داغ تھا جسکی وجہ سے وہ لکنت کرتے تھے قارون بن یصہر بن قاہث آپ ہی کے زمانہ
مین بلکہ آپکا چچازاد بھائی تھا۔ یہ بہت بڑا دولتمند تھا اسکے نسبت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اسکے خزاین کی
کنجیاں چالیس خچرون پر لادی جاتی تھین۔ اسنے کثرت مال و خزانہ کی وجہ سے بد بختی اختیار کی۔ لوگون نے
اسکو لاکھ سمجھایا مگر اوس نے ایک نہ مانی موسیٰ اوسکے پاس گئے اور اوسکو زکوۃ دینے کی ہدایت کی
اور یہ فرمایا کہ ہزار دینار مین سے ایک دینار اور علیٰ ہذا ہر ہزار چیز سے اوس جنس کی ایک چیز زکوۃ نکالنا
چاہیے۔ قارون نے جب حساب کیا تو زکوۃ کا مال بیحساب ہوا اوسکو مال کی محبت نے زکوۃ دینے سے
روکدیا۔ اور موسیٰ کو زنا کی تہمت لگانے پر آمادہ ہو کر ایک عورت کو تیار کر لیا چنانچہ ایکدفعہ جو وقت
موسیٰ وعظ مین فرما رہے تھے کہ چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا۔ مفتری پر درّے پڑین گے زانی پر سو درّے
لگائے جائین گے اور اگر با اہل ہوگا تو سنگسار کیا جائیگا۔ قارون یہ سنکر بول اٹھا کہ اگر تمنے ایسا کیا ہو
موسیٰ نے جواب دیا کہ میری بھی یہی سزا ہوگی۔ قارون نے یہ سنتے ہی ایک عورت کو بلایا جسکو پہلے
سے تیار کر رکھا تھا۔ موسیٰ نے اوس عورت سے کہا کہ مین تجھکو قسم دلاتا ہون اوسکی جس نے توریت نازل

عہد لیا گیا کہ وہ بنی اسرائیل کے ساتھ ارض مقدسہ مین جائین اور وہین قیام پذیر ہون اور اوس شریعت پر جو کہ اونپر فرض کیگئی ہے عمل کرین۔ موسیٰ بعد تکفین سرزمین مواب کی وادی مین دفن کردیے گئے اونکی قبر کو آجتک کوئی نہین جانتا۔

طبری کہتا ہے کہ موسیٰ نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی۔ عہد فریدون مین بیس برس اور زمانہ حکومت منوچہر مین ایک سو برس رہے۔ اور بعد از انتقال موسیٰ۔ یوشع۔ اریحا کی طرف بڑھے اور قوم جبارین کو ہزیمت دی اور بلعام بن باعور جباریون کے ساتھ تھا اوس نے یوشع کیلئے بددعا کی مگر درجہ اجابت کو نہ پہونچے اُلٹے قوم جبارین کیطرف لوٹا دیگئی۔ سدی کہتا ہے کہ بلعام بن باعور بلقاء کا رہنے والا تھا۔ وہ اسم اعظم کو جانتا تھا کنعانیون نے اوس سے دعا کی خواستگاری

ہو کی ہے کیا مین نے تیرے ساتھ وہی کام کیا ہے جو یہ کہہ رہا ہے؟ اوس عورت نے کہا نہین! بلکہ این ہی نے مجھ کو اسبات کے کہنے پر آمادہ کیا تھا۔ موسیٰ کو سخت غصہ آیا اور آپنے زمین سے فرمایا خذیہم (یعنی انکو لے) زمین پھٹ گئی اور قارون دہنسنے لگا اور بار بار یا موسیٰ ارحمنی یا موسیٰ ارحمنی (ای موسیٰ مجھپر رحم کر) کہتا رہا مگر موسیٰ نے اوسکے کہنے پر خیال نہ کیا اور وہ سب کے سب زمین دہنس گئے۔

منجملہ اون معجزات کے کہ جو موسیٰ کے عہد مین واقع ہوئے تھے اور اونکو اللہ جل شانہ نے اپنے کلام پاک مین یاد فرمایا ہے۔ موسیٰ و خضر علیہما السلام کی ملاقات بھی۔ مورخ ابن خلدون نے شاید شہرت کی وجہ سے اسکو ترک کردیا ہے مگر اور مورخین مثلاً طبری وغیرہ نے اس واقعہ کو موسیٰ کے خاتمہ اخبار پر تحریر کیا ہے بعض مورخ کا یہ خیال ہے کہ جن موسیٰ اور خضر سے ملاقات ہوئی تھی وہ یہ موسیٰ بن عمران نہ تھے بلکہ وہ منسا بن یوسف کی اولاد سے تھے مگر عام طور علماء فقہا و مفسرین صحابہ اسکے خلاف بیان فرماتے ہین اور صاف لفظون مین لکھتے ہین کہ موسیٰ بن عمران جنپر توریت نازل ہوئی تھی وہی خضر سے ملے تھے اور انکا قصہ اس طرح پر بیان کیا جاتا ہے کہ ایک روز موسیٰ بنی اسرائیل مین بیٹھے ہوئے وعظ کہہ رہے تھے اثناء وعظ

کی پہلے تو اوس نے انکار کیا مگر جب کنعانیون نے زیادہ اصرار کیا تو اوس نے انکی التجا قبول کرلی اور بنی اسرائیل کے لیے جبل حسان پر چڑھکر دعاء بد کی۔ اللہ جل شانہٗ نے اوسکی بد دعاء لوٹادی اور تورات سے یہ امر معلوم ہوتا ہے کہ بلعام بن باعور زمانہ موسیٰ مین تھا اور انھین کے عہد مین مارا گیا۔ ○

سدی اریحا کی فتح کی کیفیت اسطور سے تحریر کرتا ہے کہ یوشع بعد وفات موسیٰ تابوت شہادت ہمراہ لیے ہوئے بنی اسرائیل کے ساتھ نہر اردن عبور کرکے کنعانیون سے ہم نبرد ہوئے لڑائی کے دن آفتاب قریب غروب ہوگیا تھا یوشع کے دعا سے آفتاب ٹھیر گیا یہانتک کہ کنعانیون کو ہزیمت ہوئی بعد ازان وہ اریحا کا چھ مہینہ تک محاصرہ کیے رہے ساتوین مہینہ بنی اسرائیل نے

ص مین ایک شخص نے کہا کہ اے کلیم اللہ آپ روے زمین مین سب سے زیادہ عالم ہین! موسیٰ نے فرمایا میرا بھی یہی خیال ہے اللہ تعالیٰ نے اوسیوقت وحی نازل فرمائی "میرا ایک بندہ مجمع البحرین مین رہتا ہے وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے" موسیٰ کو یہ سنکر اون سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہوا اور حسب ہدایت باری یوشع کو ہمراہ لیکر خضر سے تعلیم کی غرض سے ملنے کو گئے اور اونکے ہمراہ بعد رد و کد کے براہ دریا روانہ ہوئے۔ پہلا واقعہ یہ پیش آیا کہ خضرؑ نے کشتی سے اوترنے کیوقت اوسمین سوراخ کردیا۔ موسیٰ نے جھٹ اعتراض کردیا خضر نے کہا کہ الم اقل لک انک لن تستطیع معی صبرا (یعنی کیا مین نے تجھسے نہین کہا تھا کہ تو میرے ساتھ صبر نہین کرسکیگا؟) موسیٰؑ نے کہا "مجھے معاف فرمائیے مین بھول گیا تھا اب ایسا نہ ہوگا" بعد اس کے تھوڑی دور آگے چلکر چند لڑکے کھیلتے نظر آئے خضرؑ نے اون مین سے ایک کو مار ڈالا۔ موسیٰ نے پھر اعتراض کردیا خضرؑ نے پھر اوس قول کی یاد دہانی کرائی اور موسیٰؑ نے عذر خواہی کی اور یہ کہا "اب اگر مین پھر آپ سے کوئی بات پوچھون تو آپ مجھکو اپنے ساتھ سے جدا کردیجیے گا" بعد ازان آگے بڑھے بھوکے پیاسے ایک گانون مین پہونچے، گانون والون نے باوجود طلب کے انکو کھانا نہ دیا۔ گانون کے باہر نکلے تو ایک دیوار سر راہ کج نظر آئی خضرؑ نے اوسکو سیدھی کردیا موسیٰؑ سے ضبط نہو سکا پھر اعتراض کردیا حضرت خضر

ایسا ہلہ اور قوی حملہ کیا کہ شہر پناہ ٹوٹ گیا اور بنی اسرائیل شہر مین داخل ہو گئے اور اہل شہر کو گرفتار اور قتل کیا، بعض محلات کو جلا دیا، اور آپس مین کنعانیون کے ممالک کو تقسیم کر لیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔

کتب اخبار مین شہادت دے رہی ہین کہ عمالقہ جو شام مین تھے جن سے یوشعؑ لڑے تھے اور اون کے سب سے پہلے بادشاہ کو قتل کر ڈالا تھا اوسکا نام سمیدع بن ہوبر بن مالک تھا۔ یوشعؑ اس سے اور بنی مدین سے اونھین کے ممالک مین لڑے تھے اسی واقعہ کیطرف عوف بن سعد الجرہمی اشارہ کرتا ہے۔

الم تران العلقمی بن ھوبر	کیا تو نے نہین دیکھا کہ ابن ہوبر علقمی کا
بایلۃ امسی لحمہ قد تمزعا	مقام ایلہ مین اوسکا گوشت ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا
ترامت علیہ عن یھود جحافل	لشکر ہاے یہود نے اوسپر حملہ کیا جنکی تعداد
ثمانون الفا حاسرین و دارعا	اسی ہزار تھی بعض انمین بے زرہ کے تھے اور بعض زرہ پہنے تھے

موسے حسب اقرار موسیٰ ھذا افراق بینی و بینک (یعنی اسوقت مجھسے اور تجھسے جدائی ہے) کہکر موسیٰ کو اپنے ہمراہی سے علٰحدہ کر دیا اور علٰحدگی کے وقت ان تینون باتون کا سبب یہ ظاہر کیا کہ کشتی کے توڑنے کی یہ وجہ تھی کہ وہ غریبون کی تھی وہ لوگ اسی ذریعہ سے معاش پیدا کرتے تھے اگر وہ درست رہتی تو بادشاہ اونکو جبراً لے لیتا کیونکہ وہ ہر کشتی کو تعدی و ظلم سے گرفتار کر لیتا ہے اور لڑکے کے مارنے کی یہ علت تھی کہ اوسکے باپ و مان مسلمان تھے اور یہ بت پرست اور بدمعاش ہے۔ اسکے کفر سے اونکو صدمہ پہونچنے کا ہمکو خیال ہوا اسوجہ سے ہمنے اوسکو مار ڈالا۔ اور دیوار سیدھی اسوجہ سے کر دی گئی کہ اوسکے نیچے دو یتیمون کے خزانے تھے اور اونکے باپ و مان نیک کردار تھے۔ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ بعد بلوغ اپنے خزانے لے لین اسوجہ سے اوسکو سیدھی کر دی اسکے بعد خضر۔ موسیٰ کے نظرون سے غائب ہو گئے اور موسیٰ مع یوشعؑ کے مصر واپس آئے۔

ان عمالقہ کے نسب مین جو کچھہ علماء نسب کا اختلاف تھا اوسکو ہم پہلے بیان کر چکے ہین اور بلاشبہہ یہ لوگ عملیق بن لاوذ یا عمالق بن الیفاز بن عیصو ثانی کی نسل سے ہین بنی اسرائیل اور علماء عرب کا یہی خیال ہے۔

باقی رہا وہ گروہ جو شام مین اندنون موجود تھا اس اونمین سے اکثر بنی کنعان سے تھے جنکا تذکرہ اس سے پیشتر ہو چکا ہے اور اونکے شعوب ہم بیان کر چکے ہین۔ بنی ارم عمون کی اولاد اور بنی مواب۔ لوط کی نسل سے ہین اور تیسرے انمین سے اہل یستعیر اور جبال شرات ہین جو بلاد کرک دشوبک و بلقا مین رہے پھر بنی فلسطین بنی حام سے حکمران ہوئے انکے بادشاہ کا نام جالوت تھا اور وہ کنعانیون مین سے تھا پھر بنی مدین اور عمالقہ ہوئے۔

چونکہ بنی اسرائیل کو سوائے کنعانیون کے ممالک کے دوسرے شہرون کی طرف بڑہنے کی اجازت نہ تھی لہذا دنھین کے ممالک پر اونھون نے قبضہ حاصل کیا اور اوسی کو باہم تقسیم کیا اور اوسی کی اونکو میراث ملی اور غیر کنعانیون کے ملک مین اونکو سوائے معمولی تصرف کے اور کوئی بات حاصل نہ تھی۔

کتب اخبار ئین مین تحریر ہے کہ بنی اسرائیل نے ملک شام پر قبضہ کرنیکے بعد چند لوگون کو حجاز پر حملہ کرنے کو روانہ کیا تھا اون دنون وہان عمالقہ کا ایک گروہ رہتا تھا جو جاسم کے نام سے مشہور تھا اور اونکے بادشاہ کا نام ارقم بن ارقم تھا۔ بنی اسرائیل نے اسکو اور اسکی قوم کو زیر کیا اور بعد فتحیابی کے شام کیطرف واپس ہوئے لیکن شام کے بنی اسرائیل نے اس فاتح گروہ کو شام مین نہ داخل ہونے دیا اور مجبور کر کے حجاز اور یثرب (مدینہ) کے بلاد کیطرف جنکو انھون نے فتح کیا تھا لوٹا دیا۔ چنانچہ اُن لوگون نے شام سے واپس ہوکر تکمیل فتح کی۔ اور وہین قیام پذیر ہوگئے اونھین کے پچھلے نسلون سے یہود خیبر و قریظہ و نضیر ہین لیکن بعض یہود اس واقعہ کا اعتراف نہین

کرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ یہ واقعہ طالوت کے زمانہ حکومت مین گزرا ہے۔ واللہ اعلم۔

حکام بنی اسرائیل یوشع کے انتقال و استکمال فتح کے بعد بنی اسرائیل نے شریعت کی پابندی چھوڑ دی اوامر کی بجا آوری اور نواہی سے احتراز نکرنے لگے اور قومین جو سرزمین شام مین رہتی تھین وہ ہر طرف سے بنی اسرائیل پر حملے کرنے لگین۔ بنی اسرائیل کا اندنون یہ دستور ہوگیا تھا کہ وہ شورے سے کل کام کرتے تھے اور ایک شخص کو اپنی جماعت سے منتخب کر لیتے تھے اور اوسی کی ماتحتی مین لڑتے بھی تھے۔ اور اونکو یہ اختیار ہوتا تھا کہ جب وہ چاہتے کسی دوسرے کو جسے وہ افضل سمجھتے اوسکو قایم مقام کر دیتے تھے کبھی کبھی کوئی نبی بھی مبعوث ہو جاتا تھا جو وحی اور الہام کے ذریعہ سے اونکے کامون کو سرانجام دیتا تھا اسی کیفیت اور حالت کے ساتھ بنی اسرائیل نے تین سو برس گذرانے اور اونمین کوئی زبردست بادشاہ نہوا اور اطراف و جوانب کے ملوک اونکو اپنے ہتیارونسے ڈراتے رہے۔ تا آنکہ بنی اسرائیل نے اپنے نبی شموئل سے التجا کی کہ اونمین ایک بادشاہ پیدا کیا جائے چنانچہ پہلے طالوت اور پھر داؤد ہوئے اسکے بعد پھر اونکی سلطنت مضبوط ہو گئی اور اون کے دشمن ذلیل و خوار ہو گئے جیسا کہ ہم بیان کرنے والے ہین۔

اس زمانہ کو جو مابین یوشع اور طالوت کے گذرا ہے اوسکو زمانہ حکام اور زمانہ شیوخ کہتے ہین ہم اون کل حکام کو جو اس زمانہ مین گذرے ہین باترتیب نہایت صحیح طور سے بیان کیا چاہتے ہین جیسا کہ طبری اور مسعودی نے لکھا ہے اور اوس سے صاحب حماۃ نے اپنی تاریخ مین نقل کیا ہے اور ہروشیوش مورخ روم نے اپنی کتاب مین اور اوسکے مترجمین علماء قرطبہ اور قاسم ابن اصبغ نے تحریر کیا ہے۔

مورخین موصوفین باتفاق بیان کر رہے ہین کہ یوشع بعد فتح اریحا نابلس کے طرف بڑھے اور اوسپر قبضہ کر لیا وہین یوسف کے تابوت کو دفن کیا جسکو حسب وصیت جناب یوسف صدیق مصر سے روانگی کے وقت اپنے ہمراہ لائے۔ طبری کہتا ہے کہ

یوشع نے بعد فتح اریحا شہر عانی (یہ بھی ملوک کنعان کا تھا) پر چڑھائی کی تھی اُسکے بادشاہ کو قتل کر کے شہر جلا دیا تھا اور جیقون بادشاہ عمان اور یارق بادشاہ یروشلم یوشع کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور جزیہ دیکر صلح کرلی تھی اطراف دمشق سے شاہ ارمن نے جیقون پر حملہ کیا اُسنے یوشع سے امداد مانگی یوشع نے اُس کی امداد کی اور شاہ ارمن کا حوران تک تعاقب کیا اور اُسکو گرفتار کر کے وہین سولی دیدی اسکے بعد شام کے تقریباً اکتیس ۳۱ بادشاہون نے اُن کی اطاعت قبول کرلی۔ اسی زمانہ مین انھون نے قیسارتہ پر بھی قبضہ حاصل کرلیا اور ملک کو بنی اسرائیل مین تقسیم کر دیا۔ جبل مقدس کالب بن یوفنا کو مرحمت کیا چنانچہ یہ مع بنی یہودا کے شہر یروشلم مین سکونت پزیر ہوئے اور قبہ عبادت جس مین تابوت شہادت تھا۔ اور قربان گاہ اور میز اور شمعدان کو صخرہ بیت المقدس میں رکھا۔ اور بنی افرائیم۔ کنعانیون سے جزیہ لیتے تھے بعدہ یوشع کا انتقال ہوا سفرالحکام سے معلوم ہوتا ہے کہ یوشع نے اپنے حکومت کے اٹھائیسوین سال ایک سو بیس برس کی عمر مین انتقال کیا۔ طبری کہتا ہے کہ جناب موصوف نے ایک سو چھبیس برس کی عمر پائی۔ مگر اول روایت زیادہ قابل وثوق اور صحیح ہے۔ پھر طبری کا یہ بیان ہے کہ بنی اسرائیل مین یوشع نے بیس برس زمانہ منوشہر (چہر) مین اور سات سال عہد افراسیاب مین حکومت کی اور شاہ یمن۔ شمر بن الملوک حمیری۔ زمانہ موسیٰ و نبی ظفار مین تھا اور اُسنے عمالقہ کو یمن سے نکال باہر کیا تھا۔

بعد یوشعؑ کے کالب بن یوفنا بن حصرون بن بارص بن یہودا بنی اسرائیل کے مصلح اور مدبر۔ اور فنحاص بن عیزر بن ہارون نبی اسرائیل کے نماز اور قربانگاہ کے متولی ہوئے طبری کہتا ہے کہ کالب کے ساتھ حزقیل بن یودی بھی اصلاح و تدبیر کر رہے تھے انکو ولد العجوز

(بڑھیا زادہ) بھی کہتے تھے اسوجہ سے کہ یہ بطن مادر سے اُنکے کبرسنی مین عقیمہ ہونے کے بعد پیدا ہوئے تھے اور وہب ابن منبہ سے روایت کی گئی ہے کہ حزقیل نے کالب کے بعد بنی اسرائیل کی اصلاح کی تھی مگر اسکا ذکر سفر الحکام مین نہین آیا ہے۔

یوشع کے بعد بنی یہودا اور بنی شمعون مجتمع ہوکر کنعانیون سے جنگ کرنیکو گئے اور انھون نے اُنکو قتل کیا اونکے شہرون کو لوٹ لیا اُنکے بادشاہ کو مار ڈالا بعد ازان غزہ اور عسقلان کو فتح کرکے کل پہاڑیون پر قبضہ حاصل کرلیا مگر غور سے نہ لڑسکے اور نہ اوسکو مارا۔

سبط بنیامین کے حصہ مین یونانیون کے ممالک تھے وہ اُنسے خراج لیتے تھے رفتہ رفتہ یہ ان مین مل جُل گئے اور فرط اختلاط سے یونانیون کے بتون کی پرستش کرنے لگے۔ اللہ جل شانہٗ نے اُنپر بادشاہ جزیرہ کو مسلط کردیا جسکا نام کوشان شقنائم (یعنے اظلم الظالمین) تھا اسکے نسبت لوگونکے مختلف خیال بیان کیے جاتے ہین بعض اسکو شاہ ارمن و جزیرہ و دمشق و حوران و صیدا تحریر کرتے ہین اور بعضے اسکو بحرین کا حاکم بتاتے ہین اور کوئی کہتا ہے کہ یہ اروم کی اولاد سے ہے اور طبری کہتا ہے کہ یہ لوط کی نسل سے تھا بہر کیف بعد وفات کالب بن یوقنا کے بنی اسرائیل آٹھ برس تک کوشان شقنائم کے ماتحتی مین رہے پھر عثنیال بن قناز بن یوقنا برادرزادہ کالب۔ بنی اسرائیل کے پیشوا اور اُنکے کامونکے مدبر ہوئے اور وہ کوشان سے لڑے اُسکو قتل کرکے بنی اسرائیل کو اُسکی غلامی سے نکالا عثنیال کا تمام زمانہ حکومت لڑائیون مین صرف ہوا کبھی تو وہ بنی مواب سے لڑتے تھے اور گاہے بنی عمون (اسباط لوط) سے صف آرا ہوئے تھے اور عمالیق پر فوجکشی کرتے تھے غرضکہ وہ اسی حالت مین رہے تا آنکہ اپنی حکومت کے چالیسوین برس انتقال کیا۔ اسکے بعد پھر بنی اسرائیل بت پرستی کرنے لگے اللہ تعالے نے اُنپر پا[dash]شاہ بنی مواب کو مسلط کردیا جسکا نام عغلون تھا اٹھارہ برس تک اُسکی غلامی

مین رہے۔ اللہ پاک کو اُنکی سکنت پر رحم آیا اور ایہوذ بن کارا کو سبط افرائیم سے یا بروایت
ابن حزم سبط بنیامین سے بنی اسرائیل کا مصلح اور اُنکے کامون کا مدبر بنایا انھون نے بنی اسرائیل
کو بنی مواب کی غلامی سے نکالا اور اُنکے بادشاہ عغلون کے پاس ایک قاصد بنی اسرائیل کی
طرف سے کچھ تحفے اور ہدیے لیکر روانہ کیا قاصد نے تنہائی مین موقع پاکر عغلون کو ایک نیزہ
مارا جس سے وہ تڑپ کر مرگیا۔ اور اس حیلہ سے عغلون کے زندگی کا خاتمہ کر دیا گیا اس واقعہ
کے بعد قاصد افرائیم کے پہاڑون پر چلا آیا۔ بنی اسرائیل یہ سنکر اکٹھا ہوئے اور بنی مواب کے
شاہی محل پر چڑھ آئے تقریبا دس ہزار اس نگہبانون کو قتل کر ڈالا اور بنی مواب کے کاروبار
کو زیر و زبر کر دیا۔ ایہوذ اپنی دولت و حکمرانی کے اسّی برس کے بعد انتقال کر گیا۔ بجائے اسکے
شمکار بن عناث سبط کا دسے بنی اسرائیل کا حاکم اور اُنکے کامون کا متولی ہوا اور ایک
برس حکومت کرکے مر گیا۔ بنی اسرائیل بدستور سرکشی و خودرائی پر جمے رہے اللہ جل و علی ذکرہٗ
نے اُنکے غرور توڑنے کے لئے بادشاہ کنعان کو اُنپر غالب کر دیا جسکا نام یافلین تھا اُسنے اپنے
سپہ سالار سمیرا کو بنی اسرائیل کے زیر کرنے کو بھیجا جسنے اُنکے ملک پر قبضہ کر لیا اور بیس برس تک
انپر حکومت کرتا رہا۔ تا آنکہ وافورا[1] کاہنہ سبط نفتالی یا بروایت دیگر سبط افرائیم سے اُٹھی
اور بنی اسرائیل کو لیکر کنعانیون پر چڑھ آئی کنعانیون کو سر میدان سخت ہزیمت دیکر اُنکے سپہ سالار
سمیرا کو قتل کر ڈالا اور بنی اسرائیل کو غلامی کی ذلت سے نکال لیا چالیس برس تک باعانت اپنے
شوہر بارق بن ابی نوعم کے حکومت کرتی رہی۔

[1] وافورا۔ بارق۔ یا بیدوق بن ابونعم کی بی بی تھی وافورا نے اپنے شوہر کو کنعانیون سے لڑنے کی
ترغیب دی تھی اُسنے تنہا لڑنے سے انکار کیا تب وافورا نے بنی اسرائیل کو ایک جا کرکے اپنے شوہر
کے معیت مین کنعانیون پر حملہ کیا اور کامیاب ہوئی۔

ہیروڈوٹس مورخ روم لکھتا ہے کہ اسی کے زمانہ مین سب سے پہلا رومی بادشاہ
لاطینون کا انطاکیہ مین نیقش بن شطونش گزرا ہے جو قیاصرہ روم کا جد اعلی ہے۔
واقورا اپنے تولیت کے چالیسوین سال انتقال کر گئی اور بنی اسرائیل اسکے بعد پھر
کفر والحاد کے مرکز کیطرف لوٹ آئے اللہ تعالی نے اُنپر اس مرتبہ اہل مدین اور عمالقہ کو غالب کر دیا
طبری لکھتا ہے کہ ابناء لوط جو حجاز مین رہتے تھے وہ انکو سات برس تک اپنا محکوم بنائے
رہے بعد ازان بنی اسرائیل نے سبط منسی بن یوسف سے کدعون بن یواش کو منتخب کیا کدعون
بن یواش جسوقت بنی اسرائیل کے اصلاح اور درستی مین مصروف ہوا اسوقت مدین مین دو
بادشاہ تھے ایک کا نام زابح اور دوسرے کا نام صلمناع تھا انھون نے بنی اسرائیل پر سپہ
گروہی اپنے سپہ سالارون عوریف اور زدیف کے فوجین روانہ کین۔ بنی اسرائیل کو پہلے
ان کا مقابلہ کرنا بہت شاق اور دشوار معلوم ہوا مگر کدعون کی استقلال سے بنی اسرائیل
اسکے ساتھ نکلے اور بنی مدین کے لشکر کو مار بھگایا۔ بے انتہا مال غنیمت لوٹ لیا۔ کدعون نے
چالیس برس کے اندر اپنے کل دشمنونکو زیر کر دیا اور بہت بڑے استقلال اور خوش اعتقادی
کے ساتھ توریت کے احکام کا پابند رہا اسکے ستر لڑکے تھے اسی کے زمانہ حکومت مین شہر
طرسوس اور بروایت جوجیس ابن عمید ملطیہ بھی آباد کیا گیا اسکے انتقال کے بعد ابو ملخ ابن کدعون
اسکا قائمقام ہوا۔ اسکی (یعنی ابو ملخ کی) مان بنی عکام بن منسی بن یوسف اہل نابلس سے تھی
(ستہ) اسکو مالی واسباب سے مدد پہونچائی اور بنی ابیب کو نیست و نابود کر دیا بعدہ بنی تحام
سے مدتون لڑائیاں ہوتی رہین اور انھین لڑائیون مین جبکہ یہ کسی قلعہ کا محاصرہ کئے تھا
شہر پناہ کے فصیل سے ایک عورت نے اسپر ایک پتھر مارا جس سے یہ سخت زخمی ہو گیا اور
اپنے خاص مصاحب سے یہ کہا کہ مجھکو شتاب یہان سے لیچلو تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ اسکو عورت

نے مارا ہے چنانچہ یہ اُسکو وہان سے لیکر روانہ ہوا اور اپنی حکومت کے تیسرے برس اسی زخم کے صدمہ سے مرگیا۔ اسکے بعد طولاع ابن فوا سبط یساخر سے اسکا قایمقام ہوا۔

طبری لکہتا ہے کہ یہ ابو ملیح کا چچازاد بھائی تھا مگر مین یہ کہتا ہون کہ یہ (یعنی طولاع) اُسکا ماموں زاد بھائی تھا۔ کیونکہ یہ اور سبط سے ہے اور وہ دوسرے سبط سے اسنے تیس[۳۰] برس تک بنی اسرائیل کی اصلاح کی ہروشیوش مورخ روم بیان کرتا ہے کہ اسیکے عہد حکومت مین شہر طرونیہ مین ملوک روم لاطینی سے برماشش بن بنقش تھا اور اُسنے تئیس[۲۳] سال حکومت کی تھی اسکا ذکر پہلے ہوچکا ہے۔ الغرض اسکے مرنیکے بعد یائیر بن کلعاد سبط منسی بن یوسف سے بنی اسرائیل کا حاکم ہوا۔ یہ بائیس[۲۲] سال تک حکومت کی کرسی پر رہا بعد اسکے کل لڑکے جو تئیس[۲۳] کے قریب تھے بنی اسرائیل کے حکام رہے یہ جب مرگیا تو بنی اسرائیل پھر گمراہ ہوگئے اور بتونکی پرستش کرنے لگے۔ اللہ جل شانہ نے اونپر بنی فلسطین اور بنی عمون کو غالب کردیا یہ انکو اٹھارہ برس تک اپنا غلام بنائے رہے تاآنکہ یفتاح سبط منسی سے بنی اسرائیل کا مصلح پیدا ہوا اور اُسنے بنی اسرائیل کو گمراہی سے پھیرا اُسنے بنی عمون سے کسی امر کی التجا کی جب اُنھون نے اُسکے دینے سے انکار کیا تو وہ بنی اسرائیل کو لیکر بنی عمون پر حملہ کیا اور اُنکے بائیس گانون چھین لئے حالانکہ وہ تین سو برس سے بادشاہی کررہے تھے۔ پھر سبط افرائیم نے بھی ان لڑائیون مین کچھ حصہ لیا اور کل بنی اسرائیل متفق ہوکر اپنے دشمنون کو زیر کرنے لگے چھ برس تک اسنے بنی اسرائیل میں ایک مصلحانہ زندگی بسر کیا۔ اسی کے زمانہ مین یونان مین بہت بڑا قحط پڑا جس مین لاکھون آدمی مرگئے پھر جب یفتاح مرگیا تو بنی اسرائیل کی زمام تدبیر واصلاح ابصان کے ہاتھون مین رکھی گئی جو سبط یہودا سے تھا اور بیت لحم مین رہتا تھا۔ اسکو مورخین حضرت داؤد علیہ السلام کا دادا بتاتے ہین ابصان سلمون بن نحشون بن عمینا ذاب بن

رم بن حصرون بن پارص بن یہودا کا رم کا تھا اور یہ حصرون اُس کالبؑ بن یوفنا کا
دادا ہے جو بعد یوشع بنی اسرائیل کا مصلح ہوا تھا اور نحشون بنی یہودا کا سردار تھا اُسی
زمانہ مین جبکہ بنی اسرائیل موسےؑ کے ساتھ مصر سے نکلے تھے اور نحشون کا انتقال انھین
میدانون مین ہوا تھا جہان بنی اسرائیل حیران و سرگردان پھر رہے تھے۔ اسکا لڑکا
سلمون۔ یوشع کے ساتھ اریحا مین داخل ہوا اور بیت لحم مین بیت المقدس سے
چار میل کے فاصلہ پر مقیم ہوا تھا ہروشیوش مورخ روم کہتا ہے کہ ایصان ہی کے
زمانہ مین سریانیون کا ملک جاتا رہا اور قوطا اور زبطا کے ساتھ لڑائیان ہوئین تھین واللہ اعلم
ایصان نے بنی اسرائیل مین سات برس تک حکومت کی اسکے مرنیکے بعد سبط
زبولون سے ایلون نامی اُنکے امور دینی اور دنیاوی کا متولی ہوا اور دس برس
تک انکی اصلاح و تدبیر کرتا رہا جب یہ مرگیا تو عبدون بن ہلال افرایم کی اولاد سے آٹھ برس
تک حکومت کرتا رہا۔ ابن عمید روایت کرتا ہے کہ اسکا نام عکرون بن ہلیان تھا اسکے
چالیس لڑکے اور تیس پوتے تھے ہروشیوش کہتا ہے کہ اسیکے زمانہ مین شہر طروئہ شاہان
روم لاطینی کا دارالسلطنت ویران و خراب کیا گیا تھا عبدون کے مرنیکے بعد ہی اسرائیل
مین پھر بے دینی پھیل گئی اور وہ بت پرستی کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ اُنپر سخت ناراض ہوا اور
اسیوجہ سے اُنکی حکومت چھین لی اُنکو بنی فلسطین کا رعایا بنادیا بنی فلسطین چالیس برس تک
اُنکو اپنا محکوم بنائے رہے تا آنکہ دان کی اولاد سے شمسون بن مانوح نے چھڑایا شمسون کو
شمسون القوی بھی اُسکی قوت و توانائی کی وجہ سے کہتے ہین اور بعض اُسکو شمسون الجبار
بھی کہتے ہین یہ بڑے رعب و داب کا آدمی تھا اسنے بنی اسرائیل مین حاکمانہ طرز سے
دس بلکہ بیس برس تک زندگی بسر کی اس سے اور بنی فلسطین سے بہت لڑائیان ہوئین تھین

اُسنے اُنکو فتح اور اُنکے بادشاہ کو گرفتار کر لیا تھا۔ ایک روز بنی فلسطین کے زمانہ غدرا
مین اُنکے بتو نکے دیکھنے اور اُنسے ہمکلام ہونیکو گیا اور ایک کھمبہ پر تکیہ لگا کر کھڑا ہوا
دیکھ رہا تھا اتفاق سے وہ کھمبا ٹوٹ گیا اور مکان گر پڑا اُسیکے نیچے شمسون معہ چند بنی اسرائیل
کے دب کر مر گیا اسکے مرنیکے بعد بنی اسرائیل مین وہ اتفاق باقی نہ رہا ہر ایک سبط نے
اپنے مین اپنا اپنا ایک ایک متولی اور حاکم منتخب کر لیا۔ مگر کہنونیت عیزار بن ہارون
ہی کے اولاد مین رہی کہنونیت قربانگاہ کے قائم رکھنے اور احکام شرعیہ کے نافذ کرنے
اور ذبیح و نجور کے شرایط پورا کرنیکو کہتے ہین۔

ابن عمید کہتا ہے کہ شمسون کے بعد ایک دوسرا حاکم میخائیل بن راعیل نامی
بنی اسرائیل مین ہوا اور اُسنے آٹھ برس تک حکومت کی مگر اسکی حکومت مستقل نہ تھی
اسکے زمانہ مین بنی اسرائیل مین اکثر فتنے برپا ہوتے رہے تھے اُنھین فتنون مین
سبط بنیامین کا خاتمہ ہو گیا۔ پھر فتنہ و فساد فرو ہو گیا ان ایام مین انکا کاہن۔ عالی
بیطات بن حاصاب بن الیان بن فنحاص بن عیزار بن ہارون تھا فتنہ فرو ہونیکے
بعد بنی اسرائیل اپنے احکام اور لڑائیونکی تدبیرین اسی سے پوچھتے تھے اسکے دو لڑکے
تھے اور یہ دونون نافرمان و سرکش تھے اسکے عہد و حکومت مین بھی بنی فلسطین
سے اکثر لڑائیان ہوتی رہین اور ان دونون لڑکونکے بدولت بہت سی بد افعالیان پیدا
ہوتی گئین انبیاء وقت ان کو بہت سمجھاتے رہے مگر وہ اپنی حالت موجودہ سے نہ پھرنا
تھا نہ پھرے آخر کار اُنکے بدکرداریون سے یہ بُرا دن دیکھا کہ بنی اسرائیل کو بنی فلسطین نے شکست
دی۔ بنی اسرائیل تابوت شہادت لیکر بھاگے اور بنی فلسطین نے دوسرے راستہ سے پہونچکر
اُسکو اُنسے چھین لیا اور عالی بیطات کاہن کے دونون لڑکون کو قتل کر ڈالا۔

عالی کاہن کو جسوقت ان کے مارے جانے کی خبر معلوم ہوئی تاسف وحسرت سے اسی سنہ مین اپنے حکومت کا چالیسوان سال پورا کرکے مرگیا۔ بنی فلسطین علاوہ تابوت شہادت کے بہت سامال غنیمت لیگئے اور تابوت شہادت کو اپنے دارالحکومت عسقلان مین پہونچادیا اور بنی اسرائیل پر جزیہ بھی قایم کردیا بعد چندے اُنھون نے تابوت شہادت کو اُٹھواکر بنی اسرائیل کی حدود مین رکھا دیا جو بنی اسرائیل اُسکے قریب جاتا تھا مرجاتا تھا تاآنکہ شموئیل کی اجازت سے دو شخص اُسے اُٹھالائے اور اُسکو اپنی مان ارملہ کے پاس رکھدیا یہ تابوت وہین رکھارہا اُس زمانہ تک کہ طالوت کو حکومت وسلطنت دیگئی"

بنی فلسطین نے اپنے کامیابی کے ساتوین مہینہ تابوت شہادت کو واپس کردیا

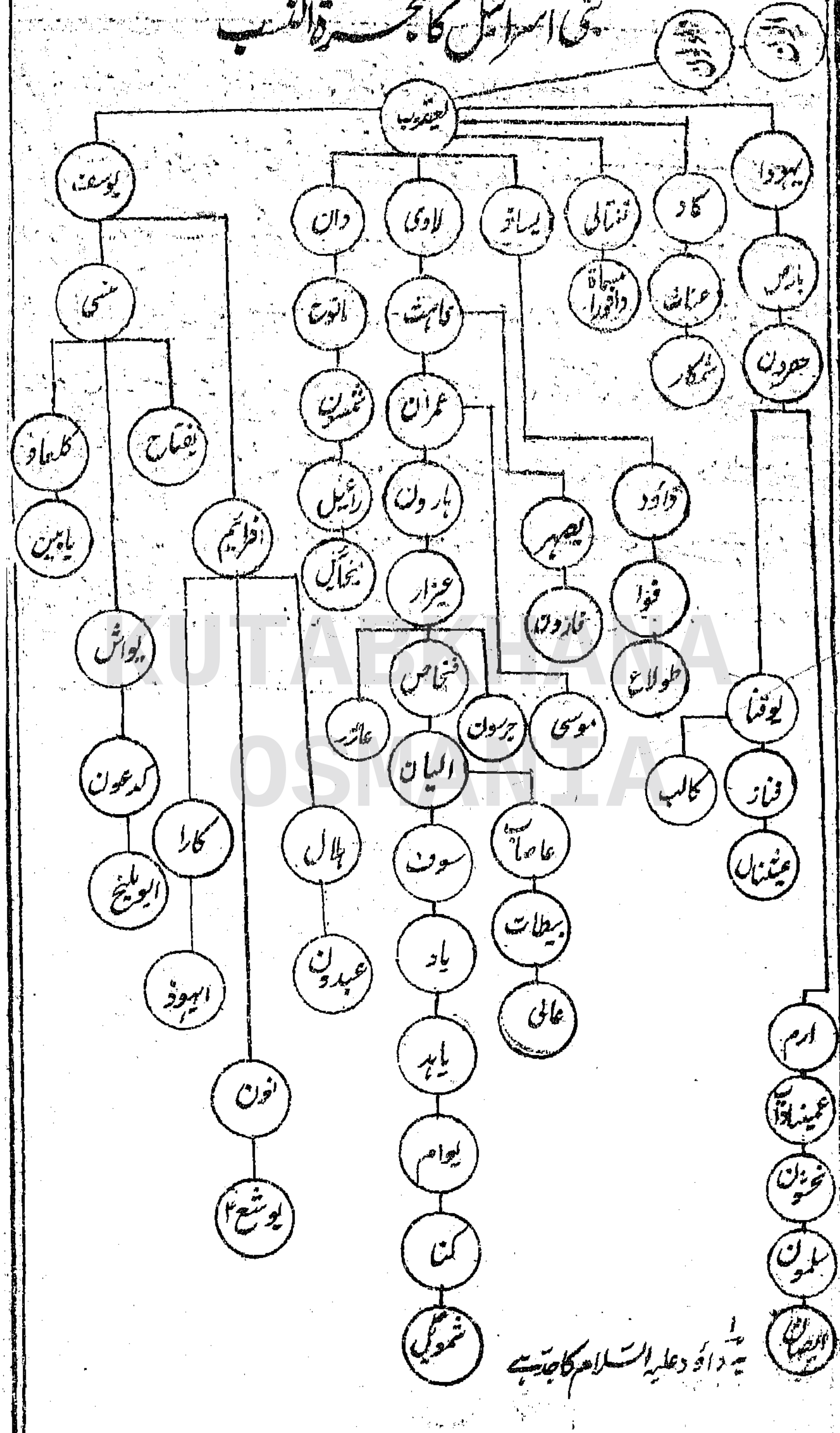
عالی کاہن نے اپنی حالت حیات ہی مین اپنے ابن عم (چچا کے لڑکے) شموئیل بن کنابن یوام بن یاہد بن یادبن سوف کو قربانگاہ وغیرہ کا کفیل اور متولی کردیا تھا۔ سوف۔ حاصاب بن الیان کا بھائی تھا بعضون نے کہا ہے کہ شموئیل قورح کی اولاد سے اور وہ قارون بن یصہر بن قاہث بن لاوی ہے۔ اور اسکو اُسکی طرف اسطرح منسوب کیا ہے۔

"شموئیل بن القنا ابن یروحام بن یہو و بن توحسا بن صوب بن القانا بن یوئیل بن عزریا بن صفنیا بن تاحت بن اسر بن الفانا بن تشاسات بن قارون"

شموئیل کی مان نے جسوقت یہ حمل مین تھے یہ نذر کی تھی کہ انکو مسجد کا خادم بنائیگی اسوجہ سے جب یہ پیدا ہوئے تو عالی بیطات کاہن کو دے آئین۔ عالی کاہن نے انکی پرورش کی اور اپنے بعد کہونیت کی وصیت کی۔ بعدازان اللہ جل شانہ نے اُنکو بنی اسرائیل کی نبوت اور ولایت سے سرفراز فرمایا جناب موصوف بنی اسرائیل مین دس برس تک وعظ واصلاح کرتے رہے ابن عمید کہتا ہے کہ وہ بیس برس تک حکومت کرتے رہے بنی اسرائیل پر ان کی تعلیم

وپند کا بہت بڑا اثر پڑا بت پرستی چھوڑ کر حق پرستی کی طرف مائل ہو گئے اور نہایت
کم مدت مین اپنی پریشان قوت کو مجتمع کر کے اہل فلسطین سے اپنے گئے ہوئے
اور کھوئے ہوئے شہر انکو واپس لے لیا اور اپنے حالت سے گذرے ہوئے
کاروبار کو سنبھال لیا اسکے بعد شموئیل نے حکومت و ولایت کے کاروبار اپنے
دونون لڑکے یوال اور ابیا کے سپرد کر دیا۔ انکی بد خصلتی، بدکرداری کی وجہ سے
بنی اسرائیل یکجا ہو کر شموئیل کے پاس گئے اور یہ خواہش کی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا
کرین کہ خدا ان مین ایک بادشاہ بنا دے چنانچہ جناب شموئیل کی دعا سے طالوت
کی ولایت کی وحی نازل ہوئی اور اسی وقت سے بنی اسرائیل کے امرا، و حکام ملوک
کے نام سے موسوم ہونے لگے۔ واللہ معقب الامر بجلتہ لاریب۔ تحریر (؟)

بنی اسرائیل کا شجرۃ النسب



ملوک بنی اسرائیل ہرگاہ کہ یوال اور ابیاپسران شموئیل کی بداطوار یوں سے بنی اسرائیل نے اُنکی سرداری سے انکار کیا اور سب کے سب یکجا ہوکر شموئیل کیخدمت مین گئے اور یہ التجا کی کہ اللہ تعالی سے دعا کرکے ایک بادشاہ کو اُن مین سے مبعوث کرائین تاکہ اُسکے ہمراہ ہوکر اپنے دشمنون سے لڑین اور وہ انکے منتشر گروہ کو مجتمع او متفق کرے اور اُن سے ذلت و رسوائی کو دفع کرے چنانچہ جناب شموئیل کی دعا سے یہ وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالی طالوت کو ان کا موتٰا متولی اور حاکم کرتا ہے اور اسکو وہ دہن قدس سے پاک وطاہر کرتا ہے بنی اسرائیل نے اس سے پہلے جبکہ شموئیل نے طالوت کی سرداری کا اظہار کیا تھا اُس کی سرداری سے انکار کیا۔ مگر جبوقت قرع ڈالا گیا۔ طالوت کے نام پر قرع آیا تب مجبوراً بنی اسرائیل نے اُنکی سرداری وحکومت کو تسلیم کیا۔ اور اُنکو اپنا حاکم او ولی بنایا۔

طالوت طالوت نہایت جسیم اور قدآور تھا بنی اسرائیل اسکو شاول کے نام سے یاد کرتے تھے قیس ابن ابی ایل ابن صارو ابن نحورت ابن افیاح کا لڑکا تھا اس نے ابنیر ابن نیر ابن ابی ایل اپنے چچازاد بھائی کو اپنے وزارت کا کام سپرد کردیا۔ طالوت کے چار لڑکے یہونا تان۔ ملکیشوع۔ اشبہات۔ ابنیاداف تھے۔

طالوت تخت حکومت پر بیٹھتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا اور بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لیکر اُنکے دشمنون بنی فلسطین، عمون، مواب، عمالقہ، مدین سے لڑا اور اُن سب پر غالب آیا بنی اسرائیل کو ان معرکون مین بہت بڑی کامیابی ہوئی۔ سب سے پہلے جسنے بنی اسرائیل پر حملہ کیا وہ بنی عمون کا بادشاہ تھا وہ اپنے سرحدی بلاد سے گذر کر مقام بلقار مین آیا طالوت نے تین لاکھ بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لیکر اُسکا مقابلہ کیا اور اُسکو سخت ہزیمت دی۔ پھر طالوت کے ایک لڑکے نے لشکر بنی اسرائیل کے ساتھ فلسطین پر حملہ کیا اور نہایت نیکنامی اور کامیابی کیساتھ

اُنکو پسپا کیا۔ بعدہ دشمنان بنی اسرائیل متفق و مجتمع ہو کر بنی اسرائیل سے لڑنیکو نکلے۔ طالوت اور شموئیل اُنکے مقابلہ پر آئے اور اُنکو شکست فاش دی اسکے بعد شموئیل نے طالوت کو عمالقہ کیطرف روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ اُنکو اور اُنکے مویشیونکو بیدریغ تہ تیغ کرڈالیں چنانچہ طالوت نے ایسا ہی کیا۔ مگر عمالقہ کے بادشاہ اغاغ کو اُسکے التجا کرنے پر چھوڑ دیا اسوجہ شموئیل پر یہ وحی نازل ہوئی کہ "طالوت کی اس حرکت پر اللہ تعالی سخت ناراض ہوا اور اُس سے اُسکی حکومت سلب کرلی" شموئیل نے اس وحی سے طالوت کو مطلع کیا اور اُس سے ایسی علحدگی اختیار کرلی کہ اسکے بعد پھر اُس سے نہ ملے۔

داؤد علیہ السلام پھر شموئیل پر وحی نازل ہوئی کہ داؤد کو قدس مین داخل کرکے اپنا نایب بنائین اور اُنکی علامت بتادی۔ چنانچہ شموئیل بیت لحم مین بنی یہودا کے پاس گئے ایشا اپنے لڑکے داؤد کو اُنکی خدمتمین لیکر آیا۔ شموئیل نے اُنکو مس کیا اور تقدیس دی۔ طالوت کی روحی قوت جو اسکو اللہ کیطرف سے مرحمت ہوئی تھی چھین لیگئی" بلکہ اسکا سخت صدمہ گذرا بعد ازان شموئیل کا انتقال ہوگیا اور جالوت نے بنی فلسطین کو ابھار کر بنی اسرائیل پر حملہ کردیا طالوت بنی اسرائیل کا لشکر لیکر مقابلہ پر آیا جسمین داؤد بن ایشا (یہودا کے سبط سے) بھی تھے یہ اُس زمانہ مین کمسن تھے اپنے باپ کی بکریان چراتے تھے آلات حرب اُنکو استعمال کیلئے نہین دے گئے تھے لڑائی کے وقت گوپھنے مین چھوٹے چھوٹے پتھر رکھکر مار رہے تھے جو مطلقاً خطا نہ کرتے تھے طبری لکھتا ہے کہ شموئیل نے طالوت کو داؤد کے ہاتھ سے جالوت کے مارے جانیکی خبر دی تھی اور اُسکے قاتل کی علامت بتلادی تھی۔ بنی اسرائیل نے پہلے داؤد کے کمسنی کیوجہ سے اعتراض کیا مگر جب وہ علامت جناب موصوف مین دیکھی تو اُنکو مسلح کردیا اور وہ لڑائی مین شامل ہوئے اور اس سے پہلے اُنھون نے اپنے گوپھنے مین

پتھر رکھ لیا تھا جوقت انھون نے جالوت کو دیکھا تو اُپھر کھینچ مارا جالوت اس پتھر سے زخمی ہوکر گرا اور مرگیا۔ بنی فلسطین کی شکست ہوئی اور بنی اسرائیل کی تھیاپی کا ڈنکا بجگیا۔

طالوت نے داؤد کو اپنے مخصوص مخلصین میں داخل کرلیا اور اپنی لڑکی سے اُنکا نکاح کرکے اُنکو اپنے سلاح خانہ کا داروغہ کردیا اور اکثر لڑائیوں میں بنی اسرائیل کے لشکر کا افسر اعلی مقرر کرتا رہا اسوقت داؤد کی عمر بروایت طبری تیس۳۰ برس کی تھی۔

داؤد کی طرز حکومت اور طریق عمل سے بنی اسرائیل پہ محبت پیش آنے لگے اور ہر کام میں اُنسے رجوع کرنے لگے طالوت اور اُسکے لڑکونکو اس امر سے غیرت آئی اُسنے آپکے قتل کا قصد کیا اور کئی مرتبہ اس عزیمت سے نکلا مگر ناکام رہجانیکی وجہ سے اپنے لڑکے یہوناتان کو داؤد کے قتل کرنے پر مامور کیا لیکن یہوناتان بوجہ مراسم محبت اس فعل سے رُک رہا۔ داؤد اس راز سے واقف ہوکر فلسطین کی طرف چلے گئے چندروز وہان ٹھہرے رہے پھر بنی مواب کے شہرون کی سیر کرتے ہوے اطراف بیت المقدس میں اپنے سبط یہودا مین آملے اور وہاں مقیم رہے اور اُنکے ہمراہ بنی فلسطین سے لڑتے رہے تاآنکہ طالوت کو اس حال سے آگاہی ہوگئی اُسنے بنی یہوداسے انکو طلب کیا اُنلوگون نے دینے سے انکار کیا طالوت نے اُنپر حملہ کی طیاری کی۔ بنی یہودا نے ڈرکر داؤد کو نکالدیا۔ داؤد بنی فلسطین کیطرف چلے گئے۔ اس اثنا میں اسکو بنی فلسطین سے لڑائی لڑنیکا اتفاق پڑا۔ بنی فلسطین نے اسکو شکست دی طالوت تو لڑائی کے میدان سے پیچھے ہٹ آیا اور اسکے لڑکے لڑتے رہے تاآنکہ یہوناتان۔ اور ملکیشوع اور اشبہات مارے گئے بنی اسرائیل کا لشکر ہزیمت پاکر بھاگا بنی فلسطین نے اُنکا تعاقب کیا جب اسنے اپنی جانبری کی صورت نہ دیکھی تو اسنے خودکشی کرلی یہ واقعہ اسکی حکومت کے چالیسوین برس واقع ہوا

کماقال الطبری۔

اس واقعہ کے بعد داؤد پھر بنی یہوداکے پاس آئے انھون نے انکو اپنا حاکم اور ہر کام کا ولی بنالیا یہ (یعنی داؤد) ابن ایشا بن عوفذ بن بوعز (اسکا نام افصان ہے اور اسکا ذکر حکام بنی اسرائیل مین ہوچکا ہے) بن سلمون (جو اول زمانہ فتح مین بیت لحم مین مقیم ہوا تھا) بن نحشون (یہ مصر سے خروج کیوقت بنی یہوذا کا سردار تھا) بن عمیناذاب بن ارم بن حصرون بن بارص بن یہوذا کے لڑکے ہین یہود اور نصاریٰ کی کتابون مین داؤد کا نسب اسیطرح پر مذکور ہے لیکن ابن حزم اس سے انکار کرتا ہے اسوجہ سے کہ نحشون کا انتقال تیہ (میدان) مین ہوا تھا اور بیت المقدس مین اُسکا لڑکا سلمون داخل ہوا ہے۔ اور مابین خروج بنی اسرائیل از مصر و حکومت داؤد علیہ السلام باتفاق چھ سو برس کا فاصلہ بیان کیا جاتا ہے اور نحشون و داؤد مین صرف چار پشتون کا واسطہ ہے پس جبکہ چھ سو سال چار پشتو پر تقسیم کئے جاینگے تو گویا ہر ایک کے اُن مین سے ایک ایک سو تینتیس ۱۳۳ برس کے بعد لڑکا پیدا ہوا اور یہ دور از قیاس ہے۔

الغرض جسوقت داؤد کو بنی یہودا کی حکومت حاصل ہوگئی آپ اُنکے شہر حضرون (قریہ قلیل) مین آکر سکونت پذیر ہوئے اور بقیہ اسباط نے متفق ہوکر ایشبوشات بن طالوت کو یروشلیم کی حکومت سپرد کی اور اسکے کامونکا منصرم اور منتظم اسکے باپ کا وزیر ابنیر مقرر کیا گیا۔ اس سے اور جناب داؤد سے دو برس سے زاید دونون تک لڑائیان ہوتی رہیں آخرکار آپس مین صلح ہوگئی اور بنی اسرائیل کو داؤد کی سرداری کا یقین ہوگیا انھون نے اُسکا ساتھ چھوڑ دیا۔ بعد چندے اُسکو اُسی کے ایک ملازم نے مار ڈالا اور سر لیکر داؤد کے پاس آیا آپنے اسکو اُسکے قتل کرنیکی وجہ سے قتل کروادیا اور ایشبوشات کے قتل پر

سخت تاسف ظاہر فرماکر اُسکے خاندان کی پورے طور سے تکفیل کی اُسکے اولاد و بھائیونکو اپنی کفالت مین لیلیا۔ اور بنی اسرائیل پر مستقل حکومت کرنے لگے۔ ○

پھر بحکم باری بنی کنعان سے لڑے اور اُنپر غالب آئے بعد ازان بنی فلسطین سے مدتون معرکہ آرائیان کرتے رہے اُنکے اکثر شہرونکو اُن سے چھین لئے اور اُنپر سالانہ خراج مقرر کیا اسکے بعد اہل مواب اور عمون اور اہل ارم سے ہم نبرد ہوئے اور اُنکو بھی زیر و زبر کرکے اُنپر جزیہ قایم کیا، اُنکے آباد شہرونکو ویران کر ڈالا دمشق اور حلب مین ارمنیون پر جزیہ قایم کیا اور عمال کو جزیہ وصول کرنیکی غرض سے ہر چہار طرف روانہ کیا۔ بادشاہ انطاکیہ نے ہدیے اور تحفے بھیجکر اطاعت قبول کر لی انھین ایام مین آپنے شہر صیہون پر حملہ کرکے تاخت و تاراج کیا اور وہین قیام پذیر ہوئے مقام قبہ مین ایک مسجد بنانیکا قصد کیا جہانکہ تابوت عہد (شہادت) بنی اسرائیل رکھتے تھے اور جسکے طرف نماز پڑھتے تھے۔ اللہ جل شانہٗ نے دانیال نبی کو بذریعہ وحی کے اسے آگاہ فرمایا کہ "داود اس مسجد کو نہ بنائے گا بلکہ اُسکا لڑکا اس مسجد کے بنانیکی عزت حاصل کریگا اور اُسکے ملک و حکومت کو قیام ہوگا" داود یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور مسجد بنانے سے رُک رہے۔

ان واقعات کے بعد انکے لڑکے ابشالوم نے نقض امن کیا اور اپنے بھائی امنون کو مار کر بھاگ گیا داود نے اسکے قصاص مین اُسکا خون مباح کر دیا اور آدمیون مین اسکا اعلان کر دیا وہ چار برس کے بعد پھر واپس آیا۔ اور اسباط کو اُبھار کر بمعیت اُنکے لڑائی کو نکلا داود ان دنون سرزمین شام مین تھے مگر وہ اس واقعہ سے مطلع ہوکر اس سے لڑائی کرنیکو لوٹے اور اس سے لڑکر اسکو ہزیمت دی اثناء ہزیمت مین بیس ہزار کے قریب بنی اسرائیل مارے گئے ابشالوم کو داود کے وزیر نے ایک درخت کے پیچھے چھپا دیکھکر گرفتار کر لیا اور اُسکا سر کاٹکر داود کے پاس

ابابا انکو اسکے مارے جانے سے بمحبت پدری کیوجہ سے سخت رنج ہوا اور اسقدر خونریزی کے بعد
اسبالا، داؤد سے اور داؤد اسبالا سے راضی ہو گئے بعدہٗ داؤد نے بغیر اجازت باری تعالےٰ
بنی اسرائیل کو شمار کیا دس لاکھ تعداد میں نکلے جنمیں سے چار لاکھ صرف بنی یہودا تھے۔ له
اللہ تعالی اس سے سخت ناراض ہوا جس سے اُسوقت کے انبیاء علیہ السلام نے داؤد کو آگاہ کیا
اسکے بعد داؤد باطمینان حکومت کرنے لگے اور اُنپر برابر وحی نازل ہوتی رہی اور زبور
کی سو نظمیں اُتری رہیں اور داؤد اوتار اور مزامیر سے تسبیح کرتے رہے اکثر مزامیر جنکا ذکر تسبیح
میں آیا ہے اُنھیں کیطرف منسوب کیے جاتے ہیں ۲۴ ہزار عبادت کے روبرو مزامیر سے تسبیح
کرنے کے لیے سبط لاوی سے بارہ کاہن مقرر کیے گئے جو ہر ساعت اسکے روبرو تسبیح کرتے تھے
پھر داؤد نے اپنی حکومت کے چالیسویں سال اپنے بیٹے سلیمان کو اپنا ولی عہد بنایا اور
ناتان نبی اور صادوق نے انکو اصطباغ دیا۔ داؤد علیہ السلام له۲ بیت المقدس بنانے کی وصیت
کرکے انتقال کر گئے اور بیت لحم میں مدفون ہوئے انکے زمانہ میں نبیوں میں سے ناتان
(یا ناثان) اور گاد اور آصاف تھے اور کاہنوں میں سے ابیتار بن اخیلج کاہن تھا

له طبری لکھتا ہے کہ داؤد کی اس خودرائی پر خدا تعالی نے بنی اسرائیل کیلئے تین عقوبتیں تجویز فرمائی تھیں (۱) تین برس کا قحط (۲) تین مہینے دشمنوں سے زیر رہنا (۳) تین روز بلاء مرگ مفاجات میں گرفتار رہنا۔ اور داؤد کو اختیار دیا تھا کہ ان تینوں عقوبتوں میں سے جسکو چاہیں وہ اختیار کرلیں داؤد نے پچھلی عقوبت کو پسند کیا تھا جس سے ایک دن میں بیشمار بنی اسرائیل مرگئے تب داؤد نے گھبرا کر جناب باری میں عرض کی کہ الٰہا خودرائی اور گناہ تو مجھسے سرزد ہوا ہے بنی اسرائیل کیوں عتاب کی نگاہوں سے دیکھے جاتے ہیں خدایا اگر اس عذاب کا مستحق ہوں تو میں ہوں" خدا تعالی کا دریائے عنایت داؤد کی ان کلمات سے جوش میں آگیا اور مرگ مفاجات کی بلا بنی اسرائیل سے اٹھا لی گئی۔

له۲ داؤد علیہ السلام کا رنگ سرخ۔ آنکھیں گول۔ پست قد تھا۔ اور ڈاڑھی کم تھی اللہ جل شانہ نے انکو سلطنت و نبوت

جو عالی کاہن کی اولاد سے تھا جیسا کہ ہم حکام بنی اسرائیل میں بیان کر چکے ہیں۔

م دونوں مرحمت فرمائی تھیں اور ایسی توانائی دی تھی کہ ان سے کوئی مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔ بعد موسیٰ اور یوشع
علیہ السلام کے بنی اسرائیل میں یہ دستور چلا آرہا تھا کہ ایک خاندان میں نبوت ہوتی تھی تو دوسرے سبط
میں حکومت۔ تا آنکہ داؤد علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے انکو نبوت اور حکومت دونوں
مرحمت فرمایا۔ یہ صاحب شریعت نہ تھے بلکہ موسوی شریعت کے پابند تھے، اُسی کی خلق اللہ کو تعلیم دیتے
تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنپر زبور نازل فرمائی اوس میں اللہ تعالیٰ کی ثنا و صفتیں اور نصیحتیں تھیں یہ نہایت
خوش گلو تھے اسکے ساتھ پہاڑ، چرند، پرند تسبیح کرتے تھے ان کا ذکر قران مجید میں مختلف مقامات میں
آیا ہے اسکے ہاتھ میں ایسی قوت دی گئی تھی یا یہ کہ لوہے کو ان کے ہاتھ میں اسقدر نرم کر دیا تھا کہ وہ
اسکی زرہیں بناتے تھے اور اسکو فروخت کر کے اُسکی قیمت سے اپنی اوقات بسری کرتے تھے جیسا کہ
سورہ سبا میں اللہ جل شانہ فرماتا ہے وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ
وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوا
صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (یعنی ہمنے بیشک داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی دی اے
پہاڑ والے جانورو اُسکے ساتھ تسبیح کرو اور نرم کیا اُسکے واسطے لوہا تاکہ پوری زرہیں بناوے اور اندازہ
رکھے ایک دوسرے کے پرونے میں اور اچھے عمل کرو بیشک میں جس چیز کو تم کرتے ہو میں اُسکا دیکھنے والا ہوں)
داؤد کی ننانوے بیبیاں تھیں اور ہزار ہا دربان تھے آپنے باری مقرر کر رکھی تہی ایک روز دربار کرتے
تھے اور ایک روز عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے اور ایک روز خلوت خاص میں رہتے تھے۔ ان پچھلے دو
دنوں میں کوئی اُنکی خدمت میں جا نہ سکتا تھا ایک روز اُنکے عبادت خانہ میں دیوار پھاند کر دو شخص اُتر آئے
داؤد علیہ السلام انکو دیکھکر خائف ہوئے۔ اُنھوں نے کہا " آپ ڈریے نہیں ہم میں سے ایک نے دوسرے
پر ظلم کیا ہے آپ اُس کا فیصلہ کیجیے" یہ کہکر اُن میں سے ایک نے کہا یہ میرا بھائی ہے اسکے ۹۹

سلیمان علیہ السلام

بعد انتقال داؤد سلیمان ابن داؤد تخت حکومت پر بیٹھے

ان کی اُسوقت مین بائیس برس کی عمر تھی انکی حکومت نہایت مستقل طور سے شروع ہوئی تھی یہ کل گروہ پر غالب آئے تھے شام کے کل بادشاہون فلسطین۔ عمون کنعان مواب۔ اروم۔ ارمن وغیرہ سے جزیہ لیا۔ اور اطراف وجوانب کے بادشاہون سے اپنی اپنی لڑکیان جناب موصوف کے عقد مین دیکر اپنی دامادی مین لیا۔ منجملہ اُنکے جن سے آپنے نکاح کیا تھا فرعون مصر کی لڑکی بھی تھین۔ ابتدا آپکا وزیر یواب بن نیشر ہمشیرہ داؤد کا لڑکا تھا جو صوریا کے نام سے مشہور ہے اسنے داؤد کی وزارت کی تھی اور ابتدا زمانہ مین سلیمان کی بھی وزارت کی لیکن بعد چندے اسکو کسی وجہ سے قتل کرکے یشوع بن شیداح کو اپنا وزیر مقرر کیا

۲۲ ننانوے بھیڑیان ہین اور میرے ایک ہی ہے اس نے کہا کہ مجھکو یہ ایک بھی دیدے اور باتون بات اسنے مجھپر سختی کی" داؤد نے یہ سنکر کہدیا کہ اسنے بیشک تجھپر ظلم کیا" اسکے بعد اُنکو یہ خیال ہوا کہ اللہ تعالی نے اُنکو امتحاناً اُنکے پاس بھیجا ہے اسوجہ سے جناب موصوف نے

۲۲ اللہ تعالی کیطرف رجوع کیا اور سجدے مین گر پڑے اس واقعہ کا ذکر قران شریف کے پارہ تیسوین سورہ ص مین آیا ہے اور وہ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ تا آخر ہے عام لوگون کا یہ خیال ہے کہ اس آیت مین اوریا کے قصہ کیطرف اشارہ ہے مگر درحقیقت ایسا نہین ہے اوریا کا قصہ محض جھوٹ' افترا بہتان ہے۔ نبی اور وہ ایک عورت پر فریفتہ ہو کر اُسکے شوہر کو لڑائی مین بھیجدے اس غرض سے کہ وہ مارا جائے اور اُسکے بعد وہ اُس سے شادی کرے یہ نہایت دنی خیال کے آدمیون کا کام ہے انبیاء کرام کی شان سے یہ نہایت بعید اور دور از قیاس ہے اسیوجہ سے جناب علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے۔ من حدث بحدیث داؤد علی ما رویہ القصاص جلدتہ مائۃ وستین یعنی جو شخص داؤد کا وہ قصہ بیان کریگا جسکو قصہ گو بیان کیا کرتے ہین تو مین اُسکو ایکسو ساٹھ درے مارونگا

تعمیر بیت المقدس سلیمان نے اپنی حکومت کے چوتھے برس سے بیت المقدس کی تعمیر شروع کی یہ تعمیر آپکے آخر زمانہ حکومت تک برابر جاری رہی تھی۔ اپنے آخری زمانہ مین شہر انطاکیہ کو منہدم کر کے شہر تدمر آباد کیا انکا تعمیر مین بادشاہ صور سے آپنے کوہ لبنان سے لکڑیون کے کاٹنے مین مدد چاہی کوہ لبنان پر لکڑی کاٹنے والون کے لیے سالانہ بیس ہزار کر وزن ہے کھانا اور اسیقدر زیت اور اسی قدر شراب جاتی تھی۔ لکڑی کاٹنے والونکی تعداد ستر ہزار تھی اور پتھر کے کھدان سے پتھر نکالنے والونکی تعداد اسی ہزار اور اُسکے درست کرنیوالے ستر ہزار تھے اور ان سے کام لینے والے تین ہزار تین سو عُمال تھے اسکے بعد سلیمان نے ہیکل بنوائی اُسکی بلندی ایکسو ذراع اور لمبائی ساٹھ ذراع اور چوڑائی بیس ذراع تھی اسکا اندرونی حصہ سونے اور چاندی کے پترون سے منڈھا ہوا تھا اور مکان کے اندر لکڑی کے دو کرّوبی (ملائکہ) بنائے تھے اور انکو سونے سے منڈھ دیا تھا اور دروازے مکان کے صنوبر کی لکڑی کے تھے اور اُنپر علاوہ پھول پتیون کے نقش و نگار کے کروبیون (فرشتون) کی صورتین بھی بنائی گئی تھین اور یہ سب سونے کے پترون سے منڈھے ہوئے تھے اس ہیکل کی تعمیر سات برس مین تکمیل کو پہونچی۔ اور اسکا ایک دروازہ سونیکا بنوایا گیا بعدہٗ ایک بیت السلاح صنوبر کے کھمبون کے چار صفون پر بنایا ہر صف مین پندرہ پندرہ کھمبے تھے۔ اور اُس مین دو سو ترس (یعنی ڈھال) اور تین سو ورقہ (نگڑے) سونے کے رکھے ہر ترس مین چھ چھ سو اعلیٰ درجہ کے زمرد تھے اور ہر ورقہ مین تین تین سو یاقوت تھے۔

یہ مکان غیضۃ اللبنان کے نام سے موسوم کیا گیا اور اپنے بیٹھنے کے لیے ایک منبر بنوایا اور بہت سی کرسیان تیار کرائین جو دندان فیل کی تھین اور انپر سونا منڈھا ہوا تھا بعد اسکے اسی طرح کا ایک مکان۔ فرعون مصر کی لڑکی کے لیے بنوایا جس سے سلیمان نے نکاح کر لیا تھا

اور شہر صور کے معروف و مشہور صناعون سے اس گھر کے مصارف کے لئے تانبے کے ظروف
بنوائے اور مذبح (قربانگاہ) اور مائدہ (میز) بیت المقدس مین سونے کا تیار کرایا اور پانچ
منبر ہیکل کے دائین جانب کے لئے اور پانچ بائین جانب کے لئے معہ آلات طلائی اور
انگیٹھیان طلاء کے بنوائین اور وہ ظروف نقرئی و طلائی جو اس مقدس مکان کے لئے
جناب موصوف تک بذریعہ وراثت پہونچے تھے اس پاک مکان مین لاکر رکھے اور آپ
کے فرمانے سے رؤسار اسباط و کاہنین تابوت عہد (شہادت) کو مقام صیہون (قریہ داؤد)
سے اُٹھا لائے اور اُسکو اس مکان مین کروبیون کی تصویرون کے بازؤن کے نیچے
مسجد اقصیٰ مین رکھا۔ تابوت عہد مین دو لوحین پتھر کی تھین جنکو جناب موسیٰ علیہ السلام نے
الواح منکسرہ (ٹوٹی ہوئی لوحون) کے عوض بنوایا تھا۔ رؤسار اسباط و کاہنان تابوت
عہد کے ساتھ قبہ قربان (کفارہ کا سرپوش) اور اُسکے ظروف بھی مسجد مین اُٹھا لائے۔

سلیمان علیہ السلام ایک مشہور یوم مین مذبح کے روبرو کھڑے ہوئے اور اس خوشی
مین بشرط تقرب الی اللہ بائیس ہزار گایون کی قربانی کی۔ بعد اسکے ہر برس مین تین مرتبہ
قربانیان کرتے تھے اور بخور دیتے تھے علاوہ ان قربانیون اور تحفے کے ہر سال چھ سو
چھیاچھٹ قنطار سونے کے بیت المقدس پر چڑھاتے تھے۔

سلیمان علیہ السلام کی کشتیان، سونا، چاندی، اور قیمتی اسباب، فیل، طاؤس وغیرہ
لانیکی غرض سے ہمیشہ دریائے ہند مین سفر کرتی رہتی تھین اور مصر سے گھوڑے اچھے نسل
کے منگواتے تھے ہر وقت دو ہزار چھ سو گھوڑے لڑائی کے لئے تیار رہتے تھے آپکی
ایک ہزار بیبیان تھین جن مین سے تین سو حرم تھین

ملکہ بلقیس — مورخین کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حج کو بھی گئے تھے اور

وہان چند روز ٹھیرے بھی تھے اور ہر روز پانچہزار اونٹ پانچہزار گائین بیس ہزار بکریان قربانی کرتے تھے بعدہ ملک یمن کی طرف توجہ کی اور اُسی دن سرزمین صنعا مین جا اُترے ہدہد کو طلب فرمایا۔ ہدہد اُسوقت موجود نہ تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ بلقیس کی خبر لیکر آیا جیساکہ قران پاک مین اسکا بیان آگیا ہے۔

(مترجم) سورہ نمل مین اسطرح مذکور ہوا ہے کہ سلیمان نے ہدہد کو طلب فرمایا جب وہ نہ ملا تو آپنے غصہ مین فرمایا۔ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ مین بیشک اسکو سخت عذاب دونگا۔ یا اسکو ذبح کر ڈالونگا۔ اگر اُسنے کوئی عذر معقول نہ بیان کیا۔ بعد تھوڑی دیر کے ہدہد آیا اور اُسنے عرض کی کہ مین ایسے مقام کی سیر کی ہے جسکی آپکو بھی خبر نہین ہے مین آپکے پاس سبا سے ایک سچی خبر لایا ہون ہدہد نے سبا کی تعریف کرنے کے بعد عرض کی کہ اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ (مین نے وہان ایک عورت دیکھی جو اُس سرزمین کی مالک ہے اور اُسکو ہر چیز دیگئی ہے اور اُسکا ایک بڑا تخت ہے) وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ۔ (مین نے اوسکو اور اُسکی قوم کو سواے خدا کے آفتاب کا سجدہ کرتے ہوے پایا ہے اور شیطان نے اُنکے اعمال کو درست کر دیا ہے پس اُنکو راہ حق سے اُسنے باز رکھا ہے وہ راہ نہین پاتے ہین) سلیمان کو یہ سنکر اُن کی آفتاب پرستی پر غصہ آیا۔ پھر یہ خیال آیا کہ شاید ہدہد اپنی غیر حاضری کی وجہ سے یہ قصہ خلاف واقع بیان کرتا ہو اسوجہ سے آپنے فرمایا کہ ہم دیکھینگے کہ تو سچ کہتا ہے یا غلط بیان کر رہا ہے۔ لے یہ خط اُنکے پاس لیجا اور دیکھ وہ کیا جواب دیتے ہین۔ ہدہد یہ حکم پاتے ہی جناب سلیمان کا خط لیکر اُڑا اور بلقیس کے پاس اُس خط کو ڈالدیا بلقیس نے اُس خط کو اُٹھا کر پڑھا اور اپنے دربار والون سے مخاطب ہوکر بولی يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ (اے سردارو میرے پاس ایک

بزرگ خط بھیجا گیا ہے انہ من سلیمان (وہ خط بیشک سلیمان کی طرف سے ہے) و انہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم الا تعلوا علی واتونی مسلمین۔ (وہ بیشک شروع ہے اللہ کے نام سے جو
بخشش کرنیوالا مہربان ہے (مضمون اسکا یہ ہے) کہ تم مجھسے سرکشی نکرو اور میرے پاس مسلمان ہوکر
چلے آؤ) بلقیس کے درباریون نے اس خط کو سنکر اپنی توانائی اور نبرد آزمائی کا اظہار کرکے تدبیر کار
اسکی رائے پر محول کیا۔ چونکہ بلقیس ایک ہوشیار اور انجام بین عورت تھی اولاً بادشاہون کا یہ دستور
بیان کیا کہ جب وہ کسی شہر مین داخل ہوتے ہین تو اسکو وہ خراب کرڈالتے ہین اور اسکے سربرآوردہ
اور معزز آدمیونکو ذلیل کرتے ہین پس ایسا ہی یہ بادشاہ بھی کریگا۔ بعد اسکے اسنے یہ رائے قایم
کی کہ سلیمان کے پاس کچھ تحایف بھیجے جائین اس سے انکی نیت اور طبیعت کا اندازہ معلوم ہوجائیگا
درباریون نے اسکی اس رائے سے اتفاق کرکے سلیمان کی خدمت مین تحایف روانہ کیے سلیمان نے
ان تحایف کو واپس کردیا اور اپنی سطوت وجلالت کی ایک خوفناک دھمکی دی۔ بعد ازان
اسکو نمونہ قدرت الہی دکھانیکی غرض سے اپنے اہل دربار سے فرمایا "تم مین سے کوئی ایسا ہے جو
اسکے تخت کو اٹھالاے اس سے پہلے کہ وہ مسلمان ہوکر میرے پاس آئے" ایک جن نے جوابدیا
انا آتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک (مین اوسکو تمھارے پاس لاے دیتا ہون قبل
اسکے کہ تم اپنے دربار سے اٹھو) وانی علیہ لقوی امین (اور بیشک مین زور آور امانت
دار ہون) سلیمان اسکا جواب لا و نعم کا نہ دینے پائے تھے کہ قال الذی عندہ علم
من الکتاب انا آتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک اس شخص نے جسکے پاس کتاب الہی کا علم
تھا یعنی (آصف بن برخیا از فرزندان شمویل) مین اسکو تمہارے پاس چشم زدن مین لاتا ہون
چنانچہ چشم زدن مین بلقیس کا تخت آموجود ہوا سلیمان نے کسی وجہ سے اسکی ہیت موجودہ تبدیل
کرادی جب بلقیس آئین تو ان سے کہا گیا اہکذا عرشک (کیا اسیطرح کا تیرا تخت ہے) قالت کانہ ھو

(بلقیس نے کہا کہ گویا یہ وہی ہے) واوتینا العلم من قبلها وکنا مسلمین ۔ (ہمکو علم اس آزمائش سے پہلے دیا اور ہم آپکی نبوت پر پہلے سے ایمان لائے تھے) بعدہ سلیمان نے بلقیس کو توحید کی تعلیم اور بت پرستی سے روکا اور پھر وہ محل یا دربار خاص مین داخل کی گئین بلقیس نے فرش آبگینہ کو پانی تصور کرکے اپنے ازار کے پائچے اُٹھائے سلیمان نے کہا کہ محل شیشے سے منڈھا ہوا بنایا گیا ہے بلقیس کو اپنی اس نافہمی پر ندامت ہوئی۔ کلام مجید کے آیات سے بلقیس سے جناب سلیمان کا نکاح کرنا ثابت نہین ہوتا اور مورخین اور مفسرین کے اقوال اس واقعہ نکاح مین مختلف ہین۔ اس واقعہ کے علاوہ یہ تین واقعے (ایک) گھوڑونکی قربانی کرنیکا۔ دوسرے سورج کا قصہ۔ تیسرے انگشتری کے گم ہونے اور دیو کا آپکے جگہ پر متمکن ہونے کا ماجرا بیان کیے جاتے ہین بخیال طوالت ہم اسکو قلم انداز کرتے ہین۔ کلام مجید مین یہ واقعات مذکور و موجود ہین انتہے کلام المترجم

بلقیس نے آپکی خدمت مین بہت سے تحفے بھیجے تھے آپ نے اُنکو قبول نہ فرمایا بلقیس نے آپکی اطاعت قبول کرلی اور آپکے دین پاک مین داخل ہوگئی اور اپنی حکومت و سلطنت کو جناب موصوف کے سپرد کردیا اور آپکو ملک یمن بھی لیگئی سلیمان نے اُسکو نکاح کرنیکی ہدایت کی اُسنے بادشاہت کی وجہ سے انکار کیا سلیمان نے فرمایا کہ دین مین داخل ہوکر انکار اس سے نہ کرنا چاہیے تب بلقیس نے سدو بن زرعہ سے نکاح کی خواہش ظاہر کی آپنے اسکا نکاح اُس سے کردیا اور اُسکو ملک یمن پر اپنے طرف سے گورنر مقرر کرکے بلقیس کو بدستور وہان کا حاکم اعلی بنا رکھا اور آپ شام کیطرف لوٹ آئے

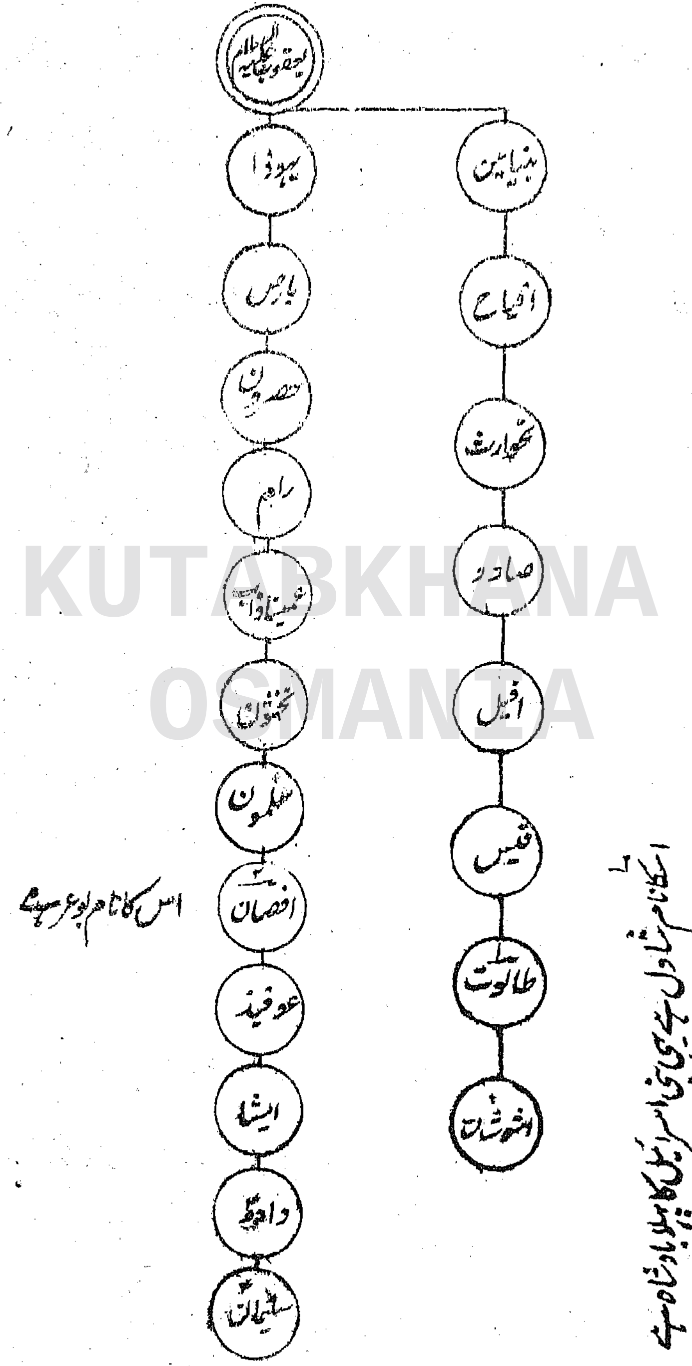
بیان کیا جاتا ہے کہ آپنے بلقیس سے نکاح کرلیا تھا اور اُسکے دیکھنے کو ہر ماہ مین ایک مرتبہ آپ تشریف لیجاتے تھے اور تین روز تک وہان ٹھہرتے تھے واللہ اعلم علماء بنی اسرائیل حجاز اور یمن مین سلیمان کے جانیسے انکار کرتے ہین اور ملک یمن پر

قبضہ حاصل کرنیکی یہ صورت ظاہر کرتے ہین کہ آپنے ملکہ سبا سے خط و کتاب کے ذریعہ سے قبضہ حاصل کیا تھا وہ خود آپکی خدمت مین یروشلیم مین آئی تھی اور ایک سویس قنطار سونے اور مروارید و جواہرات اور مشک وغیرہ وغیرہ ہدیۃً ارسال کیا تھا آپنے اسکو نہایت مستحسن جانکر عزت فرمایا تھا اور اس سے بحسن سلوک ملے تھے اور وہ پھر وہان سے واپس آئی تھی ہکذا فی کتاب الانساب من کتبھم (ایساہی کتاب الانساب مین ہے جو انکی کتابون سے ہے)

سلیمان کے اخیر زمانہ حکومت مین ہدر و بادشاہ ارمن نے دمشق مین اور ہداد بادشاہ ادوم نے بغاوت کی تھی اور آپنے جمیع اعمال بیت المقدس پر سبط افرائیم سے یربعام بن نباط کو حاکم مقرر کر دیا تھا وہ نہایت جابر اور ظالم نکلا۔ اللہ تعالی نے بذریعہ وحی بتوسط یخیا نبی کے اس کی تولیت و حکومت پر عتاب ظاہر فرمایا سلیمان نے اس مطلع ہو کر اسکے قتل کا قصد کیا مگر وہ اس واقعہ سے آگاہ ہو کر مصر کیطرف بھاگ گیا اور وہان پہونچکر فرعون مصر کی لڑکی سے نکاح کر لیا جس سے اسکا لڑکا تاباط نامی پیدا ہوا اور یہ مصر ہی مین ٹھیر رہا۔

سلیمان کا انکی حکومت کے چالیسوین برس یا بروایت دیگر باون برس کے بعد انتقال ہو گیا۔ اپنے باپ داؤد کے قریب دفن کیے گئے۔ انکے بعد بنی اسرائیل کی حکومت مین تفرقہ پیدا ہو گیا۔ جیساکہ ہم آیندہ بیان کرینگے۔ انشاء اللہ تعالی۔

حضرت سلیمان بن داؤد کا شجرۃ النسب



سلیمان علیہ السلام کے انتقال کے بعد بنی اسرائیل نے اُنکے لڑکے رحبعم کو اُن کا جانشین کیا۔ رحبعم نے زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ عمارات بیت لحم وغزہ وصور وایلہ میں اضافہ کیا اور بنی اسرائیل پر تشدد کرنے لگا۔ بنی اسرائیل نے اُس سے ضرائب (ٹیکس) کی تخفیف چاہی مگر وہ ان کو اس رعایت کے دینے کے عوض اور محاصل بڑھانے کا خواستگار ہوا۔ بنی اسرائیل اُس کی ان زیادتیوں سے برداشتہ خاطر اور عہد شکنی پر مائل ہوے اسی زمانہ میں یربعم بن بناط مصر سے آگیا کل بنی اسرائیل نے سواے سبط یہوداہ اور بنیامین کے اسکی حکومت تسلیم کرلی اور اُسکے ہمراہ لڑائی کو نکلے۔ فریقین نے صف آرائی کی لیکن اُسوقت کے کسی نبی کے کہنے سے فریقین معرکہ آرائی سے باز رہے اور باہم صلح کرلیا۔

رحبعم کی حکومت کے پانچویں سال شیشاق بادشاہ مصر نے بیت المقدس پر چڑھائی کی۔ رحبعم لڑائی کے میدان سے بھاگ نکلا شیشاق نے اُسکو لوٹا اور اُسپر جزیہ مقرر کیا۔ بعد چند پھر بنی اسرائیل اُسکے مقابلہ کو آے اور اسکو بیت المقدس سے نکال باہر کیا اسکے بعد بنی داؤد بنی یہوداہ اور بنیامین پر بیت المقدس۔ عسقلان غزہ۔ دمشق۔ حلب حمص حماۃ۔ اور اُسکے سرحدی مقامات سرزمین حجاز میں حکومت کرنے لگے اور اسباط عشرہ نے اطراف نابلس فلسطین پر قبضہ حاصل کرلیا اور شام کے شرق شمال متصل فرات وجزیرہ شہر شومرون شمرہ یا سامرہ میں جا ٹھیرے اور اُسکو اپنا دار السلطنت بنالیا۔ اسی افتراق واختلاف پر بنی اسرائیل تا زمان انقراض حکومت قایم رہے اور اُس پریشانی میں مبتلا ہو گئے جسکو اللہ تعالے نے اُنکے لیے لکھدیا تھا جیسا کہ ہم اُسکو آیندہ بیان کرینگے۔

ان واقعات کے بعد رحبعم اپنی حکومت وسلطنت کے سترھویں برس مرگیا اُسکے بعد سبط یہوداہ وبنیامین پر بیت المقدس میں اُسکا لڑکا ابیا حکومت کرنے لگا۔ یہ اپنے باپ سے

سے بڑا بہت مشابہ تھا نہایت درجہ کا عابد اور صائم تھا۔ اسکا پورا زمانہ حکومت یربعم ابن نباط اور بنی اسرائیل سے لڑائی لڑنے مین صرف ہوا ایک دن بھی فراغت سے نہین بیٹھنے پایا تا آنکہ اپنی حکومت کے تیسرے سال کو پورا کرکے مر گیا اسکے بعد اسکا لڑکا آسا ابن ابیاہ تخت سلطنت پر بیٹھا اسکا زمانہ حکومت کسیقدر دراز ہوا یہ نہایت نیک طبیعت اور اپنے دادا داؤد کے عادات و اخلاق پر تھا اسکے زمانہ مین بنی اسرائیل مین متعدد انبیاء مبعوث ہوئے اسکی حکومت کے دوسرے سال یربعم ابن نباط کا انتقال ہو گیا اور بجائے اسکے اسکا لڑکا ناداب تخت نشین ہوا اور تھوڑے ہی دنون کے بعد بعشا ابن اخیاہ اسکو مار کر آپ تخت حکومت پر بیٹھ گیا جیسا کہ ہم اسکے اخبار مین بیان کرینگے بعد ازان اس سے اور آسا ابن ابیاہ سے لڑائی چھڑ گئی۔ آسا موقع پاکر شاہ دمشق کو اپنے ہمراہ لیکر بعشا پر چڑھ آیا جن دنون یہ شہر رامہ کے آباد کرنے مین مصروف تھا بعشا اس ناگہانی حملہ کا مقابلہ نکر سکا اور بہت سے سروسامان سے آلات بنا چھوڑ کر بھاگ گیا آسا ابن ابیاہ تو یادشا قدس (بیت المقدس) اُن اسباب کو اٹھا لایا اور اس سے قلعے بنوائے اسکے بعد بنی داؤد پر زارح بادشاہ کوش نے ایک لاکھ فوج سے حملہ کیا آسا نے نہایت جوانمردی و مردانگی سے اسکا مقابلہ کیا اور نہایت سخت ہزیمت دیکر اسکو بھگا دیا آسا اور اسباط مین سامرہ پر بالبعد اسرائیلین ہوا لیکن عمری کے زمانہ مین سامرہ آباد کیا گیا تھا۔ کا تذکرہ

آسا نے اکتالیس سال حکومت کرکے انتقال کیا بعدہ اسکا لڑکا یہوشافاط حکومت کی کرسی پر بیٹھا یہ اپنے باپ سے بہت ملتا تھا اسکا زمانہ اہل سامرہ اور اُسکے علاوہ ان کے ساتھ صلح مین منقضی ہوا۔ اسکے زمانہ مین بادشاہ عمالقہ ربہ و امیث دیگر قوم نے اسپر حملہ کی کوشش کی تھی اور کچھ فوجین مجتمع کرکے اسکی طرف بڑھا تھا۔ اسنے خبر پاکر اسکا مقابلہ کیا

اور نہایت ناکامی سے پسپا کر کے اُنکے مال و اسباب کو لوٹ لیا تھا۔

اسکے زمانہ حکومت مین انبیاء علیہ السلام سے الیاس[لہ] بن شوباق اور الیسع[۵] بن شوبوات علیہما الصلوٰۃ تھے۔

ابن عمید کہتا ہے کہ ایلیا اور شیا اور شیدو یا کی کشتیان ہند سے قیمتی قیمتی اسباب لایا کرتی تھین۔ ایک مرتبہ ہوا سے مخالف سے کشتیان ٹوٹ اور ڈوب گئین۔ اسنے پچیس ۲۵ برس تک حکومت کی اسکے مرنیکے بعد اسکا لڑکا یہورام تخت نشین ہوا روم نے بدعہدی کی اور اپنی جنس مین سے ایک کو اپنا حاکم مقرر کر لیا یہورام نے سنکر اُنپر حملہ کیا اور اُنکو پریشان اور قتل و قید کر کے لوٹ آیا پھر وہ لوگ بدستور اپنی بغاوت پر قایم رہے اسی کے زمانہ مین بادشاہ موصل اور ساباط سے جو سامرہ مین تھے لڑائی شروع ہوئی اور ایک زمانہ تک وہ لڑائیان جاری رہین

ابن عمید کہتا ہے کہ بنی مواب اپنی یہوداکو دو سو بکریان سالانہ جزیہ دیا کرتے تھے ایک مرتبہ انہون نے یہ جزیہ نہ بھیجا۔ ملوک قدس اور سامرہ متفق ہو کر انکی لڑائی کو نکلے اور سات روز تک انکو محاصرہ مین رکھا انھین دنون مین جب پانی مفقود ہونیکی وجہ سے الیسع نبی نے دعا کی اور وادی جاری ہوگئی تو اہل مواب پانی کے طمع مین نکلے بنی اسرائیل نے موقع مناسب پاکر اُنپر حملہ کر دیا اور اُنکو نہایت سختی سے قتل اور قید کیا۔ یہورام ہی کے زمانہ حکومت مین ایلیا نبی اُٹھا لئے گئے اور اُنکے اسرار الیسع نبی کیطرف منتقل ہوئے اسکے زمانہ مین انبیاء سے عبودیا نبی

الیاس علیہ السلام لہ جناب الیاس بن شوباق علیہ السلام یوشع بن نون کی اولاد سے تھے اللہ جل شانہ نے انکو اہل بعلبک کی طرف مبعوث کیا تھا وہ لوگ بعل نامی بت کی پرستش کرتے تھے جیساکہ اللہ تعالیٰ آیہ کریمہ اتدعون بعلا وتذرون احسن الخالقین (کیا تم لوگ بعل کو بلاتے یعنی پرستش کرتے ہو اور چھوڑ دیتے ہو احسن الخالقین کو) مین ارشاد فرمایا ہے جناب موصوف شریعت موسوی کے پابند تھے اور اسکو تازہ اور لوگونکو اسکی تعلیم فرماتے تھے۔

۵ الیسع بن شوبوات حضرت الیاس کے شاگرد تھے آپ ہی کی دعا سے انکو نبوت عطا ہوئی تھی۔

بھی تھے پھر اسنے اپنی حکومت کے آٹھویں برس مین انتقال کیا اور اپنے دادا داؤد کے قریب دفن کیا گیا

اسکے بعد اسکے لڑکے اخزیاہو نے زمام حکومت اپنے ہاتھ مین لی اسکی مان عتلیا[۵] بنت عمری، احاب بن عمری کی بہن تھی اخزیاہو نے تخت حکومت پر بیٹھنے کے بعد اپنے ماموں احاب کا چال چلن اختیار کیا اور ایک یا دو برس حکومت کی بادشاہ جزیرہ اور موصل پر چڑھائی کی اس لڑائی مین اسکے ماموں احاب کے لڑکے یورام والی سامرہ نے بھی اسکا ساتھ دیا چنانچہ یہ دونون والی جزیرہ اور موصل سے لڑ بھڑ کر واپس آئے - یہوشافاط بن الیشاع جو نمشی بن یوسف کی نسل سے تھا اور یورام بن احاب کے قتل کے فکر مین تھا موقع پا کر ایک ہی وقت مین دونوں کو قتل کر ڈالا

۲۱ ابن عمید کہتا ہے کہ یورام بن احاب والی سامرہ معہ اخزیاہو کے اروم اور بعلبعث کو بگر کلعاد سے لڑنے کو گیا تھا اور اسی لڑائی مین یہ دونون مارے گئے تھے اسکے زمانہ مین انبیاء علیہم السلام مین سے الیسع اور عاموس اور فنحاس نبی تھے۔

اخزیاہو کے بعد اسکی مان عتلیا بنت عمری حکومت کے تخت پر بیٹھی - اسکی حکومت کے دس برس مین خوب ترقی پذیر اور پر زور ہوئی اسنے کل بنی داؤد کو مار ڈالا لیکن شبیت یہودی سے یواش (اخزیاہو کا رضاعی بیٹا) اسکے پنجہ ظلم سے بچ رہا اسکو اسکی پھوپھی یہوشیع بنت یہورام بیت المقدس کے کسی گوشہ مین چھپا رکھا تھا اور اس راز سے اپنے شوہر یہویاوع کو آگاہ کر دیا تھا جو ان دنون کاہن اعظم تھا - جب یواش کا ساتوان سال پورا ہو گیا اور بنی یہودا عتلیا کے ناپسندیدہ کامون سے بیزار ہو کر یہویاوع کاہن کے پاس مجتمع ہوئے اور اسکی حکومت سے بیزاری ظاہر کی یہویاوع کاہن نے یواش بن اخزیاہو کو ظاہر کیا - ان لوگون نے اسکی بیعت کی اور اسکے ساتھ ہو کر اسکی نانی عتلیا اور ان لوگون سے جو اسکے ہمراہ تھے

[۵] کتب اسرائیلیات مین اسکا نام اضالیہ لکھا ہے بعضے اسکو کہتے ہین کہ یہ سلیمان علیہ السلام کی لونڈیون مین تھی

رہے اور اونکو تباہ و پریشان کردیا یواش بہ تدبیر و انتظام یہودیادع کاہن حکومت کرنے لگا
بعد چندے یواش بت پرستی پر مایل ہوا۔ زکریا نبی نے منع کیا اسنے اُنکو شہید کرڈالا۔
اسکے زمانہ حکومت مین الیسع اور عوفریا اور زکریا نبی تھے۔ یہودیادع کاہن کا یواش کی
حکومت کے تیئیسوین ۲۳ برس انتقال ہوا۔ بعد اسکے کہ یواش نے بیت المقدس مین
کسی قدر تجدید کی تھی اور اسکی حکومت کے اٹھائیسوین ۲۸ برس مین الیسع نے وفات پائی اسکے
زمانہ مین شریال جو کسدانیون کا بادشاہ بابل مین تھا اور بیان کیا جاتا ہے کہ بادشاہ نینوی
اور موصل نے اور ابن عمید کہتا ہے کہ بادشاہ شام نے بیت المقدس پر حملہ کیا اسنے کل روپیہ
اسباب و مال جو شاہی خزانہ اور بیت المقدس مین تھا دیدیا اور اُسکی اطاعت قبول کرلی
تا آنکہ اُسکے ارکین دولت اور وزراء نے اُسکو مار ڈالا اور بجائے اُسکے اُسکے لڑکے
امصیا ہو کو تخت نشین کیا تھوڑے دنون بعد بنی اسرائیل نے اُس سے سرکشی شروع کی

زکریا علیہ السلام | ۵ حضرت زکریا بن اذن سلیمان بن داود کی اولاد سے تھے۔ الیشاع بنت عمران
بن ماثان سے آپنے نکاح کیا اور بڑھاپے مین جب اولاد ہونے سے ناامید ہو گئے تھے حضرت یحیی نبی آپکی دعا سے
پیدا ہوئے ان دونون بزرگون کا تذکرہ کلام مجید مین آگیا ہے الیشاع بنت عمران مریم والدہ عیسی علیہ السلام
کی بہن تھین۔ ہیرودس بادشاہ نے اپنی محبوبہ کی ترغیب سے یحیی نبی کو ذبح کر ڈالا زکریا علیہ السلام یہ سنکر اُسکے
خوف سے بھاگے اور بیت المقدس کے قریب پہونچکر ایک باغ مین داخل ہوئے ایک درخت نے بحکم الہی
آپکو پکارا جب آپ اُسکے قریب گئے تو وہ شق ہوگیا آپ اُس مین چھپ گئے قضا کار آپکے چادر کا ایک
کونا باہر نکلا رہا بادشاہ ہیرودس کے آدمی آپکے تعاقب مین آئے ہوئے تھے اور آپکو ڈھونڈھ رہے تھے
شیطان نے انکو اس درخت تک پہونچا دیا جس مین جناب زکریا چھپے تھے اور چادر کا کونا دکھاکر اپنے قول کو
یقین کے درجہ پر پہنچایا ان نابافت اندیشون نے آرہ سے اس درخت کو چیر ڈالا اور زکریا شہید ہوگئے۔

وہ اپنی ماں کی اعانت سے اُن پر غالب آیا اور باغیوںکو تہ تیغ کر کے رم کے طرف بڑھا اور انپر بھی اسکو فتحیابی حاصل ہوئی اور اُن میں سے تقریباً تئیس ہزار کو مار ڈالا بعد ازان بادشاہ اسباطنے (جو سامرہ مین تھا) اسپر فوجکشی کی اسنے اُسکا مقابلہ کیا لیکن اُس کو ہزیمت ہوئی اور یہ گرفتار کر لیا گیا بادشاہ اسباط نے اسکے گرفتاری کے بعد بیت المقدس کا محاصرہ کیا اور اُسکے شہر کے چارسو درع دیوار کو منہدم کرڈالا اور شاہی محل کے خزانہ اور ہیکل کے مکان کے اسباب اور مال اور ظروف و جواہرات کو لوٹ کر سامرہ کو واپس آیا اور یہان پہونچکر اُسنے امصیا ہو بادشاہ بیت المقدس کو رہا کر دیا۔

امصیا ہو بیت المقدس مین پہونچکر شہر پناہ کے منہدم دیوارونکو درست کر کے حکومت کرنے لگا بعد چندے بنی داؤد اسکی طرز حکومت سے بیزار ہو گئے اور اسکے حکومت کے ستائیسوین سال اسکو مار کر اسکے لڑکے عزّیا ہو کو حکومت کے لیئے منتخب کیا اسکے زمانہ مین یونان اور ناحوم نبی تھے۔ اور عاموس کو بھی اسکے عہد حکومت مین نبوت دیگئی تھی۔

عزّیا ہونے ترپن سال تک حکومت کی۔ اس اثنار مین بہت سی تبدیلیان واقع ہوئین۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اسکی حکومت کے پانچوین سال ابتدا شمسی دورہ کے مطابق سنہ ایجاد کیا گیا اور چھٹوین برس موصل سے ارمنیون کو حکومت جاتی رہی اور ملوک بابل کے ماتحت ہو گئے اور بائیسوین برس بادشاہ بابل فول نامی نے شہر سامرہ پر حملہ کیا اور اس کے تیئیسوین سال جلوس مین یونانیون پر سب سے پہلے اُنکے بادشاہ نے شہر انقیاس مین حکومت کا رتبہ حاصل کیا اور اسی کے سلطنت کے اکیاون برس بعد بخت نصر اول بابل کا بادشاہ ہوا اسی کے عہد حکومت مین روم کا اول بادشاہ قردس نامی بھی تھا اسکے زمانہ مین۔ یوشع۔ عزریا۔ اموص۔ اشعیا

یونسؑ بن متی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے تھے اسکے لشکر کی تعداد تین لاکھ بیان کی جاتی ہے

یونس علیہ السلام

یونس بن متی۔ بنی اسرائیل کے انبیاء مرسلین سے شمار کیے جاتے ہین جیسا کہ "وان یونس لمن المرسلین" اور بیشک یونس ہے مرسلین سے) ثابت ہوتا ہے لیکن اُنکے لیے کوئی مخصوص کتاب نازل نہین کیگئی تہی شریعت موسوی کے پابند تھے اور اہل نینوی (سرزمین موصل) کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ مدتون یہ وعظ و پند کرتے رہے مگر ان مین سے جب کوئی شخص آپ پر ایمان نہ لایا تو آپنے اللہ تعالی سے انپر عذاب نازل کرنے کی دعا کی خدا تعالی نے عذاب بھیجنے کا وعدہ کیا جب اُس عذاب کے نزول کا وقت آیا تو جناب موصوف شب کے وقت شہر سے باہر چلے آئے۔ صبح ہوتے ہی بمقدار شہر ایک ابر نمودار ہوا اور اُس سے چنگاریان نکلنے لگین اہل شہر نے یونس کو اس غرض سے تلاش کرنا شروع کیا کہ اگر وہ ملتے تو اہل شہر اُنپر ایمان لاتے۔ تو بہ کرتے۔ لیکن وہ کہان ملنے والے تھے وہ اس شہر کے سرحد سے بوجہ غصہ باہر جاچکے تھے۔ بادشاہ نے اہل شہر سے کہا کہ اگر یونسؑ نبی تمہارے درمیان سے چلے گئے ہین تو کچھ خدا تعالی تم سے نہین گیا ہے چلو شہر کو چھوڑ دو اور میدان مین چل کر توبہ کرو چنانچہ اہل شہر بادشاہ کے کہنے سے شہر چھوڑ کر میدان مین گئے اور تین روز تک گریہ و زاری کرتے رہے چوتھے روز ان کی دعا قبول کر لیگئی اور یہ عذاب اُن سے اُٹھا لیا گیا اہل شہر اپنے شہر مین واپس آئے۔

یونس اہل شہر سے بیزار ہو کر رفتہ رفتہ دریا کے کنارے پر پہونچے اور ایک کشتی پر سوار ہو کر روانہ ہوئے جب کشتی نصف دریا مین پہونچی اور کشتی کو ہوائے مخالف سے نقصان پہونچتا نظر آیا تب آپکو اپنی خطا کا ادراک ہوا۔ قصہ مختصر آپنے اپنے کو دریا مین ڈال دیا کشتی تو روانہ ہو گئی اور آپکو مچھلی نے نگل لیا چالیس روز اُسکے پیٹ مین رہے اکتالیسوین روز بحکم الٰہی اُسکے پیٹ سے نکلے آپ مین اسقدر تو انائی باقی نہ رہی تھی کہ حس و حرکت کرتے یا چلتے پھرتے چالیس روز دریا کے کنارے پڑے رہے اللہ تعالی اپنی قدرت کاملہ سے رزق پہونچاتا رہا جب ان مین چلنے پھرنے کی توانائی آگئی

احکام توریت کی مخالفت کی وجہسے اسکے زمانہ کے کاہن نے بددعا دی چنانچہ
عزریاہ عارضہ برص مین مبتلا ہوکر ایک برس تک خانہ نشین رہا اور اسکا لڑکا
یوتاب سلطنت کے کاروبار دیکھتا رہا ہروشیوش مورخ روم کہتا ہے کہ اسیکے زمانہ مین
کسدانیونکا اخیر بادشاہ بابل سردیپال اپنے سپہ سالار ارباط بن الماوس کے ہاتھ مارا گیا
اور ارباط حکومت بابل پر متمکن ہوا بعد اسکے اسنے بہت لڑائیان کین اور قوط اور
عوب اخفاعہ سے لڑا اور وہان سے کامیاب ہوکر لوٹا بعدہ عزریاہ اپنے حکومت کے
ترپن برس کے بعد مرگیا اور بجائے اسکے اسکا لڑکا یوتاب تخت نشین ہوا یہ نیک
اور متقی تھا اسکے زمانہ حکومت مین ہوشیع۔ اشعیا۔ یوئیل۔ عوبدیا انبیاء کرام علیہم السلام
تھے اسیکے زمانہ مین بادشاہ جزیرہ نے ابتدا یہود پر غلبہ حاصل کیا جو سریانیین کے
نام سے معروف تھے اور یوتاب اپنی حکومت کے سولہوین سال مرگیا تب اسکا لڑکا
احاز حکومت کی کرسی پر بیٹھا اور اپنے آباؤ اجداد کے طریقون سے مخالف ہوگیا اور
بنی اسرائیل بت پرستی کرنے لگے ارمن بادلو بادشاہ موصل ان سے لڑا اور دمشق
کا محاصرہ کرکے اسپر قبضہ کرلیا اور جہانتک اس سے بن پڑا وہ اسکو لوٹ کر واپس
ہوا پھر احاز ان کے مقابلہ پر نکلا ایک لاکھ بیس ہزار یہودی مارے گئے اور احاز
پسپا ہوکر بھاگا ہروشیوش کہتا ہے کہ اسی کے زمانہ حکومت مین مارسیں کی حکومت

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۴۸) تو پھر وہ اسی شہر کیطرف بھیجے گئے جہان سے آپ غصہ ہوکر چلے گئے تھے۔ وہ لوگ
تعداد مین ایک لاکھ یا اس سے کچھ زیادہ تھے اسکا ذکر قرآن شریف مین آگیا ہے۔ نظیر کے لئے یہی امت ہے
کہ اسپر عذاب آیا اور وہ اسوقت ایمان لائے اور توبہ کرنے بچگئے ورنہ جس گروہ پر جب کبھی کوئی عذاب آیا
تو اسوقت انکے ایمان لانے اور توبہ کرنے سے وہ عذاب اٹھایا نہین گیا۔

کیرش بادشاہ فارس کے ہاتھوں خاتمہ ہوا اور اُنکی حکومت و سلطنت اسکی طرف منتقل ہوا ئی۔ ابن حمید مسیحی سے روایت کرتا ہے کہ آحاز کے زمانہ حکومت مین فرنگ یا استشار یونان روم پر غالب آسے تھے اور شہر روم کو لوٹ لیا ہر و شیوش یہ بیان کرتا ہے کہ اسکے زمانہ سلطنت مین لاطینین ارض اتالیہ رومس پہیپر کرپر حاکم ہوا اور شہر روم آباد کیا۔ ۞

اسکے بعد سولہ برس حکومت کرکے آحاز مرگیا اور اوسکا لڑکا حزقیاہو تخت حکومت پر بیٹھا اسنے بت پرستی بکقلم بند کردی اور اپنے جد اعلیٰ داؤد کے قدم بقدم چلنے لگا ملوک بنی یہودا مین اسکا ہم مثل کوئی بادشاہ نہیں ہوا ملوک موصل و بابل و کورش سے مخالفت کی اور بنی فلسطین کو فاش شکست دیکر اُنکے قصبات کو اوجاڑ ڈالا اسکے اور اسکے باپ کے عہد حکومت مین شلمنسار بادشاہ جزیرہ و موصل نے سامرہ مین اسباط پر حملہ کرکے اُنپر جزیہ قایم کیا پھر اسکے زمانہ مین شلمنسار اُنکے طرف آیا اور اُنکے ملک کو چھین لیا پھر اسکی حکومت کے چوتھے برس رصین بادشاہ دمشق نے اسپر حملہ کیا اور بغیر کسی لڑائی کے لوٹ آیا۔ اور چودھوین سال مین سنحاریف بادشاہ موصل بعد فتح سامرہ اسپر حملہ آور ہوا اور اسنے بنی یہودا کے اکثر شہرونکو فتح کرلیا۔ اور اُسکو بیت المقدس مین گھیر لیا۔ حزقیاہو نے تین سو قنطار چاندی اور تیس قنطار سونے کے اور ہیکل اور شاہی محل کا کل مال سنحاریف کو دیکر واپس کردیا پھر بعد چندے وہ عہد ٹوٹ گیا اور سنحاریف نے دوبارہ بیت المقدس پر حملہ کرکے اُسکا محاصرہ کیا اور اُسنے اوس مقدم مبلغ کے لینے سے انکار کیا اور یہ کہلا بھیجا کہ وہ کون شخص ہے کہ جسکا خدا اوسکو میرے ہاتھوں سے نجات دے جبتک مین اُسکو نجات ندون بنی اسرائیل اسکلان کلمات

کو سنکر ڈرے اور شعیا نبی سے دعا کے خواستگار ہوئے۔ شعیا نبی نے دعا کی
سنجاریف کے لشکر مین طاعون پھوٹ نکلا ایک ہی رات مین ایک لاکھ بیس
ہزار سپاہی مر گئے سنجاریف مجبور ہو کر نینوی اور موصل کی طرف لوٹا اثنا راہ
مین خود اُسکے لڑکون نے اسکو مار ڈالا اور بیت المقدس کی طرف بھاگ آئے
تب اسکا لڑکا سرحدون تخت حکومت پر بیٹھا۔ طبری کہتا ہے کہ بادشاہ بنی اسرائیل
نے سنجاریف کو قید کر لیا تھا لیکن اشعیا نبی نے بالہام خدا اُسکو چھوڑ دیا۔

پھر حزقیاہ اونتیس [۲۹] سال حکومت کرکے مرگیا اور اُسکا لڑکا منشا تخت حکومت
پر بیٹھا یہ نہایت ہی بدکار اور کج خلق تھا اسکے حرکات و سکنات بدرجہ غایت
نامطبوع تھے۔ دینی کام مین یہ نہایت بداطواری کرتا تھا شعیا نبی نے اُسکو اُسکے
افعال ناپسندیدہ سے روکنا چاہا اُسکو ہدایت و رہنمائی ناگوار گزری اُسنے جناب موصوف
کو آرہ سے چروا ڈالا اور اُنھین کے ساتھ صلحا کے ایک گروہ کو قتل کر ڈالا۔ ابن عمید
کہتا ہے کہ اُسکے حکومت کے اُنتیسوین سال سنجاریف صغیر نے مملکت موصل پر قبضہ
حاصل کیا اور سنہ ۲۵ جلوس مین بادشاہ یوائش نے بوزنطیہ آباد کیا جسکو قسطنطین نے تجدید
کرکے اپنے نام سے موسوم کیا اور سنہ ۵۱ جلوس مین سنجاریف بادشاہ موصل نے قدس
شریف پر فوج کشی کی تین برس کے محاصرہ کے بعد سنہ ۵۴ جلوس مین اُسکو فتح کیا۔

منشا کے بعد اوسکا لڑکا امون حکومت کی کرسی پر بٹھایا گیا۔ اسکی حالت بعینہ اسکے
باپ کی سی تہی اسنے دو برس تک حکومت کی تیسرے برس کے شروع مین اسکے
غلامون نے اسکو مار ڈالا بعد ازان بنی یہودا نے متفق ہو کر ان غلامونکو مار کر بجائے
اوسکے اسکے لڑکے یوشیا کو بادشاہ بنایا اسنے نہایت سلامت روی کی چال اختیا

کی تبون کو توڑ ڈالا۔ دینی کام مین مضبوطی سے کام لینے لگا۔ بتون کے مجاورون کو قتل کر ڈالا اور ان مکانات اور قربان گاہونکو مسمار کرادیا جنکو ریلعام ابن نباط نے بنوایا تھا۔ اسکے زمانہ حکومت مین صفقونا اور کلدی اور ناحوم نبی تھے اسیکے عہد مین نبی ہارون مین امصیا بن الحیا کو نبوت دی گئی اونھون نے بنی اسرائیل کو جب بابل کی طرف ستر برس کی جلاوطنی کی خبر دی تو یوشیا نے قبہ قربان اور تابوت عہد کو لیکر ایک گڑھے مین دفن کردیا جسکا پتہ کسی کو معلوم نہوا اسی کے عہد حکومت مین مجوس نے بابل کو لے لیا۔ اسکی حکومت کے اکتیوین برس مین فرعون اعرج نے مصر پر قبضہ حاصل کرلیا اور یوشیا کی لڑائی کو فرات کی طرف نکلا یوشیا بھی اسکے مقابلہ پر آیا۔ اور لڑائی کے میدان مین تیئیس[۳۲] برس حکومت کرکے ایک تیر کے صدمہ سے مرگیا جبکہ وہ شکست پاکر بھاگا جارہا تھا۔ بعدہٗ اسکا لڑکا یواش (جسکو یہویاحاز بھی کہتے ہین) حکومت کرنے لگا اسنے توریت کے احکام کو بالکل معطل اور بیکار کردیا بدکرداری شروع کردی۔ فرعون اعرج نے اسپر فوجکشی کی اور اسکو گرفتار کرکے مصر کے طرف واپس آیا مصر مین پہونچکر یواش کا انتقال ہوگیا۔ فرعون الاعرج نے ممالک بنی اسرائیل پر سو قنطار چاندی اور بیس قنطار سونے کا خراج مقرر کیا۔ یواش کا زمانہ حکومت۔ صرف تین مہینے رہا۔

یواش کے بعد بنی اسرائیل نے الیاقیم بن یوشیا کو حکومت کی کرسی پر بٹھایا یہ بھی نہایت بدطینت اور کافر تھا اور فرعون اعرج کے لئے بنی یہوداسے علی قدر حیثیت خراج وصول کرتا تھا۔ اسکی حکومت کے ساتوین برس بختنصر بادشاہ بابل نے اسپر حملہ کیا اور جزیرہ کو اس سے چھین لیا اور بیت المقدس کیطرف بڑھ آیا اور بنی اسرائیل

پر اور اجزیہ قایم کیا الیاقیم نے اسکو تسلیم کرلیا اور تین برس تک اسکا مطیع رہا اللہ تعالی نے اسپر ارومیون عمون۔ مواب۔ کسدانیون کو مسلط کردیا بعد چندے اسنے کچھ لشکر جمع کرکے بخت نصر سے سرتابی کی وہ اسکو گرفتار کرکے بابل کی طرف لیچلا اثنا راہ مین اپنی حکومت کے گیارہوین برس مرگیا۔ بخت نصر نے بجاے اسکے یخنیو بن الیاقیم کو اپنی طرف سے تخت حکومت پر بیٹھایا اسنے تین مہینے بادشاہی کی پھر کسی وجہ سے بخت نصر نے اسپر فوج کشی کی اور اوسکا محاصرہ کرکے اسکے مان اور ارکان مملکت اور رؤسا شہر اور کل بنی اسرائیل کو جو دس ہزار کے قریب تھے قید کرکے بابل کی طرف روانہ کردیا اور کل وہ چیزین جو ہیکل اور خزائن شاہی مین تھین اور ان ظروف کو جنکو حضرت سلیمان نے مسجد اقصی کے لیے بنوائے تھے لوٹ لیے اور قدس مین سواے فقرا اور ناتوانون کے اور کسی کو نہ چھوڑا۔ یخنیو بن الیاقیم بادشاہ بنی اسرائیل تیس برس تک اسکے قید مین رہا۔

ابن عمید کہتا ہے کہ بخت نصر نے قدس شریف پر الیاقیم کی حکومت کے تیسرے سال حملہ کرکے انھین سے ایک گروہ کو قید کرلیا اور ہیکل کا کل اسباب لوٹ لیا تھا اور ایک ہی سنہ مین دانیال اور حنانیا اور عزاریا اور میصائیل تھے اور الیاقیم کی حکومت کے پانچوین سال بخت نصر اور فرعون اعرج بادشاہ مصر مین لڑائی ہوئی اور آٹھوین برس مین بخت نصر نے قدس شریف پر دوبارہ فوجکشی کی اور اہل قدس پر خراج قایم کرکے الیاقیم کو اپنی طرف سے حکومت و سلطنت پر رہنے دیا تھا چنانچہ الیاقیم اس واقعہ کے تیسرے سال مرگیا اور بجاے اسکے اسکا لڑکا یخنیو تخت نشین ہوا اسکے زمانہ مین ارمیا اوریا بن شمعیا۔ سوری والدح قیا انبیاے کرام علیہم السلام تھے اور دانیال کو بھی

اسکے عہد مین نبوت ملی تھی پھر یکنیتو کو بخت نصر بابل لے گیا جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہین۔

طبری کہتا ہے اور ہیروشیوش اس سے اتفاق کرتا ہے کہ بخت نصر نے بجائے یکنیو ابن الیاقیم کے اُسکے چچا متنیا معروف بہ صدقیاہو کو تخت حکومت پر بٹھایا یہ بدچلن اور قبیح السیرت تہا اسنے اپنی حکومت کے نوین سال بخت نصر سے سرکشی کی بخت نصر لشکر لیکر چڑھ آیا اور بیت المقدس کا محاصرہ کرلیا اور حصار کی غرض سے اُسکے چارون طرف دمدمے باندھ لیے تین برس کے محاصرہ کے بعد بنی اسرائیل بیت المقدس سے نکلکر صحرا کی طرف بھاگ گئے کسدانیون کے لشکر نے اُنکا تعاقب کیا۔ مقام اریحا مین اونہون نے اُنکو جا گھیرا اور اُنکے بادشاہ صدقیاہو کو گرفتار کر لائے اور اسکی آنکھون مین نیل کی سلائی پھیر دی اور اُسکے روبرو اُسکے لڑکے کو ذبح کر ڈالا بعد ازان اوسکو بابل مین لاکر چھوڑ دیا تا آنکہ بابل مین اُسکا انتقال ہوگیا۔ اور بعض بنی اسرائیل اس واقعہ سے جان بچا کر حجاز مین چلے گئے اور عرب کے ساتھ وہین مقیم ہو گئے اسکے زمانہ مین ارمیا اور حبقوق اور باروخ نبی تھے

اس کامیابی کے بعد بخت نصر نے اپنے سپہ سالار نبوزرادون کو شہر قدس مین داخل ہونیکا حکم دیا جسکو (یہود) یروشلیم کہتے تھے اسنے اس شہر کو اوجاڑ ڈالا اور ہیکل کو ویران کردیا اور اُن عمودو ستونون کو توڑ ڈالے جنکو سلیمان علیہ السلام نے بنواکر مسجد مین نصب کرائے تھے جو ہر ایک طول مین اٹھارہ ذراع تھے اور اُنکا شیش محل اور کل اثار دینی اور شاہی مکانات توڑ ڈالے اور اسباب و مال جو کچھ پایا اُٹھا لیگیا اور کاہن سارایہ اور جہر نشار کو قیدیون مین داخل کرکے ہیکل کو بابل کا ماتحت بنالیا۔ ہیروشیوش کہتا ہے کہ صدقیا بابل کے قید خانہ مین ایک زمانہ تک رہا تا آنکہ یزداق سپہ سالار بہمن شاہ فارس بابل پر غالب آیا اور اُسنے صدقیاہو کو قید سے آزاد کرکے کچھ جاگیر بھی دی۔

مورخ حماۃ لکھتا ہے اور مسعودی اُسکے قول سے موافقت ظاہر کرتا ہے کہ بخت نصر کی کامیابی اور بیت المقدس کی خرابی کے بعد بعض ملوک بنی اسرائیل مصر مین جاکر فرعون اعرج کے پاس پناہ گزین ہوئے بخت نصر نے اُس سے بنی اسرائیل کے ملوک کو طلب کیا اور اُسنے اُنکے دینے سے انکار کیا بخت نصر اُسپر حملہ کر بیٹھا اور فرعون اعرج کو قتل کر ڈالا اور مصر پر قبضہ حاصل کرکے مغرب کے اکثر شہرونکو فتح کر لیا - ارمیا نبی سبط لاوے سے جو بنی اسرائیل کے نبی تھے انکو بعض خلقیا کا لڑکا بتاتے ہین صدقیا ہو کے عہد حکومت مین تھے انکو بخت نصر نے اُنکے قید خانہ مین پایا تھا اور اُسنے انکو آزاد کرکے اور قیدیونکے ہمراہ بابل بھیجدیا تھا اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ارمیا بنی اسرائیل کے قید مین انتقال کر گئے تھے - بخت نصر نے انکو نہین پایا اور ایسا ہی بخت نصر دانیال بن حزقیل نبی کو بنی اسرائیل کے ساتھ بابل پکڑ لے گیا تھا - واللہ اعلم -

ابن عمید کہتا ہے کہ قدس شریف مین ان واقعات کے بعد جدلیا بن احقان بقیہ ضعفاء یہود پر حکومت کرنے لگا اسکی حکومت کے ساتوین مہینے اسمعیل بن بتنیا بن اسمعیل شاہی خاندان سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اُسنے جدلیا کو معہ اُن یہودیون اور کسدانیون کے مار ڈالا جو اُسکے ساتھ تھے پھر وہ مصر کی طرف بھاگ گیا اور اُسکے ہمراہ ارمیا نبی بھی چلے گئے اور حبقوق حجاز کیجانب بھاگ گئے اور وہین اُنکا انتقال ہوا - ارمیا نبی کو مصر بابل صور، صیدا، عمون کی نبوت دیگئی اڑتیس ۳۸ برس کے بعد انکو اہل حجاز نے سنگسار کیا -

منجملہ اُن پیشین گوئیونکے جو جناب موصوف نے کی تھی یہ بہی تہی کہ بخت نصر مصر کے طرف آئیگا اور ہیکل کو ویران وخراب کریگا اور اُسکے رہنے والونکو قتل کر ڈالیگا پس جب بخت نصر مصر مین آیا آپکی لاش کو اسکندریہ مین لیجا کر دفن کیا اور بعضے بیان کرتے ہین کہ ارمیا نبی حسب وصیت

قدس شریف مین دفن کئے گئے اور حزقیا ہو کو یہود سے بحالت قید قتل کر ڈالا۔

طبری کہتا ہے کہ ان واقعات کے بعد جلا وطنان بنی اسرائیل اطراف عراق مین پھیل گئے تا آنکہ اُنکو ملوک فارس نے پھر بیت المقدس کیطرف لوٹایا تب اونھون نے اُسکو دوبارہ آباد کیا مسجد بنائی اور اُسمین اُنکی دو سلطنین قایم ہوئین یہانتک کہ طیطش ملوک قیاصرہ کے ہاتھون انکی خرابی کا دوبارہ دور اور جلوہ کبریٰ کا زمانہ آیا" جیساکہ ہم آیندہ بیان کرینگے

اس مقام پر بنظر تناسب کلام بخت نصر کا نسب اور جو کچھ اُسمین اختلاف واقع ہوا ہے ہم اُسکو بیان کیے جاتے ہین بعضے کہتے ہین کہ بخت نصر سنجاریف بادشاہ موصل کے نسل سے ہے جو بنی اسرائیل سے سامرہ اور قدس شریف مین لڑتا تھا ہشام بن محمد کلبی بروایت طبری کہتا ہے کہ بخت نصر نبوزرادون بن سنجاریف کا لڑکا ہے پھر سنجاریف کو نمرود بن کوش بن حام کیطرف نسباً منسوب کرتا ہے جسکا ذکر توریت مین اولاد کوش کے ذیل مین آگیا ہے اور سنجاریف و نمرود کے درمیان سولہ پشتونکو شمار کرتا ہے پہلا اونکا داریوش بن فالغ اور عصار بن نمرود ہے یہ اسماء بظن غالب غیر محفوظ ہین اور بوجہ عدم درایت اُصول انکے تصحیف کا قوی شبہہ ہے اور انکے صحیح ہونیکا نہایت کم یقین ہو سکتا کہا جاتا ہے کہ بخت نصر اشوذ بن سام کی نسل سے ہے اگرچہ اس نسب کا ثبوت ہمکو نہین ملا اور شاید یہ اول سے صحیح تر ہو کیونکہ سنجاریف کا نسب جرامقہ مین یعنی اہل موصل مین بیان کر دیا گیا ہے اور وہ اہل فارس اشوذ کی اولاد سے ہے طبری نے ابن کلبی سے روایت کی ہے کہ اوسکا اصلی نام بخترسہ تھا جسکو بخت نصر کے نام سے موسوم کرتے ہین لہراسپ اور بشتاسپ اور بہمن شاہان فارس کے زمانہ مین اہواز اور روم کے مابین دجلہ کے غربی جانب کا حاکم تھا اس نے اُن شہرون کو جو بلاد بابل اور شام سے متصل تھے فتح کیا بعدہٗ قدس شریف کی طرف گیا اور اوسکو بھی فتح کیا جیساکہ اس سے پہلے بیان کیا گیا

اور بعضے یہ کہتے ہین کہ بہمن شاہ فارس نے قدس شریف کیطرف اپنا ایک سفیر بطلب اطاعت روانہ کیا تھا اہل قدس نے جب اوسکو مار ڈالا تو بہمن نے ایک لشکر اون کی سرکوبی کو روانہ کیا جسمین داریوش، ملوک یاری بن تابت سے اور کیرش بن کیکوس، ملوک بنی علیم بن سام سے تھے اور اخشوارش بن کیرش بن جاماہن کو اپنے عزیزون مین سے روانہ کیا اور انہین کے ہمراہ بختنصر بن بنوزرازدون بن سنجاریف والی موصل بھی تھا ان لوگون نے بیت المقدس پر پہونچکر اسکو فتح کر لیا جیسا کہ بیان کیا گیا۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ بختنصر والی موصل اس لشکر کے مقدمۃ الجیش کا افسر تہا اور اوسی کے ہاتھون قدس شریف فتح ہوا۔

بنی اسرائیل کا یہ خیال ہے کہ بختنصر کسدانیون مین سے ہے اور وہ ناحور بن آزر تارخ پدر ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہے انکی حکومت بابل مین تھی اور یہ بختنصر انھین کی نسل سے ہے اس نے پینتالیس برس حکومت کی اور بیت المقدس کو اپنی حکومت کے اٹھارہوین سال فتح کیا اس کے بعد ادیل مرو داخ نے بتیس برس حکومت کی بعد ازان اس کا لڑکا فیلسیفر بن ادیل تین برس حکومت کرتا رہا پھر اس پر کورش غالب آیا اور اوسکی حکومت چھین لی یہ وہی کورش ہے جس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی طرف لوٹایا اور بنی اسرائیل نے اس کی حمایت سے بیت المقدس کو آباد کیا اور از سر نو وہان اپنی حکومت کی بنا ڈالی۔

کورش کی بابت جس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کیطرف بہیجا تہا علماء تاریخ نے اختلاف کیا ہے۔ بعد اسکے کہ اونہون نے اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ یہ کورش فارس سے ہے پس بعضون نے کہا ہے کہ یہ بستاسپ ہے اور خوزستان وغیرہ کا کیقوس (کیکادس) اور بختیون بن سیادس اور لہراسپ وغیرہ شاہان فارس کی طرف سے ایک عظیم الشان عالی حوصلہ گورنر تہا لیکن بادشاہ نہ تہا اور

بعضے کہتے ہین کہ کورش۔ اخشوارش بن جاماسپ بن لہراسپ کا لڑکا ہے اور اس کا باپ اخشوارش وہ ہے جسکو بہمن نے بیت المقدس کی طرف روانہ کیا تہا اور جب وہ اس فتح سے واپس ہوا تو اوس کو اطراف ہند اور سندھ کی طرف بھیجا اور جب وہ پھر کر حصین ابر کی طرف آیا تو اوس کو بابل کی حکومت دیدی اس نے بنی اسرائیل کے قیدیوں مین سے ابوحادیل الرحا کی لڑکی امرد خائی کی رضاعی بہن سے اپنا عقد کر لیا نصارا کا یہ خیال ہے کہ اسکے بطن سے بابل یا اور کسی مقام مین اوسکا لڑکا کیرش پیدا ہوا۔ مردخائی نے اسکو دین یہودیت کی تعلیم دی اور انبیاء وقت مثل متیا اور عازریا اور میشائیل اور عزیر علیہم السلام کی اس نے صحبت پائی۔ دانیال اوسکے دولت و حکومت کی کارپرداز و منصرم ہوئے اور سکے کل امور کو یہی سرانجام دیتے تھے اور اوسکو اس امر کی ہدایت کی کہ جو کچھ شاہی خزاین مین ظروف اور اسباب ہون اونکو اونکے مقامات پر واپس لیجائے اور قدس شریف کی تعمیر مین مستعدی ظاہر کرے چنانچہ اس نے بیت المقدس کی از سر نو تعمیر شروع کی اور بنی اسرائیل کو بیت المقدس کیطرف بھیجدیا اور جب ان انبیاء علیہم السلام نے بیت المقدس کیطرف جانیکی خواہش ظاہر کی تو اوسنے کسی مصلحت سے منع کر دیا۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ کیرش۔ کیکو بن غلیم بن سام کا لڑکا ہے جسکو بہمن نے اپنے سپہ سالار بخت نصر کے ہمراہ فتح بیت المقدس کے لیے روانہ کیا تہا اور بخت نصر کو بہمن نے بابل کا حاکم بنایا تہا اوسکو بخت نصر ہی کے نام سے مشہور کرتے ہین جیسا کہ ہمنے بیان کیا اس کے بعد اسکے لڑکے نے تیس سال تک حکومت کی بعدہ اس کا لڑکا بلتنصر نے ایک برس بادشاہت کی۔ پھر بہمن کو اس کے ظلم و تعدی کی اطلاع ہوئی تو اس نے اوس کو معزول کر دیا اور بابل کی حکومت داریوش الماوۃ بن ماذا اے کو دی پھر بعد چند سال اس کو معزول کیا اور کیرش بن کیکو کو حکومت کی کرسی پر بٹھایا اور بنی اسرائیل کے ساتھ

نرمی کا برتاؤ کرنے اور اونکے روسا کو عزت کی نگاہون سے دیکھنے اور اون کو اونکے ملک کی طرف لوٹا دینے اور اونپر اوس کو حاکم بنانے کی ہدایت کی جسکو وہ پسند کرین چنانچہ بنی اسرائیل نے دانیال نبی کو سرداری کے لیے منتخب کیا بعض علماء بنی اسرائیل کی طرف منسوب کرکے بیان کیا جاتا ہے کہ بلنتصر نسل بخت نصر سے بابل اور کسدانیون کا بادشاہ تھا اور دارا بادشاہ مادی (جسکو داریوش بھی لکھتے ہین) اور کورش یعنی کیرش) شاہ فارس اوسکے مطیع تھے لیکن اونھون نے اوس سے سرکشی کی عہدان پر اپنے لشکر کو لیکر چڑھ آیا پہلے تو اسکو ہزیمت ہوئی پھر جب اس نے اپنے لشکر کے نامی سردارون کو لڑائی کے میدان مین روانہ کیا تو اوس نے اوسکو ہزیمت دی بعد ازان اسکا خادم اسکو سوتے مین مارکر داریوش اور کوریوش کے پاس چلا گیا پھر ان دونون نے بابل پر چڑھائی کی اور کسدانیون کو مغلوب کیا۔ دارا اور اوسکی قوم نے مادی کو اپنی سکونت کے لئے مخصوص کیا اور مین یہ گمان کرتا ہون کہ یہ دیلم ہین جو بابل اور اوسکے اطراف مین آئے تھے اور کورش اور اوسکی قوم نے فارس اور کل اسکے بلاد کو اپنے لئے مختص کرلیا اور کورش نے اس سے پہلے بیت المقدس کے بنانے اور ظروف مسجد کے واپس کرنے اور جلا وطنان بنی اسرائیل کو بیت المقدس کیطرف لوٹا دینے کی نذر کی تھی۔ پس دارا کے مرجانے پر کورش فارس اور ماذی کا بادشاہ ہوا اور نہایت عمدگی سے اپنی نذر کا ایفا کیا۔ ہذا محصل الخلاف فی بخت نصر وکیرش۔ واللہ اعلم۔

دولت اسباط عشرہ ہم اس سے پہلے سلیمان کو دولت وحکومت کے تذکرات مین یہ لکھ آئے ہین کہ یہ یعام بن نباط اولاد افرائیم سے منجانب سلیمان عم جمیع اعمال یروشلیم (بیت المقدس) کا حاکم تھا اور بعضے کہتے ہین کہ اعمال بنی یوسف کا نابلس مین گورنر تھا چونکہ یہ ظالم اور سرکش تھا اسکی حکومت وسرداری سے اللہ جل شانہ نے سلیمان عم پر عتاب ظاہر فرمایا اسی وجہ سے یربعام بھاگ کر

مصر چلا گیا اور جب سلیمان ع کا انتقال ہوگیا اور آپکا لڑکا رحبعم تخت حکومت پر بیٹھا ۔ بنی اسرائیل اسکے
خصایل ناپسندیدہ اور ٹیکس کی زیادتی سے برہم ہو کر اس سے علحدگی اختیار کرنے پر امادہ ہوئے
اور سوائے بنی یہودا اور بنیامین بقیہ اسباط عشرہ ایک مقام پر مجتمع ہوئے (یہ وہ زمانہ تھا کہ یربعام
بنی اسرائیل کے باہمی اختلاف سنکر مصر سے چلا آیا تھا اور موقع کا منتظر تھا) اور اونہون نے یربعام کی
بیعت کی اور اسکو اپنا حاکم بنایا اور اسکے ساتھ ہو کر رحبعم اور اوس سے جو اوسکے ہمراہ تھے بنی یہود
اور بنیامین سے لڑے اور یروشلیم مین اونکو گھیر رکھا پھر فلسطین بنی یوسف کی حکومت کا رخ کیا اور شہر نابلس
مین اسباط عشرہ پر قابض ہوگئے اور اونکو قدس شریف اور قربان گاہ مین داخل ہونے سے
روک دیا ۔

(یربعام) نااہل فاسق بدخلق تھا اور اس سے اور رحبعم بن سلیمان ع اور اوسکے لڑکے
ابیا اور اسا بن ابیا سے برابر لڑائیان ہوتی رہین ابیا ان کل لڑائیون مین اوسپر اکثر غالب ہوتا رہا بعدہ
اسا کی حکومت کے دوسرے سال اور اپنی حکومت کے بیسوین برس یربعام مرگیا بجائے اسکے اسباط
عشرہ نے اسکے لڑکے یونا داب کو تخت حکومت پر بٹھایا ۔ یہ بھی ظلم اور بت پرستی اور جمیع خصایل
مین اپنے باپ کی طرح تھا ۔ اللہ تعالی نے اسپر بعشا بن اخیا کو مسلط کردیا وہ اسکو اور اسکے کل خاندان
والون کو اسکے حکومت کے دوسرے سال مار کر خود اسباط عشرہ پر حکومت کرنے لگا اور اسا بن ابیا اہل
قدس سے اپنے تمام زمانہ حکومت مین لڑتا رہا اسا اکثر باستمداد شاہ دمشق بعشا سے لڑتا تھا ایک
مرتبہ شاہ دمشق کو لیکر اسپر چڑھ آیا ۔ بعشا ان دنون شہر ... کو آباد کر رہا تھا اور اسکے تعمیر مین مصروف
تھا بعشا اوسکا مقابلہ نکرسکا اور کل اسباب و سامان عمارت چھوڑ کر بھاگ نکلا ۔ اسا نے اوسکو لوٹ لیا
اور اس سے قلعہ بنوائے پھر (عشار بعشا) بن اخیا چوبیس برس حکومت کرکے مرگیا اور شہر ... مین دفن
کیا گیا ۔ اس سے پیشتر انکے نبی نے اسکو ہلاکت سے ڈرایا تھا ۔ اسکے بعد اسکا لڑکا ایلیا اور بردا

دیگر ایلیوا۔ اسا کی حکومت کے چھبیسوین برس تخت حکومت پر بیٹھا اور دو برس تک حکومت کرتا رہا۔ بعد ازان فلسطین کے بعض شہرون کے تسخیر کے غرض سے بنی اسرائیل کا لشکر روانہ کیا۔ زمری حسب المرکب یا ابن الیاقا نے جو انہین اسباط مین سے تھا۔ ایلیا پر دفعۃً حملہ کر کے اوسکو اور اوسکے کل خاندان کو قتل کر ڈالا اور خود تخت حکومت پر بیٹھ گیا چند دنون تک یہی حالت رہی تاآنکہ بنی اسرائیل کو جو فلسطین کے محاصرہ پر گئے تھے اس واقعہ سے آگاہی ہوئی وہ اسکے حکومت و سرداری سے راضی نہوئے اور اونہون نے صی بن کسات کو اوسی کے سبط سے حکومت کے لئے منتخب کیا اور زمری کی طرف لوٹ آئے جس نے اونکے بادشاہ ایلیا کو مار ڈالا تھا اور اوسکو ہر چہار طرف سے گھیر کر شاہی دربار مین گرفتار کر لائے اور اوسکے جلانے کے لئے آگ مشتعل کی اور اس واقعہ کے ساتوین دن اوسکو جلا دیا۔ پھر عمری بن ناذاب ملقب بہ صاحب الحرب سبط افرائیم سے حکومت کا دعویدار ہوا اور صی بن کسات کو موقعہ پا کر قتل کر کے خود حکومت کی کرسی پر کمال استقلال سے بیٹھ گیا یہ وقایع اسا کی حکومت کے اکتیسوین سال وقوع ہوئے۔ پھر بنی اسرائیل مین اختلاف پیدا ہو گیا۔ اون مین سے بعض نے بنیامین بن قتال کو سبط لیسا خر سے اپنا حاکم بنایا اور عمری سے لڑائی لڑے پر اوس پر غالب آیا۔ یہ شہر ترصا مین رہتا تھا اس نے اپنی حکومت کے چھٹے برس سامریا کو لوٹا اور بارہوین برس حکومت کے مر گیا نابلس مین مدفون ہوا اسکے بعد اسباط عشرہ کا حاکم اسکا لڑکا اخاب مقرر کیا گیا۔ یہ اپنے آباد و اجداد کی طرح

سلہ سامریہ جبل سمران مین ہے اس کو ایک شخص سامر نامی نے بعوض ایک قنطار چاندی کے خرید کیا تھا اور اوس مین اپنا محل بنوایا اور اوسکا نام سبسطیہ رکھا۔ بعدہٗ یہ شہر خرید کرنے والے کی طرف منسوب ہو گیا اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا نام سومرون تھا جسکو معرب کر کے اب ساحرہ کہتے ہین یہ شہر اونکے بادشاہون کا تا زمان انقراض حکومت دار السلطنت رہا۔

کفر وعصیان و بت پرستی کا مذہب رکہتا تہا اس نے شاہ صیدا کی لڑکی سے اپنا عقد کیا اور سامرہ
مین ایک ہیکل بنوائی اور اوس مین ایک بت رکہکر اسکو سجدہ کرتا تہا اس نے انبیاء علیہم السلام
کے قتل مین سب سے زیادہ حصہ لیا۔ قریہ اریحا کو آباد کیا ایلیا نبی علیہ السلام کے بددعا سے تین
برس کا قحط پڑا۔ ایلیا نبی ان سے جدا ہوکر بریہ مین چلے آئے اور وہین مقیم رہے پہر وہان
سے لوٹے اور دعا کی اللہ تعالی نے پانی برسایا پہر اونہون نے اون لوگون کو قتل کرڈالا جو
احاب کے ساتھ بت پرستی کرتے تہے ہکذا قال ابن عمید۔ ابن عمید نے ایسا ہی کہا ہے طبری
کا یہ خیال ہے کہ جس نبی نے انکے حق مین بددعا کی تہی وہ الیاس بن سین (یا یاسین) بن فنحاص
بن عیزار کی نسل سے تہے اور وہ اہل بعلبک اور احاب اور اوسکی قوم کی طرف مبعوث ہوئے
تھے اونہون نے اونکو جہٹلایا۔ اسوجہ سے تین برس تک بلائے قحط مین گرفتار رہے پہلے
انہون نے اپنے بتون سے رجوع کیا جب اون سے کار برآری نہ ہوئی تو جناب موصوف
کی طرف رخ کیا اور اون سے دعا کے خواستگار ہوئے الیاس نبی نے دعا کی پانی برسا لیکن
بدستور اپنے کفر اور عصیان پر قایم رہے احاب اون پر زیادہ سختی کرتا رہا الیاس نبی نے
اللہ تعالی سے اپنی وفات کی دعا کی اور لوگون کو ہلاکی وتباہی سے آگاہ کیا۔

بعد الیاس نبی کے الیسع بن اخطوب کو سبط افرائیم سے نبوت دیگئی۔ ابن عساکر
کہتا ہے کہ آپکا نام اسباط بن عدی بن شوتلیم بن افرائیم ہے۔ ابن عمید کہتا ہے کہ احاب
کے زمانہ مین اللہ تعالی نے ایلیا نبی پر الیاس بن لفیسا کو تقدیس دینے کی وحی
نازل فرمائی تھی اور نیز ادوم کو دمشق مین اور یاہو بادشاہ بنی اسرائیل کو قدس شریف
مین تقدیس دینے پر ماسور کیا تہا۔ اس کے بعد سنداب بادشاہ سوریہ۔ احاب
بن عمری اور اسباط عشرہ پر چڑہ آیا۔ اس نے سامرہ سے نکلکر اوسکا مقابلہ کیا اور

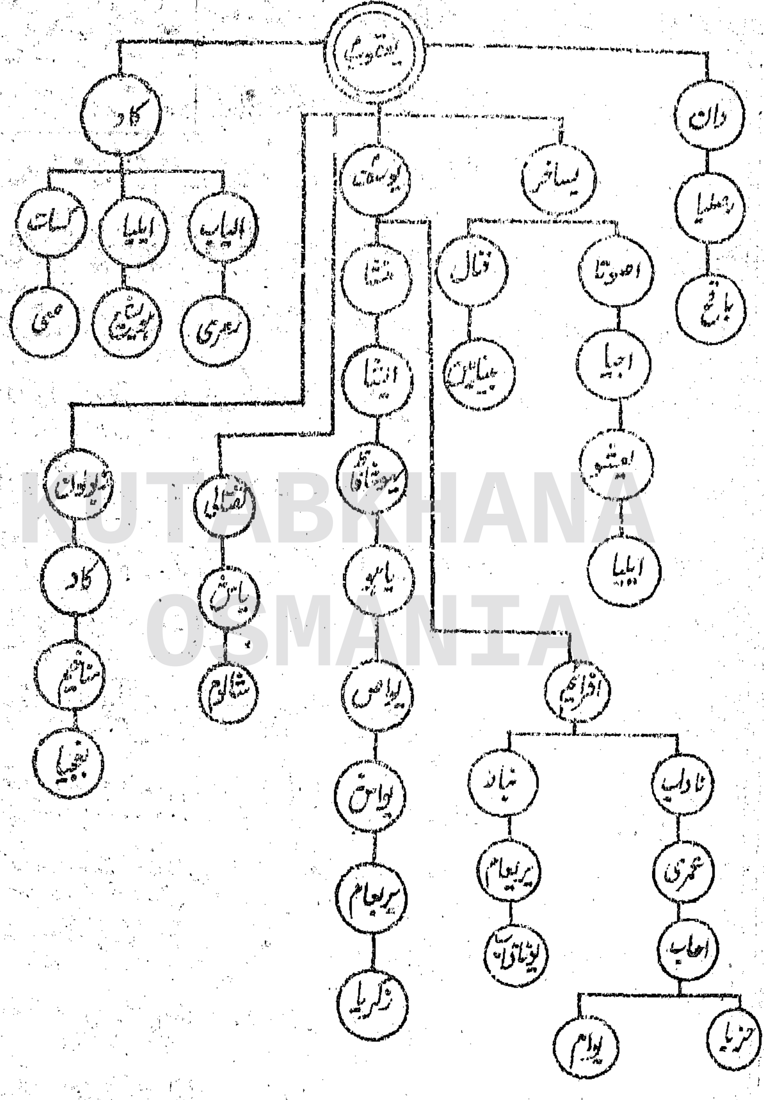
دو مرتبہ سخت ہزیمت دیکر پسپا کر دیا سنداب لڑائی کے میدان سے بہاگ کر ایک قلعہ مین جا چہپا
جب وہ بہی اوسکو محاصرین کے ہاتہون سے پناہ نہ دے سکا تو وہ ایک روز تنہا احاب کے
پاس چلا آیا احاب نے اوسکی تقصیر معاف کر دی اور اوسکو اوسکے ملک کی طرف لوٹا دیا نبی
موصوف نے اسکے اس فعل سے اپنی ناراضی ظاہر کی اور اوسکو اوس عذاب سے ڈرایا
جو اوسکی اولاد پر اللہ تعالی کیجانب سے نازل ہونے والا تہا بعد اسکے احاب بادشاہ اسباط
یہوشافط بادشاہ نبی یہودا کے ہمراہ بادشاہ سوریہ سے لڑنے کو نکلا اور اثنا لڑائی مین ایک
پتہر کے صدمہ سے مر گیا اور سامرہ مین لا کر دفن کیا گیا۔ اس نے بائیس برس اور بروایت ابن عمید
اٹہارہ برس حکومت کی اسکے بعد اسکا لڑکا اخزیا (یا اسیا) تخت حکومت پر بیٹہا گیا۔ یہ نہایت
بد اطوار اور سرکش تہا اس نے عاموص نبی کو شہید کیا اور بعل نامی بت کی پرستش شروع کی دو برس
حکومت کر کے مر گیا بعدہ اسکا بہائی یورام بادشاہ ہوا اس نے اسباط عشرہ پر بارہ برس تک بادشاہ
کی۔ اس نے پہلے بنی مواب پر جزیہ نہ دینے کیوجہ سے حملہ کیا سات روز تک بنی مواب محاصرہ
مین رہے۔ جب پانی ختم ہو گیا تو الیسع کی دعا سے وادی جاری ہو گئی بنی مواب پانی کے خیال
سے باہر نکل آئے بنی اسرائیل نے اونمین سے بیشمار آدمیون کو مار ڈالا بعد اسکے ہداد بادشاہ
ارم نے سامرہ کے محاصرہ کو لشکر جمع کیا اور اوسکا تین برس محاصرہ کیے رہا تا آنکہ الیسع نبی
کی دعا سے خایب و خاسر لوٹا سنہ جلوس مین جبکہ ملوک جزیرہ اور ارم کی لڑائی
سے اخزیا بن یہورام بادشاہ بیت المقدس کے ہمراہ لوٹا آ رہا تہا۔ یہوشافط بن یہاسبط منشی بن
یوسف نے موقع پا کر اوسکو اور اخزیا بادشاہ قدس کو مار ڈالا اور آپ خود اسباط پر حکومت
کرنے لگا ابن عمید لکہتا ہے کہ یورام بن احاب بادشاہ اسباط معہ اخزیا بادشاہ بیت المقدس کے
روم سے لڑنے کو گیا تہا اور وہین اثنائے لڑائی مین مارے گئے یہوشافط تخت حکومت پر

بیٹھتے ہی بنی احاب کے قتل مین مصروف ہوگیا اور تقریباً کل بنی احاب کو مارڈالا جیساکہ اوس کو الیسع نے حکم دیا تھا۔ یہ پچیس سال حکومت کرکے مرگیا بعدہ اسکالڑکا یواحس اسباط عشرہ کا بادشاہ ہوا اور سترہ برس تک بادشاہت کرتا رہا بعدہ اسکالڑکا یواش تخت نشین ہوا اس نے بیت المقدس پر حملہ کیا اور اوسکو امصیا بادشاہ قدس کے ہاتھ سے چہین لیا اور اوسکے چارسو ذراع سور کو منہدم کردیا اور اہل قدس کو گرفتار کرلیا۔ اور عزریا کاہن کے اولاد کو پکڑ لیا۔ اور جو کچھ ہیکل مین تھا اوسکو لوٹکر سامرہ کو واپس آیا۔ بعد چندے الیسع علیل ہوئے یواش اونکی عیادت کو گیا اونہون نے اوس سے وعدہ کیا کہ ارومکو یہ ہلاک کریگا اور اوسپر تین بار فتحیابی حاصل کریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ تیرہ برس تک حکومت کرکے مرگیا اوسکے بعد اسکالڑکا یربعام بادشاہت کرنے لگا یہ نہایت درجہ بدخصلت اور بداطوار تھا اس نے امصیا بادشاہ یہوذا پر حملہ کیا اور بعض مورخ یہ کہتے ہین کہ اسکے باپ یواش نے بیت المقدس پر حملہ کیا تھا اور اوس نے اوسکے بادشاہ امصیا کو ہزیمت دی تھی اور اوسکو گرفتار کرلایا تھا۔ اور جو کچھ خزاین شاہی مین تھا اوسکو لوٹ لیا تھا اور عزریا کاہن کو سامرہ مین قید کرلایا تھا پھر اپنی حکومت کے اکتالیسوین[۴۱] برس اور عزیاہو بن امصیا کے ستائیسوین سال اسکو آزاد کردیا تھا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ سامرہ مین بنی اسرائیل گیارہ برس رہے۔ بعدہ یربعام کے لڑکے زکریا کو عزیاہو کے حکومت کے اڑتیسوین سال تخت حکومت پر بٹھایا اس نے صرف چھہ مہینے حکومت کی اسپر سبط زبلون سے شاحیم بن کاد نامی ایک شخص اہل صا سے حملہ کربیٹھا اور اوسکو قتل کرکے آپ تخت حکومت پر بیٹھ گیا۔ اس نے بارہ برس تک حکومت کی اور بروایت ابن عمید اسکی حکومت کا زمانہ دس برسون مین محدود کیا جاتا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ عزیاہو بادشاہ قدس کے حکومت کے اونتالیسوین[۴۹] برس اس نے شہر

برصا کو بزور تیغ فتح کیا اور انھین ایام مین اسپر قول بادشاہ موصل چڑہ آیا اور اوس سے ایکہزار
قنطار چاندی جزیہ مقرر کرکے واپس آیا یہ نہایت ردی السیرت مردم آزار تھا اسکے مرنے کے بعد
بقمیان بن مناحیم عزیا ہو بادشاہ قدس کے حکومت کے چالیسوین سال تخت و دولت و حکومت
پر متمکن ہوا اور زیادہ برس تک بادشاہانہ زندگی بسر کی بعدہ اوسکے عمال مین سے یاقح بن رصلیا
اسپر غالب آیا یہ بھی اپنے اگلے بادشاہون کیطرح گمراہی اور بدبیدینی پر تھا۔ یہ اسباط پر سامرہ مین
دس سال حکومت کرتا رہا اسی کے زمانہ حکومت مین عزیاہو بن امصیا بادشاہ قدس مرگیا اور یاقح
بن رصلیا۔ اپنی بدچلنی اور بت پرستی پر قایم رہا تاآنکہ ہوشیع بن ایلیا سبط کادم نے یوابہ بادشاہ
قدس کے حکومت کے تیسرے سال اس کو قتل کرڈالا اور اسباط نے اسکو بجاے اوسکے بادشاہت
و حکومت کے تخت پر بیٹھایا۔ اسکی حکومت سات برس تک رہی اسکے زمانہ مین اسپر بادشاہ
اقور اور موصل چڑہ آئے تھے اور اسباط نے خراج دینا قبول کیا تھا بعد چندے ہوشیع نے بادشاہ
مصر سے اعانت طلب کی اور اوسکی اطاعت قبول کرنے کی خواہش ظاہر کی جب
اس امر کی اطلاع بادشاہ موصل کو ہوئی تو اوس نے اسپر حملہ کیا اور تین برس کے
محاصرہ کے بعد چوتھے سال سامرہ کو فتح کرلیا اور اپنی حکومت کے نوین برس
ہوشیع کو قید کرلیا اور اسباط کے ہمراہ اسکو موصل کے طرف لے آیا پھر اصبہان (اصفہان)
کے قصبات کیطرف لاکر اونکو آباد کیا اسی وقت سے بنی اسرائیل کی حکومت
سامرہ سے منقطع کردی گئی اور بادشاہ یہوذا و بنیامین قدس شریف مین حکومت کرتے
رہے یہ واقعہ اخزیا بن احاز کے سنہ جلوس مین واقع ہوا قدس شریف مین برابر اسکے
ملوک یکے بعد دیگرے حکومت کرتے رہے تاآنکہ اونکی حکومت کا بھی خاتمہ ہوگیا اور بادشاہ
موصل نے کورہ عازا۔ حماۃ۔ صفر آرام سے لوگون کو مجتمع کرکے سامرہ مین آباد کیا ابن عمید

کہتا ہے کہ مورخین یہ بیان کرتے ہین کہ اہل سامرہ پر اللہ تعالیٰ نے درندون کو مسلط کیا تھا وہ اونکو تنگ کرتے تھے اہل سامرہ نے بادشاہ موصل کے پاس چند آدمیون کو سامرہ کی قسمت کو اکب دریافت کرنے کو روانہ کیا پس اون سے بیان کیا گیا کہ اہل سامرہ کے دین یہودیت قبول کرنے سے درندے نہ ستا سکین گے۔ چنانچہ یہودیون کے بڑے بڑے کاہنین سامرہ کی طرف روانہ کئے گئے اس غرض سے کہ اونکو دین یہودیت کی تعلیم وتلقین کرین سامرہ کی یہی اصلیت ہے یہ اونکے اہل ملت سے نزدیک نہ تو اونکے نسب سے ہین اور نہ اونکے دین مین ہین۔ واللہ مالک الامور لا رب غیرہ ولا معبود سواہ۔

شجرہ ملوک اسباط عشرہ



تعمیر بیت المقدس بعد ویرانی اول

دولتین بنی حسمانی وبنی ہیرودس

یہود کے وہ اخبار جو بعد جلاء بختنصر بیت المقدس اور اوسکے اطراف مین واقع ہوئے اور ان سے اون دونون دولتون کے تذکرات جو اس مدت مین قایم تہین کسی مورخ نے تحریر نہین کیا اور نہ مین نے باوجود کثرت و اتساع فن تاریخ۔ تاریخ کی کسی کتاب مین یہ حالات دیکہے ہین مین جن دنون مصر مین تہا اتفاقاً بنی اسرائیل کے ایک فاضل کی تالیف ملگئی جسمین بیت المقدس کے اخبار اور بنی اسرائیل کی اون دونون دولتون کا بیان لکہا ہوا تہا جو مابین ویرانی بختنصر اول اور ویرانی طیطش ثانی زمانہ جلوہ کبری مین قایم ہوئی تہین مولف نے اپنے زعم مین اس زمانہ کے حالات بالاتمام لکہے ہین اسکا نام یوسف بن کریون ہے یہود کے نامی سپہ سالارون اور رئیسون سے تہا صولت کی حکومت اسکے قبضہ مین اوس زمانہ مین تہی جسوقت روم نے بنی اسرائیل پر حملہ کیا تہا اور اسپیانوس پدر طیطش نے اسکا محاصرہ اور بیت المقدس وصولت کو بزور تیغ فتح کیا تہا یوسف بہاگ کر پہاڑ کے کسی گہائی مین چہپ رہا۔ قضا کار اسپیانوس ایک روز ت تہا اوسطرف سے نکلا اوس نے اسکو گرفتار کرلیا اور پہر اسکو اوس نے احسانا چہوڑ دیا۔ اسی ذریعہ سے اسکے لڑکے طیطش نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس سے جلاء وطن کیا تو اوس نے یوسف کو عبادت کی غرض سے بیت المقدس ہی مین رہنے دیا۔

یہ تو مولف کا ترجمہ تہا اب باقی رہی کتاب۔ مین اوس سے بیت المقدس اور یہود کے اس مدت کے حالات اور انکی اون دونون دولتون کے تذکرات جو یہود کے

---

[1] بیت المقدس کے قریب ایک شہر کا نام ہے۔ کما فی التوارۃ اور شاید اسکو اب صفد کہتے ہین۔

بنی عسماقی اور بنی ہیرودس کی تھین اور اس زمانہ کے احداث (بدعات) کو جیسا مین نے
اوس تالیف مین پایا ہے اس مقام پر خلاصہ کرکے لکھتا ہون کیونکہ مین نے سوائے اس
تالیف کے ان حالات کو کسی اور کتاب مین نہین پایا اور قوم اپنے سلف کے حالات بنسبت
دوسرون کے زیادہ جانتی ہے جبکہ اون واقعات کی مخالفت وہ نکرتا ہو جو اوس سے
پہلے گذرا ہوا۔ جیسا کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تصدقوا
اهل الکتاب اور پہر ارشاد کیا ولا تکذبوهم باوجودیکہ یہ اون اخبار یہود اور
قصص انبیاء کرام کے طرف اشارہ ہے جن کے بارے مین من عند اللہ آیات
نازل ہوئی ہین اس دلیل سے کہ اسکے بعد فرمایا ہے وقولوا امنا بالذی انزل الینا
وانزل الیکم اور اون واقعات کے خبرون مین جو کسی کی طرف مستند ہون اوس مین
ایک شخص کی روایت کافی ہوگی جبکہ اوسکی صحت کا گمان غالب ہو لہذا ہم اس نظر سے
مناسب سمجھتے ہین کہ اس اخبار کو بنی اسرائیل کے اون خبرون سے ملحق کردین جو پیشتر لکھی
جا چکی ہین تاکہ اون کے ابتداء زمانہ سے اخیر زمانہ تک کے حالات کی تکمیل ہوجائے اور
مین نے اوسکی صدق اور کذب کا زیادہ التزام نہین کیا۔ واللہ المستعان۔

طبری اور ائمہ تاریخ کہتے ہین کہ یرمیا (یا رامیا) بن خلقیا بنی لاوی سے منجملہ انبیاء اسرائیل
کے صدقیا ہو بیت المقدس کے اخیر بادشاہ بنی یہودا کے زمانہ حکومت مین تھے جب اون
لوگون مین کفر والحاد کا شیوع ہوا تو جناب موصوف نے انکو بخت نصر کے ہاتھون ہلاک ہونے
سے ڈرایا۔ بنی اسرائیل نے ارمیا نبی کو قید کردیا تا آنکہ بخت نصر نے بیت المقدس پر چڑہائی کی اور
قبضہ حاصل کرکے ان کو اور قیدیان بنی اسرائیل کے ہمراہ بابل کی طرف روانہ کردیا۔ منجملہ
ارمیا نبی کے اون اقوال کے جو اونہون نے بنی اسرائیل سے کہے تہے یہ قول بہی تہا کہ

بنی اسرائیل پھر بیت المقدس کی طرف ستر برس کے بعد واپس کر دئے جائینگے
اور اس زمانہ مین وہان بخت نصر اور اوسکا لڑکا اور پوتا حکومت کریگا اور وہ انکو
ہلاک کر ڈالیگا اور کسدانیون کی حکومت جاتی رہیگی۔ ارمیا نبی نے بنی اسرائیل کو دوسرے
الفاظ مین یون بھی سمجھایا تھا کہ تملوگ بیت المقدس کے ویران ہونے کے ستر برس
بعد پھر اسکی طرف واپس کر دئے جاؤگے اور یشعیا ابن اموص نے جو اونکے انبیاء کرام
سے تھے یہ خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل کورش شاہ فارس کے زمانہ مین بیت المقدس کے
طرف واپس کئے جائینگے۔ چنانچہ کورش نے جب بابل پر قبضہ حاصل کیا
اور کسدانیون کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا تو اوس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس
کی طرف واپس آنے کی اور مسجد بنانے کی اجازت دی اور لوگون مین یہ
منادی کرادی کہ مجکو اللہ تعالے نے ایک مکان بنانے کی ہدایت کی ہے
پس جسکا اللہ کے لئے جی چاہے وہ اوسکے بنانے کے لئے جائے۔ پس بنی اسرائیل
بیالیس ہزار کی تعداد سے روانہ ہوئے اور اون مین زربابل بن سالتئیل بن
یوخنیا اخیر بادشاہ قدس تہا جسکو بخت نصر نے قید کیا تھا اور عزیر نبی استیوع
بن فنحاص بن عازر بن ہارون کی اولاد سے بھی اون کے ہمراہ تھے۔ عزیر
اور استیوع مین چھہ پشتون کا فرق بتایا جاتا ہے مین نے اونکے نامون کے
نقل پر اعتبار نہین کیا اس وجہ سے کہ اونکے تصحیف ہونے کا ظن غالب تھا۔
بہرکیف کورش نے مسجد اقصی کے ظروف بھی لوٹا دئے جو بوجہ کثرت تعبیر و بیان
مین نہین آسکتے۔ ابن عمید کہتا ہے کہ مسجد اقصی کے پانچہزار چار سو ظروف
طلائی اور نقری تھے۔

بنی اسرائیل نے بیت المقدس مین پہونچکر باعانت کورش بیت المقدس کی تعمیر شروع
کی ان کے قدیمی دشمن سامرہ کے رہنے والے ان سے چھیڑ چھاڑ کرنے لگے اور ستّر
ستّر برس والے ہنوز پورے نہوئی تھی کیونکہ بیت المقدس کی ویرانی بختنصر کے
حکومت کے اٹھارہوین برس ہوئی ہے اور اوس کی حکومت پینتالیس برس ہی
اور اسکے لڑکے اور پوتے کا عہد حکومت پچیس برس رہا۔ اس حساب سے ستّر
برس مین اٹھارہ برس کم ہوئے جو قبل ویرانی بیت المقدس۔ بختنصر کے حکومت کے
گذرے تھے۔ اہل سامرہ۔ بنی اسرائیل کو تعمیر قدس سے برابر روکتے رہے تا آنکہ اٹھارہ
برس کی بقیہ مدت منقضی ہوگئی اور دارا شاہ فارس کی حکومت کا زمانہ آگیا اہل سامرہ
اسکے مزاحمت کرنے کی غرض سے دارا کے پاس گئے دارا کے ارکان دولت نے
عرض کی کہ کورش نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی تعمیر کی اجازت دی تھی دارا نے
بنی اسرائیل سے مزاحمت نہ کی۔ اب بنی اسرائیل نے دارا اول کی حکومت کے دوسرے
برس اسکی تعمیر پوری کرلی اون دونون اسکے کاہن عزیر تھے اُنھون نے بیت المقدس
کے طرف لوٹنے کے دوسرے برس توریت کی تجدید کی پھر زریابل مرگیا بجائے اوسکے
بہشتیاس کو بٹھایا اور عزیر کے انتقال کے بعد شمعون الصفا (بنی ہارون) کو اونکا نائب مقرر کیا۔
یوسف بن کریون کہتا ہے کہ بختنصر جب اہل بابل کی طرف مراجعت کرکے گیا تو
اوس نے ستائیس برس اور حکومت کی بعدہٗ اسکا لڑکا بلتنصر تین برس تک حکومت
کرتا رہا تا آنکہ داریوش بادشاہ ماذنی (جس کو مین دیلم سمجھتا ہون) اور کیرش
بادشاہ فارس نے اس سے بدعہدی کی باہم لڑائی ہوئی بالآخر
بختنصر کے لشکر نے ان کو ہزیمت دی جیسا کہ بیان کیا گیا اوس نے اسن

کامیابی کی خوشی مین ایک جشن شاہی منعقد کیا اور اپنے سرداران لشکر کو جمع کرکے بیت المقدس کے اُن ظروف مین اون کو شراب پلائی جس کو اسکا باپ ہیکل سے اُٹھالایا تھا اللہ تعالی اس فعل سے ناراض ہوا اوس نے اوسیوقت بچشم خود یہ دیکھا کہ ایک غیبی ہاتھ نے دیوار سے نکلکر بخط کسدانی دیوار پر چند کلمات لکھے وہ کلمات عبرانیہ "احصی" "وزن" "نقد" تھے بلتنصر اور حاضرین یہ دیکھکر سخت پریشان ہوئے اور دانیال نبی سے بکمال منت وسماجت اسکی تعبیر دریافت کی۔ وہب ابن منبہ کہتا ہے کہ دانیال۔ حزقیل اصغر کے اعقاب اور دانیال اکبر کے اخلاف سے ہین۔ اونھون نے ان کلمات کی یہ تعبیر بیان فرمائی کہ یہ کلمات تیرے زوال ملک سے تجھکو ڈراتے ہین اس کے معنی یہ ہین کہ اللہ تعالی نے تیری حکومت کے زمانہ کو محصور کردیا اور اوس نے تیرے اعمال کو تول لیا اور اوسکا حکم تیرے اور تیری قوم سے نزع ملک کا نافذ ہوگیا حکم الہی سے اسی راتکو بلتنصر مارا گیا اور جیساکہ ہم نے پیشتر تحریر کیا ہے کورس اور اوسکی قوم۔ ملک پر مستقل حکمران ہوگئی جلاء وطنان بنی اسرائیل بیت المقدس کو واپس کردئے گئے اور اونکو کسدانیون پر فتحیابی کے شکریہ مین اوسکی عمارت کی غرض سے مال ومتاع دیا گیا۔ بنی اسرائیل بطیب خاطر بیت المقدس کی طرف روانہ ہوئے اون کے ہمراہ عزیر کاہن اور نحمیا اور زمرد خائی اور جمیع رؤساء جلاء وطنان بنی اسرائیل بھی تھے بنی اسرائیل یروشلیم مین پہونچکر بیت المقدس اور مذبح کو حسب حدود سابق بنانے لگے اور تقرب کی نظر سے قربانیان کین۔ اس کے بعد کورس ان کو گیمون۔ زیت۔ گاے۔

بکری، شراب اور جمیع مایحتاج الیہ بیت المقدس کی مجاورت کے لئے سالانہ
دیتا رہا علاوہ اسکے اور بھی اون کے ساتھ سلوک اور احسانات کرتا تھا اس کے بعد
اور ملوک فارس اسکی پیروی کرتے رہے مگر زمانہ حکومت اخشویرش مین ان سب
باتون مین کمی واقع ہوگئی اسکا وزیر ہامان نامی عمالقہ سے تھا وہ در پردہ بنی
اسرائیل کا معاند اور مخاصم تھا رفتہ رفتہ اوسکی پوشیدہ کوششون سے یہہ نتیجہ
پیدا ہوا کہ اخشویرش ان کے قتل پر تل گیا لیکن مردخائی کی سفارش سے بنی اسرائیل
کو قتل سے بچا لیا اوس نے مردخائی کے کہنے سے بنی اسرائیل کو جس حالت پر تھے
اوسی حالت پر رہنے دیا تا آنکہ دارا کے مرنے سے حکومت فارس کا خاتمہ ہوگیا
اور ملک فارس پر بنی یونان متصرف ہوگئے اور اون مین سے اسکندر بن فیلقوس
حکومت کرنے لگا اوس نے اپنی فتحیاب لشکر سے زمین کو روندا یا شامی ساحل کو
فتح کر کے بیت المقدس کی طرف گیا کیونکہ وہ بھی دارا کے ممالک محروسہ سے تھا
بنی اسرائیل کے کاہنین اس کے آنیکی خبر سنکر خائف ہوئے۔ ایک مرتبہ سکندر نے
عالم تمثال مین یہہ دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہوا اوس سے کہہ رہا ہے کہ مین تیری
مدد کو آیا ہون اور اوسکو اس نے اہل قدس کے اذیت سے منع کیا اور اوس کو
ان کے اشارات کی بجا آوری کی ہدایت کی۔ جب سکندر بیت المقدس مین پہونچا اور
کاہن اعظم نے اس سے ملاقات کی اس نے کاہن کی تعظیم و تکریم کی اور اوسکے
ہمراہ ہیکل مین داخل ہوا کاہن نے سکندر کے لئے دعا برکت کی سکندر اوس کے
طرف مائل ہوگیا اور اوس نے یہہ خواہش ظاہر کی کہ اوس مقدس مقام پر
اسکی سونے کی تصویر رکھہ دیجائے تا کہ اوسکا ذکر خیر ہوتا رہے کاہن نے

کہا کہ یہہ ہمارے مذہب مین ممنوع ہے لیکن تو اپنی ہمت اور فیاضی قربانگاہ اور نمازیون کے لئے مبذول رکہہ وہ تیرے لئے دعا کرتے رہین گے اور تیری یادگار قایم کرنے کی غرض سے اس سال جسقدر بچے بنی اسرائیل کے پیدا ہونگے وہ سب تیرے نام سے موسوم ہونگے سکندر اس بات پر راضی ہو گیا بنی اسرائیل کو بے انتہا مال دیا اور کاہن کو نہایت معقول جائزہ دیکر دارا کی لڑائی کے بارے مین استخارہ کرنے کو کہا کاہن نے کہا جاؤ تمہارا اللہ مددگار ہوگا۔ پہر سکندر نے دانیال سے اپنا خواب بیان کیا اونہون نے تعبیر کی کہ تو دارا پر فتح پائیگا اس کے بعد سکندر بیت المقدس سے واپس ہوا اور اوسکے اطراف وجوانب کو دیکہتا ہوا نابلس کی طرف گذرا اور سنبلاط سامری سے ملا۔ اہل قدس نے اس کو نکال دیا تہا سنبلاط نے سکندر کی دعوت کی اور تحفے ہدایا دئے اور طول بریدمین ہیکل بنانیکی اجازت چاہی سکندر نے اسکو ہیکل بنانے کی اجازت دیدی چنانچہ سنبلاط نے ہیکل تیار کرکے اپنے داماد منشا کو اوسکا کاہن مقرر کیا۔ یہودیون کا یہہ گمان ہے کہ توریت مین قول باری عز اسمہ اجعل البرکۃ علے جبل کریدم،، سے یہی ہیکل مراد ہے۔ یہودی اپنے عیدون مین اس جدید ہیکل کی طرف جانے اور اوس پر نذرین چڑہانے لگے رفتہ رفتہ وہ عظیم الشان ہو گیا اور اہل بیت المقدس اوس سے دب گئے تا آنکہ ہرمایوس بن شمعون۔ اول بادشاہ بنی حسمانی نے اوسکو ویران کیا جسکا آیندہ ذکرہ۔

اس کے بعد سکندر اپنے حکومت کے تینتیس ۳۳ سال پورے کرکے مرگیا اور اوسکا ملک اوس کے اراکین سلطنت مین تقسیم ہوگیا سلیاقوس سکندر کے ...

اوس کے اراکین دولت سے ایک با رعب و جاہ شخص ہوا وہ بھی فقرا اہل قدس کے لیے مال و اسباب بھیجتا رہا بعد چندے اوسکو یہہ خیال ڈالا گیا کہ ہیکل مین اسباب نادرہ اور بکثرت جواہرات کے ذخایر ہین اوس نے اسکی طمع مین اپنے ایک سپہ سالار کو جسکا نام اردوس تھا بیت المقدس سے مال و اسباب و ذخایر کے ضبط کرنے کے لیے روانہ کیا۔ کاہن جنینان نے اردوس کو اس فعل سے باز رکھنا چاہا اور یہہ ظاہر کیا کہ اس مین فارس اور یونان کے بقیہ صدقات ہین اور وہ چیزین ہین جو حال مین سلیا قوس نے مرحمت فرمائی ہین۔ اردوس۔ کاہن جنینان کے کہنے پر متوجہ نہوا ہیکل کے لوٹنے پر تیار ہوگیا۔ اہل قدس کی بد دعا سے اردوس اثنا راہ مین جبکہ ہیکل کے لوٹنے کو آرہا تھا درد سر مین مبتلا ہوگیا اس کے ہمراہی پریشان ہو کاہن جنینان کے پاس آئے معذرت کی دعا نیک کے خواستگار ہوئے چنانچہ کاہن جنینان کی دعا سے اردوس اوسیوقت اچھا ہوگیا اور اپنی دلیری پر نادم ہو کر لوٹ آیا اس واقعہ سے سلیا قوس بیت المقدس کی عزت زیادہ کرنے لگا اور مقررہ مال و اسباب دو چند بھیجنے لگا۔

ابن کریون کہتا ہے کہ پھر توریت کا یونانیون کے لیے ترجمہ کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تلماے نے یونانیون مین سے سکندر کے بعد مصر پر حکومت حاصل کی یہہ مقدونیہ کا رہنے والا۔ علم دوست۔ حکومت و کتب الہیہ کا از حد شایق تہا اس سے یہود کی کتب اسفار کا ذکر کیا گیا اوسکو اون کے دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا ایلیا قدس شریعت کے کاہنون کو اس بابت لکہا اور اون کو تحایف بھیجے اسکے علما یہود اس کام کے لیے منتخب کیے گئے منجملہ اون بڑے کاہن عازر بھی تھے

جب یہ لوگ اس کے پاس پہونچے تو اوس نے اونکی بہت بڑی عزت کی اور کمال
احترام سے ٹہرایا ہر ایک کے لیے ایک کاتب مقرر کیا جو کچھہ وہ ترجمہ کرکے بتلاتے
تھے یہ کاتب لکھتے جاتے تھے تا آنکہ اسفار کا ترجمہ زبان عبرانی سے یونانی زبان
مین ہو گیا علماء یہود نے اوسکی تصحیح کی اور اسکی روایت کرنے کی اجازت دی
تلماے نے اس صلہ مین تقریبا ایک لاکھہ یہودیون کو چھوڑ دیا جو مصر مین قید
تھے اور ایک میز سونے کا بنوا کر اوسپر سرزمین مصر اور نیل کا نقشہ بنوایا اور
اوسکو جواہرات سے مرصع کرکے قدس شریف مین بطور نذر بھیجدیا جو ہیکل مین
رکھ دیا گیا ۔ پہر تلمائی والی مصر مر گیا اور انطیوخوس والی مقدونیہ ۔ انطاکیہ
پر متصرف ہوا پہر وہ مصر کی حکومت لیلی اور ملوک طوائف نے ارض عراق مین
اسکی اطاعت قبول کی اسوجہ سے اسکی حکومت کی بنا مضبوط ہو گئی اور اسکا
رعب و داب بڑہ گیا اس نے خلق کو بت پرستی کا حکم دیا اور ایک بت اپنی صورت
کا بنوایا یہودیون نے اوس کے قبول کرنے سے انکار کیا فتنہ پردازون نے
کہہ سنکر اوسکو یہودیون کے خلاف اوبہار دیا چنانچہ انطیوخوس یہودیون پر حملہ
آور ہوا اور اونکو قتل اور گرفتار کرنے لگا یہودی پہاڑون اور بیابانون کیجانب
بہاگ گئے انطیوخوس اونکی خونریزی کے بعد لوٹا اور بیت المقدس مین اپنا ایک
نائب فلیقوس نامی مقرر کیا اور اوسکو یہ حکم دیا کہ وہ یہودیون کو بتون کے سجدہ
کرنے اور خنزیر (سور) کہانے اور ترک اعمال سبت (سنیچر کے اعمال چھوڑنے)
اور ختنہ ترک کرنے پر مجبور کرے اور جو شخص اس حکم کی مخالفت کرے اوسکو سزاے موت
دیجاے اوس نے پیاری کیا بلکہ اس سے زیادہ سختی اختیار کی اور اشرار جو اس

فتنہ کے باعث ہوئے تہے وہ یہودیون کے قتل و غارت پر مجبور جری ہوئے۔ عازر کاہن کو قتل کر ڈالا جس نے توریت کا یونانی مین ترجمہ کیا تہا جبکہ اوس نے بت کے سجدہ اور اون کے قربان کے کہانے سے انکار کیا۔

منجملہ اون لوگون کے جو پہاڑون اور صحراؤن کیطرف بہاگ گئے تہے امیتان یہتان شمعون کاہن اعظم تہا جو حسمنائی بن جوتیا یعنی یوداپہ نسل ہارون علیہ السلام سے مرد وقت یہہ مرد صالح اور شجاع و دلیر تہا اپنی قوم کی بربادی و تباہی سے محزون و مغموم ایک بیابان سنسان مین مقیم رہا جب انطیوخوس بیت المقدس سے کوچ کر گیا تو اوس نے یہود کو اپنے جاۓ قیام سے مطلع کیا اور اون کو یونانیون پر حملہ کرنے کی ترغیب دی یہود نے اسکے حکم کی تعمیل اور مستعد و مسلح ہوئے قلیاقوس سپہ سالار انطیوخوس یہ خبر پاکر اپنے لشکر کو لئے ہوئے متیتیا کی گرفتاری کو چلا یہودا اور قلیلقوس سے مقابلہ ہوا فریقین نے جی توڑ کر داد مردانگی دی مگر اس سے پہلے یہود کی کامیابی اور قلیلقوس کی شکست کاتب تقدیر نے لکہدی تہی لڑائی کا میدان یہود کے ہاتہہ رہا اور قلیلقوس کا لشکر بہاگ نکلا اس اثنا مین متیتیا کا انتقال ہو گیا بجاۓ اوسکے یہودا ابن متیتیا حکمران ہوا اس نے بہی قلیلقوس کو دوبارہ شکست دی انطیوخس ان دنون اہل فارس کی لڑائی مین مصروف تہا اوس نے اس شکست کا حال سنکر اپنے لڑکے [illegible] کو اپنا قایم مقام کیا اور اوسکی کمک پر اپنی ہی قوم سے ایک سپہ سالار لیشاوش نامی کو مامور کیا اور انکو یہودیون پر فوج کشی کرنیکا حکم دیا پس انلوگون نے تین جرنلون نیقانور۔ تلمیاس۔ سردوس کو یہودیون سے سرکوبی کو روانہ کیا اور اون یہودیونکی پائمالی اور قتل و غارت کا اقرار لیلیا۔ اطراف دمشق و حلب کے کل ارمنی اور

دشمنان یہود فلسطین وغیرہ سے اس لشکر کے ہمراہ ہو گئے۔ یہوذا ابن متیتیا سردار
یہود نے پہلے اللہ تعالیٰ سے اپنی فتح و نصرت کی دعا مانگی اور بیت المقدس کا طواف
کیا اور تبرکاً اوسکا مسح کیا بعد ازان مقابلہ پر آیا پہلے نیقانور کے لشکر سے نبرد آزما ہوا
اور پہلے حملہ مین اوسکو ہزیمت دی۔ اوسکے لشکریون کو قتل کیا۔ اون سے مال و اسباب
کو لوٹ لیا پھر سالاران لشکر تلمیاس اور صردوس سے لڑا اور اونکو بھی شکست دیکر
پیچھے ہٹا دیا اور انطیوخوس کے اول سالار فلیلقوس کو گرفتار کرکے آگ مین
جلا دیا۔ نیقانور لڑائی کے میدان سے بھاگ کر مقدونیہ پہونچا اور لیسیاوس نائب انطر
کو اس سے آگاہ کیا اس کے بعد شاہ فارس سے انطیوخوس کی شکست پانے کی
خبر آئی اس کے بعد ہی وہ خود بھی [illegible] پہونچا اور یہودیون کی کامیابی سے
برہم ہو کر ایک جرار لشکر مرتب کرکے بیت المقدس کی طرف روانہ ہوا اثناء راہ مین
عارضہ طاعون مین مبتلا ہو کر مر گیا اور وہین دفن کر دیا گیا اسکے مرنے کے بعد
انطر تخت نشین ہوا اور اوسکا نام اوسکے باپ انطیوخوس کے نام سے موسوم ہوا۔
یہوذا ابن متیتیا ان لڑائیون سے فارغ ہو کر قدس شریف کی طرف واپس ہوا
اور انطیوخوس کے بنوائے ہوئے مذبح اور اصنام کو توڑ ڈالا۔ مسجد کو بتون
کی نجاست سے پاک کیا اور ایک دوسرا جدید مذبح قربان کے لئے بنوایا اور
اوسپر لکڑیان جمع کرکے یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اپنی نشانی دکھلانے کی غرض سے
اسکو بغیر آگ کے مشتعل کر دے چنانچہ وہ لکڑیان بغیر آگ کے جلنے لگین یہ آگ
برابر تا زمان خرابی ثانی مشتعل رہی۔ اس دن کو یہودیون نے عید کا دن قرار دیا
اور اسکو عید العساکر کے نام سے موسوم کیا۔ بعد ازان انطر نے دوبارہ اپنے باپ کی

تنہا پور اکر انکو لیشاوش کو یہودیون سے جنگ کرنیکو روانہ کیا یہوذا ابن متیتیا نے اسکو
شکست دیکر پسپا کردیا لیشاوش بھاگ کر ایک قلعہ مین جا چھپا یہوذا ابن متیتیا نے پہونچکر
محاصرہ کرلیا بالآخر لیشاوش نے دبکر اس امر پر مصالحت کرلی کہ آیندہ لیشاوش
یہوذا ابن متیتیا سے لڑنیکو نہ آئیگا۔ اس معاہدہ مین حسب خواہش یہوذا اافقطر بھی
شامل کیا گیا لیشاوش محاصرہ سے نجات پاکر اپنے ملک کو واپس آیا اور یہوذا ابن متیتیا
اپنے قوم کی اصلاح مین مصروف ہوا۔

ابن کریون کہتا ہے کہ کیتم (روم) کی حکومت کا یہی ابتدائی زمانہ تھا یہ سردمیہ
مین رہتے تھے انکے کل امور تین سو تیئیس ۳۲۳ رئیسون کے مشورے پر منحصر تھے اونمین
سے ایک رئیس صدر نشین ہوتا تھا اسکو وہ شیخ کے لقب سے موسوم کرتے تھے
وہ ان سے کل امور کو درست کرتا تھا جو غیر قومین اونپر چڑھ آتی تھین اسکی رائے سے
اون کو دفع کرتے تھے اسپر انکو بہت بڑا اطمینان تھا اسوقت تک تو انکی یہی حالت تھی
اس سے پہلے وہ یونانیون پر غالب آچکے تھے اونکے ملک پر متصرف ہو گئے تھے
اور دریا کو عبور کرکے افریقہ تک اپنے قبضہ مین لیلیا تھا۔ جیسا کہ آیندہ ہم ان کے
اخبار مین بیان کرینگے۔ غرضکہ یہہ متفق ہو کر انطیوخوس افقطر اور اسکے چچازاد بھائی
لیشاوش یادگار شاہان یونان پر حملہ کرنے کی غرض سے انطاکیہ کیطرف بڑھے اور
یہوذا بادشاہ بیت المقدس کو انطیوخوس اور یونانیون کی اطاعت سے علحدہ ہونے
کو لکھا یہوذا نے انکے لکھنے پر عمل کیا جب اسکی اطلاع انطیوخوس افقطر کو ہوئی تو یہوذا
ابن متیتیا کی عہد شکنی اور جدید سازش سے سخت برہم ہو کر فوجکشی کردی یہوذا ابن متیتیا
نے نہایت ہوشیاری سے اوسکا مقابلہ کیا ہزیمت پانے کے بعد انطیوخوس افقطر نے

صلح کا پیام بھیجا۔ آخرالامر صلح یہہ قرار پائی کہ یہوداہ بن شیتیا اپنے عہد قدیم پر قایم رہے اور انطیوخوس جو کچھ سالانہ بیت المقدس کو بطور نذر دیتا تھا دیتا رہے اور فتنہ پرداز لوگ جو لڑائی کے باعث ہوتے ہیں انکو قتل کر ڈالے۔ چنانچہ شلاوش کو قتل کر ڈالا اور عہد واقرار از سر نو قایم ہوا۔

اس کے بعد اہل روم نے اپنے سپہ سالار دمتریاس بن سلیاقوس کو ایک بڑی فوج کے ہمراہ انطاکیہ کیطرف روانہ کیا۔ انطیوخوس اخطر نے اونکا مقابلہ کیا مگر اوسکی جی توڑ کوششوں سے کچھ اوسکو فائدہ نہ پہونچا پایا اور اوسکا چچازاد بھائی لیشادیش لڑائی کے میدان میں مارا گیا۔ روم۔ کامیابی سے ہوا کے جھونکون کیطرح انطاکیہ مین داخل ہو گئے۔

قیموس کاہن۔ اشرار یہود سے جو انطیوخوس کے پاس رہتا تھا اوس نے دمتریاس سپہ سالار روم کو کامیابی کے بعد بیت المقدس کے مال واسباب کی ترغیب دلائی اور اوسپر قبضہ حاصل کرنے کی تحریک کی اوس نے نیقانور کو اس کام کے انجام دہی کی غرض سے روانہ کیا۔ یہوداہ بن شیتیا بادشاہ بیت المقدس با رادت تمام اس سے ملنے کو آیا اور ہدایا وتحایف اندازہ سے زیادہ پیش کئے نیقانور۔ یہوداہ کی ان پسندیدہ کارروائیون سے بیحد خوش ہوا اور دونون نے مراسم اتحاد قایم رکھنے کی قسمین کھائین قیموس کاہن نے نیقانور کے پہونچنے سے پہلے دمتریاس کو۔ نیقانور اور یہوداہ کی باہمی سازش کی اطلاع دیدی اور بیت المقدس پر قبضہ حاصل کرنے کی زیادہ ترغیب دی۔ دمتریاس نے اپنے سپہ سالار کو ملامتانہ خط لکھا اور اپنے حکم کی بجا آوری کی سخت تاکید کی اور یہہ بھی تحریر کیا کہ وہ یہوداہ کو گرفتار کر لائے۔ یہوداہ کو اوسکے جاسوسون نے اس واقعہ سے مطلع کر دیا وہ بیت المقدس کو چھوڑ کر شہر سامرہ (صبصطیہ) چلا گیا نیقانور نے اوسکا

تعاقب کیا پس یہودا نے پلٹ کر حملہ کر دیا نیقانور کو شکست ہوئی یہودا نے لشکر روم کے زیادہ حصہ کو قتل کر ڈالا اور نیقانور کو گرفتار کر کے بیت المقدس مین ہیکل پر سولی دیدی۔ یہودیون نے اس دن کو بھی روز عید مقرر کیا۔ اسکے بعد دمتریاس سپہ سالار روم نے ایک دوسرے ہوشیار وکارآزمودہ افسر بغردس نامی کو تیس ہزار فوج کے ساتھ یہودیون سے لڑنے کو بھیجا۔ یہود کا لشکر لڑائی کے میدان سے اپنے بادشاہ یہودا کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا اور مختلف گھاٹیون مین جا چھپا یہودا معدودے چند آدمیون کے ساتھ لڑتا ہوا بھاگا بغردس نے تعاقب کیا اثناء دار وگیر مین یہودا مارا گیا اور اپنے باپ متیا کے قریب دفن کیا گیا۔ اسکا بھائی یوناتال بقیہ یہودیون کو لیکر مضافات اردن کیطرف چلا گیا۔ بغردس نے اسکا مقام پر سیج مین پہونچکر محاصرہ کیا ایک مدت تک بغیر کسی جدال وقتال کے یوناتال کو محاصرہ مین رکھا یوناتال ایک آخری کوشش یا اپنی قسمت کا آخری فیصلہ کرنے کو یہودیون کو لیکر برسیج سے نکلا لڑائی ہوئی۔ بالآخر بغردس کو شکست فاش دیکر گرفتار کر لیا اور اس شرط پر کہ بغردس آیندہ یہودیون سے لڑنے کو نہ آئیگا چھوڑ دیا اسکے بعد ہی یوناتال مرگیا اور یہودیون پر اسکا تیسرا بھائی شمعون حکومت کرنے لگا۔

شمعون کے حسن انتظام اور خوبی سلوک سے اطراف وجوانب سے یہود مجتمع ہوگئے جس سے اس کے موجودہ فوجی قوت اسقدر بڑھ گئی کہ اس نے اپنے کل دشمنون پر حملہ کر دیا جس شخص نے اس پر خروج کیا اوسکو پسپا کیا دمتریاس سپہ سالار روم بھی اتفاقیہ مین اس سے بر سر جنگ آیا اس نے دمتریاس کو شکست دی اور فوج روم کے ایک تعداد کثیر کو مار ڈالا اس کے بعد روم نے پھر حوصلہ لڑائی کا نہ کیا تا آنکہ شمعون پر بطلمائی شوہر اخت شمعون نے دفعتہً حملہ کر دیا اور اوسکو قتل کر کے اوسکے لڑکے، عورتون کو گرفتار کر لیا۔

لیکن شمعون کا بڑا لڑکا ہرقانوس بن شمعون۔ غزہ کیطرف بھاگ گیا۔ اسکا اصلی نام یوحنان تھا
یہ نہایت شجاع تھا اس نے اس سے پہلے کسی لڑائی مین ایک شجاع ہرقانوس نامی کو مار ڈالا
تھا اسوجہ سے اسکے باپ نے مقتول کے نام سے اسکو موسوم کیا اطراف وجوانب کے
یہودیون نے اسکی اطاعت قبول کرلی اور اسکے ہمراہ بیت المقدس کیطرف روانہ ہوئے
تلمائی بھاگ کر قلعہ داخون مین چھپا۔ ہرقانوس نے اوسکا محاصرہ کرلیا۔ ایکروز تلمائی شہرپناہ
کے فصیل پر پھر رہا تھا اتفاق سے ہرقانوس کی بہن اور مان کو تنہا پاکر گرفتار کرلے گیا اور
ان کے قتل کی ہرقانوس کو دہمکی دی۔ ہرقانوس اسوجہ سے اور نیز عید مظال کے
آجانے سے لڑائی موقوف کرکے بیت المقدس سے واپس آیا۔ تلمائی۔ ہرقانوس کی
بہن اور مان کو قتل کرکے قلعہ داخون سے بھاگ گیا۔

ابن کریون کہتا ہے کہ اسکے بعد دمتریاس سپہ سالار روم نے بیت المقدس پر حملہ
کیا اور یہودیون کا محاصرہ کرلیا یہودیون نے تا انقضاء عید جنگ کی مہلت چاہی
دمتریاس نے اس شرط سے مہلت دی کہ قربان مین سے اسکو بھی کچھ حصہ دیا جائے
بعدہٗ اس کے دل مین کیا جانے کیا خیال آیا جس سے دمتریاس نے بیت المقدس کے
لئے تصویرین بھیجین اور یہہ موقع یہودیون کو صلح کے درخواست کے پیش کرنیکا اچھا
ہاتھ آگیا دمتریاس نے یہودیون کی درخواست صلح کو قبولیت کا خلعت عطا کیا ہرقانوس
اوس سے ملنے کو گیا۔ تین حقے سونے کے دمتریاس کو ہدیۃً دئے۔ دمتریاس بیت المقدس
سے واپس آکر اپنے دارالحکومت کے درستی و انتظام مین مصروف ہوگیا اسی اثنا مین
فارس اور روم مین نزاع ہوگئی۔ دمتریاس کل کامون کو چھوڑکر لشکر روم لیکر موقع جنگ
پر پہنچ گیا اور ہرقانوس عید کی وجہ سے جنگ پر نہ جا سکا تا آنکہ ہرقانوس کو دمتریاس

کی شکست کی خبر معلوم ہوئی ہرقانوس نے موقع مناسب پاکر اپنے دشمنان اہل شام پر حملہ کردیا
نابلس اور قلعات اروم کو جو کوہ سنزہ مین تھے فتح کرکے اونپر جزیہ قایم کیا اور اونکے ختنے کرادئے
اور انکو احکام توریت کی پابندی پر مجبور کیا اور اوس ہیکل کو جسکو سنبلاط سامری
نے باجازت اسکندر بنایا تھا ویران کردیا اور اپنے سرحدی ملوک کو بزور و جبر
اپنا مطیع کرلیا۔ بعد ازان رؤساء و اعیان یہود کو رومہ کے منتظمون اور ارکین دولت
کی جانب تجدید عہد نامہ کی غرض سے روانہ کیا اور کل ان چیزون کو واپس مانگا جنکو
انطیوخوس اور یونان بیت المقدس سے اوٹھا لے گئے تھے رومہ کے سردارون
نے ہرقانوس کے اس فرمان کی تعمیل کی اور کمال خوشی سے عہد کی تجدید کی اور
اوسکو ملک الیہود (بادشاہ یہود) کے مبارک لقب سے مخاطب کیا۔

اس سے پہلے اسکے آبا و اجداد کاہن کے لقب سے پکارے جاتے تھے
اس نے اپنے آپ کو بادشاہ کے لقب سے ملقب کیا اور عہدہ کہنوت کو شاہی اختیارات
مین شامل کرلیا یہہ ملوک بنی حسمانی کا پہلا بادشاہ ہے۔

القصہ ہرقانوس قلعات اروم پر قبضہ حاصل کرکے شہر سامرہ (سبسطیہ)
کی طرف گیا اور اوسکو بزور تیغ فتح کرکے اوس کے شہر پناہ کو ویران اور
اوسکے رہنے والون کو قتل کرڈالا۔

ابن کریون کہتا ہے کہ یہودیون مین اون دنون تین فرقے تھے ایک فرقہ تھا
اور اہل قیاس کا تھا جنکو وہ فرقہ (ربانیین) کہتے تھے دوسرا فرقہ ظاہریہ تھا
جو اونکے ظاہری الفاظ کتاب پر عمل کرتے تھے اور انکو وہ عہد و قیہ (قرائیہ) سے تعبیر
کرتے تھے اور تیسرا فرقہ عباد کا تھا جو دنیاوی تعلقات قطع کرکے عبادت الٰہی مین

معروف رہتے تھے اور یہ صدیسید کہلاتے تھے۔ ہرقانوس کے آبا واجداد فرقہ
ربانیین مین سے تھے لیکن اس نے بذاتہ اپنا مذہب ترک کرکے قُرّاء کا مذہب اختیار
کرلیا تھا وجہ تبدیلی یہ ہے کہ اوس نے ایک دن یہود کو ایک جلسہ خاص مین جمع
کیا اور یہود سے مخاطب ہوکر بولا "مین تم سے نصیحت کا خواستگار ہون" ربانیین کو
یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید وہ حکومت وسلطنت سے دست کشی کرنا چاہتا ہے اسوجہ سے
اون مین سے بعض بول اوٹھے کہ "تمہارے لئے یہی نصیحت ہے کہ تم اپنے کو درجہ
کہونت سے علاحدہ کرکے صرف حکومت کے رتبہ پر اقتصار کرو کیونکہ کہونت کی شرائط تم مین
پائی نہین جاتی۔ تمہاری مان زمانہ انطیوخوس سے قیدیون (لونڈیون) مین سے تھی"
ہرقانوس نے برہم ہوکر کہا "تم لوگ اپنے حاکم اور والی پر حکومت کیا چاہتے ہو مین
آج سے اس مذہب کو چھوڑتا ہون" ہرقانوس نے یہ کہکر مذہب قُراء اختیار کرلیا اور
فرقہ ربانیین سے ایک گروہ کثیر کو قتل کر ڈالا۔ اسی وقت سے یہود کے ان دونون
فرقون مین نزاع پیدا ہوگئی اور ایک زمانہ دراز تک برابر لڑائی ہوتی رہی۔

ہرقانوس اپنی حکومت وسلطنت کے اکتیس ۳۱ برس پورے کرکے مرگیا بعد اوسکا
بڑا لڑکا ارسطبلوس تخت حکومت پر بیٹھا۔ علاوہ اس کے ہرقانوس کے دو لڑکے اور
تھے ایک کا نام انطغنوس تھا جسکو ہرقانوس پیار کرتا تھا۔ اور دوسرے کو اسکندر
کہتے تھے ہرقانوس نے ناراض ہوکر اوسکو جبل الجلیل کیطرف جلاء وطن کردیا تھا۔
پس جب ارسطبلوس نے حکومت کے زینہ پر قدم رکھا تو اوس نے اپنے بھائیون
کو اپنے باپ کے مذہب اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ اسکندر اور اوسکی مان کو گرفتار کرلیا
انطغنوس نے معافی چاہی ارسطبلوس نے اوسکو اپنے لشکر کا افسر اعلیٰ مقرر کرکے لڑائیون

مین اسی کے جاسے پر اکتفا کیا اور تاج کہونت اوتار کر تاج شاہی پہن لیا بعد اسکے
الطفنوس نے ان لوگون پر فوجکشی کی جو سرحدی مقامات پر رہتے تھے اور ارستبلوس
کی فرمانبرداری سے نکل گئے تھے چنانچہ اون سب کو بزور تیغ اطاعت و فرمانبرداری
کے دائرہ مین کہینچ لیا۔ اسی اثنا مین چند فتنہ پردازون نے اسکے بھائی ارستبلوس سے اسکی
شکایت کی اور اوسکے کانون کو الطفنوس کی شکایتون سے بہر دیا۔ جب الطفنوس لڑائی
سے واپس آیا تو اتفاق وقت سے وہ زمانہ عید مظال کا تہا اور اسکا بہائی بوجہ علالت
گہر سے باہر نہ آیا تہا۔ الطفنوس شاہی محل مین جانیسے اعراض کر کے منظر تو اب ہیکل
مین چلا گیا۔ فتنہ پردازون نے ارستبلوس سے یہ جڑ دیا کہ الطفنوس ہیکل مین کہونت
کا درجہ حاصل کرنے کو گیا ہے اور وہ تمہارے قتل کی فکر مین ہے اور اسکا یہہ ثبوت ہے
کہ وہ تمہارے پاس مسلح آئیگا"۔ ارستبلوس نے یہہ سنتے ہی اپنے جان نثارون اور
ملازمین قصر سے یہہ تاکید کر دی کہ اگر الطفنوس مسلح آئے تو فوراً بلا اجازت و اطلاع
اوسکی گردن بار سر سے سبکدوش کر دینا چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا اور فتنہ پردازون کو
اپنی کوشش مین کامیابی ہوئی بعد چندے ارستبلوس کو فتنہ پردازون کی سازش اور
فریب سے آگاہی ہوئی وہ خود کردہ پشیمان ہوا اور فرط غم سے اسقدر رجا اپنا سینہ پیٹ
لیا کہ اوسکو قذف الدم کا عارضہ ہوگیا اور اسی عارضہ مین ایک برس کے بعد مر گیا۔
یہودیون نے اسکے بہائی اسکندر کو قید سے نکالا، اوسکی بیعت کی اور حکومت کی
کرسی پر بٹھایا۔ بعد ازان اس سے عکا اور صیدا والون نے بد عہدی کی۔ اہل غزہ۔
قبرص کی طرف بڑہے اسکندر نے عکا پر پہونچکر اوسکا محاصرہ کر لیا۔ اس عرصہ مین ملکہ
کلوبطرہ (یادگار ملوک یونان) اور اوسکے لڑکے بطیرس مین مخالفت ہوگئی بطیرس جزیرہ

قبرص کی طرف چلا گیا اور اوسپر قبضہ حاصل کرلیا اہل عکا نے کہلا بھیجا کہ اگر سکندر کے
محاصرہ سے ہمکو نجات حاصل ہوگئی تو ہم تمسے سمجھ لینگے۔ چنانچہ طیرو لوٹکر اسکندر کے ممالک کی
طرف بڑہا اور جبل الجلیل پر اوترکر ایک گروہ کثیر کو قتل کیا پھر وہان سے کوچ کرکے اردن
پر خیمہ زن ہوا۔ ان واقعات کے اثنا میں اسکندر نے صیدا پر حملہ کردیا اور اوسکو بزور تیغ
فتح کرکے قدس شریف کیطرف واپس آیا سرحدی امراء نے اسکی اطاعت قبول کرلی تا
اس سے بغاوت کرنے والون کا مزاج درست ہوگیا۔ بعد ازان یہودیون میں پھر از سر نو
فتنہ اس طرح پر برپا ہوگیا کہ عید مظال میں کل یہودی مسجد میں جمع ہوکر کہاپی رہے تھے
اور اسکندر بھی اون میں موجود تھا کچھ لوگ اس سے کسی قدر فاصلہ پر تیر اندازی کررہے
تھے اتفاق سے ربانیون میں سے ایک کا تیر اسکندر کے قریب آگرا۔ ربانیین اور قراء
میں بحث ہوتے ہوتے مجادلہ ہونے لگا اور یہہ نزاع اس درجہ ترقی پذیر ہوئی کہ چھ برس
تک فتنہ و فساد فرو نہوا۔ ان فتنہ و فساد میں تقریباً پچاس ہزار ربانیین مارے گئے
اور اسکندر قراء کا معین و مددگار رہا۔ ربانیین نے دمتریاس معروف بہ انطیوخوس کے
پاس وفد ڈیپوٹیشن روانہ کیا اور اوسکو مال و اسباب دینے کا وعدہ کیا۔ دمتریاس
ان کے کہنے میں آگیا اور ایک لشکر جرار لیکر نابلس کیطرف بڑہا۔ اسکندر نے اوسکا
مقابلہ کیا اور دمتریاس کو شکست دیکر اوسکے بیشمار لشکریون کو مار ڈالا۔ پھر مراجعت
کرکے باغیون کیطرف آیا اور اونپر بھی فتح حاصل کی۔ تقریباً تین سو ربانیین کو
گرفتار کرکے قتل ڈالا۔ بعد ازان دمتریاس تعاقب میں روانہ ہوا اور اوسکے اکثر
بلاد مقبوضہ کو فتح کرلیا۔ دمتریاس یہہ سنکر ایک آخری کوشش اور قسمت آزمائی
کی غرض سے لڑائی کے میدان میں آیا لیکن اوسکی تازہ کوششون نے اوسکو کچھ بھی

فائدہ نہ پہونچایا بالآخر شکست کھا کر بھاگا اسکندر نے اوسکو گرفتار کرکے قتل کر ڈالا۔ محاربہ ربانیین اور دمتریاس سے تین برس بعد بیت المقدس کی طرف لوٹا۔

ان کامیابیوں سے اوسکا رعب وداب بڑھ گیا اور اوسکو ایک خاص قوت حاصل ہو گئی اس کے بعد وہ علیل ہوگیا اور تین برس تک حالت علالت مین رہا۔ اثناء علالت مین اوسکو بعض قلعات کے محاصرہ کی ضرورت پیش آئی اسوجہ سے کہ اُن قلعات کے حکام نے اس سے سرتابی شروع کردی تھی لیکن اتفاق زمانہ سے اسکندر کو اوسکی موت نے اون قلعات کے فتح کرنے کی مہلت نہ دی۔ دوران محاصرہ مین وہ مرگیا اور مرتے وقت اپنی بی بی کو یہ وصیت کر گیا کہ تا زمان فتح۔ موت کا حال چھپایا جائے اور لاش بیت المقدس مین لیجا کر دفن کیا جائے۔

اسکندر کے مرنے کے بعد ربانیون نے عام طور سے اوسکے لڑکے کی طرف میلان خاطر ظاہر کیا اور جنہون نے ابتداءً اختلاف کیا اون کو ایک جلسہ خاص مین جمع کرکے اونکو بھی اپنی رائے سے متفق کر لیا۔ اسکندر کے دو لڑکے تھے بڑے کا نام ہرقانوس تھا اور چھوٹے کو ارسطبلوس کہتے تھے۔ یہ دونوں اسکندر کے مرنے کے وقت چھوٹے چھوٹے تھے جب یہ بڑے ہوئے تو ہرقانوس کہونت کے لئے منتخب کیا گیا اور ارسطبلوس کو لشکر کی سپہ سالاری دیگئی لڑائی کا انتظام سپرد کیا گیا ربانیون نے اسکا ساتھ دیا۔ اس نے عظیم الشان بادشاہون سے خراج لیا اون کو اپنا مطیع کیا اس اثناء مین ربانیون اور قراء مین پھر کسی قدر ہنگامہ فتنہ پیدا ہوگیا اس فتنہ کے فرو کرنے کی غرض سے ارسطبلوس کی مان بیت المقدس سے روانہ ہوئی لیکن اوسکی موت نے اوس کی تمناؤن کا خون کرکے اوس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا

بیان کیا جاتا ہے کہ جناب عیسیٰ صلوات اللہ علیہ کا ظہور اسی کے زمانہ مین ہوا
الغرض جب اوس کے لڑکے ارستبلوس کو جو سپالار لشکر تھا اسکے مرنے
کی اطلاع ہوئی تو وہ قراۃ کو جمع کرکے اپنے بھائی ہرقانوس اور ربانیون سے
لڑنے کو چلا اور اوسکا بیت المقدس مین محاصرہ کرلیا۔ سرداران یہود اور بڑے
بڑے کاہن باہم صلح کرانے کی سعی کرنے لگے انجام کار اس امر پہ صلح ہوئی کہ حکومت
و سلطنت کا ارستبلوس مالک رہے اور ہرقانوس بدستور کہونت پہ قایم رہے۔ اس
راے سے قرار پاتے ہی فتنہ و فساد فرو ہوگیا اور ارستبلوس کی حکومت مستقل ہوگئی۔

انطفتر ابو ہیرودس بعد چندے ہرقانوس اور ارستبلوس مین انطفتر ابو ہیرودس کیوجہ
سے نزاع پیدا ہوگئی۔ انطفتر ابو ہیرودس اون رؤسا بنی اسرائیل
سے تھا جو عزیر کے ساتھ بابل سے مجتمع ہوکر آئے تھے۔ اس مین رعب و داب و دلیری
کا قدرتی مادہ تھا اس کے پاس مال و اسباب اور بکثرت مویشیان تھین
اسکندر نے اسکو بلاد آدوم (جبال شرات) کا حاکم کردیا تھا۔ برسون بلاد آدوم کا
حاکم رہا وہین اس نے اپنا نکاح کیا جس سے چار لڑکے فسیلو۔ ہیرودس۔ فرودا۔ یوسف
اور ایک لڑکی سلومت نامی پیدا ہوئی۔ بعضے کہتے ہین کہ انطفتر بنی اسرائیل سے نہ تھا بلکہ
وہ اہل آدوم سے تھا اور بنی حسمنائی کے خاندان مین پرورش پائی تھی۔ جب اسکندر
مرگیا اور اوسکی بی بی اسکندرہ حکومت کرنے لگی تو انطفتر جبال شرات کی حکومت
سے معزول کردیا گیا۔ انطفتر جبال شرات سے بیت المقدس مین چلا آیا اور وہین
ٹھیرا رہا تا آنکہ عنان حکومت ارستبلوس کے ہاتھ مین آئی۔ ہرقانوس اور انطفتر
مین مراسم اتحاد پہلے سے قائم تھے بعد چندے ارستبلوس اپنے بھائی ہرقانوس سے

کشیدہ خاطر ہو گیا اسوجہ سے کہ اوسکو انطفر کی چالاکیون اور فریب سے آگاہی ہو گئی
تھی۔ اس نے اوس کے قتل کی کوشش کی لیکن ناکام رہا اور در پردہ ارستبلوس کے
کامون مین رخنہ اندازی کی فکر کرنے لگا اور لوگون مین یہہ ظاہر کرنے لگا کہ ارستبلوس
ہرقانوس اور اوسکے ہمراہیون سے کینہ رکھتا ہے اسکو حکومت نہ دینا چاہیے۔ ہرقانوس
اس سے بدرجہا حکومت و سرداری کے لائق ہے پھر انطفر نے ہرقانوس
کو یہہ فقرہ دیا کہ ارستبلوس تیرے قتل کی فکر مین ہے جب ہرقانوس کے
دماغ مین یہہ خیال متمکن ہونے لگا تو انطفر نے اس کے مصاحبون سے سازش
کر کے ارستبلوس کیطرف سے پورے طور سے بدظن کر دیا پھر بادشاہ عرب
ہرتمہ کے پاس جانے کی رائے دی ہرتمہ اور ہرقانوس مین مراسم اتحاد پہلے سے
تھے بایں خیال ہرقانوس اوس کے پاس جانے پر آمادہ ہو گیا غرض دونون
عہد و پیمان کر کے ہرتمہ کے پاس جا پہونچے اور ہرتمہ کو ارستبلوس سے
جنگ کرنے پر ابھار دیا ارستبلوس اور ہرتمہ سے لڑائی ہوئی اثناء لڑائی
مین ارستبلوس کے لشکریون کا زیادہ حصہ ہرقانوس سے ملگیا ارستبلوس میدان
جنگ سے بھاگ کر قدس شریف مین جا چھپا۔ ہرقانوس اور ہرتمہ نے اوسکا محاصرہ کر کے
لڑائی برابر جاری رکھی تا آنکہ عید الفطیر کا زمانہ آگیا محصور یہود لڑائی کیوجہ سے اپنے مذہبی
رسوم کو ادا نکر سکتے تھے اسوجہ سے اونھون نے ہرقانوس کے مصاحبون کے ذریعے
قیمتی تحایف پیش کرنا چاہا جب اوس نے اسکو منظور کر لیا تو اونھون نے اس سے
بدعہدی کی اور بعض ان لوگون کو جو ارستبلوس اور اوسکے ساتھیون کے لیے دعا
کر رہے تھے مار ڈالا اسوجہ سے اون مین وبا پھیل گئی جس سے ایک عالم مر گیا۔

ابن کریون کہتا ہے کہ ارمن ۔ بلاد دمشق وحمص وحلب مین تہا یہہ سب روم
کے مطیع تھے انکین دنون ان سب نے سرکشی کی ۔ روم نے اپنے سپہ سالار
قمقیوس کو اونکی بغاوت رفع کرنے کی غرض سے روانہ کیا قمقیوس نے اپنے
مقدمۃ الجیش کا افسر سکانوس کو مقرر کرکے آگے بڑہنے کا حکم دیا۔ ارمن نے گہبراکر اطاعت
قبول کرلی پہر سکانوس اوسکے بعد قمقیوس دمشق مین داخل ہوا۔ ارستیلوس نے قدس سے
اور ہرقانوس نے مقام حصار سے اوسپر لشکرکشی کی اور لڑائی چہڑنے کے پیشتر قمقیوس کے
پاس مال اور تحایف روانہ کئے اوس نے لینے سے انکار کیا اور ہرثمہ کو بیت المقدس
مین داخل ہونے سے روکدیا اور خود بیت المقدس سے کوچ کرگیا اوس کے ہمراہ
ہرقانوس وانظفتر بھی چلے گئے اور ارستیلوس اور اوسکے تحایف بیت المقدس کو
واپس آئے بعد اسکے انظفتر پہر قمقیوس کے پاس بلا مال و تحایف کے گیا اوس نے
اس سے بدعہدی کی مجبور ہوکر انظفتر نے یہہ چال اختیار کی اور اس سے یہہ ظاہر کیا کہ "
مین ہرقانوس کاہن اعظم کا بظاہر مطیع رہونگا تاکہ ارستیلوس کی طاقت کم ہوجائے"
قمقیوس نے انظفتر کی راے پسند کی اور یہہ کہا کہ مین بظاہر ارستیلوس کی موافقت
کرونگا لیکن درحقیقت مین موقع اور وقت کا منتظر رہونگا اور بعد کامیابی کے ہرقانوس
کو بیت المقدس کی حکومت دیدونگا" اس مشورے کے اگلے دن ہرقانوس اور ارستیلوس
سپہ سالار قمقیوس کے پاس آئے اور ایک دوسرے کی شکایت کرنے لگے انظفتر عام
خلایق کو مجمع کرکے قمقیوس کے پاس لایا وہ لوگ ارستیلوس کی شکایت کرنے لگے
قمقیوس نے اون لوگون کی شکایتین انصاف کے کانون سے سنین اور ایک منصفانہ
حکم صادر کیا۔ ارستیلوس کو اوس کا حکم شاق گزرا اور اوسکے لشکرگاہ سے اوٹھکر

چلا آیا اور بیت المقدس مین پہونچکر قلعہ بندی کرلی قمقیوس نے اوسکا تعاقب کیا پہلے وہ اریحا مین اوترا بعدہ قدس شریف کی طرف بڑہا۔ ارستبلوس نے قمقیوس سے اس شرط پر صلح کرلی کہ قمقیوس اوسکے بھائی ہرقانوس کی مدد نہ کرے اور ارستبلوس ہیکل کے کل جواہرات اور اسباب قمقیوس کو دیدے" قمقیوس نے اس شرط کو مان لیا اور اس شرط کی تعمیل و تکمیل کی غرض سے اپنے ایک جنگی افسر کو اوس کے ساتھ بیت المقدس کیطرف روانہ کیا کاہنون نے ارستبلوس کو اس فعل سے روکا۔ عامہ خلایق اس سے برہم ہوگئے اور قمقیوس کے جنگی افسر اور بعض اوسکے ہمراہیون کو مارڈالا اور باقیماندون کو بیت المقدس سے باہر نکالدیا۔ قمقیوس کو یہودیون کی اس حرکت سے ناراضگی پیدا ہوگئی اوسیوقت سے اوس نے دہاوا کا حکم دیدیا لیکن شہرپناہ کے دروازے بند ہونیکی وجہ سے اندر نہ داخل ہوسکا باہر سے لڑتا رہا اور شہر کے اندر ارستبلوس اور ہرقانوس کے گروہون مین لڑائی شروع ہوگئی۔ اثناء جنگ مین ایک یہودی نے شہر کا دروازہ کھولدیا قمقیوس بیخوف و خطر شہر مین داخل ہوگیا اور شاہی محل پر قبضہ کرکے ہیکل کا محاصرہ کرلیا بعد چندے آلات حصار کے ذریعہ سے ہیکل کے بعض برجون کو منہدم کرکے بزور تیغ اسپر بھی قبضہ کرلیا۔

جسوقت قمقیوس ہیکل مین داخل ہوا۔ باوجود لڑائی جاری رہنے کے کاہنون کو عبادت کرتے ہوئے پایا اس سے اوسکے دل پر ایک ہیبت سی طاری ہوگئی ہیکل کے روبرو چپکا کھڑا رہ گیا۔ اوسکے مال و اسباب و ذخایر کیطرف ہاتھ نہ بڑہایا اور بادشاہ ہرقانوس کو حاکم اور سالانہ خراج مقرر کرکے رومہ کی جانب واپس ہوا اور وقت روانگی بنظر مزید احتیاط ہرقانوس اور انتظام کی نگرانی کے لئے اپنے سپہ سالار سکاروس کو بیت المقدس مین چھوڑ آیا جس نے اسکے پیشتر دمشق اور بلاد عرب کو فتح کیا تھا۔ ارستبلوس

اور اس کے دو لڑکے پابزنجیر روما کو فقیوس کے ہمراہ روانہ ہو گئے باقی رہا تیسرا لڑکا اسکندر نامی وہ روپوش ہوگیا۔

فقیوس جسوقت سرزمین شام کو طے کرتا ہوا اپنے وطن کو جارہا تھا اوسوقت ہرقانوس اور انطفقر نے عرب پر روم کے مطیع کرنے کی غرض سے حملہ کردیا اسکندر نے میدان خالی دیکھکر بیت المقدس کا رخ کیا اہل قدس نے اوسکا کمال خوشی سے خیر مقدم کیا اور اوسکو اپنا حاکم بنا لیا۔

اسکندر نے حکومت کے کرسی پر بیٹھتے ہی ہیکل کے اون برجون کو درست کرایا جنکو فقیوس نے منہدم کردیا تھا اسکی حکومت کچھ ایسی دلپسند ہوئی کہ ایک خلق اسکی مطیع ہوگئی اس اثناء مین ہرقانوس اور انطفقر واپس ہوئے اور اسکندر نے اونکا قدس شریف سے نکلکر چمکتی ہوئی تلوارون اور نوکدار نیزون سے استقبال کیا ہرقانوس اور انطفقر کو اس واقعہ مین ناکامی ہوئی اسکندر نے اونکے لشکر پر بہت سختی سے حملہ کرکے پسپا کردیا۔ ہرقانوس اور انطفقر نے کیناوس سپہ سالار روم سے مدد چاہی جو بعد فقیوس کے بلاد ارمن کا ناظم ہوکر آیا تھا وہ ان دونون کے امداد کو بلاد ارمن سے قدس شریف کی طرف آیا اسکندر نے کمال مردانگی سے اوسکا مقابلہ کیا لیکن مقابلہ سے پہلے اس کے حصہ مین شکست لکھی جاچکی تھی اوسکی تازہ کوششون نے کچھ فائدہ نہ پہونچایا وہ میدان جنگ سے ہزیمت اوٹھاکر قلعہ اسکندرونہ مین پناہ گزین ہوا ہرقانوس نے قدس شریف مین پہونچکر قبضہ حاصل کرلیا کیناوس سپہ سالار روم نے اسکندر کا تعاقب کیا اور قلعہ اسکندرونہ پر پہونچکر محاصرہ کرلیا اسکندر نے مجبور ہوکر امن کی درخواست کی جسکو کیناوس نے فوراً قبول کرلیا۔

انہین لڑائیون کے اثناء مین ارستبلوس معہ اپنے لڑکے انطقنوس کے قیدخانہ روم سے نکل بھاگا اور ایک گروہ کثیر کو جمع کرکے کیناوس کے مقابلہ پر آیا لیکن اوسکی قسمت نے ورونہ کی پہلی ہی لڑائی مین گرفتار ہو گیا کیناوس نے اوسکو دوبارہ روم کے قیدخانہ مین بھیجدیا چنانچہ وہ اوسی قیدخانہ مین اوس زمانہ تک رہا جب تک کہ روم پر قیصر کو غلبہ حاصل نہین ہوا - پھر بعد چندے جن دنون روم کو قیصر کے مقابلہ کی ضرورت درپیش تھی اور قمقیوس روم کے باہر قیصر کی لڑائی کے لیے لشکر جمع کر رہا تھا ارستبلوس دوبارہ قیدخانہ سے نکل کھڑا ہوا اس مرتبہ اسکے ہمراہ چند سرداران لشکر بھی قیدخانہ سے نکل آئے تھے اس نے دوبارہ - بارہ ہزار کی جمعیت سے ارمن اور یہودیہ پر قمقیوس کی اطاعت سے روکنے کی غرض سے حملہ کیا - قمقیوس نے انطفتر کو اس کے مقابلہ اور گرفتاری کی بابت خطوط لکھے اوس نے یہود کے چند آدمیون کو ارستبلوس کی طرف روانہ کیا جنھون نے بلاد ارمن مین بعد چند دنون کے موقع پاکر ارستبلوس کو زہر دیدیا - اس کے بعد کیناوس کی تحریک و تحریر سے شیخ (والی روم) نے ارستبلوس کے بقیہ لڑکون کو آزاد کر دیا -

ابن کریون کہتا ہے کہ انہین ایام مین اہل مصر نے اپنے بادشاہ تلمائی سے باغی ہو کر اوسکو تخت سے اوتار دیا تھا اور روم کا خراج بند کر دیا تھا جس سے روم نے مصر پر فوجکشی کی اور انطفتر نے بزور تیغ اوپر فتحیابی حاصل کرکے تلمائی کو دوبارہ حکومت کی کرسی پر بیٹھایا - اوس نے سلطنت کے کاروبار کو درست کر دیا پھر کیناوس نے بیت المقدس کیطرف مراجعت کی اور ہرقانوس کو قدس کی حکومت اور انطفتر کو اوسکی وزارت کا عہدہ دیکر روم کو واپس آیا -

ابن کریون کہتا ہے کہ ان واقعات کے بعد فارس اور روم مین مناقشہ پیدا ہوگیا روم نے فارس کی لڑائی کی غرض سے سپہ سالار عربنوس نامی کو روانہ کیا وہ جسوقت قدس شریف ہوکر گذرا اور ہیکل مین داخل ہوا کاہنون سے ہیکل کا مال و اسباب طلب کیا عازر کاہن اعظم نے کہا "کبنا توس نے اور قمقیوس ہیکل کے ساتھ کبھی ایسا کام نہین کیا" عربنوس نے پہلے یہودیون سے ہیکل کا مال نہ لینے کا اقرار کیا مگر جسوقت قابو پاگیا فوراً ہیکل کے کل تحایف، اسباب اور بادشاہون کی نذرین اور جمیع آلات وظروف جو ابتداء زمانہ عمارت سے اسوقت تک وقتاً فوقتاً آتے رہتے تھے لے لیے بعد ازان عربنوس جنگ فارس پر چلا گیا فارس نے اوسکو ہزیمت دیکر کل وہ چیزین جو اوس نے ہیکل سے لین تھین چھین لین اور بلاد ارمن - دمشق - حمص - حلب اور اون کے اطراف وجوانب پر قابض ہوگئے - اس واقعہ کی خبر جسوقت روم کو ہوئی کسنا نامی سپہ سالار کو بسرگروہی ایک عظیم الشان لشکر کے روانہ کیا کسنا ارمن کے بلاد مغلوبہ سے گذر کر قدس شریف کیطرف گیا - وہان یہودیون اور ہرقانوس اور انطفر سے لڑائی چھڑی ہوئی تھی کسنا نے ہرقانوس اور انطفر کی مدد کی جب ہرقانوس کو یہودیون پر غلبہ حاصل ہوگیا تو کسنا لشکر فارس سے لڑنے کو بڑھا اور اونکو پہلے ہی جنگ مین ہزیمت دیکر روم کا مطیع بنا دیا اور ون بائیس ۲۲ ملوک کو جو روم سے باغی ہوگئے تھے پھر روم کا مطیع اور باجگزار کر دیا مگر جب کسنا ان کے ملک سے واپس ہوا تو انھون نے دوبارہ بدعہدی کی -

ابن کریون کہتا ہے کہ اسکے بعد قیاصرہ کا زمانہ شروع ہوا اور یولیاس روم کا حاکم ہوا چونکہ اسکی مان حالت حمل مین مرگئی تھی اور بچہ اوسکا پیٹ پھاڑ کر نکالا گیا تھا اسوجہ سے اسکو لوگون نے قیصر کا لقب دیا اور قیصر اونکی زبان مین قاطع کے معنی مین

مستعمل ہوتا ہے۔ اور یولیاس اسکو اسوجہ سے لیتے ہین کہ یہہ ماہ یولیہ مین پیدا ہوا تھا جو اونکا
پانچوان مہینہ تھا۔ اور یولیہ کے معنی پانچوین کے بھی ہین۔ اس سے پہلے ہم لکھہ آئے ہین کہ
روم کی حکومت جمہوری تھی جس مین تین سو بیس ممبر اور ایک شیخ (صدر نشین) کے ذریعہ سے
حکومت قایم تھی جب قیصر بڑا ہوا اور شیخ (صدر نشین) نے اسکی شجاعت و مردانگی کو اورون
سے بدرجہا زیادہ دیکھا تو وہ اسکو بھی بدستور قدیم لشکرون کا سپہ سالار کرکے
ممالک غیر پر بھیجنے لگا۔ ایک مرتبہ اسکو بلاد مغرب کیطرف روانہ کیا اس نے بلاد مغرب کو
نہایت سہولیت اور مردانگی سے فتح کیا اور جب وہان سے واپس ہوا تو اس نے اپنے کو
بادشاہ کے لقب سے مشہور کیا۔ روم کے ممبرون نے قیصر کو اس خطاب کے لینے
سے منع کرکے یہہ وجہ بیان کی کہ "شروع زمانہ حکومت سے روم کی حکومت جمہوری ہے
اسکے خلاف کرنا مناسب نہین ہے۔ اس سے پہلے مقیوس نے بلاد شرق کو فتح اور یہودیون
کو مطیع کیا تھا لیکن اوس نے اسکی خواہش نہین کی" قیصر یہہ سنکر خاموش ہو گیا ایک روز
موقع پاکر ممبران روم پر حملہ کر دیا اور اونکو قتل کرکے تن تنہا روم کا بادشاہ بن بیٹھا اور
اپنے کو قیصر کے لقب سے مشہور کرکے مقیوس پر بھی حملہ کر دیا یہہ اون دنون مصر مین تھا۔
قیصر نے اسپر فتح پائی اور اسکو گرفتار کرکے قتل کر ڈالا اور وقت مراجعت مصر سے اوسکے
اطراف و جوانب مین مقیوس کے جنگی افسرون کو پھیلا ہوا دیکھکر اونپر بھی حملہ کر دیا اور بلاد
ارمن کیطرف ہو کر گذرا ارمن مین اون دنون متردات بادشاہ حکومت کر رہا تھا اوس نے
قیصر کی اطاعت قبول کر لی اور اوسکے حکم سے ارمینون کو لیکر ہرقانوس سے لڑنے
کو چلا۔ ہرقانوس بادشاہ یہود نے اوسکا عسقلان مین مقابلہ کیا ارمینون کو شکست
ہوئی انطفر اور یہودیون کے لشکر نے فتحیابی کے ساتھہ مصر پر قبضہ کر لیا جب اسکی

خبر قیصر کو ہوئی تو اوس نے انطفر کو بلا بھیجا۔ انطفر مترواث کے ہمراہ قیصر کے دربار
مین حاضر ہوا قیصر نے اسکے عذرات سنکر عہدہ ہاے جلیلہ دینے کا وعدہ کیا۔ اس سے پہلے
انطفنوس بن ارسطبلوس نے قیصر سے ملکر ہرقانوس کی شکایتین کی تہین اور نیز یہ ظاہر
کیا تھا کہ ہرقانوس نے اسکے باپ کو اسوقت قتل کیا ہے کہ جب اہل روم نے قمبیوس
کو اسکے لڑائی پر روانہ کیا تھا۔ مگر انطفنوس کی شکایت سے کوئی برہمی نہ پیدا ہوئی ایک روز
ہرقانوس اور انطفر نے ملکر انطفنوس کو زہر دیدیا بعد چندے قیصر نے انطفر کو اپنے
لشکر کا سپہ سالار مقرر کرکے فارس کی لڑائی پر بھیجدیا۔ اس لڑائی مین انطفر مختلف
حالتون مین مختلف مقامات پر طرح طرح کی مصیبتون مین گرفتار ہوتا رہا مگر ہر مصائب سے
بچتا ہوا جب بلاد فارس سے واپس ہوا تو قیصر نے ہرقانوس اور انطفر کو بیت المقدس
کی حکومت پر بحال کرکے واپس کردیا۔ ہرقانوس ضعیفی کیوجہ سے لڑائیون کے
کام کا نرہا تھا اس وجہ سے انطفر ہر امور سلطنت مین پیش پیش ہوگیا اور اپنے
ایک لڑکے فسیلو کو بیت المقدس کا ناظم اور دوسرے لڑکے ہیرودس کو
جبل الخلیل کا عامل مقرر کردیا اور اسی طرح جب کوئی لڑکا انطفر کے خاندان
کا بڑا ہوتا تہا تو اوسکو شام کے کسی صوبہ کی حکومت دیدیتا تہا رفتہ رفتہ ہرقانوس
کے تمام بلاد مقبوضہ مین انطفر کے لڑکے پھیل گئے۔ انہین دنون ایک سرحدی
پہاڑی مین حزقیا نامی ایک شخص یہودیون کا ایک گروہ لئے ہوئے سکونت
پذیر تھا جو وقتا فوقتا موقع پاکر ارمن پر حملہ کرکے اون کے مال ومتاع لوٹ لیجاتا
تہا جب اسکا ظلم وجبر حد سے متجاوز ہوگیا تو ناظم بلاد ارمن سقیوس (قیصر کے
چچازاد بھائی) نے ہیرودس والی جبل خلیل سے حزقیا کی شکایت کی ہیرودس نے

ایک سریہ[1] حزقیا کی گوشمالی کو بھیدیا۔ اتفاق سے اس شبخون مین حزقیا گرفتار ہوکر قتل کرڈالا گیا ہیرودس نے سقیوس کو اس واقعہ سے مطلع کیا اوس نے ہیرودس کا شکریہ ادا کیا اور تحایف بھیجے۔ مگر بیت المقدس کے یہودیون کو ہیرودس کا یہہ فعل نہایت شاق گزرا اور وہ لوگ مجتمع ہوکر ہرقانوس کے پاس آئے اور ہیرودس کے ظلم کی شکایت کی اور اوسکو قصاص کے لئے مجلس حکّام مین طلب کیا۔ چنانچہ اس قضیہ کے فیصل کرنے کو ایک مجلس منعقد کی گئی جس مین یہودیون کے ستر شیخ مقدمہ کی سماعت کو جمع کئے گئے ہیرودس مسلح تیور چڑھائے ہوئے آیا ہرقانوس ہیرودس کے تیور چڑھے ہوئے دیکھکر گھبرا اوٹھا اور قبل سماعت مقدمہ وانفصال قضیہ مجلس برخاست کردی۔ یہودی اس سے کشیدہ خاطر ہوگئے اور ہیرودس بلاد ارمن کیطرف چلا گیا سقیوس نے اسکو اپنا مدار المہام بنالیا۔

ان واقعات کے بعد ہرقانوس نے قیصر سے تجدید عہد کی درخواست کی قیصر نے اوسکی درخواست کو قبولیت کا خلعت مرحمت کیا اور یہہ حکم صادر کیا کہ اہل ساحل مابین صیدا و غزہ اپنا اپنا خراج بیت المقدس روانہ کیا کرین اور یہودیون کو کل وہ بلاد واپس دیدے جائین جو اس سے پیشتر اون کے قبضہ مین فرات اور اطراف لاذقیہ تک تھے اور جنکو بنی حسمانی سے بزور تیغ دبا لیا تھا وہ بھی اونکو واپس کردئے جائین کیونکہ قیقیوس نے اس بابت اونپر سخت نابرداشتنی ظلم کیا تھا۔ یہہ عہدنامہ تانبے کے پترون پر بزبان روم اور یونان مین لکھا گیا اور صور و صیدا کے شہر پناہ کے دروازون پر لٹکا دیا گیا اور ہرقانوس کی حکومت ازسرنو قایم کردی گئی۔

ابن کریون کہتا ہے کہ بعد چندے قیصر بادشاہ روم اور اوسکے وزیر ہرقانوس

[1] سریہ اوس لشکر کو کہتے ہین جو شب کو مخالف کے لشکر پر شبخون مارتا ہے

قتل کرڈالے گئے۔ قیصر کے قتل کا یہہ واقعہ پیش آیا کہ کیساوس نامی ایک شخص نے سپہ سالاران قمقیوس سے بحالت غفلت اسپر حملہ کرکے ایک ہی وار سے اسکو قتل کرڈالا اور زمام حکومت اپنے ہاتھ مین لیکے لشکر کو مجتمع کرکے دریا سے عبور کیا بلاد اشیت کو فتح کرتا ہوا قدس شریف کیطرف گیا اہل قدس سے ستر حقے سونے کے طلب کئے چنانچہ انطفر اور اسکے لڑکون نے یہود سے لیکر پیش کش کیا پھر کیساوس بیت المقدس سے مراجعت کرکے مقدونیہ کیطرف آیا اور وہین مقیم رہا انطفر کے قتل کا یہ ماجرا گزرا کہ یہود کی خواہش کے مطابق کیساوس مراجعت کے وقت اپنا ایک سپہ سالار ملیکا نامی بیت المقدس مین چھوڑ گیا تھا۔ بعد چند کے اس سے اور انطفر سے ناصافی ہوگئی ملیکا نے موقع پاکر چند یہودیون کی سازش سے انطفر کو زہر دیدیا ہیرودس یہہ واقعہ سنکر ہرقانوس کے قتل لڑنے کو بیت المقدس مین آیا لیکن فسیلو نے اس قصد سے باز رکھا اس اثنا مین کیساوس مقدونیہ سے صور کیطرف آیا ہرقانوس اور ہیرودس اوس سے ملنے کو گئے اوس کے سپہ سالار ملیکا کی شکایت کی اور انطفر کے قتل کے واقعات بیان کئے کیساوس نے ملیکا کے قتل کا حکم دیدیا۔ ملیکا قتل کرڈالا گیا۔ اس کے بعد کیناوس برادر زادہ قیصر اوساوس کا سپہ سالار انطیوس لشکر لیکر کیساوس سے لڑنے کو نکلا مقدونیہ کے قریب صف آرائی ہوئی کیساوس ناکامی کے ساتھ گرفتار کرکے قتل کرڈالا گیا اور کیناوس اپنے چچا کی جگہہ پر متمکن ہوکر اپنے کو اپنے چچا اغسطس قیصر کے نام سے موسوم کیا اس کامیابی کے بعد ہرقانوس بادشاہ یہود نے کیناوس کی خدمت مین کچھ تحایف روانہ کئے جس مین ایک تاج طلائی مرصع تھا اور تجدید عہد کی درخواست کی اور اون قیدیون کے آزادی کا خواستگار ہوا جو زمانہ کیساوس سے قید تھے

اور نیز اون رعایتون کا طالب ہوا جو اس سے پہلے کیسا نوس کے چچا قیصر نے یہود کو
دے رکہی تہین۔ اوغسطس قیصر نے ہرقانوس کی درخواستین منظور کرلین بعدہ
انطیانوس کو ہمراہ لیے ہوئے بلاد ارمن کی طرف دمشق اور حلب کی طرف گیا
کلیبطرہ ملکہ مصر نے (یہہ ایک ساحرہ عورت تھی) قیصر سے ملاقات کی اور امن کی
خواستگار ہوئی قیصر نے امن دیکر اپنی زوجیت مین لیلیا اسی مقام پر چند لوگون نے
ہیرودس اور ادس کے بھائی فسیلو کی شکایتین کین ہرقانوس نے ادس کی
تردید کی، انطیانوس نے شکایت کرنے والون کی گرفتاری کا حکم دیدیا سچہ اون
لوگون مین سے اکثر گرفتار ہوکر قتل کرڈالے گئے۔ ہیرودس اور ادسکا بھائی
فسیلو اپنے دارالحکومت مین واپس آیا اور بجائے اپنے باپ کے ہرقانوس کی سلطنت
کا انتظام کرنے لگا۔ بعد اسکے انطیانوس نے۔ بلاد فرس پر حملہ کرکے اون کے سرسبز
میدانون کو اپنے فتحمند گھوڑون سے روندا یا، اون کے ملوک کو زیر وزبر کیا اور
رومہ تک بزور تیغ فتح کرلیا۔ ہ

ابن کریون کہتا ہے کہ انہین واقعات کے اثناء مین انطقنوس معہ ایک جماعت
یہودیون کے فارس مین گیا اور یہہ درخواست پیش کی کہ اگر اس کے چچا ہرقانوس کی
حکومت چہین کر مجکو دیجائے اور ہیرودس معہ اپنے بھائی فسیلو کے قتل کرڈالا جائے
تو اسکے معاوضہ مین کئی حقے سونے کے اور آٹھسو لڑکیان رؤساء یہود کی خدمت
کے لیے پیش کش کیجائینگی بادشاہ فارس، انطقنوس کی اس درخواست پر ایک جرار لشکر
لیکر روانہ ہوا اور بلاد ارمن کو فتح کرلیا جو سپہ سالاران روم ملے اونکو قتل کرڈالا اس کے بعد
اپنے ایک سپہ سالار کو اہل قدس کی لشکر کے ساتھ بہرا ہی انطقنوس بیت المقدس مین نجات

اداکمرسنے ادہر ہیکل مین نذر و نیاز پہونچانے کے حیلہ سے روانہ کیا وسط شہر مین پہونچکر انلوگون نے شہر کو لوٹنا اور لوگون کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ ہیرودس اس ناگہانی حملہ سے گھبرا کر قصر ہرقانوس مین حفاظت کی غرض سے گھس گیا اور فسیلو۔ قلعہ کو ان کے حملہ سے بچاتا رہا اگرچہ لڑائی کی ابتدائی صورت انطقنوس کے حق مین نتیجہ خیز دکھائی دیتی تھی لیکن یہودیون کے مستعد ہوجانے سے انطقنوس اور سپہ سالار فارس کو جان کے لالے پڑ گئے۔ مگر اس موقع پر انطقنوس کا ایک فقرہ چلگیا اور وہ یہہ تہا کہ وہ لڑائی سے دست کش ہوکر شاہی محل کے قریب گیا اور ہرقانوس و ہیرودس کو دم پٹی دینا شروع کیا ہرقانوس اور فسیلو تو اسکے فقرے مین آگئے اور اسکے ہمراہ شاہ فارس کی خدمت مین حاضر ہونیکو چلے لیکن ہیرودس نے اسکی ایک بھی نہ سنی برابر لڑتا رہا۔ سپہ سالار فارس اور انطقنوس نے مصلحتاً لڑائی موقوف کردی اور فسیلو اور ہرقانوس کو لیکر شاہ فارس کیطرف روانہ ہوئے جسوقت بلاد ارمن مین شاہ فارس کے پاس پہونچے ہرقانوس اور فسیلو فوراً قید کر لئے گئے فسیلو تو اوسی شب کو مر گیا اور ہرقانوس پابزنجیر فارس کیطرف روانہ کیا گیا انطقنوس کو ہرقانوس کی اس بیچارگی پر بھی رحم نہ آیا اثناء راہ مین اس کے کان کٹوا ڈالے تاکہ حکومت کے قابل نرہجائے پھر شاہ فارس نے اپنے دارالحکومت مین پہونچکر ہرقانوس کو آزاد کر دیا اور برائے نام سلوک ہونے لگا تا آنکہ ہیرودس نے اوسکو بلا لیا۔ کما یاتی بعد۔

اس کے بعد شاہ فارس نے اپنا ایک سپہ سالار انطقنوس کے ہمراہ بیت المقدس پر قبضہ کرنیکو روانہ کیا ہیرودس اس حال سے مطلع ہوکر اپنے عیال و اطفال کو قلعہ مین اپنے بھائی یوسف کے پاس چھوڑ کر قدس شریف سے جبل شرات کیطرف چلا گیا اور وہان

سے پہرتا ہوا قیصر کے پاس جانیکی غرض سے مصر مین پہونچا ۔ کلیطرہ ملکہ مصر نے اسکی بڑی توقیر کی اور اسکو کشتی پر سوار کیا کے رومہ کیطرف روانہ کیا - ہیرودس روم مین پہونچکر انطیانوس کے ہمراہ اوغسطس قیصر کے دربار مین حاضر ہوا - شاہ فارس کے حملے اور بیت المقدس کے ناگہانی واقعات سے اوسکو مطلع کیا - اوغسطس نے اپنے دامان مرحمت سے اوسکے آنسو پونچھے ، تاج شاہی پہنایا اور روم مین بڑے تجمل و احتشام سے چارو نطرف پھرایا آگے آگے نقیب کہتے جاتے تھے " اوغسطس قیصر نے اسکو بادشاہ بنایا ہے " اسکے بعد اوغسطس قیصر نے ایک دربار خاص منعقد کیا اور شیوخ رومہ کے روبرو تانبے کے پتّرون پر شاہی فرمان ہیرودس کی بادشاہت کا لکھوایا ہیرودس کی بادشاہت کا یہی پہلا دن تھا اسکے بعد انطیانوس لشکر لیکر شاہ فارس کیطرف بڑہا انطاکیہ کے قریب پہونچکر ہیرودس اس سے علحدہ ہوکر براہ دریا قدس شریف کیطرف انطقنوس سے لڑنیکو روانہ ہوا - انطقنوس اسکی آمد کی خبر سنکر بیت المقدس سے نکلکر جبال مترات کیطرف ہیرودس کے عیال واطفال کے گرفتار کرنیکو بڑہا اور قلعہ کا محاصرہ کرلیا اس اثناء مین ہیرودس نے پہونچکر انطقنوس سے لڑائی چھیڑ دی یوسف موقع پاکر قلعہ کا دوسرا دروازہ کھولکر نکل آیا اور انطقنوس پر دوسرے طرف سے حملہ کردیا انطقنوس اس غیر متوقع حملہ کا جواب نہ دیسکا مجبور ہوکر لڑائی کے میدان سے پسپا ہوکر قدس شریف کیطرف بھاگا - اثناء راہ مین لشکر کا زیادہ حصہ کام آگیا - ہیرودس نے بیت المقدس کا پہونچکر محاصرہ کرلیا - انطقنوس نے سپہ سالار لشکر روم سے سازش کرنیکی کوشش کی لیکن ناکام رہا بعد چند سے انطیانوس سپہ سالار قیصر کی فارس پر فتحیابی کی خبر آئی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ وہ کامیابی کے بعد مراجعت کرکے واپس آرہا ہے اور فرات سے عبور کرآیا ہے

ہیرودس یہہ سنکر اپنے بہائی یوسف کو سیسا سپہ سالار روم کے ساتھ بیت المقدس کے حصار پر چہوڑکر انطیانوس کے استقبال کو روانہ ہوا۔ جسوقت ہیرودس۔ دمشق مین پہونچا یہہ خبر مشہور ہوئی کہ اسکا بہائی یوسف۔ حصار بیت المقدس مین انطفنوس کے سپہ سالار کے ہاتھ مارا گیا اور سیسا سپہ سالار انطیانوس معہ لشکر روم پسپا ہوکر دمشق کو آرہا ہے ہیرودس اس متوحش خبر کو سنکر لوٹ کہڑا ہوا اور انطفنوس کو پہلی ہی لڑائی مین شکست دیکر میدان جنگ سے بہگا دیا اور اوسکا تعاقب کرتا گیا۔

ان سب واقعات مین سیسا بہی ہیرودس کے ہمراہ تہا یہہ لوگ ایک مدت تک بیت المقدس کا محاصرہ کیے رہے بالآخر ایک روز چند لشکری شہر پناہ کے دیوار پر کمند ڈالکر چڑہ گئے انکا ہاتہ نکو قتل کرکے دروازہ کہولدیا ہیرودس اور سیسانے شہر پر کامیابی کے ساتھ قبضہ حاصل کرلیا۔ سیسانے یہودیون کے قتل پر ہاتہ بڑہانا چاہا مگر ہیرودس نے اس فعل سے یہہ کہکر باز رکہا کہ اگر تم میری قوم کو قتل کر ڈالوگے تو مجھکو کس پر حاکم بناوگے۔ غرض سیسا یہودیون کے قتل سے باز رہا اور کل مال غنیمت یہودیون کو واپس کردیا ہیرودس نے بیت المقدس مین بنظر تقرب ایک تاج سونے کا رکھ دیا اور بہت سا مال نذر مین دیا۔ کامیابی کے بعد سپہ سالار سیسا۔ انطفنوس کو قید کرکے انطیانوس کی طرف روانہ ہوا۔ انطیانوس ان دنون شام سے مصر مین آگیا تہا چنانچہ سیسا انطیانوس سے مصر مین ملا اس کے بعد ہی ہیرودس بہی آگیا۔ اور باجازت انطیانوس۔ انطفنوس کو قتل کرکے مملکت یہود پر مستقل حکمران ہوگیا انطفنوس کے مارے جانے سے بنی حسمنائی کی حکومت منقطع ہوگئی۔ والبقاء للہ وحدہٗ۔

ہیرودس درحقیقت ہیرودس کی اقبالمندی کا ستارہ اوسوقت سے اوج پذیر

ہو چلا تھا جسوقت سے ہرقانوس پر شاہ فارس نے حملہ کرنے کا ارادہ کرلیا تھا اور
اوسکو اہل فارس گرفتار کرکے لے گئے تھے اور اوس کے کان کاٹ ڈالے تھے اس غرض
سے کہ وہ حکومت سے محروم کردیا جائے چنانچہ یہود نے اسی وجہ سے اسکو معزول کردیا لیکن
جسوقت ہیرودس بیت المقدس کا حکمران ہوا ہرقانوس کو فارس سے بلاکر نہایت تعظیم
وتکریم سے عزت کی کرسی پر بیٹھایا۔ ہرقانوس کی لڑکی اسکندرہ۔ اسکندر کے عقد میں اور
اسکی نواسی مریم نامی ہیرودس کے نکاح مین تھی بعد چند سے ان دونون کو ہیرودس
کیطرف سے بدظنی پیدا ہوگئی جب رفتہ رفتہ یہہ خیال مستحکم ہوگیا کہ ہیرودس۔ ہرقانوس کے
قتل کی فکر مین ہے۔ تو اسکندرہ ومریم نے ہرقانوس کو اس سے آگاہ کرکے بادشاہ عرب کے
پاس چلے جانے اور اوسکے سایہ امن مین جاکر پناہ گزین ہونے کا مشورہ دیا۔ ہرقانوس نے
اس رائے سے اتفاق کرنے کے بعد ایک شخص کو خط لکھکر شاہ عرب کیطرف روانہ کیا۔ اس
شخص نے اس عداوت سے کہ ہرقانوس نے اس کے بھائی کو قتل کیا تھا ہرقانوس کے خط کو
ہیرودس کے روبرو لیجاکر رکھدیا۔ ہیرودس نے خط پڑھکر واپس کردیا اور یہہ کہا کہ "تم اس
خط کو شاہ عرب کے پاس لیجاؤ اور جو کچھ وہ جواب دے اوسکو میرے پاس لاؤ" اوس
شخص نے ہیرودس کے حکم کی تعمیل کی شاہ عرب کا جواب اوسکو لاکر دیدیا۔ شاہ عرب نے
خط مین آدمیون کے روانہ کرنے کا وعدہ کیا تھا اور مقام قیام متعین کردیا تھا ہیرودس نے
شاہ عرب کے آدمیون کو اپنے ملازمین کے ذریعہ سے گرفتار کرالیا۔ اور یہود کے مشیر شیوخ
کو ایک جلسہ مین جمع کرکے ہرقانوس کو طلب کیا اور اوسکے روبرو اوسکا خط اور شاہ عرب
کا جواب پڑھا اور دکھلایا ہرقانوس سے اسکا جواب کچھ بن نہ پڑا۔ اوسپر جرم ثابت ہوگیا
جسکے پاداش مین ہیرودس نے ہرقانوس کو اوسیوقت قتل کرڈالا جبکہ وہ اپنی عمر کے

انتشار مرض حملے بھی کرچکا تھا اور اوسکی حکومت کو چالیس سال گذر چکے تھے۔ یہی ملوک بنی حسمنائی کا آخری بادشاہ تھا۔

اسکندرا بن ارستبلوس کا ایک لڑکا ارستبلوس نامی نہایت حسین اور خوبصورت اپنی ماں اسکندرہ کی کفالت مین پرورش پارہا تھا اور اسکی بہن ہیرودس کے عقد مین تھی جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہین۔ اسکندرہ کی ماں اور بہن کا دلی مقصود یہہ تھا کہ اسکندرہ بجائے اپنے جد (نانا) ہرقانوس کے بیت المقدس مین کاہن مقرر کیا جائے لیکن ہیرودس نے حکومت کو بنی حسمنائی سے منتقل کرنے کے قصد سے ایک شخص کو عام کاہنون مین سے کاہن اعظم مقرر کردیا یہہ امر اسکندرہ بنت ہرقانوس اور اوسکی لڑکی مریم زوجہ ہیرودس کو شاق گزرا چونکہ اسکندرہ اور ملکہ مصر کلبطرہ مین باہم اتحاد تھے اسوجہ سے اسکندرہ بتوسط ملکہ کلبطرہ اوسکے شوہر انطیانوس کی سفارش ہیرودس کے پاس لائی۔ ہیرودس نے یہہ عذر پیش کیا کہ "کاہنین معزول نہین کئے جاتے بفرض تقدیر اگر ہم کاہنون کے معزول کرنیکا قصد کرینگے تو ہمارے مذہب والے ہماری مخالفت کرینگے" بعد اسکے اسکندرہ نے انطیانوس کے سفیر سے سازش کرلی اور اسکو تحائف دیا اور اس امر کا اقرار لے لیا کہ وہ انطیانوس کو ہیرودس کے خلاف برانگیختہ کریگا اور ارستبلوس کو اپنے پاس طلب کرلیگا۔ چنانچہ جب انطیانوس سفیر بیت المقدس سے واپس آیا تو اوس نے انطیانوس کا کان بھرنا شروع کردیا اور اوسکو ارستبلوس کے حسن وجمال کا ایسا گرویدہ کردیا کہ اوس نے ہیرودس سے ارستبلوس کو طلب کیا اور درصورت عدم روانگی ارستبلوس۔ ہیرودس کو اپنی ناراضی کی دہمکی دی۔ ہیرودس اس سے پہلے یہہ انتظام کرچکا تہا کہ کاہن اول کو معزول کرکے ارستبلوس کو کاہن اعظم بنایا تہا اسوجہ سے یہہ معذرت پیش کی کہ کاہن بیت المقدس کو چھوڑ کر سفر

نہین کرسکتا اور اگر مین اس امر پر راضی بھی ہو جاؤنگا تو یہود اوسکی سخت مخالفت کرینگے"
اسکے بعد انطیانوس کو ارسطبلوس کا خیال جاتا رہا پھر اوس نے کوئی تحریک نہ کی۔

ان واقعات سے ہیرودس درپردہ اسکندرہ بنت ہرقانوس کی نگرانی کرنے لگا۔
بعد چندے اسکندرہ کا ایک خط ہیرودس کے ہاتھ آگیا جو اوس نے ملکہ کلیطرہ کے نام
روانہ کیا تھا جسمین لکھا تھا کہ آپ دو کشتیان معہ چند آدمیون کے ساحل یافہ پر بھیجدیجیے مین
معہ اپنی لڑکی کے دو تابوتون مین بشکل میت نکل آؤنگی۔ ہیرودس یہ خط پاکر مقابر مین اون
تابوتون کا منتظر رہا جب وہ تابوت اسکی طرف ہوکر گذرے اوس نے اونکو گرفتار کرلیا
اور پھر اسکو معاف کردیا بعد ازان اوسکو یہ معلوم ہوا کہ ارسطبلوس نے عید مظال مین
مذبح مین آکر لباس قدس پہنا تھا۔ اس سے عام لوگون کا میلان خاطر اوسکی طرف زیادہ
ہوا۔ ہیرودس کو اوس سے کشیدگی پیدا ہوگئی درپردہ ارسطبلوس کے قتل کی فکر کرنے لگا تا آنکہ
ہیرودس ماہ نیسان مین اریحا گیا اور اپنے ہمراہیون اور مصاحبون کو وہین طلب کیا
ازانجملہ ارسطبلوس بھی تھا ارسطبلوس کو اوسوقت تک شاید یہ خیال بھی نہین پیدا ہوا تھا کہ
ہیرودس میرے قتل کی فکر مین ہے ورنہ وہ ہیرودس کے ساتھ دریا مین نہانے کو اوترتا اور
نہ اوسکو ہیرودس کے غلام دریا مین ڈبو دیتے ہیرودس بظاہر ارسطبلوس کے غرق ہوکر مرنے سے
سخت رنجیدہ ہوا بڑی تجسس سے لاش نکلوائی معقول طور سے تجہیز و تکفین کی غرض ارسطبلوس کی
موت اسصورت سے سترہ برس کی عمر مین واقع ہوئی اور اسیوقت سے اسکندرہ اور اوسکی لڑکی مریم
زوجہ ہیرودس اور مادر و خواہر ہیرودس مین ناصافی پیدا ہوگئی باہم شکوہ و شکایت کے دروازہ کھل گئے

ابن کریون کہتا ہے کہ اسکے بعد انطیانوس نے اوغسطس قیصر سے بدعہدی کی اسوجہ سے کہ انطیانوس
نے کلیطرہ سے عقد کرکے مصر پر قبضہ کرلیا تھا چونکہ یہ عورت ساحرہ تھی اوسے بزور انطیانوس

کو اون ملوک کے قتل و قید اور اونکے ملک لینے پر آمادہ کیا ہو روم کے مطیع اور باجگذار
تھے منجملہ اون کے ہیرودس بھی تھا لیکن ہیرودس کے حق مین انطیانوس کوئی خلاف
کاروائی بخوف اوغسطس قیصر نکرسکتا تھا کیونکہ اوغسطس قیصر ہیرودس کی بیحد عزت کرتا تھا۔ بعد
چندے انطیانوس نے ہیرودس کو اوغسطس قیصر کے برخلاف ابہار کر عہد شکنی پر آمادہ کر دیا اور اوسکو
طالب کر کے عرب سے لڑنے کو بھیجدیا اور اوسکے ہمراہ اینتادون سپہ سالار کلیطرہ کو روانہ کیا اور
اوسکو یہ ہدایت کر دی کہ میدان جنگ سے جسوقت لڑائی تیزی کے ساتھ ہو رہی ہو ہیرودس کو
تنہا میدان جنگ مین چھوڑکر بہاگ آنا تاکہ ہیرودس کو اوسکے مخالفین مار ڈالین اور اگر یہ بھی
بھاگ کھڑا ہوگا تو ہزیمت کا الزام اسپر قایم کرکے تخت حکومت سے علیحدہ کر دیا جاے۔ چنانچہ
اینتادون سپہ سالار نے ایسا ہی کیا مگر ہیرودس ایک سخت اور خونریز لڑائی کے بعد کامیاب
ہوکر بیت المقدس کیطرف واپس ہوا اس کامیابی سے اطراف و جوانب کے عربی ملوک نے
مصالحت کر لی مگر عرب نے اطاعت قبول نہ کی۔ بعد چندے ہیرودس پھر عرب سے لڑنیکو
گیا اور اوس پر اپنے نام خراج مقرر کر کے واپس آیا۔

انطیانوس نے جن ایام مین ہیرودس کو عرب سے لڑنیکو روانہ کیا تھا انہین دنون
خود روم کیجانب چلا گیا تھا اور قیصر سے لڑائی چھیڑ دی تھی بالآخر پہلی لڑائی مین اوغسطس
قیصر نے انطیانوس کو گرفتار کر کے مار ڈالا اور اوسکے بعد مصر کی طرف بڑھا ہیرودس کو اسکی
پیشقدمی سے سخت اندیشہ پیدا ہوا کیونکہ یہ انطیانوس کا مطیع تھا مگر باین ہمہ اوغسطس قیصر کی
ملازمت حاصل کرنے کی غرض سے اپنی ماں اور بہن کو قلعہ تمرات مین اپنے بھائی کے پاس
اور اپنی بی بی مریم اور اوسکی ماں اسکندرہ کو قلعہ اسکندرونہ مین اپنے بہنوئی یوسف کے پاس
بھیجدیا اور ایک شخص کو اہل صور سے جسکا نام سوما تھا اپنی بی بی کے ہمراہ کر دیا اور یہ کہدیا

کہ اگر قیصر مجھکو قتل کرڈالے تو تم میری بی بی اور ساس کے قتل کرنے مین تاخیر نہ کرنا بعد ازان کچھ تحایف اور ہدایا لیکر قیصر کی خدمت مین حاضر ہوا - اوکتطس قیصر اس سے انطیانوس کی مصاحبت کیوجہ سے کشیدہ خاطر تھا چنانچہ جب یہ قیصری دربار مین حاضر ہوا تو قیصر اسکو تیز نگاہون سے دیکھکر طیش مین آگیا اور لپککر اوسکے سر سے تاج کو اوتار لیا مگر ہیرودس نے کہا اے قیصر مین انطیانوس کا مطیع و محب آپکی عداوت کیوجہ سے نہ تھا بلکہ عزیزی (لڑائی) کیوجہ سے مین نے اُس سے مراسم پیدا کرلئے تھے اگر آپ میرا تاج اوتار لینگے تو کوئی شخص مجھے سرفراز نہین کرسکتا اور اگر مجھے بحال رکھین گے تو مین مشکور ہونگا قیصر اس تقریر سے خوش ہوگیا اور اسکو کمال عنایت سے مصر پر اپنی لشکر کا سپہ سالار مقرر کرکے روانہ کیا - اور جب ہیرودس نے مصر پر قبضہ حاصل کرکے کلیبطرہ کو قتل کرڈالا تو قیصر نے ہیرودس کو کل وہ ممالک دیدیے جو انطیانوس کے قبضہ مین تھے - ان واقعات کے بعد ہیرودس اپنے دار السلطنت بیت المقدس کیطرف واپس آیا اور قیصر روم کی جانب چلا گیا -

ابن کریون کا بیان ہے کہ ہیرودس کے بیت المقدس مین واپس آنے کے بعد اسکے قلعہ اسکندرون سے معہ اپنے بہنوئی یوسف اور سوامصوری کے بیت المقدس مین آئے چونکہ اونھون نے ہیرودس کا راز اور ہرقانوس اور اسٹیلوس کے واقعات قتل - ہیرودس کی بی بی اور ساس سے کہدئے تھے اسوجہ سے وہ دونون سوامصوری کی بیحد ممنون اور شکرگذار ہو چکی تھین پھر ہیرودس کی بہن نے اوسکی بی بی مریم کو سوامصوری کے ساتھ متہم کیا لیکن ہیرودس کو اس امر کا یقین نہوا کیونکہ وہ ان دونون مین پہلے سے مناقشہ چلا آرہا تھا اور ثانیاً ہیرودس کو اپنی بی بی کی عفت پر پورا پورا بھروسہ تھا لیکن جب ہیرودس کو سوامصوری اور اوسکے بہنوئی کی سازش سے آگاہی ہوئی تو اوسکا وہ شبہ قوی ہوگیا جو اوسکی بی بی کی

طرف سے اوسکی بہن نے پیدا کرنا چاہا تھا مگر تاہم بہت تامل اور غور سے کام لیتا رہا تا آنکہ بعض
عورتون نے اُسکے بہن کے اشارہ سے یہ بیان کیا کہ مریم تیرے کہانے مین سوما اور یوسف
کی سازش سے زہر ملایا چاہتی ہے۔ ہیرودس نے اسکی خفیہ تحقیقات کی اور اس واقعہ کو صحیح
پاکر اپنے بہنوئی یوسف اور سوما صدوری کو اوسی دن قتل کر ڈالا۔ اور اپنی بی بی کو پہلے تو
چھوڑ دیا مگر پھر کچھ سوچ اور سمجھکر اوسکو بھی مار ڈالا۔ اور پھر خود کردہ پر پشیمان ہوا۔ بعد ازان
اسی قسم کی افواہی خبرین اسکی ساس اسکندرہ کی نسبت بھی سنی گئین اوسنے اوس کو بھی
قید حیات سے آزاد کرکے دوسرے عالم مین پہونچا دیا اور ادوم مین بجاے اپنے بہنوئی کے
ایک دوسرے شخص کو حاکم مقرر کیا جسکا نام کرسوس تھا اور اسی کے ساتھ اپنی بہن کا عقد
کر دیا۔ کرسوس ادوم مین پہونچکر دین موسوی سے منحرف ہو گیا اور اوس طریقہ کو ترک
کر دیا جس کی تعلیم ہرقانوس نے کی تھی اور اہل ادوم کو بت پرستی کی طرف مائل کر دیا اور
ہیرودس کی بہن کو طلاق دیدیا۔ ہیرودس کی بہن اپنے بھائی کے پاس چلی آئی اور ان
کل واقعات سے اوسکو مطلع کیا اور یہ بھی ظاہر کیا کہ کرسوس کے پاس بنی حسمنائی کے
وہ لوگ مجتمع ہو رہے ہین جو بارہ برس سے سلطنت و حکومت کی خواہش کر رہے ہین۔
ہیرودس یہ سنکر سخت برہم ہوا اور اُسی وقت ہیرودس کی طرف بڑھا اور وہان پہونچکر
کرسوس کو گرفتار کرکے قتل کر ڈالا اور بنی حسمنائی کے اون لوگون کو سر دربار طلب
کرکے اون کے لئے سزاے موت تجویز کی جو کرسوس کے پاس بہ طمع ملک و سلطنت
جمع ہو رہے تھے علاوہ اسکے اور بھی یہودیون کے چند نامی سردارون اور رئیسون
کو قتل کیا جو اوسکے خلاف کرسوس سے سازش رکھتے تھے۔ اس واقعہ کے بعد
ہیرودس کی حکومت مستحکم ہو گئی اور لوگون پر اوس کا رُعب چھا گیا۔ بعد اسکے اسمین

بھی بیدینی آگئی وصایاء توریت پر کاہلی سے عمل کرنے لگا بیت المقدس کا شہر پناہ درست کرایا اور ایک مکان بنواکر اوس مین مختلف قسم کے جانور صحرائی چھوڑ دیئے کبھی کبھی اون جانورون سے لڑنے کو بعض آدمی چھوڑ دیئے جاتے تھے عوام الناس کو اوسکا یہ فعل ناگوار گذرا۔ اہل دولت نے اوسکے قتل کی فکر کی لیکن ناکام رہے۔ ہیرودس چونکہ لوگون کے حالات کا مستفسر اور اونکا نگران رہتا تھا اسوجہ سے اوسکی ہیبت عوام الناس کی نظرون مین دوچند بڑھ گئی۔ اسکے عہد حکومت مین یہودین سے ربانیون کا بہت بڑا دور دورہ تھا اور گروہ عباد معروف بہ حسینیہ کو بھی اوسکے کامون مین دخل تھا اور اونکا مناہیم نامی پیشوائی کر رہا تھا جس نے اوس کے لڑکپن ہی مین حکومت وسلطنت کی پیشین گوئی کی تھی اور اوسکے اور اوسکی قوم کے حق مین دعا کی تھی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اتفاق وقت سے جب ہیرودس کے زمانہ حکومت مین قحط پیدا ہوا اور خلق اللہ گرانی وعدم دستیابی غلہ سے بھوکھون مرنے لگی تو اس نے غلہ کے ذخایر کھولدئے اور اطراف وجوانب مین غلہ پھیلا دیا۔ قیصر نے بھی قحط کا حال سنکر مصر اور روما کی اطراف سے بیت المقدس کیطرف غلہ بھیجنے کی منادی کرادی اور براہ دریا کشتیان غلہ سے بھری ہوئین بیت المقدس کو بھیجنے لگا۔ ہیرودس کو اس سے بہت بڑی تقویت ملگئی اور اوسنے نہایت معقول قحط کا انتظام وانسداد کیا بوڑھے یتیم بچے۔ بیوہ عورتون۔ مساکین۔ فقراء محتاجین کے لئے روزینہ غلہ پھونچاتا رہا۔ علاوہ اپنی قوم کے دوسرے مذہب کے پچاس ہزار آدمیون کو یومیہ کھانا دیتا تھا تا آنکہ قحط بالکل زایل ہوگیا اور عالم مین اسکا ذکر نیکی اور نیک نامی سے ہونے لگا۔

ابن کریون کہتا ہے کہ جب اسکی حکومت مستقل ہوگئی اور اس کے غلبہ کو

لوگون نے تسلیم کرلیا۔ تو ادس نے ایسی ہیئت و شکل پر بیت المقدس کے بنانے کا قصد کیا جس صورت پر سلیمان ابن داؤد علیہما السلام نے بنوایا تھا۔ کیونکہ جس وقت یہود باجازت کورش بیت المقدس کو واپس آئے تھے تو بیت المقدس بنانے کے لئے ایک مقدار معین کردی گئی تھی جو کہ سلیمان علیہ السلام کے حدود تک نہ پہونچتا تھا ہیرودس نے تعمیر کرانے سے پہلے آلات واسباب اور صناعین کو چھ برس کی مدت مین جمع کیا اور ایکہزار کاہنون کو قدس شریف کے ارد گرد بیٹھا دیا تاکہ کوئی غیر او سمین نہ آنے پائے بعد ازان ادس نے بیت المقدس کو منہدم کراکے جناب سلیمان علیہ السلام کے بنانے کے موافق آٹھ برس کے عرصہ مین از سر نو بنوایا اور بعض مقامات پر جیسا اُس کے دل نے چاہا کسی قدر اضافہ بھی کیا۔ جب بیت المقدس بنکر طیار ہوگیا تو ادس نے قربانیان کین اور مدتون فقراء و مساکین کو کھانے کھلواتا رہا یہ زمانہ اوسکے حکومت کے بہترین زمانون سے شمار کیا جاتا ہے۔

ابن کریون کہتا ہے کہ اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے ہیرودس کو اوسکی اولاد کے قتل مین مبتلا کیا اس طرح پر کہ مریم بیٹیا اسکندرہ کے بطن سے اسکے دو لڑکے تھے ایک کا نام اسکندر اور دوسرے کا ارستبلوس تھا یہ دونون بھائی اپنی مان کے قتل کے وقت روم مین زبان رومی سیکھ رہے تھے جب یہ دونون روم سے واپس آئے اور اپنی مان کے مارے جانے کا حال سُنا تو انکو اپنے باپ ہیرودس سے کینہ پیدا ہوگیا۔ ہیرودس کا ایک لڑکا اور بھی تھا جو اپنے دادا کے نام سے بہ اسم انطفر موسوم تھا اوس کو اوسکی مان ارسیس نے مریم کی وجہ سے ایک دوسرے شہر مین ٹھیرا رکھا تھا جب مریم قتل کردی گئی اور ارسیس۔ ہیرودس

کی آنکھون مین زیادہ عزیز ہوئی تو اوسکا لڑکا انطفر قدس شریف مین آیا ہیرودس
نے اوسکو اپنا ولی عہد بنالیا۔ اس نے مصلحتاً اپنے دونون بھائیون سے آمد و رفت
اور مراسم برابر جاری رکھے اس خیال سے کہ یہ دونون اپنے باپ کے قتل
کرنے کی فکر مین تھے بعد چندے ہیرودس ان دونون سے ناراض ہوکر
اوغسطس قیصر کی طرف چلا اور اوسکے ہمراہ اوسکا لڑکا اسکندر بھی تھا۔ دونون
نے اوغسطس قیصر سے شکایت کی مگر اوس نے باہم صلح کرادی اس وجہ سے
ہیرودس بیت المقدس سے واپس آیا اور اوسکو اپنے تینون لڑکون پر تقسیم کردیا
اور اون کو اور عام آدمیون کو وصیت کی اور اون سے مخالفت نہ کرنے کا
عہد لیا اس خوف سے کہ اون کی باہم مخالفت سے کوئی جدید بات نہ پیدا ہو انطفر
باوجود اس کے اپنے دونون بھائیون سے بظاہر ملا رہا اور درپردہ اون سے
مخالفت کارروائی کرتا رہا اس معاملہ مین اسکا چچا فرورا اور اسکی پھوپھی سلومت
بھی شریک تھی اور اس کے باپ [illegible] سے دونون بھائیون اس قدر شکایت
کی کہ اوس نے اون کو گرفتار کردیا۔ جب اس واقعہ کی خبر ارسلاوش بادشاہ کفتور کو پہنچی
جس کی لڑکی اسکندر سے عقد مین تھی تو وہ ہیرودس کے پاس آیا اور اوسکو اوسکے
بھائی فرورا اور بہن سلومت کی سازش سے مطلع کیا۔ ہیرودس پر جب یہ
واقعات منکشف ہوگئے تو وہ اپنے بھائی سے ناراض اور اپنے دونون لڑکون
اسکندر اور ارستبلوس سے راضی ہوگیا ارسلاوش کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد
ارسلاوش اپنے شہر کو واپس آیا با این ہمہ انطفر اپنی کوششون اور درپردہ ان کی
مخالفت مین مصروف رہا اور برابر اپنے باپ کو ان کے طرف سے برانگیختہ کرتا رہا تاآنکہ

ہیرودس نے دوبارہ اسکندر اور ارستبلوس سے ناراض ہوکر قید کردیا اور اپنے ہمراہ روپیہ لے گیا پس اراکین دولت کو انطفتر کا یہ فعل ناگوار گذرا انطفتر نے انکی بھی شکایت اپنے باپ ہیرودس سے کردی اور یہ ثابت کردیا کہ بعض اراکین دولت نے یہ سازش اسکندر بذریعہ حجام میری موت کی فکر کی ہے اور اسکے عوض مین اوسکو بہت مال و اسباب دینے کو کہا ہے۔ ہیرودس نے اراکین دولت کو معہ اون کے خاندان کے اور حجام کو قتل کرڈالا بعد ازان اپنے دونون لڑکے اسکندر اور ارستبلوس کو قید کرکے مصطبہ پر صلیب دیدی اسکندر کے دو لڑکے [illegible] تھا ایک کا نام [illegible] دوسرے کا نام اسکندر تھا اور ارستبلوس کے تین لڑکے اغریاس ہیرودس۔ استردبلوس تھے ہیرودس اپنے لڑکون کے قتل کے بعد بہت پشیمان ہوا اور اونکی اولاد پر حد سے زیادہ مہربان ہوا۔ گویان بن اسکندر کا عقد اپنے بھائی فدودا کی لڑکی سے اور ارستبلوس کی لڑکی کا عقد انطفتر کے لڑکے سے کردیا اور اپنے بھائی فدودا اور لڑکے انطفتر کو اسکی کفالت اور ان سے بسلوک پیش آنے کے تاکیدی حکم دیا لیکن ان دونون کو ہیرودس کا یہ حکم شاق گذرا چنانچہ اونہون نے اس حکم کی پابندی نہ کی اور تا امکان موقع پاکر ہیرودس کو قتل کرڈالنے کا باہم عہد و پیمان کرلیا۔ بعد چندے ہیرودس نے انطفتر کو اغسطس قیصر کے پاس کسی ضرورت سے بھیجدیا اسکے چلے جانے پر فدودا کی سازش اور ارادے سے آگاہی ہوگئی۔ اوس نے فدودا کو اوسکے مکان مین قید کردیا۔ فدودا قید مین بیمار ہوکر مرگیا ہیرودس کو اوس کے مرنے پر یہ معلوم ہوا کہ انطفتر اور فدودا نے ارسبس مادر انطفتر کے روبرو باہم عہد و پیمان کیا تھا اور انطفتر نے خزانچی کے ذریعہ سے اوسکے قتل کی فکر کی تھی ہیرودس نے خزانچی کو طلب کرکے استفسار کیا خزانچی نے کل حال کہدیا

اور یہ بتا دیا کہ تیرے قتل کے لئے مصر سے زہر منگوایا گیا تھا اور وہ اوسوقت تک قدودا کی بی بی کے پاس موجود ہے۔ قدودا کی بی بی بھی شہادت کی غرض سے بلائی گئی اوس نے بھی اس امر کا اقرار کیا اور یہ کہا کہ قدودا نے وقت انتقال اسکے ضایع کرنے کی ہدایت کی تھی مین نے کل زہر ضایع کر دیا ہے البتہ کسی قدر اوس مین سے باقی ہے ہیرودس نے اوس سے وہ زہر لے لیا اور انطفر کو دربار قیصر سے طلب کیا اثناء راہ سے انطفر نے بھاگنا چاہا مگر ہیرودس کے ملازمین نے اوسکو بھاگنے نہ دیا۔

انطفر جس وقت بیت المقدس مین پہونچا ہیرودس نے ایک مجمع عام مین اسکو بلایا اس جلسہ مین اوغسطش کا سفیر اور اوسکا کاتب نیقانوس بھی موجود تھا یہ نسبت انطفر کے ہیرودس کے اون دو لڑکون سے زیادہ محبت رکھتے تھے جو اس سے پہلے قتل ہو چکے تھے انطفر پر ہیرودس کے قتل کی سازش کا الزام قایم کیا گیا اور شہادت اور دلایل سے وہ الزام پایۂ تصدیق و ثبوت کو پہونچایا گیا اور بقیہ زہر کا بعض جانورون کو کھلا کر تجربہ کیا گیا چنانچہ اس جرم مین انطفر قید کر دیا گیا پھر ہیرودس علیل ہوا اور اپنے کو قریب الموت سمجھکر خود کشی پر پشیمان و متاسف ہوا اور خود کشی پر آمادہ ہوا مگر اوسکے ہمنشینون اور بی بی نے اس فعل سے باز رکھا اس واقعہ نے محل سرائے شاہی سے ایک ایسا شور برپا کیا جس کی آواز انطفر کے کانون تک پہونچی انطفر قید خانہ سے نکلنا چاہتا تھا مگر محافظین نے اوسکو نکلنے نہ دیا اور اوسکی اطلاع ہیرودس سے کر دی ہیرودس نے اوسی وقت اوس کے قتل کا حکم دیدیا اسکے قتل کے پانچوین روز سترہ برس کی عمر مین پینتیس سال حکومت کر کے مر گیا وقت انتقال اپنے لڑکے ارکلاوش کو اپنا ولی عہد کر گیا۔

ہیرودس کے مرنے کے بعد اوسکا کاتب نیقانوس باہر آیا اور مجمع عام مین وہ عہد نامہ

پڑھا جو ہیرودس نے ارکلاوس کی ولی عہدی کے بارے مین لکھا تھا اور اون لوگون کو ہیرودس کی انگوٹھی دکھائی۔ لوگون نے ارکلاوس کے ہاتھ پر بیعت کی پھر ہیرودس کا جنازہ بڑے دہوم سے اُٹھایا گیا اور نہایت اہتمام سے دفن کر دیا گیا۔

ارکلاوس نے تخت پر بیٹھتے ہی قیدیون کو آزاد کر دیا جس سے اوسکی حکومت مستقل ہوگئی عوام الناس ہیرودس پر طعن و تشنیع کرنے لگے بعد چند سے جب ارکلاوس اونکو قتل و تباہ کرنے لگا تو اونہون نے اوس سے بھی مخالفت پیدا کی قیصر کے پاس اسکی شکایت ہے گئے قیصر نے ارکلاوس اور اوس کے کاتب نیقالوس کو طلب کر کے اون کی شکایتین پیش کین اوس نے انکے دعاوی مسترد کر دیے رؤساء روم نے ارکلاوس کے بحال رکھنے کی رائے دی اسوجہ سے قیصر نے اوسکو حکومت پر بحال رکھا اور قدس شریف کی طرف واپس کر دیا۔

ارکلاوس بعد مراجعت یہودیون سے بہ سختی پیش آنے لگا اور اپنے بھائی اسکندر کی بی بی سے عقد کر لیا حالانکہ اسکے بطن سے اسکی اولاد تھی۔ اسکندر کی بی بی عقد کرتے ہی مر گئی۔ اور یہودیون نے اسکی شکایت قیصر تک پہونچا دی۔ قیصر نے اپنا ایک سپہ سالار روم سے بیت المقدس کی طرف روانہ کیا۔ اس سپہ سالار نے قیصر کے حکم کے مطابق ارکلاوس کو اوس کے حکومت کے ساتوین برس قید کر کے رومہ کیطرف بھیجدیا اور یہودیون پر اوسکے بھائی انطیفس کو حاکم بنایا یہ ارکلاوس سے زیادہ بد خصلت اور شریر تھا اس نے بھی اپنے بھائی فیلفوس کی بی بی سے عقد کر لیا۔ حالانکہ اوس کے دو لڑکے اوس کے بطن سے تھے علماء یہود اور کاہنون نے اس سے مخالفت کی منجملہ اون کے یوحنا (یحییٰ) بن زکریا علیہ السلام بھی تھے جنکو اوس نے معہ ایک گروہ کے قتل کر ڈالا۔ یہی نصرانیون کے یہان معمد کہلاتے ہین کیونکہ اونھون نے بزعم نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کو اصطباغ (بپتسمہ) دیا تھا اسکے زمانہ

حکومت مین ادغسطس قیصر کا انتقال ہوا اور بجائے اوسکے طبریانوس تخت حکومت پر بیٹھا یہ نہایت بدمزاج۔ کمینہ خصلت تھا اس نے اپنے سپہ سالار بیلاس کو سونے کا ایک بت لیکر قدس شریف کو بھیجا تاکہ یہود اسکی پرستش کرین یہودیون نے اوس بت کی پرستش سے انکار کیا اس پر بیلاس نے ایک گروہ کو اون مین سے قتل کرڈالا یہودی مجتمع ہوکر اسکے مقابلہ پر آئے اور اسکو مار کر بھگا دیا۔ طبریانوس نے ایکہزار لشکر دوسرے سپہ سالار کے ساتھ روانہ کیا جس نے انطیفس کو گرفتار کرکے طبریانوس کے پاس بھیجدیا اور اوس نے انطیفس کو اندلس کی طرف جلاوطن کردیا اور یہ وہین جاکر مر گیا اسکے بعد یہودیون پر اغریاس بن ارستیلوس مقتول حکومت کرنے لگا اسی کے زمانہ حکومت مین طبریانوس قیصر مر گیا اور نیروش حکومت کی کرسی پر بیٹھا یہ اون سب سے زیادہ شریر تھا جو اس سے پیشتر گذر چکے تھے اس نے ایک مذبح (قربانگاہ) اور معبد بنوایا۔ سوائے یہودیون کے اور باقی سبھون نے اسکے مذبح اور معبد کی پرستش کی نیروش نے یہود سے زبردستی کرنے کیلئے افلیو حکیم کو ایک لشکر کے ساتھ روانہ کیا اوس نے یہود کو تنگ اور بیحد مجبور کیا اسی اثناء مین اسکی بداعمالی اور بدکرداری سے اہل دولت نے دفعتہً نیروش پر حملہ کرکے قتل کرڈالا اور اوسکی لاش کو جنگل مین سرراہ پھینک دیا جس کو صحرائی کتون نے کھالیا۔ نیروش کے بعد قلدیوش قیصر روم کے تخت حکومت پر بیٹھا اوسنے افلیو حکیم کو معہ اون لوگون کے جو اوس کے ساتھ بیت المقدس گئے تھے واپس بلالیا اور نیروش کے بنائے ہوئے مذبح کو منہدم کرادیا اور اغریاس اپنے حکومت کے تیئسوین سال مر گیا اس کے بعد اسکا لڑکا اغریاس یہود پر بیس برس تک حکمرانی کرتا رہا اسکے زمانہ مین بلاد یہود اور اسمین طرح طرح کے فتنے و فسادات برپا ہوتے رہے رہزنی۔ سرقہ علانیہ ہونے لگا۔ دن دہاڑے شہر مین راہ چلنے والے لوٹ لئے جانے لگے۔ ایک دوسرے

کو ذرہ ذرہ سی باتون پر قتل کرڈالتے تھے شہر کے اکثر باشندے اس خوف سے شہر کو چھوڑ کر چلے گئے انھین دنون مین تلدیوس مرگیا اور بجائے اس کے فیلقوس حکومت کرنے لگا فتنہ پردازون نے اون یہودیون کی جو قدس شریف سے نکل آئے تھے شکایت کی کہ یہ رومیون کی مذمت اور برائی کرتے ہین اوس نے ان آوارہ وطنون کے قتل و غارت کے لئے ایک لشکر روانہ کیا جس نے اون کو نہایت ذلیل اور خوار کیا اوس زمانہ مین اون کا سب سے بڑا کاہن عنانی تہا جسکا نام عازار تھا یہ بھی منجملہ انہین لوگون کے تہا جو قدس شریف سے نکل آئے تھے اشرار کا ایک گروہ اوس سے ساز کرکے بلاد یہود اور ارمن پر شبخون مارنے لگا اور راہ نکو لوٹ لینا اور گرفتار کرکے قتل کرڈالنا شروع کیا ارمن نے اس کی شکایت فیلقوس قیصر سے کی فیلقوس نے ایک سپہ سالار کو ان کی گرفتاری کے لئے روانہ کیا اوس نے بجائے ان کے بیت المقدس مین پہونچکر یہودیون پر ظلم و ستم کرنا شروع کردیا یہودیون نے فیلقوس کے سپہ سالار کو بیت المقدس سے نکال دیا اور اوس کے ساتہیون مین سے ایک گروہ کو مارڈالا فیلقوس کا سپہ سالار بہاگ کر مصر پہونچا اور یہان اوس نے اغریاس بادشاہ یہود سے ملاقات کی جبکہ وہ رومہ سے واپس آرہا تھا فیلقوس کے سپہ سالار نے اس سے یہودیون کی شکایت کی اور جب یہ بیت المقدس کو پہونچا تو یہودیون نے فیلقوس کے سپہ سالار کے ظلم و جور کی شکایت کی اور اوسکی مخالفت کا ارادہ ظاہر کیا۔ اغریاس نے انکو نرمی کے ساتھ اس فعل سے باز رکھنا چاہا تا آنکہ اسکی خبر قیصر کے کانون تک پہونچی پھر عازار عنانی نے موقع مناسب دیکھ کر اون رومیون پر حملہ کردیا جو اغریاس کے ہمراہ آئے تھے اور اونکو چن چن کر معہ اون کے سپہ سالارون کے مارڈالا۔ یہ امر انتساخ یہود کو ناگوار گذرا اسوجہ سے

وہ سب کے سب مجتمع ہوکر عازار کی لڑائی کے قصد سے اغریاس کے پاس آئے۔ یہ لوگ
دونون قدس شریف کے باہر پڑا ہوا تھا۔ اوس نے تین ہزار جنگ آور سپاہی
لڑائی کی غرض سے بھیجا۔ عازار اور یہودیون سے لڑائی چھڑ گئی۔ عازار نے اونکو ہزیمت
دیکر شہر سے نکال باہر کیا اور شاہی محل کو ویران کرکے اوس کے سامان و اسباب
اور ذخایر کو لوٹ لیا اغریاس اور کاہنین اور علماء اور شیوخ یہود قدس شریف
کے باہر پڑے رہ گئے اور جب ان کو یہ خبر پہونچی کہ ارمن نے دمشق اور اوس کے
اطراف اور قیساریہ مین یہود کو چن چن کر قتل کیا ہے تو یہ اون کے بلاد کی طرف
بڑھے اور اطراف دمشق مین جو ارمنی ہاتھ آئے اون کو قتل کر ڈالا بعد ازان اغریاس
قیصر کے پاس گیا اور اوسکو اس واقعہ سے مطلع کیا اوس نے اپنے اوس سپہ سالار کو
ارمن کیطرف جانے کو لکھا جو فارس سے لڑائی کرنے کو گیا تھا چنانچہ سپہ سالار روم فارس
پر فتحیابی حاصل کرنے کے بعد ارمن کی بلاد کیطرف بڑھا اس اثناء مین دوسرا فرمان اس
مضمون کا صادر ہوا کہ ارمن سے اعراض کرکے اغریاس کے ہمراہ قدس شریف کو
چلے جاؤ سپہ سالار روم اس فرمان کے پاتے ہی اپنے لشکر کو مجتمع کرکے قدس شریف
کی جانب روانہ ہوا اور جن شہرون پر ہوکر گذرا اون کو خراب کرتا گیا تا آنکہ وہ عازار
سے مڈبھیڑ ہو گیا عازار کو پہلی لڑائی مین ناکامی ہوئی اسوجہ سے وہ ہزیمت اٹھاکر قدس
شریف مین چلا آیا اور سپہ سالار روم اور کیسننا والی قیساریہ بیت المقدس کے باہر ٹھہرے
رہے پھر عازار نے یہودیون کو جمع کرکے اونپر دفعۃً حملہ کیا کیسننا اور اغریاس لڑائی
کے میدان سے ایسے بھاگے کہ اونھون نے قیصر کے پاس پہونچکر دم لیا اتفاق سے
اوسی وقت اوسکا سپہ سالار اعظم اسبنانوس نامی بلاد مغرب سے اندلس فتح کرکے

آیا تہا۔ قیصر نے اوسکو بلاد یہود پر حملہ کرنے کو روانہ کیا اور اوسکو یہودیون کے نیست ونابود کرنے اور اونکے قلعات کے مسمار وخراب کرنے کا تاکیدی حکم دیا۔ اسبنانوس اور اوسکا لڑکا طیطوش اور اغرباس بادشاہ یہود رومہ سے روانہ ہوئے اور انطاکیہ پر پہونچکر اپنے لشکر کے ترتیب مین معروف ہوئے یہود بھی انکی آمد کی خبر سنکر مستعد ہوگئے اور تین گروہ ہوکر تین طرف پہیل گئے۔ ان کے ہر گروہ کے ساتھہ ایک ایک کاہن تھا۔ عنانی کاہن اعظم دمشق اور اوس کے اطراف مین رہا اور اوسکا لڑکا عازار کاہن بلاد روم مین رملہ تک اور یوسف ابن کریون کاہن۔ طبریہ اور جبل الخلیل اور اوسکے اطراف مین متعین کیا گیا اسکے علاوہ جو بلاد حدود مصر تک باقی رہے اون کے حفاظت کیلئے اور کاہنون کو مقرر کردیا۔ ہر ایک کاہن نے اپنے اپنے قلعون کی فصیلین درست کرکے لشکر کو مرتب کرلیا سپہ سالار استیانوس انطاکیہ سے نکلکر بلاد ارمن کی طرف بڑہا اور اس طرف سے یوسف بن کریون نے طبریہ سے نکلکر اوسکا مقابلہ کیا اہل طبریہ نے اوس کے عبودیت مین روم کی اطاعت قبول کرلی یوسف یہ واقعہ سنکر سخت برہم ہوا اور لڑائی کے میدان سے طبریہ کیجانب چلا جسقدر رومیون کو پایا قتل کرڈالا۔ اہل طبریہ نے ڈر کر اوس سے معافی چاہی بعد اسکے اہل جبل الخلیل سے بھی یہی حرکت سرزد ہوئی اور اسکی خبر یوسف کو ہوگئی۔ یوسف نے اون کے ساتھہ بھی وہی برتاؤ کیے جو اہل طبریہ کے ساتھہ کئے تھے۔ پھر سپنانوس چالیس ہزار رومیون کو لیکر عکا سے یوسف بن کریون سے لڑنے کو چلا اغرباس بادشاہ یہود اور روم کے سوائے کل ارمنی اس کے ہمراہ تھے کیونکہ اروم زمانہ ہرقانوس سے یہود کے خلفاء مین تھے۔ غرض اسپنانوس نے یوسف بن کریون پر طبریہ مین پہونچکر حملہ کیا لیکن پہلے ہی حملہ مین خود اسکے پاؤن اکھڑ گئے مجبور ہوکر صلح کا خواستگار

ہوا یوسف ابن کریون نے اہل قدس کے مشورہ پر اس کی درخواست کی قبولیت کو موقوف رکہا اس اثنا مین اسبنا نوس کو ایک خارجی مدد پہونچگئی اوسکو اپنی کامیابی کا یقین ہوگیا اور دوبارہ قلعہ کے باہر سے لڑائی چہڑی تا آنکہ یوسف بن کریون کے سپاہیون کی تعداد کم ہوگئی مجبور ہوکر یوسف نے قلعہ کا دروازہ بند کرلیا پچاس دن تک محصور رہا۔ آخرالامر ایک قلیل جماعت کے ساتھ یوسف قلعہ سے نکلا رومیون نے اوسکا آگا روکا اور اسبنانوس نے امان دیدی چنانچہ یوسف اس کی طرف مائل ہوا چاہتا تہا اور اسبنانوس کی قوم یوسف کے قتل کی کوشش مین تھی۔ یوسف نے یہ رنگ دیکھکر اونکی راے سے اتفاق کرلیا۔ جب وہ سب کے سب قتل ہوگئے اور اون مین سے کوئی باقی نہ رہا تب یوسف اسبنانوس کی خدمت مین حاضر ہوگیا۔ یہودیون نے اوسکو یوسف کے قتل پر ابھارا لیکن اسبنانوس نے اس سے انکار کیا اور اوسکو آزاد کردیا اور اعمال طبریہ کو خراب اور اوسکے رہنے والون کو قتل کرکے قیساریہ کو واپس آیا۔

ابن کریون کہتا ہے کہ انھین واقعات کے اثناء مین یہودیان قدس مین اس وجہ سے فتنہ و فساد برپا ہوگیا۔ کہ جبل الخلیل کے شہر کوشالہ مین ایک یہودی یوحنان نامی رہتا تھا اوسکے پاس چند اوباش طبیعت یہودی مجتمع ہوگئے جس کی وجہ سے اوس کی رہزنی۔ قتل و غارت کی قوت بڑہ گئی جس وقت روم نے کوشالہ پر اپنی کامیابی کا جہنڈا گاڑا اوسوقت یوحنان قدس شریف مین چلا آیا اس نے اون شہرون کے اوباش طبیعت یہودیون نے رسم الفت پیدا کرلی جس کو روم نے فتح کرلیا تہا اس وجہ سے اس نے اہل قدس پر بیجا حکومت شروع کردی۔ عنانی کاہن اعظم نے اوس سے مزاحمت کی اور بجاے اوسکے دوسرے شخص کو مقرر کرنا چاہا مگر شیوخ یہود نے

عنانی کاہن کی راے سے مخالفت کی اور یوحنان کو اس مخالفت سے یہودیون کے قتل کرنے کا موقع ملگیا۔ یہودی جب اوسکے ہاتھون مارے جانے لگے تو وہ مجتمع ہوکر عنانی کاہن کے پاس گئے اور اوسکے ساتھ ہوکر یوحنان سے لڑنے کو نکلے۔ یوحنان نے قدس شریف مین قلعہ بندی کر لی عنانی نے صلح کی درخواست پیش کی مگر یوحنان انکار کرکے روم سے مدد کا خواستگار ہوا۔ روم نے بیس ہزار جنگ آور سپاہیون کو اوسکی مدد کو روانہ کیا۔ عنانی شہر پناہ کی فصیلون سے حملہ کرنے لگا ایک روز حالت غفلت مین باہر سے۔ روم کے سپاہی ایک ناگہانی نابرداشتنی حملہ کرکے شہر مین گھس پڑے اور اندر سے یوحنان جد وجہد کرکے نکل آیا اور روم کے ساتھ ہوکر پانچ ہزار کو قتل کر ڈالا امراء اور اہل دول کا مال واسباب لوٹ لیا اور اون شہرون پر بھی حملہ کر دیا جو رومیون کے سایہ امن وعاطفت مین تھے۔ عنانی نے مجبور ہوکر اسبنانوس اور اوسکے لشکر سے اعانت طلب کی چنانچہ اوس نے قیساریہ سے یوحنان پر حملہ کیا جب نصف راہ پر پہونچا یوحنان بیت المقدس سے نکلکر پہاڑی گھاٹیون مین جا چھپا اسبنانوس نے تعاقب کرکے اوسکے ہمراہیون مین سے اکثر کو گرفتار کرکے قتل کر ڈالا۔ بعد ازان بلاد روم کیطرف گیا اور اوسکو فتح کرکے سبسطیہ (بلاد سامرہ) پر کامیابی کا پھریرہ اوڑاتا اور اپنے مقبوضہ شہرون کو آباد کرتا ہوا قیساریہ کیجانب واپس ہوا تاکہ چندے وہان آرام کرکے پھر بیت المقدس کی سیر کو آئے۔ اس اثناء مین یوحنان نے پہاڑی گھاٹیون سے نکلکر شہر پر ایک عام خونریزی کے بعد قبضہ کر لیا اور شہر کو جی کھولکر لوٹا۔

ابن کریون کہتا ہے کہ یوحنان کے زمانہ عدم موجودگی مین شمعون نامی ایک شخص نے بھی چند روز کے لئے شہر پر قبضہ حاصل کیا تھا۔ اس کے پاس چور۔

اوباش طبیعت۔ آوارہ گرد بیس ہزار سے قریب جمع ہو گئے تھے۔ اہل روم نے ایک لشکر ان کی سرکوبی کو بھیجا مگر وہ ہزیمت اوٹھا کر واپس گیا۔ اور اوس نے شہر پر خاطرخواہ قبضہ کر لیا اور لوگون کے مال واسباب کو لوٹ لیا اور بعد ازان جوش مردانگی مین آکر روم سے لڑنے کو گیا اس اثناء مین یوحنان نے پہونچکر شہر پر قبضہ کر لیا جب وہان سے واپس ہو کر آیا اور یوحنان کو شہر مین موجود پایا تو اوس نے اسکا محاصرہ کر کے پیہم حملے شروع کر دئے یوحنان کو ان لڑائیون مین کامیابی ہوئی ایک خلق کو اوس نے قتل کر ڈالا۔ عوام الناس نے شمعون سے پھر مدد چاہی یہ اون کی خواہش کے موافق مدد کرنے کو گیا مگر اون کے ساتھ اس نے بدعہدی کی اور یوحنان سے بدکرداری مین بڑھ گیا۔

ابن کریون روایت کرتا ہے کہ اس کے بعد اسپناتوس کے کانون تک یہ خبر پہونچی جبکہ وہ مضافات قیساریہ مین تھا کہ قیصر روم مرگیا ہے اور بجائے اوس کے اہل رومہ نے ایک کمزور شخص نطاؤس نامی کو حکومت کی کرسی پر بیٹھایا ہے۔ بطارقہ یہ سنکر سخت برہم ہوئے اور اونہون نے اسپناتوس کی حکومت پر اتفاق کر لیا۔ اسپناتوس اپنا نصف لشکر اپنے لڑکے طیطوس کے پاس چھوڑ کر رومہ کیطرف نطاؤس سے لڑنے کی غرض سے گیا اور اوسکو شکست دیکر قتل کر ڈالا اسپر اسپناتوس۔ اسکندریہ کیجانب گیا اور وہان سے کشتی پر سوار ہوا اور طیطوس۔ قیساریہ مین آگیا تھا تا آنکہ جاڑے کی فصل تمام ہونے پر آگئی اور یہودیان قدس مین فتنہ وفساد اور قتل اس درجہ بڑھ گیا کہ گلی اور کوچون مین خون بہ رہا تھا۔ پھر کاہنون کو مذبح مین قتل کیا بقیہ جو لوگ تھے وہ مسجد مین جاکر نماز نہین پڑھ سکتے تھے کیونکہ تمام راستون مین خون جاری تھا اور چھت پر سے لوگ راہ چلتون کو پتھرون سے مارتے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ یوحنان کو شمعون پر چھاپی ہو گئی تھی اور یہ اخبث القوم لوگون کو

تنگ کر رہا تہا جب جاڑے کی فصل منقضی ہو گئی تو طیطوس لشکر روم کو لیکر بقصد حملہ بیت المقدس پر پہونچکر شہر پناہ کے دروازہ پر اپنا خیمہ نصب کرا کے اپنے لشکر کے لئے فرودگاہ تجویز کرنے لگا اور اہل شہر کو صلح کا پیام دیا مگر اہل شہر اسطرف متوجہ نہوئے اُس سے لڑنے کی غرض سے کیننگاہون مین چہپے مقابلہ کیا جس سے طیطوس کا غضب بہت بڑہ گیا۔ اس کے دوسرے روز شہر کے شرقی جانب جبل زیتون پر جاکر قیام کیا اور لشکر کے ترتیب اور آلات حصار کے فراہم کرنے مین مصروف ہوا۔ یہودیون نے آپسمین اتفاق کرلیا اور باہمی نزاعات کو دور کرکے اسکے لڑنے کو نکلے مگر پسپا ہوکر بہاگے اور پہر لوٹ کر لڑے اور کامیابی حاصل کی بعد ازان آپسمین پہر ایک دوسرے کے مخالف ہو گئے اور باہم لڑنے لگے اس اثناء مین یوحنا نے قدس شریف مین عید الفطر کو داخل ہوکر کاہنون کی ایک جماعت کو قتل کر ڈالا اور ایک گروہ کو مسجد کے باہر مارا۔ طیطوس نے موقع مناسب دیکہکر حملہ کردیا یہودیون نے نہایت سختی سے اوسکو پسپا کردیا اور اوسکے لشکر گاہ تک تعاقب کرتے چلے آئے طیطوس نے صلح کی غرض سے اپنے سپہ سالار نیقانور کو یہود کے پاس بہیجا اتفاق سے اوسکو ایک تیر ایسا لگا کہ یہ اپنے مقام ہی پر رہگیا۔ طیطوس اس کے مارے جانے سے سخت برہم ہوا اور اوس نے چند برج لوہے کے ایسے بنوائے جو شہر پناہ کی فصیلون کے مقابلہ مین تہے اور اونمین جنگ آور سپاہیون کی ایک معقول تعداد مقرر کرکے لڑائی کو نکلا۔ قضا کار یہود نے اون برج پر قبضہ کرکے اون کو توڑ کر جلا دیا اور پہر لڑائی کے میدان مین اوس سے لڑنے کو آموجود ہوئے۔ یوحنان نے قدس شریف پر قبضہ کرلیا تہا اور اوسکے ساتہ چہ ہزار کی جمعیت تہی اور شمعون کے ہمراہ دس ہزار یہود اور پانچ ہزار ادوم اور باقی یہود عازر کے رکاب مین تہے۔ طیطوس نے دوبارہ حملہ کیا اور اس حملہ مین اوس نے شہر پناہ کے ایک برج کو توڑ کر اوس پر قبضہ کرلیا لیکن یہود نے پہر اوسکو درست کرلیا لڑائی کا بازار بہت گرم ہو گیا طیطوس بذاتہ لڑ رہا تہا

پھراسکی تازہ کوششون نے آلات کے ذریعہ سے دوسرے برج کو منہدم کردیا یہود نے پھراوسکو
بنالیا اوراوسکو شہر مین داخل نہونے دیا اسی حالت سے چار روز گذر گئے۔ اس عرصہ مین
طیطوس کے مدد کے لئے اطراف وجوانب سے لشکر آگیا یہود نے شہرپناہ کے دروازہ بند کردئے
طیطوس نے لڑائی موقوف کرکے اون کو مصالحت کے لئے طلب کیا۔ یہود نے اس سے انکار
کیا۔ پانچوین روز خود طیطوس آیا اوراوس نے یہود کو مخاطب کرکے صلح کے لیے بلایا۔ مگر اوس کے
کہنے کا کچھہ اثر نہوا۔ استے مین یوسف بن کریون آگیا اوراوس نے لوگون کو سمجھایا اوراونکو رومیون
کے امن مین رہنے کی رغبت دلائی اورحسن سلوک کا وعدہ کیا۔ طیطوس نے اون کے قیدیون
کو آزاد کردیا اس سے اکثر یہود صلح کیطرف مایل ہوگئے لیکن اونکو اون رؤسا یہود نے روکا
جو شہر سے خارج تھے اوراون یہود کو قتل کرنے لگے جو رومیون سے ملنے کو نکلتے تھے۔ تاآنکہ شہر
مین کوئی اونکا مخالف نہ رہا۔ طیطوس نے یہود کی اس سخت مزاجی سے تنگ آکر بلا جدال وقتال
محاصرہ جاری رکھا غلہ کی آمد ورفت روکدی جو لوگ اپنی مویشیون کو لیکر چرانے کے لئے
نکلتے تھے اون کو رومی قتل کرڈالتے اورسولی دیدیتے تھے آخرکار طیطوس کو اونکی بیکسی پر رحم آیا
اوراوس نے اون کے قتل سے اپنے سپاہیون کو منع کردیا بعد اسکے اوس نے بقیہ یہود پر چارون
طرف سے حملہ کردیا یہود نے نہایت استقلال سے جواب دینا شروع کیا جب یہ لڑائی ایک
خوفناک اور سخت نظر آنے لگی اور گرسنگی حد سے متجاوز ہوگئی تو متائی کاہن اردم سے امن
کا خواستگار ہوا یہ وہی شخص ہے جس نے شمعون کو یوحنان کے مقابلہ پر قایم کیا تھا شمعون نے
اوسکو اوس کے لڑکون کو اورکاہنونکی ایک جماعت کو قتل کرڈالا۔ علاوہ ان کے اوراون
علماء اورآئمہ کو تہ تیغ کیا جو روم سے مستامن ہونے کے خواستگار ہوئے تھے۔ عازر بن عنانی
بھی اس راے کا مخالف تھا لیکن وہ بیت المقدس سے نکل نہ سکا۔ اس محاصرہ اورکمیابی غلہ کے

یہ نوبت پہونچی کہ اکثر یہود شدت گرسنگی سے مرگئے اور جانورون کی کہالین اور درختون کے پتے
اور مردہ کہانے لگے اس پر جب آسودگی نہ ہوئی تو بعضون نے دوسرے کمزور آدمیون کو کہانا
شروع کردیا اسی زمانہ مین ایک عورت نے اپنے لڑکے کو کہا لیا تہا جب اسکی اطلاع رؤساء یہود
کو ہوئی تو اون کو اس حالت پر رحم آیا اور اونہون نے شہر سے یہود کو نکلنے کی اجازت دیدی۔
اجازت کا دینا تہا کہ ایک گروہ شہر سے نکل کہڑا ہوا اون مین سے اکثر کہانا کہاتے ہی مرگئے اور
بعضون نے چونکہ وقت خروج جواہر اور سونا نگل لیا تہا اس وجہ سے رومی اونکو قتل کرکے
اونکا پیٹ پہاڑکر جواہر اور سونا نکال رہے تہے۔ طیطوش کو اسکی اطلاع ہوئی تو اوس نے
اپنے سپاہیون کو منع کردیا اور شہر پر قبضہ حاصل کرنے کی غرض سے حملہ کردیا یہود مین
تو یہ قوت ہی باقی نہ رہی تہی کہ اسکا مقابلہ کرتے اس نے شہر پناہ کے اوس برج کو منہدم
کردیا جسمین یہود مجتمع ہورہے تہے تب یہود وہان سے مسجد کیطرف بہاگے قلعہ والون نے تہوڑی
دور تک مقابلہ کیا لیکن طیطوش کی قسمت مین اس سے پہلے کامیابی لکہی جاچکی تہی ان یہودیون
کو بھی ہزیمت ہوئی اور اوسنے شہر پناہ کے دیوار دن سے مسجد تک کی عمارتین منہدم کرادین ابن
کریون اسی حالت مین ایک اونچے مقام پر کہڑا ہوا یہود کو روم کی اطاعت کی ترغیب دے رہا تہا
کاہنون کی ایک جماعت طیطوش کے پاس آئی اوس نے ان کو امان دیدیا چونکہ بقیہ رؤساء
یہود نے عوام الناس کو امان لینے سے روکا اسوجہ سے طیطوش نے اوسی عام خونریزی مین صبح
کی اور شام ہوتے ہوتے رومیون نے مسجد پر قبضہ کرلیا یہ لڑائی کچھ دنون جاری رہنے سے شہر
پناہ منہدم ہوگیا ہیکل کی دیوارین ٹوٹ گئین۔ رومی لشکر کے محاصرہ سے اکثر یہود مرگئے اور بہتیرے
بہاگ گئے۔ ہیکل مین رومیون نے بتون کو رکہا اس کے دروازونپر آگ روشن کردی کاہنون نے
اپنے دین کو یون خراب ہوتے دیکہکر آگ مین جلکر اپنی جانین دیدین۔ شمعون اور یوحنان۔

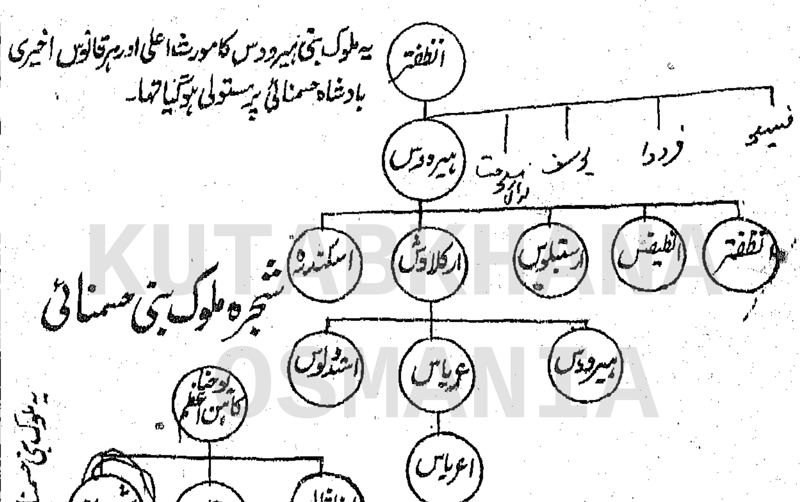
صیہون کی پہاڑیون مین جا چھپے۔ طیطوش نے اون کو امان دینا چاہا لیکن اونہون نے اس رعایت کو منظور نہ کیا بعد چندے راستہ کاٹ کر شب کو بیت المقدس مین چلے آئے اور طیطوش کے ایک سپہ سالار کو قتل کر کے اپنے مقر پر چلے گئے۔ اسکے بعد اوسکے تبعین اوس سے علیحدہ ہو گئے یوحنان مجبورانہ طیطوش کے دربار مین حاضر ہوا۔ طیطوش نے اوسکو قید کر لیا یوشع کاہن مسجد کا اسباب (جسمین دو شمعدان اور ایک میز سونے کا تہا) لیکر اس کے پاس آیا فنحاس خازن ہیکل گرفتار کر لیا گیا۔ اوس نے بیت المقدس کے خزانہ کی کنجیان طیطوش کو دیدین۔ طیطوش کل مال اور اسباب و خزانہ لیکر معہ قیدیون کے بیت المقدس سے کوچ کر گیا۔

ابن کریون کہتا ہے کہ بروایت مناحیم (جو مقتولون کے دفن کرانے پر متعین تہا) اس واقعہ مین اون مقتولون کی تعداد جو دفن کی غرض سے شہر کے دروازہ پر لائے گئے تہے ایک لاکھ پچیس ہزار آٹھ سو تہی۔ علاوہ مناحیم کے سواد و سرون کا یہ بیان ہے کہ باستثناء اون لاشون کے جو گڑہون مین ڈال دیگئی تہین یا قلعہ کے باہر پھینکی گئی تہین مقتولون کی تعداد چھ لاکھ تہی اور بعضے کہتے ہین کہ اس واقعہ مین ایک کرور ایک لاکھ قتل کئے گئے اور ایک لاکھ قید کر لئے گئے جنکو طیطوش منزل بمنزل درندون کو کھلاتا جاتا تہا۔ تاآنکہ سب قیدی تمام ہو گئے۔

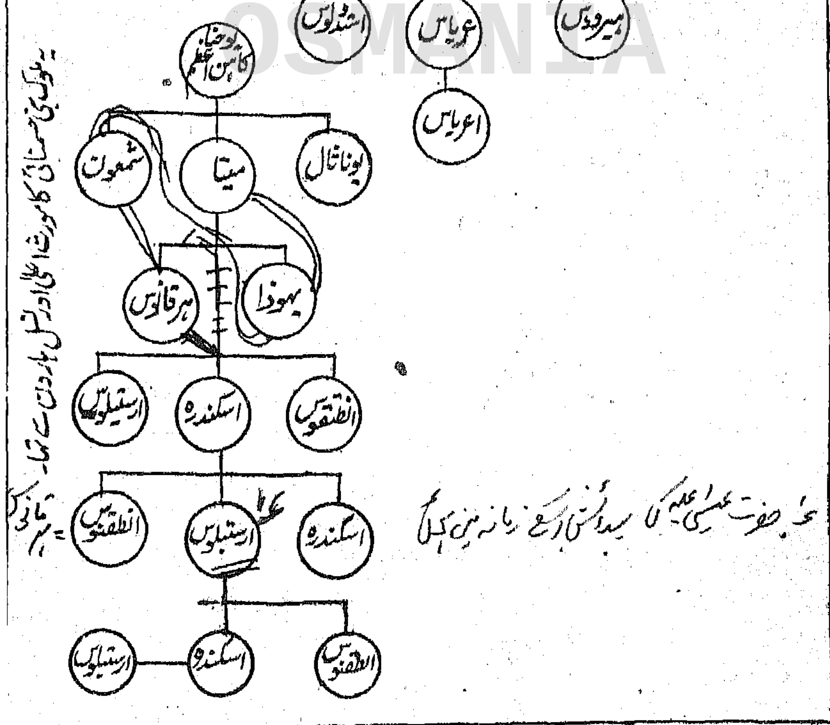
اسی واقعہ مین شمعون بہی مارا گیا مگر عزار بن عفان اس عام خونریزی سے بچگیا کیونکہ جسوقت شمعون نے متیتا کاہن کو قتل کیا تہا اوسی وقت یہ بیت المقدس سے نکل گیا تہا۔ بقیہ یہود کا یہ حال ہوا کہ جب طیطوش بیت المقدس سے نکلکر اوس کے ایک قریہ پر پہونچا اور اوسکا محاصرہ کیا تو اوسکو یہود کی جمعیت کی خبر پہونچی اوس نے ایک لشکر اپنے سلیاس سپہ سالار کے ہمراہ اون کو منتشر کرنے کی غرض سے بہیجدیا اوس نے ایک مدت تک اون کو محاصرہ مین رکہا بعد ازان وہ درندون کیطرح نکلا لڑائی ہوئی اون مین سے اکثر مارے گئے باقی رہا یوسف

ابن کریون نے اوس کے اہل وعیال اس واقعہ مین مفقود ہو گئے جنکے حالات سے بعد کو کچھ آگاہی نہوئی طیطوس نے اوسکو اپنے پاس روم مین رکھنا چاہا تہا لیکن اس نے بہ لجاجت ارض مقدسہ مین رہنے کی خواہش ظاہر کی طیطوس نے اوسکی التجا قبول کرلی چنانچہ اوسکو بیت المقدس مین وقت روانگی چھوڑ گیا اوسیوقت سے یہود کی دولت کا بالکلیہ خاتمہ ہو گیا۔

شجرہ ملوک بنی ہیرودس



شجرہ ملوک بنی حسمنائی



عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام

اور

حواریین و اناجیل

نسب بی بی مریم حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد سے تھے۔ وہ بیت المقدس میں کھوتت (مجاورت) کر رہے تھے اور (ماثان) عازر بن یہود بن احس (اکیم) بن بازوق (صادوق) بن عازور (عزور) بن الیاقیم بن ابیود (ابیہود) بن زرقابل (زربابل) بن سالات (شیلتئیل) بن یوحنانیا (یکمیناہ) بن یوشیاہ (ملوک بنی اسرائیل کا سولہواں بادشاہ) بن اموں بن عموں ابن منسا بن حزقیاہ بن احاز (احز) بن یواش (یوتھم) بن احزیا (عزیاہ) بن یورام بن یہوشافاط (یہوشافط) بن اساہ بن رحبعم بن سلیمان ابن داؤد صلوات اللہ علیہما کی نسل سے ہے۔ اور یوحنانیا بن یوشیا رسو لھوان بادشاہ بنی اسرائیل (ایام جلاء وطنی بابل میں پیدا ہوا تھا۔ یہ نسب میں نے انجیل

لہ اناجیل لفظ انجیل کا جمع ہے اور انجیل لفظ آدین جل لغت یونانی کا معرب ہے دراصل یہ لفظ این جل لاطینی زبان کا تھا اور اوسکے معنی پیغامبر کے ہیں اسکے اول میں یونانیوں نے ای یو کا لفظ اور بڑھا دیا جو "دس" لفظ انگریزی کا مقابل ہے جسکے معنی اچھا یا خوش کے ہیں قدیم قاعدہ انگریزی میں حرف یو اور حرف وی ایک شمار کیا جاتا تھا اسوجہ سے یہ تمام لفظ آدین جل پڑھا جانے لگا اور اوسکا معرب انجیل ہوا جسکے معنی خوش خبری کے ہوئے چونکہ جناب مسیح نے نجات کی خوشخبری سنائی اور اوسکی راہ دکھائی اس لئے اس کتاب کا انجیل یعنی خوشخبری نام ہوا۔ اب جہاں کہیں یہ لفظ بولا جاتا ہے اوس سے جناب عیسیٰ کی کتاب مراد ہوتی ہے۔

ٹہ مقدس متی نے اس مقام پر تین شخصوں کے نام نسب نامہ سے چھوڑ دئے ہیں کیونکہ احزیا (عزیاہ) امصیاہ کا لڑکا ہے اور وہ یواش کا بیٹا تھا اور وہ احزیاہ کا اور احزیاہ یورام کے صلب سے ہے جیسا کہ پہلی کتاب اخبار الایام میں ہے علماء مسیحی اس اعتراض کا جواب یہ دیتے ہیں کہ مقدس متی کو یہی ہدایت ہوئی تھی کہ وہ اس نسب نامہ سے تین ناموں کو چھوڑ دے لیکن امر واقعی یہ ہے کہ یہود کا یہ دستور تھا کہ وہ اپنے نسب ناموں اور دفتروں سے اکثر نام کو

متی[۱] سے نقل کیا ہے۔ بنی حسمنائی کے بعد کاہنون کی سرداری بنی ماثان کر رہے تھے چنانچہ قبل زمانہ ہیرودس عمران پدر مریم کاہن اعظم تھا۔ ابن اسحاق اسکو اموت بن منشا کیطرف منسوب کر کے اسکا نسب یون بیان کرتا ہے عمران بن یاشیم بن اموت بن منشا، حالانکہ عمون اور عمران مین امتداد زمانہ کے خیال سے ایک پشت کا فرق ہونا ناممکن ہے کیونکہ اموت بیت المقدس کی ویرانی اول سے کچھ دنون پہلے تھا اور عمران عہد حکومت ہیرودس مین ویرانی ثانی سے چند دنون بعد گذرا ہے اوران دونون مین چارسو برس کا فرق ہوتا ہے۔ ابن عساکر نقل کرتا ہے کہ عمران۔ زربابیل کی اولاد سے ہے جو وقت مراجعت بنی اسرائیل بجانب قدس شریف اون کا حاکم تھا اور زربابیل یحنیا (بنی اسرائیل کے آخری بادشاہ) کا لڑکا ہے جسکو بخت نصر نے قید کر لیا تھا اور اوسکے بعد اوسکے چچا صدقیا ہو کو حاکم مقرر کیا تھا۔ ابن عساکر نے عمران ابن ماثان سے زربابیل تک آٹھ شخصون کو باسماء عبرانیہ نسب نامہ مین لکھا ہے غالباً یہ نسب نامہ پہلے سے زیادہ تر صحیح ہو جسکو ابن اسحاق نے تحریر کیا ہے۔ بہرکیف عمران پدر مریم اپنے زمانہ کے کاہن تھے اور حنہ بنت فاقود بن قبیل اونکے عقد مین تھین جو اوس زمانہ مین عابدات سے مشہور تھین اور اونکی بہن ایشاع حضرت زکریا بن یوحنا کی زوجیت مین تھین جنکے بطن سے یحیی پیدا ہوئے۔

اون کی برائی یا بت پرستی کیوجہ سے چھوڑ دیتے تھے اور چونکہ یہ تین شخص احاب کے خاندان سے تھے جن کی نسل کو دو مرتبہ بددعا دی گئی تھی جسکا اثر تین پشتون تک رہتا تھا لہذا یہود نے ان نامون کو اپنے دفترون سے نکال ڈالا اور مقدس متی نے بھی بہ تقلید یہود ان نامون کو نہ لکھا کیونکہ اونہون نے یہود کی کتابون سے یہ نسب نامہ لیا ہے۔

[۱] متی جناب مسیح کے حواریون مین ہین آپ کا نام انگریزی مین میتھو لکھا جاتا ہے آپکا عرف لیوی ہے اور باپ کا نام الفی ہے جلیل کے رہنے والے تھے جو صوبہ کنعان کے شمال مین ہے قبل بعثت مسیح یہود یہ کے ملک مین تحصیل کرنے پہ مامور تھے اور بعد رفعت مسیح۔ انجیل کے پہیلانے اور لکھنے مین مصروف ہوئے اس امر کا کچھ پتہ نہین چلتا کہ آپ کب پیدا ہوئے اور کب اور کہان اور کیونکر انتقال ہوا۔

ابن عساکر نے زکریا ابن یوحنا و یہوشا فاط (پندرھوین بادشاہ بنی اسرائیل) کیطرف منسوب کیا ہے۔ اور ماہین زکریا ابن یوحنا اور یہوشا فاط کے بارہ پشتین باسماء عبرانیہ لکھی ہین بعدہ یہ لکھا ہے کہ یہی یحیٰی نبی علیہ السلام ہین جو ایک نبی انبیاء بنی اسرائیل سے تھے ○

یعقوب بن یوسف نجار کی کتاب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ متان یعنی ماثان داؤد علیہ السلام کی نسل سے تھا۔ اور اسکے دو لڑکے تھے ایک کا نام یعقوب تھا اور دوسرے کو یواقیم کہتے تھے یعقوب بن ماثان سے یوسف پیدا ہوا جو مریم کا خطیب (نسبتی شوہر) اور چچازاد بھائی تھا اسکے چار لڑکے یعقوب۔ یوشع۔ شمعون۔ یہودا اور ایک لڑکی مریم تھی یہ سب پہلے بیت لحم مین رہتے تھے پھر وہان سے ناصرہ چلے گئے اور وہین سکونت اختیار کر لی تھی۔ چونکہ نجاری سیکھ لی تھی اور اسی سے بسر اوقات کرتے تھے اس وجہ سے نجار کے لقب سے مشہور و معروف ہو گئے۔ یواقیم نے حنہ ہمشیرہ ایشاع زوجہ زکریا ابن یوحنا سے عقد کر لیا جب تیس برس تک حنہ سے کوئی اولاد نہ ہوئی تو یواقیم نے جناب باری مین دعا کی۔ مریم پیدا ہوئین پس مریم لڑکی ہین یواقیم کی اور یواقیم لڑکا ہے ماثان کا اور ماثان سبط سلیمان ابن داؤد ابن اسحاق ابن ابراہیم علیہما السلام سے ہے۔ اس صورت مین اس اعتراض کے کا کہ قرآن پاک مین مریم ابنۃ عمران (یعنی مریم بیٹی ہے عمران کی) لکھا ہے یہ جواب کافی ہوسکتا ہے کہ عمران ہی کو عبرانی زبان مین یواقیم کہتے تھے اور یہ کثیر الوقوع ہے ایک شخص کے دو نام ہوا کرتے ہین۔

طبری روایت کرتا ہے کہ حنہ مادر مریم حاملہ نہ ہوتی تھین اسوجہ سے اونھون نے جناب باری مین یہ نذر کی کہ، اگر مین حاملہ ہوئی تو اپنے لڑکے کو محرر کر دونگی یعنی اوسکو دنیاوی امور سے آزاد کر کے محض تیری عبادت کے لئے مخصوص کر دونگی چنانچہ حنہ کا وضع حمل ہوا۔ اور جناب مریم پیدا ہوئین۔ حنہ اونکو ایک کپڑے مین لپیٹ کر مسجد مین لائین اور عباد کو دیدیا۔ کاہنون نے مریم کے لینے مین اختلاف کیا اور یہ کہا کہ بیت المقدس کی مجاورت عورت نہین کر سکتی تب

زکریا نے اونکو جواب شافی دیکر روکا بعدہ اونکی کفالت اور پرورش مین جھگڑا شروع ہوا جس کا
فیصلہ قرعہ کے ذریعہ سے کیا گیا قرعہ مین حضرت زکریا کا نام نکلا پس اونھون نے مریم کی تکفیل کی اور
اونکو مسجد کے ایک گوشہ مین ٹھیرایا جسمین سوائے زکریا کے اور کوئی نہین جا سکتا تھا۔ مریم
مسجد مین بہ تعلیم زکریا عبادت مین مصروف ہوگئین اور اسقدر عبادت مین مستغرق ہوئین کہ لوگ تمثیلاً
انکا ذکر کرنے لگے۔ اثناءِ عبادت مین مریم پر عجائبات اور کرامات بھی ظاہر ہوئے جنکا ذکر کلام پاک مین آگیا ہے۔

زکریا و یحیی الیشاع زوجہ زکریا عاقر تھین دونون میان بی بی ضعیف ہوگئے تھے اور کوئی
لڑکا پیدا نہین ہوا تھا زکریا نے جناب باری مین لڑکے ہونیکی دعا کی اور یہ گذارش کی کہ وہ لڑکا
ایسا ہو جو میرا اور آلِ یعقوب کا وارث ہوسکے یعنی نبی ہو۔ اللہ جل شانہ نے اونکی دعا قبول فرمائی
چنانچہ یحیی[1] پیدا ہوئے۔ جناب موصوف زمانہ حکومت ہیرودس مین پیدا ہوئے جنگل و بیابان
مین رہتے تھے ٹدی اور شہد اونکی خوراک تھی اونٹ کے بالون کا آپ کپڑا پہنتے تھے اور چمڑے
کا کمربند ہوتا تھا۔ یہود نے بیت المقدس کے کاہنون کا آپکو سردار مقرر کیا بعدازان اللہ جل
و علی ذکرہ نے نبوت مرحمت فرمائی۔ آپ کے زمانہ مین یہود پر قدس شریف مین انطیفس بن ہیرود
حکومت کر رہا تھا جو اپنے باپ ہیرودس کے نام سے مشہور و معروف تھا یہ نہایت شریر اور فاسق
تھا اس نے اپنے بھاوج کو گھر مین ڈال لیا اور اوسکو اپنی بی بی بنا لی حالانکہ اوسکی بھاوج صاحب
اولاد تھی چونکہ یہ امر یہودیون کی شریعت مین جایز نہ تھا اسوجہ سے علماء یہود اور کاہنون نے
جنمین یحیی بھی تھے اوسکے اس فعل سے بیزاری اور نفرت ظاہر کی ہیرودس نے اون سب کو
معہ یحیی کے قتل کر ڈالا۔ اسکے علاوہ لوگون نے یحیی کے قتل کے بہت سے اسباب ظاہر کیے ہین
لیکن یہ صحیح زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ علماء تاریخ کا اسمین اختلاف ہے کہ وقت شہادت یحیی
زکریا زندہ تھے یا نہین۔ بعضے یہ کہتے ہین کہ جب یحیی قتل کر دیے گئے تو بنی اسرائیل نے زکریا کو ڈھونڈھا

[1] یحیی کو یوحنان بھی کہتے ہین یہ نہایت سادگی سے زندگی بسر کرتے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ دنیا اور سامان دنیا سے
نفرت تھی۔ بالکل یہی انکا مذہب محقق ہے کہ انکو لڑکپن ہی مین نبوت ملگئی تھی جیسا کہ آیہ کریمہ یا یحیی خذ الکتاب بقوۃ۔

شروع کیا آپ جان کے خوف سے بھاگ کر ایک باغ مین پہونچے اور ایک درخت مین چھپ رہے لیکن چادر کا ایک گوشہ باہر رہ گیا جس سے لوگون کو اس حال سے آگاہی ہوگئی پس اونہون نے آرہ سے درخت کو معہ زکریا کے دو ٹکڑے کر ڈالا اور بعضون کا یہ بیان ہے کہ زکریا قبل شہادت یحیی انتقال فرما چکے تھے اور جو درخت مین جا چھپے تھے اور جسکو یہود نے دو ٹکڑے کر دیا تھا وہ شعیا نبی ہین اور اونکا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے علماء نے ان کے مدفن مین بھی اختلاف کیا ہے کوئی کہتا ہے کہ بیت المقدس مین دفن کئے گئے اور یہی صحیح ہے۔ ابو عبید بن سعید ابن مسیب بیان کرتا ہے کہ بختنصر جب دمشق سے آیا اور اس نے یحیی بن زکریا کے خون کو جوش زن پایا تو اوس نے اوس خون پر ستر ہزار کو قتل کیا جس سے اوس خون کا جوش رک گیا لیکن یہ روایت نہایت مشکوک معلوم ہوتی ہے کیونکہ یحیی اور مسیح علیہما السلام ایک ہی زمانہ مین تھے اور یہ امر باتفاق ثابت ہو چکا ہے کہ یہ بختنصر کے بہت زمانہ بعد ہوئے ہین۔

اسرائیلیات مین تالیف یعقوب ابن یوسف نجار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہیرودس نے زکریا کو اوس وقت قتل کیا ہے جبکہ مجوس جناب ایشوع (عیسیٰ) کو ڈھونڈتے آئے تھے۔ ہیرودس نے زکریا علیہ السلام سے اونکے لڑکے یوحنا (یحیی) کو اون لڑکون کے ساتھ قتل کئے جانے کے لئے طلب کیا جو بیت اللحم مین قتل ہو رہے تھے لیکن اس سے پہلے ان کی مان اونکو لیکر سفرا کیطرف بھاگ گئی تھین اور اس کے خوف سے وہین روپوش تھین زکریا نے اپنی لاعلمی ظاہر کی اور یہ کہا کہ وہ اپنی مان کے ہمراہ ہین ہیرودس نے آپ کے اس جواب کو کافی نہ سمجھ پہلے تہدید کی بعد ازان جناب موصوف کو شہید کر ڈالا اور بعد چندے خود بھی مر گیا۔ واللہ اعلم۔

ولادت مسیح مریم سلام اللہ علیہا کے یہ حالات ہین کہ وہ مسجد مین عبادت کرتی تھین اللہ جل شانہ نے اون کو ولایت سے مشرف فرمایا لوگون نے اونکی نبوت مین اختلاف کیا ہے

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ نبوت مخصوص مردون کے ساتھ ہے کما قالہ ابوالحسن الاشعری اور دلایل فریقین اپنے مواقع پر موجود ہین موقع اون کے ذکر کرنیکا نہین ہے پہر لیف ملائکہ نے مریم کو برگزیدگی کی بشارت دی اور یہ بھی بشارت دی کہ بغیر واسطہ عادت انسانی کے تجھ سے لڑکا پیدا ہوگا اور وہ نبی ہوگا۔ مریم کو اس سے تعجب ہوا ملائکہ نے کہا کہ اللہ تعالےٰ جو چاہتا ہے اوس کے کرنے پر قادر ہے۔ مریم یہ سنکر خاموش ہورہین اور یہ اونہون نے سمجھ لیا کہ اللہ تعالےٰ کا یہ معجزہ ہے یعقوب بن یوسف نجار اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ حنہ مریم کی آٹھ برس عمر ہونے سے پیشتر انتقال کر چکی تھین اور یہ بنی اسرائیل کے رسوم مذہبی سے تہا کہ جب کوئی عورت طریقہ ازدواج کو نہ پسند کرتی تہی تو اوسے ہیکل کی مجاورت فرض ہوجاتی تھی اللہ جل شانہ نے یہ الہام کیا کہ اولاد ہارون مجتمع کیجاے اور مریم اون کیطرف رجوع کیجائین جسکے عصا سے کوئی علامت ظاہر ہو اوس کے سپرد کیجائین اور یہ اوسکے زوجہ کے مشابہ (منگنیتی بیوی) ہوگی لیکن وہ ان سے حسب عادت انسانی تعلق نہین پیدا کرسکیگا" یوسف نجار بھی اس مجمع مین تہا اوسکے عصا سے ایک کبوتر سفید رنگ کا نکلکر اوسکے سر پر بیٹھ گیا ذکریا نے یوسف سے کہا کہ "یہ تیری منگنیتی بیوی ہے لیکن تو اوسکے ساتھ زن وشوئی کا تعلق نہین پیدا کرسکیگا"، یوسف یہ سنکر بکرامت تمام مریم کو اپنے ہمراہ لیکر ناصرہ کے طرف چلا گیا مریم کی عمر

لہ مقدس متی نے حضرت مریم سے بلا واسطہ عادت انسانی حضرت عیسیٰ کے پیدا ہونے کو اپنی انجیل مین یون تحریر کیا ہے یسوع مسیح کی پیدایش اسطرح ہوئی کہ جب اسکی ماں مریم یوسف سے منسوب ہوئی اوس سے پہلے کہ وہ ہم بستر ہون وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی" (پہلا باب آیت ۱۸) اس آیت مین جو یہ لکھا ہے کہ اوس سے پہلے وہ ہم بستر ہوا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعد اس اعجازی حمل کے شاید حضرت مریم یوسف سے ہم بستر ہوئی ہون حالانکہ منگنی کے بعد حضرت مریم کا بیاہ ہونا کہین سے ثابت نہین ہوتا بلکہ یوسف نے بسبب تقدس کے اور اوس بزرگی کے جو اللہ تعالیٰ نے اس اعجازی حمل سے مریم کو مرحمت فرمائی تہی اوسکا ادب لیا اور بیاہ سے باز رہا چنانچہ اسی خیال سے بعض علماء مسیحی نے اس آیت کے اس فقرہ کو ذیل اوسکے کہ وہ ہم بستر ہوا بعض نسخون سے قصداً نکال الا ہے مریم کی ہمیشہ کی دوشیزگی ثابت رہے

اوسوقت بارہ برس کی تھی یہ اپنے منگنی شوہر کے ساتھ ناصرہ مین رہنے لگین ایک روز پانی لانیکو
ایک چشمہ پر گئین اوس مقام پر ایک فرشتہ ظاہر ہوکر آپ سے ہمکلام ہوا اور ولادت عیسی کی
بشارت دی جیسا کہ قرآن پاک سے بنص صریح ظاہر ہوتا ہے اس کے بعد آپ بلا تعلق بشری
حاملہ ہوئین اور زکریا کے پاس بیت المقدس مین گئین لیکن وہ ان کے پہونچنے سے پہلے انتقال
کر چکے تھے اس وجہ سے مریم پھر ناصرہ کو واپس آئین یوسف یہ حمل دیکھکر سخت متعجب ہوا اور سینے
اپنے منہ کو طمانچون سے لال کر لیا کیونکہ کاہنون نے اوس سے تعلق بشری پیدا نہ کرنے کی
شرط کر لی تھی مریم نے یوسف کو اس واقعہ سے آگاہ کیا مگر اوسکو انکے کہنے پر یقین نہ ہوا تب
فرشتہ نے آکر کہا کہ یہ حمل روح القدس سے ہے تو اوسکو اپنے مین لیلے" یوسف خواب سے بیدار
ہوکر مریم کے پاس آیا اور تعظیماً اوسکو سجدہ کیا اور اپنے گھر لے گیا" انجیل متی مین یہ واقعہ لکھا ہے
کہ جب[له] یوسف نے مریم سے اپنی منگنی کی تو اوس نے مریم کو حاملہ پایا اس سے پہلے کہ وہ اوس سے
ہم بستر ہو یوسف نے بخوف بدنامی و رسوائی اوسکے چھوڑ دینے کا قصد کر لیا تھا مگر خداوند کے
فرشتہ نے خواب مین اوسپر ظاہر ہوکر کہا کہ تو اسکو قبول کرے اور اسکو اپنے پاس رکھنے سے
مت ڈر کیونکہ جو اس سے پیدا ہونیوالا ہے وہ روح القدس سے ہے۔ چونکہ یوسف نیک تھا اور

له چونکہ مورخ نے مضامین انجیل عربی انجیل سے لیے ہین اسوجہ سے اوسکا اردو ترجمہ انجیل مروجہ اردو سے نہین ملتا اگرچہ مضمون واحد ہے
ف ایشوع معرب یسوع کا ہے جسکے معنی نجات دینے والے کے ہین۔ یہ حضرت مسیح کا علم ہے اور بمنزلہ ذاتی نام کے شمار
کیا جاتا ہے اس مقام پر بعضے یہ اعتراض کرتے ہین کہ اشعیا نبی نے خبر دی تھی کہ کنواری جو بیٹا جنے گی اوس کا نام
عمانوئیل رکھا جائیگا جسکے معنی یہ ہین کہ ہمارے ساتھ خدا لیکن مسیح کا نام یہ نہین رکھا گیا بلکہ یوسف نے بالہام فرشتہ
یسوع نام رکھا اسصورت مین یسوع مسیح پر یہ پیشین گوئی صادق نہ آئی لیکن یہ اعتراض معترض کے ناواقفیت پر دلالت
کرتا ہے کیونکہ یسوع حضرت مسیح کا اسم ذاتی ہے اور عمانوئیل اسمائے صفات سے ہے۔

سچا تھا اوس نے اس خواب کو سچا باور کر لیا اور یشوع اوسکے یہاں پیدا ہوئے انتہی طبری کہتا ہے کہ مریم اور یوسف بن یعقوب چچازاد بھائی بہن تھے اور یہ دونوں بیت المقدس کی مجاورت کرتے تھے اور شبانہ روز وہین رہتے تھے سوائے قضاء حاجت کے اور کسی وقت بیت المقدس سے باہر نہ آتے تھے جسوقت اونکا پانی ختم ہوجاتا تھا اوسوقت قریب ترین مقامات سے پانی لیجاتے تھے ایک روز اتفاق سے مریم پانی لینے کو آئین اور یوسف اون سے پیچھے رہ گیا۔ مریم پانی لینے کو ایک گڈھے کے اندر گئین جبرئیل علیہ السلام نے اوسیوقت ظاہر ہوکر کہا انما انا رسول ربك لاهب لك غلاما زكيا مین بیشک تیرے خدا کا فرستادہ ہون تاکہ تجھکو ایک لڑکا ہونہار دون)

وہب ابن منبہ سے مروی ہے کہ جبرئیل نے مریم کے پیراہن مین پھونک دیا جس کا اثر رحم تک پہونچگیا اور عیسیٰ کا حمل رہ گیا۔ یوسف نجار جو مریم کا قرابت دار تھا اور اون کے ساتھ جبل صیہون کی مسجد مین عبادت کرتا تھا یہ حمل عجوبہ دیکھکر گھبرایا اور اوسکو اس حمل کا سخت تعجب ہوا کیونکہ مریم اوسکی نظرون سے کسی وقت غائب نہوتی تھین اوس نے اس عجوبہ حمل کا سبب دریافت کیا مریم نے قدرت باری کا حوالہ دیا یوسف یہ سنکر خاموش ہوگیا اور اوسی سرگرمی سے مسجد کی خدمت کرتا رہا تا آنکہ اس عجوبہ حمل کی اطلاع ایشاع مریم کی خالہ کو ہوئی اتفاق سے وہ بھی حاملہ تھین اور یحییٰ اونکے بطن مبارک مین تھے ایشاع نے کہا کہ مین یہ دیکھتی ہون کہ جو میرے حمل مین ہے وہ اوسکو سجدہ کرتا ہے جو مریم کے پیٹ مین ہے بعد ازان یہودیون کے توقف سے مریم کو بیت المقدس سے چلے جانیکا حکم ہوا چنانچہ یوسف اونکو اپنے ہمراہ لیکر مصر کی طرف چلا اثناء راہ مین دردزہ اوٹھا اور وضع حمل ہوا یوسف اونکو گدھے پر سوار کرکے لایا اور لوگون سے اس راز کو پوشیدہ کرتا رہا تا آنکہ حضرت مسیح

بارہ برس کے ہوئے اور اونپر کرامات ظاہر ہونے لگین اور لوگون مین یہ واقعات مشہور ہو چلے تب مریم کو یہ حکم ہوا کہ وہ عیسیٰ کو لیکر ایلیا (بیت المقدس) کو واپس جائین چنانچہ مریم حضرت عیسیٰ کو لیکر بیت المقدس مین آئین اور یہان اون سے معجزات ظاہر ہونے لگے بیمار اون کے پاس آتے تھے اور اچھے ہوجاتے تھے لوگ غیب کے حالات پوچھتے تھے۔

طبری بروایت سدی لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ بیت المقدس کے قریب شرقی بیت اللحم[1] مین پیدا ہوئے تھے ابن عمید مورخ نصاریٰ کہتا ہے کہ ولادت یحییٰ بن زکریا کے تین مہینے بعد حکومت ہیرودس کے اکتیسوین سال اور اوغسطس قیصر کے سنہ ۴۲ جلوس مین حضرت مسیح پیدا ہوئے انجیل مین لکھا ہے کہ جب مریم یوسف سے منسوب ہوئین تو وہ بغرض اخفاء حمل اونکو اپنے ہمراہ لیکر بیت اللحم کو چلا گیا وہین آپنے وضع حمل کیا ایک جماعت مجوس[2] (جنکو بادشاہ فارس نے بھیجا تھا) دریافت کرتی ہوئی ہیرودس کے پاس آئی کہ "بڑا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے وہ کہان ہے ہم اوسکو سجدہ کرنیکو آئے ہین" اور ہیرودس سے وہ سب باتین ظاہر کردین جو کاہنین اور علماء نجوم نے ولادت عیسیٰ کی علامتین بتلائی تھین اور یہ بھی کہدیا تھا کہ کچھ کم یا زیادہ دو برس ہوئے ہونگے وہ بیت اللحم مین پیدا ہوگیا ہے اوغسطس قیصر نے جب یہ واقعہ مجوسیون سے سُنا تو اوسنے ہیرودس سے دریافت کیا ہیرودس نے اس واقعہ کی تصدیق کی اور بیت اللحم کے لڑکون کو قتل کرانا شروع کیا یوسف نجار بحکم الٰہی اس سے پہلے معہ عیسیٰ اور اونکی مان مریم کے مصر کو چلا گیا تھا اور وہین بارہ برس تک

---

[1] بیت اللحم یہودیا کے شہرون مین بہت چھوٹا اور کم حیثیت کا شہر ہے بیت المقدس سے جنوب کی طرف چھ میل کے فاصلہ پر ہے مگر بوجہ ولادت مسیح یہودیا کے کل شہرون سے زیادہ محترم ہے عیسائی اس شہر مین بطور حج کے جاتے ہین اور وہانکے مجاور مسیح کی پیدایش کی جگہ اور ایک مہد دکھلاتے ہین اور کہتے ہین کہ جب حضرت مسیح پیدا ہوئے تھے تو اسی مہد مین رکھے گئے تھے۔ واللہ اعلم

[2] جس لفظ کا ترجمہ اس مقام پر مجوسی کیا ہے انگریزی ترجمہ مین وہ اپیر ویزمن کا لفظ ہے جسکے معنی دانا آدمی کے ہین اور وہی لفظ مجی ہے جس سے مجوس نکلا ہے مگر درحقیقت وہ لوگ جو آئے تھے وہ مجوسی نہ تھے بلکہ قدیم حکماء کے فرقہ سے تھے جو حکمت و نجوم و ہیئت مین کامل اور اپنے مذہب مین مقتدا اور پیشوا گنے جاتے تھے۔

ٹہیرا رہا اسی اثنا میں حضرت مسیح سے کرامات ظاہر ہو چلیں۔ پھر جب ہیرودس مر گیا جو مسیح کے قتل کے فکر میں تھا تو بالہام خدا یوسف معہ عیسیٰ اور مریم کے ایلیا کو واپس آیا۔ غرض اسطرح خداوند کی پیشین گوئی جو اشعیا نبی کی معرفت ہوئی تھی کہ میں نے تجھکو مصر سے بلایا ہے پوری ہوئی۔

یعقوب بن یوسف نجار کی کتاب میں لکھا ہے کہ جب یوسف نجار بخیال خفاء راز یروشلیم سے نکلکر چلا تو اثنا ءِ راہ میں دردِ زہ ہوا۔ قریہ بیت اللحم میں پہونچکر ایک غار میں وضع حمل کیا اور لڑکے کا نام ایشوع رکھا جب یہ دو برس کے ہوئے تو پورب سے مجوسی آئے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ہیرودس نے جناب مسیح کے خوف سے بیت اللحم کے لڑکوں کو قتل کرانا شروع کر دیا لیکن اس سے پہلے یوسف معہ عیسیٰ اور انکی ماں کے بالہام الٰہی مصر کو چلا گیا تھا۔ دو برس تک مصر میں رہا جب ہیرودس مر گیا تو فرشتہ نے خواب میں ظاہر ہو کر واپسی کا حکم دیا۔ چنانچہ یوسف مصر سے مراجعت کر کے ناصرہ میں آٹہیرا اور یہیں جناب مسیح سے خوارق عادات مثل احیاء موتی (مُردوں کا زندہ کرنا) اور کوڑہیوں کا اچھا کرنا اور چڑیوں کا پیدا کرنا ظاہر ہونے لگیں۔ بعد ازاں یوحنان معمد یعنی یحییٰ بن زکریا علیہ السلام) بیابان سے آئے تو یہ کرنے کی منادی کی لوگوں کو دین کیطرف بلایا مسیح ناصرہ سے آئے اور یوحنان سے اردن کے کنارہ ملاقات کی یوحنان نے انکو اصطباغ (بپتسمہ) دیا وہ اوسوقت میں تیس برس کے تھے بعد ازاں وہ بیابان کیطرف چلے گئے اور عبادت اور نماز و رہبانیت میں مصروف ہوئے اور اپنے ان بارہ تلامذہ کو منتخب کیا۔ سمعان پطرس (شمعون پیٹر) اندراوس (اندریاہ) یعقوب بن زبدی۔ یوحنا بن زبدی۔ فلپس (فلپ) برتولماوس (برتلمی) توما (تھوماہ)۔ متی یا بدار۔ یعقوب ابن حلفا (الفی)۔ تداوس (لبی عرف تہدی) سمعان القنانی (شمعون الکنعانی) یہودا الاسخریوطی (یہودا الشکریوتی)

بعد چندے ہیرودس صغیر نے یوحنان (یعنی یحییٰ بن زکریا) کو گرفتار کر کے

قتل کرڈالا اورنابلس مین دفن کردیے گئے اور مسیح نماز۔ روزہ اورکل قربانیات کی تعلیم دینے لگے بعض اشیار کوحلال اوربعض کوحرام کیا جب اون پرانجیل نازل ہوئی اوراون سے خوارق عادات اورمعجزات ظاہر ہوسے چلے تب اونکا ذکر اطراف وجوانب مین پہیل گیا اوراکثر بنی اسرائیل متابعت کرنے لگے۔ رؤسار یہود جو دنیادی کشاکشون مین مبتلا ہوکر دینی امور کوچہوڑ بیٹھے تھے مسیح کے قتل کرنے کا باہم مشورہ کرنے لگے۔ مسیح نے اپنے حواریون کو جمع کرکے سب کورات بھر اپنے پاس رکہا اوراثنار وعظ مین یہ فرمایا کہ بیشک تم مین سے بعض میرا انکار کرینگے قبل اسکے کہ مرغ تین آوازین دے اورتم مین سے ایک شخص مجکو کمی قیمت پرفروخت کرکے اوس قیمت کو کہائیگا بعدازان تم سب مجہ سے جدا ہوجاوٴگے۔ یہودی چونکہ آپ کے تلاش مین تھے اتفاق سے شمعون حواری راہ مین ملگئے یہودیون نے ان کوگرفتار کرلیا۔ اونہون نے مسیح کی متابعت سے انکار کیا یہودیون نے اون کوچھوڑدیا بعدہ یہودا الاسخریوطی نے تیس درہم لیکر مسیح کا پتہ بتاکر اوس مکان تک پہونچادیا جہان جناب موصوف شب کو رہتے تھے۔ یہودی اون کوگرفتار کرکے فلاطش نبطی سپہ سالار قیصر کے پاس لیگئے اورایک گروہ کاہنون (مجاورون) کا بلایا گیا اون نے کہا کہ یہ ہمارے دین کوبرباد کرتا ہے اورہمارے اسلاف کوبراکہتا ہے۔ اورحکومت و سلطنت کا مدعی ہے تم اس کوقتل کرڈالو۔ فلاطش نے یہ سنکر خاموشی اختیار کی رؤسار یہود چلاکر کہنے لگے کہ اگر توہماری خواہش کے مطابق الیسوع کو نہ قتل کریگا توہم اس کی اطلاع دربار قیصر مین کردینگے فلاطش یہ سنکر گہبرا گیا اوراس نے اونکے قتل کا حکم دیدیا۔ عیسیٰ نے اس سے پہلے حواریون کوآگاہ کردیا تہا کہ یہود کومیرے بارہ مین شبہ واقع ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہود نے اون کواپنی دانست مین قتل کرڈالا اورسولی دیدی۔ اورسات روز تک سولی پہ رکہا جنابہ مریم روتی ہوئین صلیب کے پاس آئین عیسیٰ بھی وہان آگئے

اور رونے کا سبب دریافت کیا مریم نے کہا کہ مجکو تمہاری حالت پر رونا آتا ہے عیسیٰ
نے جواب دیا کہ اللہ جل شانہ نے مجکو اوٹھا لیا ہے مجکو مطلقاً مضرت نہین پہونچی اور یہ
ایک ایسا امر ہے کہ جسمین اونکو شبہہ واقع ہوگیا ہے آپ میرے حواریون سے فلان مقام پر
ملنے کو فرما دیجئے چنانچہ حواریان مسیح سے مقام معینہ پر ملنے کو گئے آپ نے اون سب کو
اطراف وجوانب مین تبلیغ احکام الٰہی کے لئے مقرر فرمایا جیسا کہ پہلے[لہ] مقرر کر چکے تھے علمار
نصاریٰ کا یہ خیال ہے کہ حواریوئیمین سے رومہ کی طرف پطرس کو روانہ کیا اور تابعین
مین سے پولس (پولوس) کو اونکے ہمراہ کر دیا اور ارض سودان وحبشہ اور اس کے مضافات
مین متی باجدار کو اور اندراوس کو ارض بابل مین اور مشرق مین توما کو اور ملک افریقیہ کی طرف
فیلبس کو اور افسوس قریہ اصحاب کہف اور یروشلیم مین یوحنا کو اور ممالک عرب وحجاز مین برتولوماوس
کو اور سرزمین برقہ وبربر مین شمعون القنائی کو مقرر کیا۔

حواریان مسیح ابن اسحاق کہتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد یہودیون نے بقیہ حواریون کو
ستانا شروع کیا اور ان کو ایذا پہونچانے لگے رفتہ رفتہ یہ خبر قیصر کے کانون تک پہونچی سپہ سالار
فلاطش نے بھی حضرت عیسیٰ کے معجزات اور حالات اونکے ساتھ یہودیون کی شرارت اور کینہ اور
یوحنان کے قتل کے واقعات لکھ بھیجے قیصر نے فلاطش کو اس فعل سے یہود کے باز رکھنے کی
سخت تاکید کی غرض حوارئین مسیح اون ممالک کی طرف چلے گئے جنکے جانب مسیح نے اونکو بھیجا تھا
پس بعض قومون نے اونکی تصدیق کی اور دین عیسوی مین داخل ہوئین اور بعض دوسرون نے

لہ میرا خیال یہ ہے کہ حضرت مسیح نے صرف یہودیونکو نصیحت کی اور یہودیونکے سوا اور کسی کو نہین سمجھایا اور بحالت حیات اپنے
شاگردونکو سواے یہودیونکے اور کسی کو نصیحت کرنیکو نہین فرمایا جیسا کہ آیت ۱۹ و ۲۶ باب ۱۵ اعمال اور آیت ۲۴ باب ۱۵ متی
سے ثابت ہوتا ہے۔ لیکن بعد کو اپکے حواری اطراف وجوانب مین گئے اور اکثر قومین حضرت پر ایمان لائین۔

اون کو جہٹلایا۔ یعقوب بن زبدی رومہ مین گئے اونکو غالیوس قیصر نے قتل کرڈالا اور شمعون کو قید کردیا۔ پہر بعد چندے چھوڑدیا تب وہ انطاکیہ کی طرف چلے گئے بعدازان زمانہ فلودیس قیصر مین پہر رومہ مین آئے اکثر رومیون نے اونکی اتباع کی اور بعض بیگمات قیاصرہ اون پر ایمان لائین شمعون کے کہنے سے قدس شریف مین آئین اور اس صلیب کی لکڑی کو جسپر مسیح کو صلیب دیگئی تہی مزبلہ سے نکالا اور اوسکو حریر وغیرہ مین لپیٹ کر رومہ لیے گئین۔

کتابت انجیل پطرس اور پولس جنکو مسیح نے رومہ کی طرف معبوث کیا تہا وہ دونون رومہ مین جاکر ٹہرے اور دین عیسوی کی تعلیم دیتے رہے وہین پطرس نے زبان رومہ مین انجیل لکہی اور اوسکو اپنے شاگرد مرقس کی طرف منسوب کیا۔ اور بیت المقدس مین متی[۲] نے اپنی انجیل زبان عبرانی مین لکہی لوقا[۳] نے انجیل رومہ مین لکہکر اکابر روم کے پاس بہیجا اور یوحنان بن زبدی نے رومہ مین تحریر کی

تدوین شریعت عیسوی بعد اسکے حواریون اور انکے رسولونکا ایک جلسہ رومہ مین ہوا اور اونہون نے باجتماع و اتفاق اپنے دین کے لئے قوانین شرعیہ بنائے اور اسکو قلیمطش شاگرد پطرس کی رائے سے مرتب کیا اونکی کتب قدیمہ سے یہ کتابین ہین۔ توریت پانچ اسفار۔ کتاب یوشع بن نون

پطرس [۱] پطرس حواری جنکو انگریزی مین سائمن کہتے ہین ٹیڈا کے رہنے والے تہے سب سے پہلے یہی مسیح پر ایمان لائے تہے اور پہر اُنہون ہی نے سبکے پہلے مسیح کا انکار کیا مسیح نے وقت اخیر یروشلیم جاتے ہوئے پطرس سے کہا تہا اے شیطان مجہسے دور رہو تو میرے لئے ٹہوکر ہے کیونکہ تو خدا کی نہین بلکہ آدمیون کی باتونکی فکر کرتا ہے اور پہر فرمایا تہا جو میرا انکار کریگا مین اپنے باپ کے سامنے اوسکا انکار کرونگا۔ چنانچہ اونہون نے وقت صلیب بخوف جان یہود کے روبرو مسیح کی شاگردی سے تین بار انکار کیا۔ حق یہ ہے کہ بحالت موجودگی مسیح پطرس نے نیا دین کی بنا ڈالی بعد رفع مسیح بہت مخالفت کی کہ برخلاف انکے حکم کے غیر بنی اسرائیل کو ملت مسیح کی دعوت دی اور یہ بات بنائی کہ مجکو مکاشفہ ہوا ہے اور روح القدس نے ہدایت کی ہے چنانچہ اسی بنا پر اوا اگرنیلیا والدن کو عیسائی کیا (آیت ۱ باب دہم اعمال) اور یہ ایسی مخالفت تہی کہ اس سے مختونون کو حیرت ہوئی کہ غیر مختونون پر بہی روح القدس کی بخشش ہوئی۔

کتاب القضاۃ۔ کتاب راعوث۔ کتاب یھوذا۔ اسفار الملوک (چار کتابین) سفر تثنیا ین سفر القیاسین (دو تین کتابین) کتاب عزیر الامام۔ کتاب شیر۔ کتاب قصص ہامان کتاب ایوب الصدیق مزامیر داؤد النبی کتب سلیمان ابن داؤد (پانچ) نبوات الانبیاء الصغار والکبار (سولہ کتابین) کتاب یشوع بن شارخ اور کتب جدید دیکھیں چار دن انجیلین۔ کتب القتالیقون سات رسائل) کتاب بولس (چودہ رسائل) ابرکسیس یعنی رسولونکے قصص جسکو تلیمد کہتے ہین) آٹھ کتابین جسمین رسولونکے اوامر و نواہی کا ذکر ہے کتاب النصارے الکبار بنام بطارقہ جو بلاد مغربین رین مسیحی کی تعلیم دیتے رہے تھے۔ جیسا کہ رومہ مین۔ پطرس حواری تھے جنکو مسیح نے اوسطرف روانہ کیا تھا اور بیت المقدس

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۴۵) اسی رو سے غیر قوم بھی عیسائی ہونے لگی اور اب تک یہی عمل خلاف انجیل عیسائیونمین جاری ہے اور اوسکے بانی بھی پطرس ہین۔ جب بانیونکا یہ حال ہے تو انکی انجیل کا کیا اعتبار رہا۔ سلہ متی کی انجیل مین اختلاف ہے اکثر علمائے متقدمین مسیحی کا یہ قول ہے کہ یہ انجیل عبرانی زبانمین لکھی گئی جو اب موجود نہین۔ اور یونانی مین اوسکا ترجمہ ہوا ہے اور علماء متاخرین مسیحی کا مختار قول یہ ہے کہ یہ انجیل عبرانی اور یونانی دونون مین لکھی گئی مگر ہملوگ یقین کرتے ہین کہ یہ انجیل دراصل عبرانی مین لکھی گئی اور یہ یونانی انجیل اصل عبرانی کا ترجمہ ہے مگر مترجم کا حال معلوم نہین کہ کون تھا اور کب اور کہان اوسکا ترجمہ ہوا اس انجیل کیوقت تالیف مین بہت بڑا اختلاف ہے کوئی وقت معین اسکی تالیف کا نہین معلوم ہوتا بہرکیف یہہ سنہ ۳۷ یا ۳۸ یا ۴۱ یا ۴۳ یا ۴۸ یا ۶۱ یا ۶۲ یا ۶۳ یا ۶۴ عیسوی مین تالیف ہوئی۔ فاسٹس جو چوتھی صدی کے آخر مین تھا اور پروفیسر جرمنی کہتا ہے کہ یہ انجیل متی کی تصنیف نہین علاوہ اسکے باب ۹ آیت ۹ مین یسوع نے وہان آگے بڑھکے متی نامی ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اوس سے کہا کہ میرے پیچھے ہولے اور وہ اوس کے پیچھے ہو لیا۔ خود گواہی دیتی ہے کہ یہہ متی کی تصنیف نہین ہے۔

لوقا سلہ لوقا مصنف انجیل ثالث پولس کے شاگرد ہین پولس مقدس کا حال یہ ہے کہ وہ عروج وقوع مسیح تک حضرت سے بڑی دشمنی رکھتا تھا اور لوگونکو انکے برخلاف برانگیختہ کرتا تھا مگر بعد عروج و رفع مسیح وہ اپنے پر نزول روح القدس کا دعوی کرکے اور عیسائی بنکے حواریون سے جا ملا اور بہلاوے اسکے شر سے بچنے کے غرض سے اسکو قبول کرلیا یہہ شخص اسرائیلی نہ تھا اس لئے شریعت موسوی کو کلیتہً مٹا دیا اور صاف حکم دیدیا کہ اگلا قانون چونکہ کمزور (باقی صفحہ ۳۴۷ مین)

مین یعقوب نجارا اور اسکندریہ مین مرقس شاگرد پطرس اور بزنطیہ (قسطنطنیہ) مین اندراوس وغیرہ تہے

اوس دین و مذہب کے مالک کو جو اونکے مراسم مذہبی کا قایم رکہنے والا ہوتا ہے بطریق کہتے ہین وہی اونکی ملت کا سردار مسیح کا خلیفہ مانا جاتا ہے وہی اپنے نائبین اور خلفاء کو اطراف و جوانب ممالک بعیدہ مین تعلیم دین مسیح کے لئے روانہ کرتا ہے اور یہ لوگ اسقف یعنی بطریق کے نائب کہلاتے ہین اور واعظین کو قسیس اور متولی نماز کو جاثلیق اور مسجد کے منتظم کو شماس اور تارک الدنیا کو جو خلوت مین بیٹھا ہوا عبادت کیا کرتا ہے راہب اور قاضی کو مطران کہتے ہین ایک زمانہ مدید تک مصر مین کوئی اسقف نہین رہا تا آنکہ دہرس ثانی گیارہوان اسقف اساقفہ اسکندریہ سے مصر مین آیا۔

چونکہ اساقفہ بطریق کو آبا اور افسوس اساقفہ کو آبا کہتے تہے اسوجہ سے اسم اب مشترک سمجہکر تمیز کے غرض سے بطریق اسکندریہ کیلئے بابا (پوپ) کا اسم مختص کیا گیا اور وہ اسی نام سے مشہور ہوا بعد چندے یہ لقب بطریق رومہ کو دیا گیا کیونکہ وہ رسول مسیح اور بڑے حواری پطرس کا مقام قیام تہا چنانچہ رومہ کا بطریق اسوقت تک اسی لقب سے یاد کیا جاتا ہے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۴۰) اور بیفائدہ تہا اوٹہ گیا (ایت ۱۸ باب ۷ خط عبرانیان) اور پاکونکے لئے سب کچہ پاک ہے (آیت ۱۴ باب چہاردہم خط رومیان) اور جو ناپاک جانتا ہے اسکو ناپاک ہے پس جسکے اوستاد کا یہ حال ہو اسکے شاگردون کا کیا پوچہنا ہے۔

یوحنا ﷺ یوحنا بن زبدی حواری کا زمانہ تصنیف انجیل بہی نہایت ابتر و مجہول ہے بلکہ آیت ۲۴ باب ۲۱ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یوحنا کی تصنیف نہین ہے اسٹاڈلن اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ بیشک انجیل یوحنا مدرسہ اسکندریہ کے کسی طالب العلم نے لکہی ہے اور ہارنصاحب اپنی تفسیر مین لکہتے ہین کہ فرقہ الوجین نے جو دوسری صدی مین تہا اس انجیل اور تصانیف یوحنا سے انکار کیا ہے علاوہ ان کے جو عیسائیون کے فرقے الوہیت مسیح کے منکر ہین وہ سب اسکے منکر ہونگے اور اس کو محرف بتائینگے کیونکہ اسی مین مسئلہ تثلیث ہے اور جناب موسیٰ کو چور اور ڈاکو کہا ہے (آیت ۔ باب ۔ انجیل

پھر فلودیس قیصر کے مرنے کے بعد نیرون قیصر تخت نشین ہوا اوس نے پطرس (حواریوں کے
سردار) اور پولس کو قتل کر ڈالا اور بجائے پطرس کے رومہ مین ارنوس کو مقرر کیا اور مرقس انجیلی
شاگرد پطرس جو اسکندریہ مین سات برس سے دعوت دین مسیحی کر رہا تھا اوس کو بھی قتل کرا کے
حنیتیا کو متعین کیا ہی حواریون کے بعد سب سے پھلا بطریق ہوا ہے - نیرون ہی کے عہد
حکومت مین یہود نے یعقوب نجار اسقف بیت المقدس پر دفعتہً حملہ کر کے عہد شکنی کی
تھی اور صلیب کو ایک مزبلہ مین دفن کر دیا تھا ہیلانہ مادر قسطنطین نے اوس کو نکالا جیسا کہ
آئندہ ہم بیان کرینگے نیرون قیصر نے بجائے یعقوب نجار کے اوسکے چچازاد بہائی (شمعون
بن کہافا کو بیت المقدس کا نائب بطریق مقرر کیا اسکے بعد قیاصرہ اس دین و ملت کے
اختیار کرنے اور چھوڑنے مین مختلف الاحوال ہو گئے تاآنکہ قسطنطین بن قسطنطین بانی شہر قسطنطینیہ
کا زمانہ آیا اور اوسکی مان ہیلانہ نے سنہ ٢٢ جلوس قسطنطین مین دین مسیحی اختیار کیا اور صلیب کے
مقام پر آئی اور اوس لکڑی کو دریافت کیا جس پر بزعم یہود مسیح مصلوب ہوئے تھے لوگون نے بتلایا کہ صلیب
فلان مقام پر دفن ہے جہان پر اندنون شہر بہر کا کوڑا - میلا - نجس چیزین اور مردار جانور پہینکے جاتے
ہین - ہیلانہ نے اوس لکڑی کو نکلوا کر دہلوایا اور عطریات سے معطر کر کے حریر اور زردوزی کپڑون
مین لپیٹ کر اوسی مقام پر نصب کرایا ایک کلیسہ بھی وہین بنوا دیا اس خیال سے کہ یہین مسیح
کی قبر ہے اور وہی مقام اب قمامہ کے نام سے مشہور ہے اور اوس نے مسجد بنی اسرائیل کو مسمار
کر کے یہ حکم دیدیا کہ صخرا بن جسپر قبہ ہے اور جو یہود کا قبلہ ہے شہر کا کوڑا اور میلا اور مردار جانور پہینکے
جائین چنانچہ ایسا ہی ہوتا رہا تاآنکہ سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے بعد فتح بیت المقدس
پاک و صاف کرایا - مورخین نے ولادت مسیح سے صلیب کے نکالے جانے تک

یوحنا) حالانکہ حواریان مسیح مین سے کوئی شخص) اس کا قایل نہ تہا۔

کے زمانہ کو تین سوا ٹھائیس برس مین محدود کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

عیسائیت مین تثلیث ایک مدت تک عیسائی اور اونکے بطریق اور اساقفہ دین مسیحی کے قایم رکہنے پر اوسی طرح قایم رہے جیسا کہ حواریون نے قوانین وعقائد و احکام مذہبی مقرر کئے تہے بعد ازان اونکے عقائد مین اختلاف ہو گیا۔ اور شریعت و پابندی احکام شرعی سے بالکل علیحدہ ہو کر تثلیث[1] کے قایل ہو گئے حالانکہ حواریان مسیح اعیاذاً باللہ ایسے نہ تہے اور منشا اوس غلطی کا مسیح کا کلام ظاہری ہے کیونکہ عیسائیون نے اوسکی تاویل نہ کی اور نہ اونکو اوسکی فہم معانی پر وقوف ہوا مثلاً بزعم عیسائی۔ مسیح نے وقت صلیب کہا تہا کہ مین اپنے اور تمہارے باپ کے پاس جاتا ہون یا یہ کہا تہا کہ تم لوگ ایسی ایسی نیکیان کرو تاکہ اپنے آسمانی باپ کے بیٹے بنو۔ یا یہ کہ انجیل مین حق مسیح ابن الوحید (اکلوتا بیٹا) کہا گیا ہے جس بنا پر شمعون نے مسیح کو ابن اللہ حقیقتہً مان لیا پس جبکہ ظاہری الفاظ سے ابوت مان لیگئی تو عیسائیون نے یہ گمان کیا۔ کہ عیسی ابن مریم قدیمی باپ سے پیدا ہوئے ہین اور اوسکا اتصال مریم کے ساتھ ایک

---

[1] عیسائی مورخ اسکے قایل ہین کہ شروع سے اصلی عیسائی تثلیث کے قایل چلے آتے ہین اور باپ اور بیٹے اور روح القدس تینون کو خدا مانتے رہے ہین اور اب تک اس فرقہ کو کیتھلک کہتے ہین یعنی عام مذہب لیکن مسلمان مورخ اوسکے مخالف ہین وہ کہتے ہین قدماء عیسائی خدا کی وحدت کے قایل تہے۔ تثلیث کا مسئلہ تیسری یا چوتھی صدی مین رواج پذیر ہوا ہے مگر میرے نزدیک پہلی ہی صدی سے حضرت مسیح کے باب مین اختلاف شروع ہوا ہے گو اسکا اثر اوسوقت کچھ نہوا ہو کیونکہ اونکی پیدایش اور خلقت ایسی ہی تھی جس سے اختلاف کا ہونا ضروری تہا جو شخص اسکے ظاہری صورت دیکھتا تہا وہ یہ یقین کرتا تہا کہ وہ انسان اور رسول اللہ اور ابن مریم ہین اور جو یہ خیال کرتا تہا کہ بلا سبب ظاہری پیدا ہوئے ہین اور مردون کو زندہ کرتے ہین تو وہ یہ کہہ اوٹہا تہا کہ یہ اللہ اور ابن اللہ ہین آگے جو عیسائی بھی اس کے قایل ہین کہ پہلی صدی مین عیسائیون کا ایک ایسا فرقہ تہا جو مسیح کو نہ حقیقتاً انسان جانتا تہا بلکہ

روح کے ذریعہ سے ہوا ہے جو کہ جسد مسیح مین حلول کر گئی تھی پس مجموعہ جسد اور روح کا بیٹا ہوا
اور وہ ناسوت کلی قدیم ازلی ہے اور مریم سے الہ ازلی پیدا ہوا قتل و صلیب جسم پر واقع ہوا ہے
اور ان دونون کو وہ ناسوت اور لاہوت سے تعبیر کرتے ہین ایک مدت تک عیسائی اسی عقیدہ
کے معتقد رہے بعد چندے اونمین اختلاف پیدا ہو گیا اور نصرانیت مین طرح طرح کی بدعات
ظاہر ہونے لگین اور اونکے اقوال کفریہ یوماً فیوماً بڑہتے گئے از انجملہ ابن دلقیان بہت ہی سخت
اور تند مزاج تہا۔ اساقفہ اور بطارقہ متقدمین سے ان خیالات کو دفع کرتے رہے تا آنکہ پولس
سمیصانی بطریق انطاکیہ بعد زمانہ حکومت اقلودیس قیصر ظاہر ہو کر خدا سے یکتا کی وحدانیت
کا قایل ہوا اور اوس نے کلمہ اور روح کا انکار کیا ایک گروہ نے اسکی متابعت کی جب
وہ مر گیا تو اساقفہ نے پہر اپنے قول کی طرف رجوع کر لیا اور اوس کے مذہب کو چھوڑ کر اسی
تذبذب کی حالت مین تا زمانہ قسطنطین بن قسطنطین تک رہے اسکے عہد حکومت مین اسکندروس
(الگزنڈر) اسکندریہ کا بطریق تہا اور اریوش (اریس) اوسی گرجے کا ایک عہدہ دار (اسقف)
تھا وہ اسیات کا قایل تہا کہ بیٹا باپ سے بالکلیہ جدا ہے بلکہ وہ خدا کی مخلوقات مین سے ہے اور
حادث ہے اور اوس نے ازلی باپ کے سپردگی سے خلق کو پیدا کیا ہے اس سے لئے

خدا کا بیٹا یعنی روح اللہ اور پیغمبر یعنی رسول اللہ کہتا تہا اسمعیل ابو الفدا نے اس فرقہ کا نام تاریخ مین اپنا نیہ لکہا تہا۔
لہ شہنشاہ قسطنطین (کانسٹین ٹین) چوتھی صدی عیسوی مین ہوا ہے اور اوسکے پہلے سے عیسائیت مین جہگڑے پہیل چکے تہے
چنانچہ پہلی صدی مین جسایون کا ایک فرقہ مسیح کی الوہیت کا قایل نہ تہا بلکہ وہ اونکو خدا کا پیغمبر جانتا اور توریت کے احکام
کی پابندی کرتا تہا اور فرقے عیسائی مورخ کے قول کے موافق تثلیث کے قایل تہے مگر پہلے فرقہ والے اس صدی مین کیا بلکہ دوسری
صدی تک گرجے سے علیحدہ نہین کئے گئے۔ دوسری صدی مین ایک فرقہ نظارین کے نام سے مشہور ہوا اگر درحقیقت یہ کسی خاص فرقہ کا نام نہ تہا بلکہ جنکو
یونانی عیسائی کہتے تہے اونکو یہودی حقارت سے نظارین یعنی ناصری یا نصرانی کہتے تہے یہ فرقہ مسیح کو (باقی صفحہ ۳۴۵ مین)۔

باپ ازلی علت اول اور ازلی ہے اور بیٹا اصلیت اور درجہ مین اوس سے کمتر اور حادث ہے اور اوسی کے ذریعہ سے بیٹے نے تمام دنیا کو پیدا کیا ہے اسکندروس نے اوسکی اس رائے سے مخالفت کی اور ایک گشتی خط اطراف و جوانب کے اساقفہ کو لکھ بھیجا اون لوگون نے قیصر قسطنطین کو اس کا سربراہ کار مقرر کیا چنانچہ اُسکے حکم سے سنہ ۱۹ جلوس قیصری مطابق ۳۲۵ء مین ایک کونسل منعقد ہوئی دور دراز ممالک سے علمائے مسیحی بحث و مناظرہ کے لئے آئے تے۔ اس کونسل مین اریوش کی رائے رد کی گئی اور اسکندروس کی اس رائے کو کہ بیٹا (عیسیٰ) باپ کی اصلیت کے برابر ہے قیصر قسطنطین نے تسلیم کرکے اریوش کی تکفیر کی اجازت دیدی اور اوسکو گرجے مین داخل ہونے سے منع کر دیا۔ اسکندروس کی خواہش کے

(۱) (بقیہ نوٹ صفحہ ۳۴۴) روح اللہ اور کنواری کے پیٹ سے پیدا ہونیکا یقین کرتا تھا اور شریعت موسوی کے احکام کو ایک اعتدالی حالت پر بجا لاتا تھا اسی صدی مین ایک فرقہ تو ابی اش سمر ناوالہ کا اور ایک سابیلیس کا پیرو تھا پہلا فرقہ اسبات کا قایل تھا کہ خدا واحد ہے جو باپ کہلاتا ہے وہ ایک آدمی مین جو عیسیٰ اور بیٹا پکارا جاتا ہے حلول کر گیا اور دوسرا فرقہ کہتا تھا کہ خدا کی الوہیت کا ایک حصہ جدا ہو کر انسان یعنی خدا کے بیٹے عیسیٰ مین آملا اور روح القدس الوہیت کا ایک ویسا ہی جزو ہے تیسرے صدی مین ایک جدید فرقہ پیدا ہوا جو پولس کی پیروی کرتا تھا اوسکا یہ اعتقاد تھا کہ عیسیٰ کے پیدا ہوتے سے پہلے اوسکا خدا کے سوا کچھ وجود نہ تھا مگر جب عیسیٰ پیدا ہوئے تو ایک روح خود خدا سے نکلکر اون مین آملی پس وہ ایک جزو خدا کی ہو گئی اسی صدی مین ایک اور فرقہ ہوا جو یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ بیٹا اور روح القدس خدا مین اسطرح تھے جیسے انسان مین عقل اور قوت محرکہ عیسیٰ صرف آدمی پیدا ہوسے تھے مگر اون مین باپ کی دانائی آ گئی تھی اس سبب سے ممکن ہے کہ عیسیٰ کو خدا کہ سکین غرضکہ ان تینون صدیون مین تثلیث کے باب مین کوئی تصفیہ نہین ہوا تھا اس وجہ سے چوتھی صدی کے اول مین بہت جھگڑا ہوا اور الگزنڈر بشپ اسکندریہ اور ایریس جو اس گرجے کا عہدہ دار تھا باہم ایک دوسرے کے اسباب مین مخالف ہو گئے اور اسی فیصلہ کے لیے سنہ ۳۲۵ء مین شہنشاہ کانسٹین ٹین نے مقام نیس واقع بتھنیا مین ایک کونسل منعقد ہونے کا حکم دیا۔

مطابق بموجودگی دو ہزار تین سو چالیس عہدہداران گرجا کے ایک محضر لکھا گیا اور یہ حکم دیا گیا کہ کل عیسائی اس کو کونسل کے ٹھراے ہوئے اعتقاد کے معتقد ہون۔

یہ کونسل شہر نیقیہ (نیس) مین منعقد ہوئی تھی اسی وجہ سے اس کو مجمع نیقیہ کہتے ہین اس کونسل کے صدر انجمن اسکندروس بطریق اسکندریہ اور اسطاتس بطریق انطاکیہ اور فقاریوس اسقف بیت المقدس تھے سلطوس بطریق رومہ خود نہین آیا تہا اوس نے اپنی طرف سے نیابتًہ ایک قسیس کو بہیجا تہا قیصر قسطنطین اسکندروس کی اس کارروائی سے بہت خوش ہوا اور اپنی خوشنودی اسطور سے ظاہر کی کہ اوسکو اپنی ایک انگوٹھی اور ایک تلوار مرحمت کی۔

وہ عقیدہ متفقہ جو اس کونسل مین قرار پایا تہا جس کے بدولت اریوش گرجے سے نہین بلکہ شہر سے نکالا گیا تہا اور جسکو عبد الکریم شہرستانی نے اپنی کتاب الملل والنحل مین اور ایک مورخ نصارے نے نقل کیا ہے یہ ہے۔ نؤمن باللہ الواحد الاحد الاب مالک کل شئ وصانع ما یری وما لا یری وبالابن الواحد یشوع المسیح ابن اللہ ذکر الخلایق کلہا ولیس بمصنوع الہ حق من جوہر ابیہ الذی بیدہ اتقنت العوالم وکل شئ الذی من اجلنا ومن اجل خلاصنا نزل من السماء وتجسد من روح القدس وولد من مریم البتول وصلبت ایام فلاطوس ودفن ثم قام فی الیوم الثالث وصعد الی السماء وجلس عن یمین ابیہ وہو مستعد للمجیٔ تارة اخری بالقضاء بین الاحیاء والاموات ونؤمن بروح الواحد روح الحق الذی یخرج من ابیہ وبمعمودیة واحدة لغفران الخطایا وبجماعة قدسیة مسیحیة جاثلیقیة وبقیام ابداننا والحیوة الدائمة ابد الآبدین

ترجمہ ایمان لاتے ہین ہم ایسے اللہ پر جو اکیلا یکتا باپ ہے مالک ہے ہر شے کا اور بنانے والا سب
چیزونکا جو دیکھی جاتی ہین اور اوس کا جو نہین دیکھی جاتین اور (ایمان لاتے ہین ہم) اکلوتے بیٹے یسوع مسیح خدا کے
بیٹے پر جو کل خلائق سے بہتر ہے اور مصنوع نہین ہے۔ سچا خدا ہے پیدا ہوا ہے اپنے باپ کے جوہر سے جسکے قبضہ
مین سارا عالم اور کل چیزین ہین۔ یہ وہ ہے جسنے ہمارے لئے اور ہمارے نجات کے لئے عالم اور ہر چیزون کو
پیدا کیا۔ وہ ایسا ہے کہ اوس نے آسمان سے نزول فرمایا اور مجسم ہوا روح القدس سے اور پیدا ہوا مریم بتول کے بطن
سے اور زمانہ پلاطوس مین صلیب پر چڑہایا گیا اور دفن کر دیا گیا۔ پہر تیسرے روز اوٹہا اور آسمان پر چڑہ گیا اور اپنے باپ کے
دائین جانب بیٹہا ہے اور وہ دوبارہ زندون اور مردون مین حکم کرنیکو آنیکے لئے مستعد ہے اور ایمان لاتے ہین ہم ایک
روح پر جو کہ حق ہے اپنے باپ سے نکلی ہے اور (ایمان لاتے ہین) ایک عمودیہ (صلیب) پر واسطے بخشایش گناہون کے
اور جماعت قدسیہ مسیحیہ جاثلیقہ پر اور (ایمان لاتے ہین ہم) اپنے بدنون کے قائم رہنے پر بدلے حیات ابدالآباد کیلئے

یہ پہلا کونسل تہا اس کو جلسہ نقیہ کہتے ہین۔ اس سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ حشر اجساد کے قایل تہے حالانکہ اب انصاریٰ اس کے مخالف ہین اور وہ لوگ بالاتفاق حشر ارواح کے معتقد ہین اور اس عقیدہ کو وہ امانت کے نام سے موسوم کرتے ہین۔ اس عقیدہ کے ساتہ شرعی قوانین بہی وضع کیے گئے تہے اور وہ اوس کو ہمایون کہتے تہے۔

اسکندروس بطریق اس کونسل کے پانچ مہینہ بعد مر گیا اور جب ہلانہ مادر قسطنطین نے کلیسے بنوائے اور خود بادشاہ نے اس مذہب کو عزیز سمجہکر دوبارہ اساقفہ کے جمع ہونے کا حکم دیا۔ تو اثنانیوشس بطریق قسطنطنیہ نے صور مین ایک کونسل منعقد کی اس کونسل مین اثناسیش بطریق اسکندریہ بہی شریک تہا۔ اوثنانیوش وہ شخص ہے جسکو اسکندروس نے کلیسا اسکندریہ سے اریوش کے ساتہ علیحدہ کیا تہا اور اوسکے

وجہ سے نیقیہ کا کونسل ہوا تہا اور کتاب الامانت لکہی گئی تہی۔ اوس وقت اریوش اپنے مخالفت کیوجہہ سے معہ اوشانیوش کے کلیسے سے باہر کیا گیا تہا اور دونون ملعون ٹہرائے گئے تہے لیکن بعد چندے اوشانیوس نے دربار قیصری مین حاضر ہوکر اریوش اور اوسکے عقائد سے برات و بیزاری ظاہر کی قیصر قسطنطین نے اوسکی معذرت قبول کر لی اور اوسکو قسطنطینہ کے گرجے کا بطریق بنادیا۔

جب یہ دوسرا کونسل صور مین ہوا اور اوسمین اومانیوش بھی تھا جو عقائد اریوش کی تائید کررہا تہا۔ اوشانیوش بطریق قسطنطنیہ نے اثناش بطریق اسکندریہ کو عقاید اریوش مین بحث کرنے کی اجازت دی۔ اومانیوش نے کہا کہ اریوش کا یہ خیال نہین ہے کہ مسیح نے عالم کو پیدا کیا ہے بلکہ وہ اس امر کا قایل ہے کہ وہ کلمۃ اللہ ہین جسکو بغیر کسی ذریعہ کے پیدا ہوئے ہین جیسا کہ انجیل مین آیا ہے۔ اثناش بطریق اسکندریہ نے کہا کہ اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ بیٹا مخلوق ہے اور وہ بغیر باپ کے پیدا کیا گیا ہے اور جب وہ اسطرح پیدا کیا گیا ہے تو باپ نے گویا اسکو پیدا نہین کیا اور جب اوسنے کسیکو پیدا نہین کیا تو وہ اپنے کام مین دوسرے سے مدد کا خواہان ہوا اور فاعل بغیر محتاج ہوا اس متمم کا۔ حالانکہ وہ فی حد ذات خالق ہے اور اللہ سبحانہ تعالی اس سے منزہ و بری ہے اور اگر اریوش نے یہ خیال کیا ہے کہ باپ اشیا کے تکوین کا قصد کرتا ہے لیکن تنہا اُس کی تکوین نہین کرتا ہے تو اوس نے بیٹے کا فعل کامل اور اتم ٹہرا لیا کیونکہ باپ کی صرف مشیت اور خواہش ہوتی ہے اور بیٹا اوس کو اختراع اور پیدا کرتا ہے پس اس معنی سے بیٹے کا فعل کامل اور باپ کا ناقص ہوا اور اسکا بطلان بدیہی ہے اس تقریر سے اریوش کا عقیدہ باطل ہو گیا لوگ اریانیوش کو مارنے لگے لیکن قیصر کے ہمشیر زادہ نے اوسکو بچا لیا تاہم وہ گرجے مین داخل ہونے سے روکدیا گیا۔ اس واقعہ کے دو برس کے بعد جب اوشانیوش مرگیا اور باوجود مخالفت کی رفتہ رفتہ اریوش کے

عقاید نے ترقی کی تو اوسکے مقلدین قیصر قسطنطین کی خدمت مین مجتمع ہوئے اریوش کے
عقاید کی خوبیان بیان کین اور یہ ظاہر کیا کہ نیقیہ کے کونسل نے اریوش پر سخت ظلم کیا تھا
اور اوس پر بیحد زیادتیان کین اور راہ حق سے اس کہنے مین علٰحدہ ہو گئے کہ باپ بہر حیثیت
مین بیٹے کا مساوی ہے۔ اس بحث و تقریر سے قیصر قسطنطین عقیدہ اریوش کا پابند ہوا چاہتا
تھا لیکن کیراش (بیت المقدس کے گرجے کے ایک عہدہ دار) نے ایک طولانی خط لکھا اور
اریوش کے خیالات کی پابندی سے ڈرایا اور گرجے مین نہ داخل ہونے دینے کی دہمکی دی
جس سے قیصر نے مقلدین اریوش کے کہنے پر التفات نہ کی۔ اسکے بعد ملوک قیاصرہ مختلف
الاحوال رہے کبھی کوئی کونسل کی (نیقیہ کی) ایجاد کی ہوئی رائے کا پابند ہوتا تھا اور گاہے کوئی
اریوش کی رائے پر عمل کرتا تھا اور ان ہر دو گروہون کا غلبہ ایک دوسرے پر قیصر کے
میلان طبیعت سے ہوتا تھا بعض قیاصرہ انمین ایسے بھی گذرے ہین جو اپنے مخالفین کی
سخت دشمن ہوتے تھے اور انکو بجبر و تعدی اپنے عقاید پر لایا چاہتے تھے اور کم ایسے
قیاصرہ ہوئے ہین جو ان دونون گروہون سے متعرض ہوئے ہون اور ان دونونکو بحال انکے
اپنے مذہب پر چھوڑ دیا ہو۔

اسکے بعد ۵۵۳ء مین ایک اور کونسل مقام قسطنطنیہ مین اس غرض سے منعقد ہوا کہ مقدنیوس اور
سیلوس کے اس کلام پر غور کرے کہ جسد مسیح کا عنصر ناسوت کے ہے اور لاہوت نے اسکو اوس سے
مستغنی کر دیا ہے اس استدلال سے کہ انجیل مین واقع ہوا ہے کہ کلمہ لحم ہو گیا۔ اور نہین کہا گیا کہ کلمہ انسان

(۱) مین یہ سمجھتا ہون کہ مورخ علامہ نے عیسائیون کے تفریق و تعدد و فرق و فرقون کو بلا لحاظ ترتیب ذکر کیا ہے
کیونکہ پہلی کونسل جسکو جلسہ نیقیہ سے تعبیر کرتا ہے وہ چوتھی صدی مین ہوا تھا اور یہ واقعہ تیسری صدی کا ہے بہر
کیف عیسائی مذہب مین جو کچھ تغیرات واقع ہوئے ہین وہ قابل ملاحظہ ہین۔

ہوگیا۔ ان دونوں نے باپ بیٹے کو ایک دوسرے سے افضل مان لیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ باپ
قوت اور جوہریت میں غیر محدود ہے اس کونسل نے اس عقیدہ کی بطلان کا اشتہار اور مقدونیوس
اور سلیوش کی تکفیر کا فتویٰ دیدیا اور مجمع نیقیہ کے متفقہ عقیدہ میں نؤمن بروح القدس
المنبثق من الاب۔ اور بڑھا کر یہ مشتہر کردیا کہ اب جو اس عقیدہ میں کچھ گھٹائے یا بڑھائے وہ
ملعون سمجھا جاوے گا اور گرجے میں داخل نہونے پاوے گا۔

پھر اس کونسل کے چالیس برس کے بعد نسطوریوس بطریق قسطنطنیہ کے کلام پر غور
کرنیکے لئے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ نسطوریوس بطریق قسطنطنیہ کہتا تھا کہ مریم کے بطن سے خدا نہیں
پیدا ہوا بلکہ انسان پیدا ہوا ہے ہاں وہ مشیت میں خدا کے ساتھ متحد ہوگیا ہے نہ کہ ذات
میں اور وہ درحقیقت خدا نہیں ہے بلکہ خدا نے اوسکو اپنی جانب سے خدائی رحمت عطا کی
ہے۔ یہ رائے جسکو نسطوریوس نے ظاہر کی وہ دراصل تاودوس اسقف اور دیودوس
اسقف کا عقیدہ تھا انکے عقائد میں سے یہ بھی تھا کہ مریم سے جو پیدا ہوا ہے وہ مسیح اور باپ
سے جو پیدا ہوا ہے وہ ابن ازلی ہے اور ابن ازلی مسیح محدث میں حلول کر گیا پس بذریعہ
عطا و کرامت کے مسیح ابن اللہ کہا گیا اور ان دونوں میں مشیت اور ارادہ کی وجہ سے اتحاد
ہوا ہے اس عقیدہ والوں نے گویا اللہ تعالیٰ کے لئے دو بیٹے ٹھہرائے ایک جوہر ازلی اور
اور دوسرا مسیح محدث۔

نسطوریوس کے اس عقیدہ کی خبر کرلس بطریق اسکندریہ کو پہنچی اوسنے اکلیمس بطریق روما اور
یوحنا بطریق انطاکیہ اور یونالوس اسقف یروشلیم کو لکھا پھر ان سبھوں نے متفق ہوکر نسطوریوس کو ایک
مراسلہ بھیجا اور دلائل سے اسکو معقول کرنا چاہا نسطوریوس نے انکے مراسلہ کا جواب دیا اور نہ اس نے
اپنے قول سے رجوع کیا اسوجہ سے کہ دونوں نے شہر افسیس میں دو سو گرجوں کے عہدہ داروں کو جمع کر کے

اس عقیدہ کو باطل ٹھہرایا اور نسطوریوس کی تکفیر کا فتویٰ دیا۔ چونکہ یوحنا بطریق انطاکیہ کا انتظار اس کونسل نے نہین کیا تھا اور اوسکے غیبوبت مین یہ راے ٹھہرائی گئی تھی اسوجہ سے اوسنے انکی مخالفت کی اور نسطوریوس کے عقیدہ کی تائید کرنے لگا۔ بعد چندے بادوالوس نے ان سبھون مین صلح کرادی اور یہ سب نسطوریوس کی راے سے متفق ہوگئے۔ لیکن پھر جب مشرقی گرجون کے عہدہ دارون نے اپنے اپنے عقاید لکھکر کرلس کے پاس بھیجے تو اوسنے اونکو منظور و پسند کرلیا اور نسطوریوس کو صعید مصر کیطرف نکالدیا۔ وہ اخمیم مین جاکر ٹھہر گیا اور وہین سات برس کے بعد مرگیا۔ اسکے عقاید عیسائیان مشرق اور فارس۔ عراق۔ جزیرہ۔ موصل مین فرات تک شایع ہوگئے۔

مسبوق الذکر کونسل کے بعد شہر خلقدونیہ مین ایک اور جلسہ منعقد ہوا جسمین چھ سو تیس عہدہ داران گرجا شامل تھے یہ جلسہ اس غرض سے منعقد ہوا تھا کہ دیسقورس بطریق اسکندریہ کے عقاید پر غور کرے۔ دیسقورس بطریق اسکندریہ کہتا تھا کہ مسیح ایک جوہر مرکب ہین دو جوہرون سے اور ایک اقنوم (اصل۔ مادہ) ہین جو بنائے گئے ہین دو اقنومون سے اور ایک طبیعت ہین جو موجود ہوئی ہے دو طبیعتون سے۔ اور ایک روح ہین جو ماخوذ ہوئی ہے دو روحون سے حالانکہ اوس وقت کے روسار ملت عیسویہ دو جوہرون اور دو طبیعتون اور دو روحون اور ایک اقنوم (اصل مادہ) کے قایل تھے دیسقورس نے عام علمار کے عقاید سے اختلاف کیا اور بعض گرجون کے عہدہ دارون کو اپنے خیالات سے آگاہ کرکے اوس کے مخالفین پر لعنت کا فتوے دیا مرقیان قیصر چونکہ عام علمار اور پچھلے جلسون کے متفقہ عقاید کا پابند تھا اوس نے دیسقورس کے قتل کرڈالنے کا ارادہ کیا۔ مگر عہدہ داران گرجا کے کہنے سے رک گیا اور اونکے اشارہ سے ایک جلسہ منعقد کیا جسمین دیسقورس بلایا گیا اور اوس سے مناظرہ شروع ہوا اثنار مناظرہ مین ملکہ قیصر نے دیسقورس کو اپنے طرف مخاطب کرنا چاہا چونکہ وہ

مناظرہ مین بیحد مصروف تھا اس نے اسکا جواب بے التفاتی سے دیا جس سے قیصر کی ملکہ
نے برہم ہوکر اسکو ایک طمانچہ مارا۔ ملکہ قیصر کے مارتے ہی حاضرین جلسہ بھی دیسقورس پر ٹوٹ
پڑے اور اوسکو مار کر نکالدیا بعدہ مرقیان قیصر نے اپنے ممالک محروسہ مین ایک عام فرمان بھیجدیا
کہ جلسہ خلقدونیہ کا متفقہ عقیدہ نہایت صحیح اور واجب العمل ہے جو اسکی مخالفت کریگا وہ مستوجب قتل سمجھا جائیگا

دیسقورس بہزار ذلّت و رسوائی جلسے سے نکلکر قدس شریف اور سرزمین فلسطین کی طرف
چلا گیا۔ جہان جہان یہ جاتا تھا لوگ اس سے نفرت کرتے تھے لیکن بعد چند دنون کے
اس کی رائے نے شہرت پکڑی اور اس کے خیالات نے اس درجہ نشوونما
پایا کہ اس کا ایک جداگانہ مذہب ہوگیا اہل مصر اور اسکندریہ کے لوگون
نے اکثر یہی مذہب اختیار کرلیا اس مذہب والے یعقوبیہ کہلاتے ہین۔

ابن عمید کہتا ہے کہ دیسقورس کے مقلدین کو یعقوبیہ اسوجہ سے کہتے ہین کہ
دیسقورس کا نام یعقوب بھی تھا اور یہ اپنے مقلدین کو لکھا کرتا تھا من المسکین المتقی
یعقوب اور بعضے کہتے ہین کہ اس کے شاگرد کا نام یعقوب تھا جسکے طرف یہ فرقہ منسوب
کیا گیا ہے اور بعض دوسرے یہ لکھتے ہین کہ شاویرش بطریق انطاکیہ دیسقورس کی رائے کا
مقلد تھا اور شاویرش کے شاگرد کا نام یعقوب تھا چونکہ شاویرش یعقوب کو اطراف وجوانب مین
دیسقورس کے ایجاد کیے ہوئے عقیدہ کے سکھانے کو بھیجا تھا اسوجہ اس مذہب والے اس کے
طرف منسوب کردیے گئے واللہ اعلم

ابن عمید کہتا ہے کہ اسی کونسل خلقدونیہ کے بعد کلیسون اور اوسکے عہدہ دارون
مین جدائی ہوگئی اور وہ سب ان تین فرقون یعقوبیہ۔ ملکیہ۔ نسطوریہ کی طرف منقسم ہوگئے
یعقوبیہ فرقہ وہ ہے جو دیسقورس کے عقائد کا پابند ہے جس کو ابھی ہم نے بیان کیا ہے

ملکیہ وہ گروہ ہے جو کونسل نقیبہ اور خلقدونیہ اور اوسکے بعد کے جلسوں کے متفقہ خیالات اور عقائد کی تقلید کرتا ہے اور اسی کے عام عیسائی معتقد ہیں۔

نسطوریہ تیسرے کونسل والے ہیں جو نسطوریوس کا تابع ہے۔ اور یہ لوگ اکثر مشرقی ممالک میں ہیں۔

یعقوبیہ اور ملکیہ فرقے قیاصرہ کی میلان اور ترک اور اختیار مذہب کے اعتبار سے نشوونما اور ترقی وتنزلی کی حالت میں ہو جاتے تھے۔

اس جلسہ کے ایکسو تیس یا ایکسو تینتیس برس کے بعد مقام قسطنطیہ زمانہ حکومت یوسپلیانوس قیصر میں ایک جلسہ ہوا اس امر کے فیصلہ کے لئے کہ اقفسح (ایک گرجے کا عہدہ دار) تناسخ کا قایل ہو گیا تھا اور حشر ونشر کا انکار کرتا تھا اور علاوہ اسکے انقرا مصیصہ۔ الرہا کے گرجے کے اساقفہ اسکے قایل ہو گئے تھے کہ مسیح کا جسم مادی ہے قیصر نے اس کے فیصلہ کرنے کو قسطنطیہ میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ بطریق قسطنطیہ نے کہا کہ اگر مسیح کا جسم مادی تھا تو وہ قابل قبول فنا ہے اور جو شخص فنا ہونے کے قابل ہے تو اوسکا قول وفعل بھی ایسا ہی ہے۔ اقفسح اسقف نے کہا کہ مسیح۔ مردون میں سے اس غرض کے لئے اوٹھیگا کہ وہ بعث اور قیامت کی تحقیق کرے اور جب یہ امر ثابت ہو گیا تو کوئی اس امر کا کیسے مخالف ہو سکتا ہے۔ اہل مجمع سے اسکا جواب کچھہ بن نہ پڑا مجبور ہو کر اونھون نے اسکی تکفیر کا فتویٰ دیدیا اور اس کو مستوجب لعنت قرار دیا اور اوسکو بھی ملعون ٹھرادیا جو اسکے عقائد کی پابندی کرے غرض عیسائیوں کے فرقے باعتبار اصول کے انھیں تین گروہوں میں منقسم ہو گئے۔ واللہ اعلم۔

لہ علامہ مورخ کا یہ قول اور تقسیم باعتبار ان کے اصول کے ہے ورنہ ان ہر تین فرقون میں بھی بہت اختلافات واقع ہوئے ہیں جیسے دیکھنے اور سننے سے معلوم ہوتا کہ ایک علحدہ فرقہ ہے عیسائی مورخین کا

(مترجم) چونکہ عیسائی مذہب کے اختلافات جناب مسیح علیہ السلام کے رفعت کے بعد ہی سے کچھ ایسے بڑھ گئے تھے کہ جنسے کوئی اصلی اور سچی بات مفہوم نہو سکتی تھی اور یہ اختلافات ایسے تھے کہ جنکا اثر نجات بدنی اور روحی زندگی پر پڑتا تھا اور ان اختلافات کا رفع ہونا بغیر اسکے کہ کوئی ہدایت منجانب اللہ ہو غیر ممکن تھا اسلیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو نبی آخر الزمان ظاہر ہوا جسکا ذکر موسیٰ نے کیا اور جسکی خبر عیسیٰ نے دی اور جسنے حضرت مریم کے تمام تہمتونکو رفع اور یہود و نصاریٰ کے اختلافات کو دور کر کے کل عالم کے اندھیرونکو اوجالا کیا اور نہایت سچائی سے اللہ تک پہونچنے کا سیدھا راستہ بتایا ہے رب صل وسلم علی النبی الامی سید المرسلین و آلہ و اصحابہ اجمعین ۵

(نوٹ صفحہ ۳۵۳) قاعدہ ہے کہ جو لوگ الوہیت مسیح کے منکر ہین اونکو ناسٹک کا لقب دیتے ہین اور جو لوگ تثلیث کے منکر ہین اونکو یونی ٹیرین یعنی توحید کے قایل اور جو لوگ تثلیث کے قایل ہین اونکو ٹیری ٹیرین کہتے ہین اور عام عیسائی انھین لوگون کو عیسائی سمجھتے ہین حالانکہ دوسرا فرقہ سچا عیسائی ہے۔

تمّت

تم الجزء الاول من ترجمہ تاریخ ابن خلدون ویلیہ الجزء الثانی انشاء اللہ تعالیٰ داول اخبار

دولت فارس

تالیفات جناب حکیم

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون

اس ترجمہ کی بارہ جلدین چھپ کر شایع ہوگئی ہین۔ کتاب کیا ہے علم ہے جسکے دیکھنے اور خرید کرنیکے بعد علم تاریخ کی دوسری کتابون کی خریداری کی ضرورت باقی نہین رہتی حق یہ ہے کہ جس پایہ کی اصل کتاب ہے اسی حیثیت کا ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ عبارت سلیس، عام فہم اور با محاورہ ہے جا بجا حسب ضرورت فاضل مترجم نے نوٹس بھی لکھے ہین جنکا ماخذ تاریخ کامل ابن اثیر، ابو الفداء اور نفح الطیب وغیرہ کتب تواریخ ہین۔ اردو زبان کی اس سے زیادہ اور کیا خوش قسمتی ہوسکتی ہے کہ علامہ ابن خلدون جیسی عربی تاریخ کا ترجمہ اس زبان مین شایع ہو رہا ہے۔ کئی کروڑ مسلمانان ہند جو زبان عربی سے بے بہرہ ہونیکے وجہ سے اپنے اسلاف کے کارنامون سے ناواقف تھے اس ترجمہ کے بدولت اب وہ اچھے خاصے مورخ بن جائینگے اس سے زیادہ اچھا ذریعہ انکی واقفیت کا کیا ہوسکتا ہے کہ وہ اس ترجمہ تاریخ کو خرید فرماکے اول سے آخر تک دیکھ جائین۔ دیکھین تو انمین کیسے جرات، خودداری، اولو العزمی، ثابت قدمی، ہمدردی اور قوم پرستی کا مادہ نہین پیدا ہوتا۔ تاریخ ابن خلدون مین حضرت نوح علیہ السلام سے آٹھوین صدی ہجری تک کے حالات کمال بسط و تحقیق سے درج کیے گئے ہین۔ کل انبیاء کرام سلاطین عظام جانشینان نبی علیہ السلام اور حکمرانان اسلام کی معاشرت و تمدن اور ملکداری پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ کاغذ سفید چکنا۔ رائل سایز قیمت جلد اول دوم سوم اور ششم فی جلد عہ باقی جلدین چہارم، پنجم، ہفتم، ہشتم، نہم، دہم، یازدہم اور دوازدہم فی جلد عہ مجموعی ع محصولڈاک ذمہ خریدار۔ یکمشت کل جلدون کے خریدار کو محصولڈاک معاف ۔

...طان صلاح الدین

...ح بیت المقدس کی سوانح عمری

ناول نہیں تاریخی صلیبی پرجوش لڑائیاں بیت المقدس کی فتح کی تفصیلی کیفیت صد سے زیادہ دلکش مسلمانوں کو ضرور ملاحظہ کرنا چاہیے۔ قیمت بلا محصول مجلد عہ

حیات سلطان نورالدین محمود زنگی

فاتح جزیرہ و مصر و شام۔ سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس کا مربی اور چھٹی صدی کا ہجری کا نامور فاتح ہے جس نے ملک شام و مصر سے عیسائیوں کو شکست فاش دیکے نکال باہر کیا تھا اور فتح بیت المقدس کی بنا ڈالی تھی۔ کیا امکان کہ ایک صفحہ پڑھیے اور کتاب بغیر ختم کیے ہوئے ہاتھ سے رکھ دے۔ قیمت عہ

الملتمس

حامد حسین مالک رسالہ الاسلام

محلہ سبزی منڈی الہ آباد